قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نضّر الله امرأً سمع منا شیئاً فبلّغه کما سمعه (رواه ابو داود و ابن ماجه والترمذی و ابن حبان)

الحمد لله والمنة که در عهد میمنت مهد سلطان دکن فائق بین الاقران سلطان بن سلطان حضور پرنور آصف جاه هفتم اعلیحضرت
نواب میر عثمان علیخان بهادر ادام الله بدوام السلطنة والدین کتاب الاسانید والمسلسلات

(مسمّی به)

هادی المسترشدین

(الی)

اتصال المسندین

(الملقب به)

تقریب المراد (فی) رفع الاسناد

مؤلفه سراج السالکین سید الواعظین علامهٔ ذیشان فقیهٔ دوران محدّث زمان
مولانا الفاضل القاری مفتی مولوی ابو سعید محمد عبد الهادی صاحب قادری چشتی

باهتمام فقیر و حقیر شیخ محمود مالک مطبع
به مطبع حمید دکن سلطان بازار حیدرآباد دکن طبع شد
(تعداد) بار اول (۵۰۰)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نضّر الله امرءً سمع منا شيئاً فبلّغه كما سمعه رواه ابو داؤد والترمذي وابن حبان

الحمد لله على ما منّ علينا في ايّام سلطنة من اسس قواعد الدين بنشر عدله واحسانه المبين. سلطاننا الاعظم ومولانا الافخم السلطان ابن السلطان مير عثمان عليخان ادام الله ايامه ونشر على الخافقين بالتائيد اعلامه بطبع الكتاب المستطاب الذي ينفع العلماء الكاملين والطلاب اعني كتاب الاسانيد والمسلسلات الذي يوصل الطالب الى سيد البريات المسمّى ب

هادي المسترشدين الى اتصال المسندين

سنة ١٣٥٥هـ

الملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد

سنة ١٣٤٦ف

لعبد ذليل - لرب جليل - غبار تراب اقدام العلماء العاملين - خادم الاسلام والمسلمين - ابي سعيد محمد ن المسكين - المدعو بعبد الهادي - كان له الله ذو الايادي - ابن مولانا الحاج محمد عبد الكريم تغمده الله بفضله الخفي

بمطبع جمعية دائرة المعارف... بمطبع حسامية الدكن الكائن بسلطان بازار الواقع بحيدرآباد الدكن صانها الله عن الشرور والفتن

مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً و مسلماً - یہ دعاگو عرصۂ طویل سے ملازمان اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ او ر دولت علیہ کا عقیدتمند
اور مخلص خیرخواہ ہے اور زمانہ دراز سے اسکا سلسلۂ خدمت (وعظ و دعا و تالیف و افتاء وغیرہ سے) مسلسل قائم
اور برابر جاری ہے - جب کسی عقیدتمند کی مخلصانہ وفدویانہ خدمت خصوصاً جبکہ وہ خدمت علمی ہو تو بارگاہ عالی میں (جو
معدن فہم و علم و منبع فراست و ذکاوت ہے) ضرور مقبول و سرفراز ہوتی ہے - لہذا بصد ادب نہایت عقیدت و خلوص کیساتھ عرض ہے
کہ انسان کی علمی و عملی قوت کے کارنامے ہرگز یہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ظہور کے بعد مثل حباب نابود ہو جائیں بلکہ وہ اس قابل ہیں کہ
جہاں تک ارضی آبادی کا سلسلہ ہے وہاں تک انکی اشاعت ہو - اور جبتک بقائے نوع انسانی ہے اسوقت تک سابقہ کارناموں سے
لاحقہ زمانہ مستفید ہوتا رہے - حق تعالی کی اس نعمت عظمی کا شکر کب ادا ہو سکتا ہے کہ اس نے ایسے آقائے ولی نعمت کے ظل عاطفت
میں ہمکو با امن رکھا ہے جو تمام ہندوستان میں صرف اسی ذات شاہانہ کو حامی اسلام و ماوا و ملجائے مسلمانان گردانتا ہے سے
پناہ می طلبی گر ز گردش ایام ؛ بیا بہ امن شاہ دکن امان انام ؛ فیوض بے عدد و بیشمار احسانات ؛ کنند حاصل انہ و بے شبہ خواص و عوام
الہی دولت وایں دائماً سلامت باد ؛ تبارک اسمک یاذا الجلال والاکرام ؛ علم دین اسی شاہ ظل اللہ کی ذات عالی کے حصن حصین میں
پناہ گزیں ہے اور آپ ہی کے ذریعہ و توجہ عالی سے علوم و اہل علوم اوج کمال پر درخشاں تاباں ستارے نظر آ رہے ہیں جنھوں نے
اپنے اپنے زمانہ میں بڑے بڑے مہتم بالشان بہت سے کام انجام دے اور امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والتحیہ پر تصنیفات و تالیفات
کی زوردار بارشیں برسا دیں جنکے بحار و انہار سے بیشمار اشجار و اثمار دار بار جہاں میں بہار در ہے میں اور خلق کو نفع پہنچا رہی ہیں
جنکی بدولت دارین کی خوبی اور کامیابی انہیں حاصل ہو رہی ہے - لیکن انہوں نے کتاب علم سند کی تحریر و تالیف شاید اس نا کارہ آفاق کیلئے
چھوڑ دی - جسکی تسوید بتوفیق رب متعال بعرصۂ یکسال اور تبییض و ترتیب و تصحیح من اولہ الی آخرہ بلا اعانت احد بحمد اللہ استقبال
قبلہ بعرصۂ دو سال انجام پائیں - یہ ایسا شریف علم ہے کہ اسکے حاصل کرنے والیکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عظیم الشان تعلق
اور حقیقی واسطہ پیدا ہو جاتا ہے گویا ایک زنجیر کی کڑ لیوں میں اپنی کڑی داخل ہو گئی اور یہاں سے وہاں تک ایک ہی سلسلہ قائم ہو گیا - یہ ایسا
نفیس علم ہے کہ ہر عالم و فاضل کامل اسکا ذائقہ و لطف حاصل کرنیکے بعد اسکا حریص ہو جاتا ہے - اپنے رسول علیہ السلام کے دور افتادگان
کو قریب کرنیوالا اور دور نشتر کو سلک امد میں لانے والا یہی علم لطیف ہے - علم درایہ کا زیور اور کلام رسول انام علیہ الصلوۃ والسلام
تک پہنچنے کا زینہ یہی علم ہے - علم حدیث کا دار و مدار اسی مبارک علم پر ہے - اسکو تو ائمہ دین کہیں تو بجا ہے - اسکے ماہر کو خطاب خلیفہ عطا ہے -
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم ارحم خلفائی - صحابہ کرام نے پوچھا ومن خلفاءک یا رسول اللہ فرمایا
الذین یأتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس - رواہ الطبرانی فی الاوسط - سبحان اللہ یہ علم عزیز کیا
علوشان رکھتا ہے اور اس کے عالم کو کس مرتبہ پر پہنچاتا ہے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون پس یہ علم اس امت مرحومہ کے
حق میں اعظم موہوبات الٰہیہ سے ہے - علمائے خلف نے اسکو سلف سے بوجہ کمال سیکھا اور ائمۃ العلوم اقتفار آثار کیا حتی کہ انہیں علو اسناد
حاصل ہوا - بعض اکابر سلف نے صرف ایک سند جید و عالی کے حاصل کرنیکے لئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اسکی صعوبتیں برداشت
کیں - افسوس ہے کہ علوم اسلامیہ کے تنزل کی وجہ سے یہ علم فی زمانہ نسیاً منسیاً ہو گیا - اللہ پاک علماء کرام و طلباء ذوی الاحترام کو اسکی
طرف اپنی توجہ منعطف کرانے اور اس سے نفع تام اٹھانے کی رغبت اور توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط سے لو کان
ھذا العلم یدرک بالمنی ؛ ما کان یبقی فی البریۃ جاھل ؛ فاجھد ولا تکسل ولا تک غافلاً ؛ فندامۃ العقبی
لمن یتکاسل ؛

عبد ذلیل لرب جلیل
محمد عبد الہادی کان اللہ ذو الایادی

ذکرِ اشاعتہ این کتاب مستطاب بیادگار تقریب جشن سیمین شاہِ دکن اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر ادام اللہ مدارد لتہ و ملہ وادام الدوران

تاریخ عالم اس امر کا معائنہ کروا رہی ہے کہ ابتداے عالم سے دو ل عالم کے قابل و لائق افراد نے اپنی اپنی جانفشانی سے دین کیخدمت وحمایتہ اور اسکی شہرۃ و اشاعتہ میں قلم سے کام لیا ہے جس سے آج اس خدمت وحمایتہ کی ایک بہت بڑ ی کتاب الفہرست مرتب ہوسکتی ہے دعاگوئے دولت علیہ نے بھی اس سلسلہ میں چند کتابیں اور خصوصًا کتاب ھادی المسترشدین کی تالیف کرنیکا فخر و شرف حاصل کیا ہے جو بحمد اللہ علمائے ہند وعرب کی پسندیدہ اور مقبول و انکی غیر معمولی تقاریظ سے مزین ہے جسمیں علم سند پر مفصل نہایت دلچسپ بحث کیگئی ہے ۔ گو کہ اس کتاب نادرالوجود و نسخہ مبارک و مسعود کی تالیف و ترتیب کو عرصہ دراز منقضی ہوا لیکن چونکہ اسکی طباعت و اشاعتہ روز ازل سے وقت نادرالوجود پر موقوف تھی لہذا ایسے وقت زرین و محمود داوان مسعود میں اسکی تکمیل ہوئی جبکہ جشنِ سیمین عمدہ سلاطینِ دکن ممدوح اہل زمن غیب الٰہی اللہ خائف من اللہ سلطان ابن السلطان اعلیٰحضرت میر عثمان علیخان خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ نہایت شان و شوکتہ کے ساتھ منایا گیا ۔

پس ایسے اہم موقع پر اس اہم المہمات کی اشاعتہ کیجانے کا شرف حاصل کیا جاتا ہے ۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے امتثال پر امور دین اور کار ہائے خیر میں سبقت و سرعت بلا فتور و مہلت حضرت اعلیٰ کی فطرت و طبیعت راسخہ ہو گئی ہے جو سلاطین آصفیہ کی دو صد سالہ حکومت میں صرف اعلیٰ حضرت کی خصوصیات سے ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ (اللہ تعالیٰ حضرت اعلیٰ کے اس دینی خیر و دینی حمایۃ کو لاتقف عند حدٍ کا تا بیدی عروج عطا فرمائے) دعا گو کی کیا حقیقت کہ اس کو اپنی خدمت پر ناز ہو بلکہ اس کو فخر و ناز محض اس پر ہے کہ شاہانہ توجہات اس کی خدمت کو قبولیت کی عزت عطا فرمائے سہ

رشکِ شاہانِ زماں ہے شہ عثمان علی ذات میں فقر و غنا عدل بھی ایثار بھی ہے

نامِ عثمان غنی سے تو غنا حاصل ہے طاقتِ نام علی حیدر کرار بھی ہے

ہے دکن رشکِ چمن برکتِ عثمانی سے حکمرانِ خلقِ خدا زاہد و دیندار بھی ہے

بادِ صرصر سے زیاں کچھ نہ ہو انشاء اللہ مالکِ باغ نگہباں ہے مددگار بھی ہے

عمر و اقبال بڑھے شاہ کا شہزادوں کا

یہی مسکیں کی تمنائے دلِ زار بھی ہے

غبار تراب اقدام العلماء العاملین

ابو سعید محمد عبد الہادی مسکین عفا عنہ اللہ المتین

فہرست مضامین ہادی المسترشدین

خلاصہ فہرست کتاب مستطاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

هذا ما قرظه العلامة النبيل الفهامة الجليل المحدث الاعظم الشيخ الافخم الحضرة الواصل الكامل مولانا محمد قيام الدين عبد الباري ادام الله فيضه الجاري

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فاني لما لعت هذه الرسالة من اولها الى اخرها وجدتها مشتملة على شتات امور الاسانيد من المسلسلات والمسانيد فقلت سبحان الله كم ترك الاوائل للاواخر وكم وصل العلوم كابرا عن كابر وشكرت الله على وجود مثل هذا الفاضل الا وهو المحدث الجامع الكامل والشيخ الواصل الحضرة العلامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي حفظه الله وكان له ثم لما امرني ان احدث له حديثا يسميه المحدثون المسلسل بالاولية امتثلت امره واجزت له جميع ما يجوز لي روايته وتصح عني درايته بالشرط المعتبر عند اهل الاثر واوصيه بتقوى الله في السر والعلانية وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين

انا الفقير محمد قيام الدين عبد الباري عفا الله عنه ١٠ ربيع الاول سنة ... في بلدة حيدرآباد دكن

تقريظ مولانا العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم والرواية شيخ العلماء زبدة الفضلاء الحضرة الشيخ محمد عبد الجبار ادام الله فيوضاته فی اناء الليل والنهار صدر المدرسين بمدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور دار السرور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على ما من علينا بالاسلام وجعلنا من امة خير الانام عليه وعلى آله العظام واصحابه الكرام الف الف تحية وسلام ماتوالت الليالی والايام اما بعد فانی طالعت كتاب هادی المسترشدين الی اتصال المسندين فقد وجدته بحرا مملوا ابدر الاسانيد وكنزا مشحونا بجواهر المسانيد ما رايت قط قبل هذا كتابا جامعا لعلم الاسناد ومقربا للمراد فی رفع الاسناد حی به المصنف العلام الفاضل المتوقد القمقام شمس الواعظين وبدر الكاملين حاج الحرمين الشريفين المتحلی بزيارة سيد الكونين صاحب القبلتين حبيبنا المكرم صديقنا المعظم حافظ القران المجيد والماهر فی القراءة والتجويد واقف اسرار الشريعة الغراء حامی

الملة البيضاء فصيح اللسان طليق البيان فى المجالس والنوادى المولوى محمد عبد الهادى هدى بالله اهل الامصار والبوادى لله دره ومنه بره فذكر الطلاب والعلماء الصالحين ان يجمعوا اسانيدهم ويتبركوا بها ومشائخهم ولا ينسوهم وهذا هو شكر لنعمائهم وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله املاه بلسانه وكتبه ببنانه الراجى رحمة ربه الغفار

محمد عبد الجبار عفى عنه

تقريظ زبدة الافاضل جامع الفضائل العلامة النبيل الفهامة الجليل الشيخ عبد الرحيم دام الله فيضه العميم مدرس مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بويلور -

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى انعم علينا وعلمنا ما لم نعلم والصلوة والسلام على من اوتى بجوامع الكلم والحكم وعلى آله وصحبه الذين هم منار الهداية والكرم اما بعد فانى طالعت الكتاب هادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد

لمولانا المحدث سلطان الواعظين عمدة الافاضل ٥ وزبدة الاماثل المولوی

الالمعی ٥ وحبّنا المکرم العالی ٥ الحاج الشیخ عبدالهادی ٥ المدراسی

ثم الحیدرآبادی ٥ دامت فیوضاتهم الی یوم التنادی ٥ وصانه الله

عن شرور الحسّاد والاعادی ٥ فوجدته احسن ماصنّف فی بابه

ولله درّ المؤلف العلّامة کیف اعتنی فیه بجمع سائر اسانیده

ومرویّاته عن شیوخه العظام کداب علماء السلف الصالحین ٥

والحفّاظ المتقنین ٥ واحیاسنة قد امیتت فی هذا الزمان ٥

وترکت نسیا منسیّا من علماء هذه الاوان ٥ اللّٰهم تقبّل منه قبولا

حسنا ٥ واجزه جزاء وافرا موفّرا ٥ فارجو من الله تعالیٰ ان

یتلقّی بالقبول العلماء الکرام ٥ والفضلاء الفخام ٥ وآخر دعوانا ان

الحمد لله رب العالمین ۞

انا الاحقر عبدالرحیم عفاعنه الکریم مدرس مدرسة

الباقیات الصالحات فی ویلور یوم الاربعاء تاسع عشر

من شهر الجمادی الاخری سنة ثلاث مائة وست واربعین

بعد الالف من الهجرة

تقريظ العلامة الحبر الفهامة اديب عصره فاضل دهره المحقق الكامل الحفظة الواصل مولانا الشيخ محمد عبد الصمد دام الله فيوضاته مدرس مدرسة الباقيات الصالحات الواقعة بدار السرور ويلور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الرحيم الرؤف بالعباد، الذي جعل الاسناد اليه عين الفوز والمراد والانتماء الى غيره نفس الخيبة والابعاد، والصلوة والسلام على رسوله سيدنا محمد المختار المهدي الهاد وعلى آله وصحبه اولى السداد والرشاد، اما بعد فاني تشرفت الآن بمطالعة كتاب ملقب بتقريب المراد في رفع الاسناد، فما رائيت كتابا مثله في فضله وكماله، وكأنه لم ينسج احد على منواله، صنفه الفاضل اليلمعي، والعالم اللوذعي، عمدة الواعظين، وزبدة الكاملين، وبليغ البيان فصيح اللسان، شيخنا الموقر المعظم، والحبر المبجل المكرم، مولينا المولوي الحاج الشيخ عبد الهادي المدراسي ثم الحيدرآبادي، لازال متنعما بالنعم والايادي، سلك في جمع اسانيده والمرويات، مسلك السلف الصالحين الثقات، اللهم اجعله خالصا لوجهك الكريم، بنبيك الرؤف الرحيم، ووفقنا لجميع

المسلمين ٥ وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ٥
انا المذنب العاصی ذو القلب الارعد محمد عبد الصمد ازیل
عند الکمد ٥ احد طلبة العلوم للمدرسة المسماة ٥ بالباقیات
الصالحات ٥ فی ویلور یوم السبت سلخ شهر الجمادی الاخری
سنة ثلاث مائة وست واربعین بعد الالف من الهجرة
النبوية علی صاحبها الف تحية

تقریظ مولانا الفاضل الکامل الحضرة الواصل الشیخ الادیب حبیب الرحمن
الدیوبندی مفتی العدالة العالیة بحیدرآباد دکن صانها الله عن الشرور والفتن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ٥ والصلوة والسلام علی سیدنا ومولانا محمد خاتم
الانبیاء والمرسلین ٥ وعلی آله واصحابه اجمعین ٥ اما بعد فان الاسناد
من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء وهو من خصائص هذه
الامة المرحومة ٥ وان الفاضل العلامة والالمعی اللوذعی حبی القدیم
ومخلصی الصمیم مولانا الشیخ عبد الهادی ٥ المدراسی الحیدرآبادی
حفظه الله تعالی اعتنی بجمع اسانیده ومرویاته داب العلماء المتقین

والحفاظ النقادين فى رسالته هادى المسترشدين فجمع فيها واوعى
واتى فيها من اسانيد المشائخ ما يشفى غلة الصدور وقد طالعتها من اكثر
المواضع فوجدتها كاسمها حاوية لمهمات الاسناد هادية للطالبين
الى سبيل الرشاد جزاه الله عنا وعن جميع المسلمين خيرا وقد اقترح
منى ذالك الفاضل الكريم مع علو قدره وسمو مكانه ان اجيزه بالحديث
المسلسل بالاولية وهو الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من
فى الارض يرحمكم من فى السماء فاجزته كما اجازنى به الامام
الهمام قدوة علماء الاسلام الحجة الرحلة سند المحدثين وخاتمة
المحققين قطب العالم سيدى وسندى مولانا الشيخ رشيد احمد
الكنكوهى قدس الله سره وافاض علينا من بركاته عن مشائخه الاعلام
قدس الله اسرارهم وانا العبد الضعيف حبيب الرحمن الديوبندى
العثمانى كتبته يوم الخميس لاربعة وعشرين من جمادى الثانية
سنة اربعين بعد الف وثلثمائة حين كنت نزيلا لبلدة حيدرآباد

تقریظ مولانا العلام قدوة العلماء الکرام الفاضل الاجل الشیخ الاکبر محمد یعقوب شیخ الحدیث وصدر المدرسین بالمدرسة النظامیہ

لازالت فیوضہ فی کل بکرة وعشیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

امابعد فقد طالعت الکثر الکتابین للعلام عبد الهادی مدظلہ العالی
هادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم
وهادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد
فی رفع الاسناد جدّ واجتهد المؤلف العلام فی سعیہ فی الکتابین
غایة الاجتهاد فی تالیفہ وتنقیحہ همتہ العلیة الکلام فی تصحیح الاسناد
احسن فی الدین القویم وهو مخصوص بهذہ الامة جعل اللہ هذہ
الامة وسطا لیکونوا شهداء علی الناس الاسناد کالجبال تکون
اوتادا للارضین خصوصا مسلسلات الاولیات بالنبی الامین
صلی اللہ علیہ وسلم جمعت فی سلك واحد فی هذا الکتاب
هی احسن الترتیب فی الجمع والانتخاب هی من اللطیفة العجیبة

ومن حسن الاتفاق انہ اختار سبعین حدیثا تاسیا لما اختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقات ربہ ھی من جدۃ طبع المؤلف العلام کما اجتہد بالکتابۃ القلمیۃ لابد لہ ان یجتہد فی ادارۃ طبعہ لیکون لہ فی اثرہ وعقبہ العمل الصالح والاحسان فی مرور الدھور والازمان وعلی اللہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم

نمقہ العبد الکئیب محمد یعقوب عفا اللہ عنہ صدر مدرس

مدرسہ نظامیہ

تقریظ مولانا العلامہ الحبر الفہامہ جامع المنقول والمعقول الحاوی علی الفروع والاصول العالم الاجل الفاضل الاکمل ابی الفیض وابی الفضل السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی المدرس والمفتی بالمدرسۃ النظامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الھادی الی سبیل الرشاد - والصلوۃ والسلام علی عبدہ الھادی بخیر الارشاد سیدنا ومولانا محمدن الموعود بالبعث فی المقام المحمود للشفاعۃ یوم التناد وعلی آلہ واصحابہ خیر المتادبین

بآداب السالكين مسالك السداد وخير المنتسبين اليه بافضل الاسناد الى ما بقيت سلاسل النسبة والاسناد اما بعد فقد تصفحت الكتاب المستطاب هادى الطالبين الى مسلسلات النبى الامين المعروف بمسلسلات المسكين وتفحصت هادى المسترشدين الى اتصال المسندين الملقب بتقريب المراد فى رفع الاسناد للعالم العابد الناسك الزاهد الواعظ الراشد اشرف الحاج مولانا المولوى ابوسعيد محمد عبد الهادى متع المسلمين بطول بقائه ربه ذو الفضل والايادى فوجدتهما كاسميهما هادى الطالبين وهادى المسترشدين لان المؤلف العلام جمع فيهما الاحاديث والاخبار العلية والمسلسلات الجلية مثل المسلسل بالمشابكة والمصافحة والاولية وغيرها الى ختم المجلس بالدعاء فبجمع هذه المسلسلات ورواية اتصال المسندات المرويات صار المؤلف الجامع حريا جديرا وحقيقا مستحقا بدعاء خير البرية عليه الوف الوف التحية كما روى عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع رواه ابوداؤد والترمذى

وابن حبان فی صحیحہ الا انہ قال رحم اللہ امرأ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وروی عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم خلفائی قلنا یارسول اللہ ومن خلفائك قال الذین یاتون من بعدی یروون احادیثی ویعلمونھا الناس رواہ الطبرانی فی الاوسط فجعلنا اللہ وجعلنا من خلفاء خاتم النبیین المرحومین من رب العالمین وحشرنا فی زمرتہ واوردنا حوضہ وسقانا بکاسہ ورحم اللہ امرأ سعی فی طبع ھذہ التالیفات اللطیفۃ والمسلسلات الشریفۃ ونشرھا واشاعتھا قولاً وفعلاً وجعل سعیہ مشکوراً وجزاہ جزاء موفوراً وذنبہ مغفوراً واخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین مادام رب العالمین ۞

قررہ ببیانہ وحررہ ببنانہ خادم العلوم من الافتاء الدینی ابو الفضل والفیض السید محمد مخدوم الحسینی الحسنی القادری النظامی نسباً ومشرباً والحنفی مذھباً عاملہ اللہ بفضلہ السامی وحماہ بفیضہ الحامی

۲۵ شوال ۱۳۲۶ھ ہجری

تقريظ العلامة النبيل الفهامة الجليل الداعي الى الله بلسانه واركانه الصادق في ذالك الموزع في جميع ازمانه نقبية السلف عمدة الخلف الصالح الاسمى والبركة العظمى مولانا الحبيب احمد البرزنجي

ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى اورث الكتاب من اصطفى من عباده السابقين بالخيرات باذن الله والصلوٰة والسلام على حبيبه الذى بلغ وامر الشاهد ان يبلغ الغائب وعلى آله واصحابه الذين امتثلوا امر رسول الله فبلغوا فى الارض ادانيها واقاصيها علم الله ورسوله مسندا الى رسول الله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه اما بعد فان مما خص الله به هذه الامة هو علم الاسناد وفى هذا فليتنافس المتنافسون فانه من اعظم الموهوبات الالهية للامة المحمدية وهو قوائم العلم و ميزانه ولولا الاسناد لقال من يشاء ماشاء كما قاله الامام ابن المبارك وليس لاحد من الامم كلها قديمها وحديثها منذ خلق الله آدم اسناد موصول ولا امناء يحفظون آثار نبيهم وانساب

خلفهم سواهذه الامة كما قاله محمد بن حاتم المظفر وابو حاتم الرازی
حتی بلغوا فی فحص الاسناد والبحث عنه الی الغایة القصوی بان
حدثوا عن الثقة المعروف فی ازمنتهم بالصدق والامانة عن مثله حتی
تتناهی تحدیثهم ثم بحثوا اشد البحث حتی عرفوا الاحفظ فالاحفظ و
الاضبط فالاضبط والاطول مجالسة لمن فوقه ای شیخه ممن کان
اقصر مجالسة ثم کتبوا الحدیث من عشرین وجها واکثر لکی یهذبوا
الحدیث من الغلط والزلل ولیضبطوا حروفه ولیعدوه عداً او قد
جعلهم هذا العلم الشریف رحالة فی الارض جوالة سیارة بلغوا
فی الارض حیث بلغ الاسلام فکان التاریخ والجغرافیا فی مطاوی
علمهم هذا ولکنهم لما اخلصوا نیاتهم لهذا العلم الشریف ولم یکن
فی قلوبهم الالهیة التی یسعها الله تعالی شیئ من الوقعة لشیئ من
اشیاء الدنیا او ان کان من علومها وفنونها وما کان رضاهم واطمینانهم
الا بالله تعالی وحاشاهم ان یطمئنوا بالدنیا ویرضوا بها فلهذا
لم یرض قلبهم العلوی الالهی بشیئ من هذه الدنیویات السفلیات
وان کانت متعلقة باذیال علمهم الشریف فترکوها لغیرهم وحصروا

انفسهم فی سبیل الله لهذا العلم الشریف حتّی احکموا دین الله القیم
به فاستوی العلم علی سوقه فی حدود سنة ثلثمائة فاخذ الخلف
هذا العلم عنهم کاملاً میسراً وکان لهم المثل الاسنی فی الدنیا والعقبی
فاقتفی الخلف من ائمة العلم والدین آثارهم فی هذا العلم التفسیر
وانتسبوا فی علمهم ودینهم اخذا وتحصیلا الی کبرائهم حتی حصل
لهم علوا الاسناد وانتهی علمهم الی مجتهدی هذا العلم ومجاهدیه
فبطریقهم وصل علمهم ودینهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
منهم العالم الکامل والقدوة الفاضل الذی شاع علمه
فی الحاضر والبادی المولوی الحاج الواعظ محمد عبد الهادی فانه
من فرسان هذا الوادی ر فی علمه الغزیر بالمعارج العالیة الاسنادیة
حتی استقرت الی عرشه الاعلی النبوی هو المنتهی فیاله من علم مثله
کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین
باذن ربها ؁

١٩ ذو الحجة سنة ١٣٢٦

العبد الملتجی حبیب احمد برزنجی

تقریظ العلامہ الحبر الفہامہ الفاضل اللبیب الادیب الاریب فصیح اللسان طلیق البیان مولانا الحافظ الحکیم عنایۃ اللہ خان ادام اللہ فیضہ العالی مادامت الایام واللیالی۔

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ

امابعد فانی رأیت کتاب ھادی المسترشدین الی اتصال المسندین وقرأت اکثر من احادیثہ فوجدتہ من الاعاجیب فی فن الحدیث مارأیت قط قبل ذالک بھذا الاسلوب کتابا فیہ فللہ درہ مولفہ الذی اجاد فی تحقیقہ وبذل الجھد فی تدقیقہ اورد فیہ مسلسلات الاحادیث متنوعۃ الاحادیث کما ان روی عن شیخہ الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع سندہ کابرا عن کابر وھکذا شافعیا عن شافعی ومالکیا عن مالکی وحنبلیا عن حنبلی وحافظا عن حافظ وصوفیا عن صوفی وشاعرا عن شاعر ھکذا اورد مسلسلات الاحادیث بعجائب الاسلوب فی اسانیدہ لو اطلعت علیہ لملئت منہ فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقہ تجدہ مملوا من الاکسیر الاحمر رموزا ونکاتا بارک اللہ المؤلف فی عمرہ وحیاتہ ومتع اللہ

المسلمین بطول بقاءه ومد یدثباته وهو مولینا ومولی المسلمین عالم الشریعة شیخ الطریقة محقق الحقیقة عارف معارف النبوة والابوة وحید الدهر قدوة العصر الحجاح الحسیب اللوذعی المصقع المتجد الشهم الغشمشم الواعظ الدال علی الحسنات ومکارم الاخلاق الداعی الی الخیر من سنن سید الموجودات محی السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفویة مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولینا الشیخ عبدالهادی هدی الله تعالی به المسلمین هدایة التوحید ومحا به رسوم الشرك المبید له

وانا العبد الضعیف الحلیم عنایت الله خان عفا الله عنه

ماجنی فی دنیاه بالتعلق عن ماسواه

ایضاً وله

الحمد لولیه والصلوة والسلام علی نبیه **اما بعد** فانی رائیت کتاب هادی المسترشدین بحصص الثلاث من تذکرة الشیوخ الکرام واتصال اسانید الکتب المشهورة من التفاسیر وکتب الحدیث والفقه من مذاهب الاربعة الحنفیة والشافعیة والمالکیة والحنبلیة

الی مصنفیها العظام واسانید المسلسلات الی النبی الامین سید
الموجودات وقرأت من بعض مقامات الکتاب فوجدته من اعاجیب
موروداته وابلغ بیاناته وبذل جهد المصنف العلام فی حضرة
شیوخه ببسط ذیوله عند کرام الناس بابا بابا وطول قعوده علی
رجلیه فی مجالس هذه الابرار ادبا ادبا وحضوره فی اوقاتهم کصغار
الناس عند عظام الناس فجاء بکم من اللآلی المتلالیة والیواقیت
الغالیة فوضع بین ایدینا افادة خیر المنزلین بلا اعادة وافاضة
خیر المخلصین بلا استفادة فبشری للطالبین الذین ما تحرکوا
من مقامهم ووصلوا الی هذه النعمة غیر مترقبین وفازوا غیر مجتهدین
فهذه التذکرة تذکرة اولی الالباب مجالسهم خیر المجالس وابوابهم
خیر الابواب۔ ذکرهم یورث محبة محبوب رب العلمین واتباع
سنن سید المرسلین ورضاء رب العباد من الحاضر والباد۔
اجاد المصنف العلام بغایة سعیه فی تحقیقه وبذل جهده فی
احسن تدقیقه وخاصة ما اورد فی مسلسلات الاحادیث متنوعة
الاسانید کما ان روی عن شیخه الحنفی فاخذ الاحناف فی جمیع

دفع دخل مقدر ١٢ منه

سندا كابرا عن كابر وهكذا شافعيا عن شافعي ومالكيا عن مالكي وحنبليا عن
حنبلي وحافظا عن حافظ وصوفيا عن صوفي وشاعرا عن شاعر
هكذا اورد مسلسلات الاحاديث بعجائب الاسلوب في اسانيدها
لو اطلعت عليه لملئت منه فرحا وانبساطا ولو قلبت اوراقه
تجده مملوا من الكبريت الاحمر موزا ونكاتا بارك الله المؤلف
في عمره وحياته ومتع الله المسلمين بطول بقائه ومد بيد
ثباته وهو مولينا ومولى المسلمين وهادي المسترشدين عالم
الشريعة شيخ الطريقة محقق الحقيقة عارف معارف النبوة
والالوهية وحيد الدهر قدوة العصر الواعظ الدال على
الحسنات ومكارم الاخلاق الداعي الى الخير من سنن سيد
الموجودات محي السنة قامع البدعة خادم الملة المصطفوية
مقتدى الوقت للحاضر والبادي مولانا الشيخ محمد عبد
الهادي هدى الله تعالى به المسلمين هداية التوحيد
ومحا به رسوم الشرك المبيد
وانا العبد الضعيف الحليم عتيق الله خان عفا الله عنه ما جنى من ذنبه بالتعلم عما سواه

تقریظ مولانا العلامة الحبر الفهامة عمدة علماء الزمان السابق بین الاقران المکرم المحترم محمد تجمل حسین خان الکوفاموی المدرس دام فیضہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الملک الوہاب والصلوٰة والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد المبعوث علی الکافة المنعوت بفصل الخطاب وعلی آلہ و اصحابہ الذین ہم خیر آل واصحاب۔ اما بعد فانی طالعت من کثیر مواضع کتابین للعلامة الفہامة الفاضل النحریر العریف الشہیر الجامع لعلوم الشرعیة البارع فی الحدیث والعربیة عمدة الواعظین وزبدة العلماء العاملین مولانا الحاج محمد عبد الہادی امتع اللہ ببرکاتہ کل حاضر وبادی۔ ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد۔ وہادی الطالبین الی مسلسلات النبی الامین۔ جمع فیہما اسانیدہ الی الجوامع والمسانید۔ واورد مسلسلاتہ ومروياتہ۔ فوجدتہما احسن کتب صنفت فی ہذا الباب فیہما فوائد کثیرة نافعة لاولی الالباب فجزاہ

الله تعالى خيرا الجزاء عنى وعن جميع المسلمين والحمد لله رب العلمين
وانا العبد الفقير الى ربه المنان تجمل حسين خان ايماغفر الله له ولوالديه وللاسلام

تقريظ السيد العارف المتحقق بالاسرار والمعارف العلامة الفاضل
حسن الاخلاق والشمائل الحضرة الشيخ السيد محمد رشيد القادرى
البغدادى متع المسلمين بطول بقائه رب ذو الايادى خطيب
مكه مسجد بحيدرآباد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله الامين سيدنا
محمد وعلى اله وصحبه اجمعين ٭ اما بعد فانى طالعت من بعض
مواضع الكتابين الجليلين هادى المسترشدين وهادى الطالبين
الذين حاويين لعلم الاسناد ومسلسلات النبى الامين للعالم
الزاهد الواعظ الراشد الدال على مكارم الاخلاق والحسنات
الداعى الى سنن سيد الكائنات محى السنة قامع البدعة
خادم الملة المصطفوية صاحب الاخلاق المرضية عمدة الاقران

الذی للواعظین سلطان مولانا الحاج القاری محمد عبد الہادی
المحدث الحیدرابادی متع المسلمین بطول حیاتہ ربہ ذو الایادی
فوجدت هذین الکتابین ما احد سبقہ فی مثلهما فی هذا الباب
اورد المؤلف فیهما فوائد کثیرۃ نافعۃ لاولی الالباب فللہ در
المؤلف العلام وجزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء عن اهل الاسلام ٭
الراقم خادم العلماء العاملین السید محمد رشید البغدادی القادری
ربیع الاخر سنۃ ١٣٢٧ھ

تقریظ العالم النبیل الفاضل الجلیل منور الحوالک والظلام مولانا
الحاج ابی المکارم محمد عبد السلام الهزاری والکرنولی صدر المدرسین
بالمدرسۃ العربیۃ بہا

مبسملا ومحمدلا ومصلیا ومسلما

الحمد للہ الذی نور السماء بکواکب الثوابت والسیارات - وزین
الارض باقمار الکمالات - وشموس البراعات - والصلوات
الزاکیات والتسلیمات العاطرات علی واسطۃ هذا النظام

المطرب الاتقن - وعلى آله وصحبه الذين اقتفوا اثره على الطريق
المعجب الاحسن وبعد فانى طالعت هذه الرسالة السامية
والحديقة الزاهرة المسماة بهادى المسترشدين فوجدت نكاتها
مستبشرة ضاحكة - ودقايقها مبتهجة باسمة - فتكاد القلوب
تشرق بهذه المناظر الجميلة المعجبة - وبالصفات المطربة
البهجة - لعمري جمال خرائد ازهارها مغناطيس لقلوب
البارعين - وحسن نواهد اثمارها عقار لعقول الفاضلين
فترى وجوه حسانها باسمة - والخدود ناضرة - والقدود
مائسة - والعيون ناعسة - والمسرات بروتيها تدخل على العقول
من ابواب الحواس الظاهرة والباطنة فشكر سعى مؤلفه المولانا
الحاج عبد الهادى - وصب عليه ما لا تحصى من الايادى -
بحرمة النبى وآله بحار المكرمات والغوادى -
كتبه احقر الانام ابو المكارم محمد عبد السلام سليم
هزاروى

تقريظ علامة الدهر فهامة العصر عمدة العلماء زبدة الفضلاء معظم كل شيخ وشاب الحضرة العلامة الشيخ سالم باحطاب الشافعي دام مجده شيخ الشافعية بالمدرسة النظامية۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الملك العلام۔ والصلوٰة والسلام على خير الانام۔ سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم الهادى الى يوم القيام۔ وعلى اله واصحابه الذين نهجوا نهجه بالكمال والتمام۔ ولعد فان الفاضل المحترم۔ حميد الخصائل والشيم۔ المولوى عبد الهادى۔ سلمه البادى۔ اتى لدىّ بكتابه هادى المسترشدين الى اتصال المسندين للتقريظ ولكن لم تمكنى مطالعته لاسباب عرضت فلذلك اعتمدت على تقريظ الفاضل الجليل۔ والعالم النبيل المولوى محمد يعقوب صدر المدرسين بالمدرسة النظامية فوافقته عليه فجزى الله كل من اتى منه الى خير۔ وجنبه كل ضير۔ املاه المفتقر الى رحمة ربه الوهاب الشيخ سالم باحطاب شيخ الشافعية بالمدرسة النظامية

حرر ٢٥ رمضان سنه ١٣٢٨ھ

تقریظ العلامة الادیب الفهامة اللوذعی الاریب مقتدی الوقت للحاضر والبادی مولانا الشیخ عبد الله العمادی ناظر الکتب المذهبیة الاسلامیة بدار الترجمة السرکار العالیہ۔

بسم الله الرحمن الرحیم

وصلی الله علی سیدنا محمد وبارک وسلم کفی بالحدیث شرفا ان موضوعه ذات النبی صلی الله علیه وسلم وصفاته ومن تخرّج فیه واسند الی نبیه النبیه صلوات الله علیه سیدنا عبد الهادی الحیدرآبادی جعل الله سعیه مشکورا ولقّاه نضرة وسرورا فقط لثلاث خلون من ذی القعدہ سنہ ۱۳۲۷ھ

عالم

تقریظ واقف رموز الشریعة کاشف اسرار الحقیقة العلامة المحقق والفهامة المدقق الحضرة الفاضل الماهر الادیب الاریب الباهر مولانا محمد عبد القادر الصوفی واعظ سرکار نظام ادام الله فیوضه الی یوم القیام

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی یستند الیه کل من یستند ویستند الهادی

الذی یهتدی الیه کل من یهتدی ویرشد والصلوة والسلام
علی النبی الامجد سیدنا ومولانا محمد وعلی اله واصحابه هداة الشرع
المتین والدین المجید الی امد لا یحد ولا یعد اما بعد فقد طالعت
الرسالة الملقبة بتقریب المراد فی رفع الاسناد ووجدتها غایر
سیهمه ولا مثیلة حاویة فی الباب لجمیع مایراد واما المسند الیه
الحقیقی فی باب الاسناد فهو الذات الواحد الاحد رب العباد
لانه منه بدأ هذا الامر باظهار کمالاته وانتهی الی حضرة الانسان
الکامل والمرءة المحمول الحامل لذاته وصفاته وکذلک کل احد
من المرکبات والبسائط فی طریق الوصول الی المجرد المحض ذرائع ووسائط
واسباب ومعدات وشرائط لا یصل احد منها الی مناها الا بالاسناد
بها والاسناد الیها فهو مراد قوله تعالی وابتغوا الیه الوسیلة فی باب
الرشد والتعلیم والهدایة والارشاد فمنه بدأ المبدأ والیه یعود وهو
المعاد واما هذا الامر الجلیل الفخیم فقد خصه الله الجلیل العظیم
فضلا وکرما منه الامة المرحومة امة نبیه الکریم علیه افضل
الصلوة والتسلیم فما عند النصاری والیهود ولا عند المجوس والهنود

شيأ من هذا الامر ليشد ازرهم ويقوى ازرهم فهم فى هذا الباب
حيارى وفى ميدان التمحيص والتنقيد سكارى لا تجدهم فى طرق
التنقيد الا كحاطب الليل بل تجدهم عن الصراط السوى يميلون
الى الاعوجاج كل الميل فلله در المصنف العلامة الفهامة
الذى من على اهل الزمان باحسن الايادى اعنى مولانا المولوى
محمد عبد الهادى المدراسى ثم الحيدرآبادى فشكر الله سعيه
الجميل وبارك فى حياته وفيوضاته العلمية والعملية الى يوم
التناد فانه قد جمع فى هذا الكتاب مع انه مختصر موجز ولكنه بحر قد
اندمجت فى الجامع تباين اسنادات مشائخنا العظام فوائد
جليلة وعوائد جميلة لا توجد فى نميقة مختصرة السلف فضلا عن
الخلف الا فى المطولات بعد مطالعة كثيرة وجهد بليغ وحمل
المشقة الخطيرة وارجو من الله تعالى لها بعد ان تحلت بحلية
الطبع ليميل اليها الطبع ميل الفراش الى الشمع وليس فى وسعى
الآن اسع حق مدحها ومدح مصنفها الا ان اختم بالدعاء اللهم
اجعلها تذكار المصنفها ومصباحا لسالكى طرق الرشد والارشاد

آمين آمين بالنون والصاد وصلى الله عليه وسلم على سيدنا محمد وآله واصحابه الامجاد۔

حرره الفقير الحقير المفتقر الى الله الغافر محمد عبد القادر واعظ سرکار نظام ٢١ ربیع الثانی ١٣٤٢ھ

تقريظ العالم النبيل الفاضل الجليل مولانا محمد غوث الترفاتوری المقرر للاسلاميات العربية والفارسية بمسلم هائی اسکول ببلدة مدراس ادام الله فيوضاته الى يوم يقوم الناس

هو الله الحكيم العليم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فاقول ان الكتاب الموسوم بهادى المسترشدين الى الضال المسندين للفاضل الجليل المحقق القمقام والحافظ النبيل المدقق الهمام مولانا الهمام البارع المولوى عبد الهادى المدراسى الحيدرآبادى لقد وصلنى من معرفة بعض الخلان وطالعته فى بعض اهم مقاماته حسب الدعة و لله دره المصنف انى وجدته

جامعاً ليواقيت علم الاسناد فكانه شمس بازغة تتلألأ انوارها وعين نابعة تنشق منها انهارها فاين طلاب العلوم المشتاقين الى الاستنشاق منها - فبادروا من حيث همكم العليا - قصيدة فى شان ذاك التصنيف الانيق الغطريف وسموها المصنف دامت بركاتهم -

فيا قدوة العلماء رأس الاعاظم
لقد فقت بالامجاد لعد المكارم

دعا الناس عند الوعظ خير المصاقع
واصبحت فى الاقران اهل الكرائم

فطالعت ما صنفتم من مجلة
لقد قمتم فيها لقصوى العزائم

ولاشك ان السعى هذا مبارك
فانتم مع يرجى بافضال راحم

وجدنا لك فى اعلاء حق مجاهداً
لحبر يقصد النشر للدين جازم

لدى الخطبة ارتاع العداة ذعرهم
وقد اثرتهم نحو وقع الصوارم

اقمت عماد الدين اظهرت سره
على الامة المرحومة من مراحم

كثير من الخطباء للنصح ابلغوا
قدمت فريداً حيث اجلى المكارم

تقممت اس البدعة والغوايته
من العلم والعرفان للجهل هادم

قد استرحم الغازى الى الله تائباً
كعبد من العصيان فى الذنب نادم

صيغة امر

فیا ارحم العباد ارحم با حمد	فز عنا علی النفس بکل المظالم

حرره افقر العباد الاحقر محمد غوث القوماوری احد متعلمی الکلیة العربیة الاسلامیة الشهیرة الدیوبندیة والمقرر للاسلامیات العربیة والفارسیة بمسلم هائی اسکول ببلدة مدراس یوم الخمیس لثلاثین من جمادی الثانیة سنة سبع واربعین وثلاث مائة بعد الالف۔

تقریظ العلامة الجلیل الفهامة النبیل مولانا محمد صدیق البهاری دام فضله نظما حین کان نازلا فی بمبئی مع مولانا ابی الکلام آزاد دامت فیوضاتهم

الحمد لله عظیم الشان	رب الموالی المنعم المنان
الواحد الصمد الذی هو لم یلد	الواجب والخالق الاعیان
معطی البریة کل شیٔ خلقه	ووجوده بالروح والجسمان
شتان بین وجوده ووجودنا	لیساهما والله یتحدان
ثم الصلوة مع السلام علی الذی	هو صاحب المعراج والاحسان
بلغ السموات العلی بکماله	فی ساعة اولحظة او آن

وعلى الذين هم الصحابة كلهم | محى رسوم العلم والاتقان
خير الخلائق خلقة وخلائقا | اهل التقى والمجد والايمان
وبعد فهذا كتاب اقول | في جنس الفاظ ونوع معاني
فيه اتصال المسندين برفعهم | بعضا الى بعض بحسن بيان
قد زين الاسناد فيه مسلسلا | احذا الى احد كعقد جمان
هو من تصانيف النبيل الفاضل | اللوذعي ذي قاطع البرهان
هو عبده الهادي بليغ بالغ | والمرجع بهداية الخلان
لازال مسرور رائيه قلبه | ما هزت الاوراق في الاغصان

هذا تقريظ لائق للعالم الفطن الخبير والاديب البصير مولانا المسمى
عبد الرحمن الرا ولفندوى

الحمد لله الذي عطى لنا شرف الهدى | البارئ الحق الذي القى بنا العلم
فرد قديم ناصر عدل لطيف ناصرا | اسناده متعارف بين الخلائق وا
قد اخبر الانسان مما قبله من قدره | ذاته مما بعده انظر بفهوم الفص
لا ريب في اخباره لا ريب في انذاره | لا ريب في اسراره ما بين جمع الانبي

قد خص منهم من اتى من بعدهم بالاصطفى ‏ اعنى حبيب الله بريا حبى الورى نور الهدى

اصحابه كانوا هداة الناس فى احوالهم ‏ لاشك فى اسنادهم كانوا كنجم فى السما

اقوالهم قول النبى افعالهم فعل النبى ‏ احوالهم حال النبى اسرارهم بدر الدجى

استمسك القوم التقى من جاءهم فى قرنهم ‏ بالسنة المشروعة لاشك فى اثباتها

حتى كذا من قرنهم اعدادا الى هذا الزمان ‏ جاءت الينا طبقة من طبقة من مصطفى

من ادرك الطبقات منهم او سعى من خلفهم ‏ قد ادرك الانوار من مشكوة فيض المجتبى

منهم رأينا مشفقا او مخلصا له الى صادقا ‏ او متقيا عالما متشرعا متبصرا

من عبدها ذى اسمه اخلاقه معروفة ‏ اشياخه[٢] مشهورة لاشك فى اسنادها

من ادرك الاخيار منهم بالشروط الكاملة ‏ كل سعوا اولا الى رشد النبى المقتدا

[١] او باعتبار ما لغة الخلوا على سبيل العموم ١٢
[٢] اراد جامع صغير الحديث
باعتبار الصفة والصفة بتاويل الجماعة ١٢

هذا ما قرظه العلامة الحبر الفهامة عين العلم والدراية ينبوع الحكم والهداية مولانا الاعظم مقتدانا الافخم الشيخ الفاضل الواصل الكامل المولوى محمود حسن الطونكى مؤلف معجم المصنفين ادام الله فيوضاته الى يوم الدين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى بعث النبى الامى وعلم به القرآن وامر الناس باقتدائه

وارسل رسوله الكريم بدين الحق ومكارم الاخلاق وجعل لنا فيه اسوة حسنة **اما بعد** ان علم الاسانيد من خصايص هذه الامة المرحومة، ومزاياها التي خص الله تعالى بها علماء هذه الامة، صيانة لدينه وحفاظة لاسوة نبيه الكريم صلى الله عليه وسلم، مضى ما مضى من الايام وخلت ما خلت من الدهور، اتى من قرن الى قرن، وقد كسدت اسواق العلوم الدينية وانطفأت مشارق انوارها، حتى لا يوجد في هذا الزمان عالم يعتني بالاسانيد وعلومها كما كان يعتني بها اسلافنا الكرام ولكن الله حافظ لسنن نبيه، واحكام دينه كما قال انا له لحافظون. فخلق في كل الزمان والدهور رجلا من رجال دينه يشيد به بنيان علوم دينه، فالله تبارك وتعالى خص به في هذه الايام العلامة الفهامة الشيخ عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي فجمع اسانيد الحديث واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى ونفع به الاتي من بعده والحاضر بين يديه - آمين - والله ولي التوفيق يوفق من يشاء بما يشاء

محمد حسن غفر الله له ولوالديه واليهم احسن - ١٠ ربيع الثاني سنة ١٣٥٥ھ

تقريظ العلامة الفهامة مولانا الفاضل الحاج السيد جليل القادري الموسوي دام الله فيوضاته

احمد اللہ العظیم واصلی واسلم علی نبیہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ ومحبیہ واتباعہ ذوی الشان الفخیم فقد طالعت الکتاب المسمی بہادی المسترشدین الی اتصال المسندین الملقب بتقریب المراد فی رفع الاسناد للعالم الفاضل الواعظ الحاج عبد الہادی سلمہ ربہ والایادی بنجاہ فوجدتہ کاسمہ ہادیا للمسترشدین جمیعا جزی اللہ تعالی مصنفہ عنی وعن جمیع المسترشدین منہ جزاء کبیرا واجرا کثیرا ۔

وانا المفتقر الی فضل اللہ المجید محمد رسول الحمید السید حبیب العادی الموسوی کان اللہ لہ ولمن تعلم

تقریظ عالم عامل فاضل کامل مولانا الحافظ المولوی غلام محمد صاحب
ادام اللہ فیوضاتہم فی الیوم والغد خطیب مکہ مسجد مدرس مدرسہ نظامیہ

کتاب مستطاب ہادی المسترشدین تالیف فاضل اجل واعظ بے بدل حاجی حافظ مولانا مولوی عبد الہادی صاحب کے بعض مقامات مطالعہ میں آئے۔ واقعی یہ کتاب ایک قابل قدر چیز ہے۔ مولف ہمام کی عرق ریزی قابل داد ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

نظم

وہ بات کیا پسند ہو جو بے دلیل ہے ۔ اثبات مدعی کی یہی اک سبیل ہے
ارشاد مصطفی سے تجاوز نہ چاہیے ۔ فرمان یونہی حضرت رب جلیل ہے
قرآن بھی سمجھ نہیں سکتے ہیں بے حدیث ۔ قائل ہے اس بیان کا جو مرد نبیل ہے

لیکن حدیث کیلئے اسناد ہے ضرور ‏— اسکے سوا حدیث بھی اک قال قیل ہے

موضوع وہ حدیث ہے جسکی سند نہ ہو ‏— اصحاب فن کے پاس یہ حرف دخیل ہے

اسناد میں لکھی ہے جو یہ بے بہا کتاب ‏— ہو جسقدر ثنا سے مؤلف قلیل ہے

دنیا میں ذکر خیر مؤلف ہے پائدار ‏— عقبیٰ میں اُنکے واسطے اجر جزیل ہے

یارب ہو جلد طبع یہ نایاب یادگار ‏— تو کارساز خلق ہے سبکا کفیل ہے

المرقوم ۲۷ محرم ۱۳۴۲ھ روز دوشنبہ

خاکسار۔ غلام محمد خطیب مکہ مسجد

تقریظ مولانا المحدث السابق بین الاقران۔ العلامۃ الادیب الحکیم عبدالرحمٰن السہارنفوری

احقر نے ہادی المسترشدین فی الاسناد کا جا بجا سے مطالعہ کیا۔ مصنف علّام کی محنت اور عرق ریزی کی جسقدر تعریف کیجاسے وہ کم ہے۔ مصنف نے نہایت قابلیت سے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا میں رفع اسناد کی غرض سے مشہور مفسرین اور محدثین کا تاریخی تذکرہ بھی کیا ہے۔ اور اُن کے ضروری و دلچسپ واقعات کو بھی کہیں کہیں زیب قلم کیا ہے جس سے کتاب کی یبوست میں ایک حدتک کمی آگئی اور مذاق عصریہ کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہوگئی اسکے بعد مولٰنا موصوف نے نشر احادیث

مسلسلات کا مع رواۃ و مشائخین کے ذکر کیا ہے جس سے اس فن کی قدر و قیمت اور علو مرتبت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کتاب کسی صاحب خیر یا سرکار کی مدد سے طبع ہو جائے تو امید ہے کہ بہت لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچیگا۔ فقط۔

حکیم عبدالرحمٰن سہارنپوری

جناب حکیم صاحب مرحوم کی رائے سے مجھے بھی اتفاق ہے

مجھکو بھی اس سے اتفاق ہے۔ فقط۔

عبدالحی عفی عنہ
پروفیسر دار العلوم حیدر آباد دکن

عبداللطیف
پروفیسر تفسیر دار العلوم حیدر آباد دکن

تقریظ عالم با عمل فاضل بے بدل حامی دین متین متبع سنن سید المرسلین مولانا الحافظ غلام محمود صاحب ادام اللہ افاداتہم خطیب مسجد جامع عثمانی (سلطان بازار) رزیڈنسی حیدر آباد دکن صانہا اللہ عن الفتن

حامداً و مصلیاً

برادر مکرم رفیق محترم قاری خوش الحان واعظ شیریں بیان عالم با عمل فاضل اجل حاجی حرمین شریفین مولٰنا مولوی حافظ محمد عبدالہادی متع اللہ بطول حیاتہ اہل الامصار والبوادی نے نہ صرف اس لحاظ سے کہ تصنیف راہ مصنف نیکو کند بیاں

بلکہ اس وجہ سے کہ اِس وقت میری آنکھ کا علاج جاری ہے اور مجھے پڑھنے لکھنے سے پرہیز ہے) اپنی تصنیف لطیف ھادی المسترشدین الی اتصال المستدین کے مختلف مقامات پڑھکر مجھے سنائے اِس عمدۃ التصانیف سے فاضل مصنف کے اُس تبحرِ علمی کا پتہ چلتا ہے جو جملہ علوم دینی میں عموماً اور فن حدیث شریف میں خصوصاً انہیں حاصل ہے۔ مصنف علاّم کی فضیلت اِنکے معلومات کی وسعت اور اُنکی تصنیف کی اہمیت و مقبولیت کا اس سے بڑہکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ انکی تعریف و توصیف میں نہ صرف مشاہیر علماء ہندوستان رطب اللسان ہیں بلکہ مقتدایان عالم فضلاء حرمین شریفین نے بھی بہ اظہار مدارج و فضائل انکی مدح و ثنا فرمائی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مجموعی حیثیت سے اِس نوعیت کی کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی اور یہ بے نظیر تصنیف شرفِ اوّلیت سے مشرف ہے۔ فی الحقیقۃ فاضل مصنف کی محنت و عرقریزی قابل قدر و اجر ہے۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین بجاہ سید المرسلینؐ

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین ؎

راجی رحمۃ الملک المعبود غلام محمود۔ خطیب مسجد جامع عثمانیہ رزیڈنسی حیدرآباد

تقریظ علامۂ زمانہ فہامۂ یگانہ واعظ شہیر مقرر خوش تقریر عین العلم والدرایہ ینبوع الحکم والروایہ سابق فی میدان الفنون سابح فی بحار العلوم مولانا احمد ابو الکلام لازالت فیوضاتہ الی یوم القیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ۔ جناب مولوی عبدالہادی صاحب نے از راہ عنایت مجھے اپنی تالیف کا مسودہ دکھلایا جسمیں انہوں نے اپنی تمام اسناد تعلیم و کتب نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ جمع کر دی ہیں اور کوشش فرمائی ہے کہ تمام سلاسل اسناد اس طرح مرتب کر دئے جائیں کہ انکے مطالعہ سے انکی تاریخی حیثیت بھی واضح ہو جائے۔ علم الاسناد علوم اسلامیہ کی اُن خصوصیات میں سے ہے جنکی نظیر دنیا کی کسی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ علماء سلف اسے نہایت عزیز رکھتے تھے اور اسے منجملہ مہمات دینیہ کے سمجھتے تھے بعض اکابر سلف کی نسبت منقول ہے کہ انہوں نے صرف کسی ایک سند جید و اقرب کے حصول کیلئے مشرق سے مغرب تک کا سفر اور اُسکی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ میں علوم اسلامیہ کے درس و تدریس کے تنزل سے حفظ اسناد و سلاسل کا ذوق بھی ناپید ہو رہا ہے اور اسماً و رسماً بھی اخذ سند و اجازات کی بہت کم پروا کی جاتی ہے۔ اِن حالات میں مولوی صاحب موصوف کا یہ اہتمام یقیناً نہایت درجہ مغتنم ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی سعی مشکور فرمائے - اور اس رسالہ کا مطالعہ طلاب علم کے لئے موجب برکت بصیرت ہو - فقط

فقیر احمد المدعو بابی الکلام کان اللہ لہٗ - مدراس - ۱۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ

مولینا و اولینا مولوی دہادی یقینی کی کتاب لاجواب فی الحقیقت ہادی الی حسن المآب ہے - بمشار مقبولہ منقولہ - ہذہ

کل اناء یترشح بما فیہ ؛ وھذا التمثیل صحیح لا ریب فیہ

فللہ درہ وعلی اللہ برہ فضلا واحسانا -

کتبہ العبد المھین الشھیر بسید شاہ مجد الدین شطاری

القادری سندیاب ۷ اعلوم عربیہ وسجادہ نشین آبائی منظور شاہی

نیز جاگیر دار موروثی



بسم الله الرحمن الرحیم

واستغفر

الحمد لله الذی منّ علینا بفضله الفخیم ٭ وجعل العلم روضة عالیة ورفع درجات اهله بکرمه العمیم ٭ وسلک باحبابه نهج الصراط المستقیم ٭ واختص بالعنایة من اتیٰ جنابه بقلب سلیم ٭ وقسم بنی اٰدم الیٰ ذی حظٍّ و حرمان ٭ یتواصون بعضهم بعضاً بالتقویٰ والفضل والاحسان واحسن الینا باتصال السند الی اشرف العباد ٭ وجعل علماء امته خلفاء لنبیه وخصهم بحفظ الاسناد ٭ وجعل لنا الیه طریقا وسبیلا ٭ واقام لنا علیٰ معرفته حجة و دلیلا ٭ والصلوة والسلام الاتمان الاکملان الادومان علیٰ سیدنا ومولانا محمد رحمة للانام ٭ مهبط الروح الامین والمظلل بالغمام ٭ والمختص بشریعة محتویة علی الاحکام ٭ افضل الخلق ومصباح الظلام صلی الله تعالیٰ وسلم وانعم وبارک علیه وعلیٰ اٰله الفخام ٭ واصحابه النجباء البررة الکرام ٭ **امّا بعد** فیقول عبد ذلیل ٭ لرب جلیل ٭ غبار تراب اقدام العلماء الکرام ٭ خادم العلم والاسلام ٭ الراجی عفو ربه

ذی الایادی ؛ ابو سعید محمد عبد الهادی ابن الحاج مولانا محمد عبد الکریم تغمدہما اللہ بفضلہ العظیم ؛ لما کان علم الاسناد وحفظہ من خصوصیات هذہ الامة المرحومة ؛ الذی بہ تتصل مسانید سنتہ علیہ الصلوۃ و السلام بطرق معروفة معلومة ؛ بہا یحصل لنا الامتیاز بین الاحادیث الصحیحة والسقیمة ؛ غیر اہل الہواء والبدع فانہم حرموا من ہذہ النعمة العظیمہ ؛ کما قال العلامة ابن حجر فی کتاب مسانیدہ مصنفہ ما نصہ ومن عجیب الاستقراء انہ کشف لی ان ذوی البدع الاعتقادیہ فاتہم هذا الاتصال من اصلہ فلا یروون حدیثا ولا یذکرون مسئلة فقہیة عن احد من ائمتہم الا بمجرد تقلید لواحد او اثنین واما لو طلبت منہ اتصالا بسند معروف او طریق موصوف لم یستطع لذلک سبیلا ؛ لم یجد بدا من ان یکل امرہ الی تقلید لا ثقتہ بہ ولا یعول علیہ تعویلا ؛ وقد صرح ائمتنا بانہ لا یجوز تقلید غیر الائمة الاربعة قالوا العلم الثقة بنسبتہا الی اربابہا باسانید تمنع التحریف والتبدیل بخلاف المذاہب الاربعة فان ائمتنا جزاہم اللہ عن الاسلام والمسلمین خیرا بذلوا انفسہم فی تحریر اقوالہا وبیان ما ثبت من قائلہ عن قائلہ وما لا فامن اہلہا کل

تحريف وعلموا الصحيح من الضعيف كما عليه المحدثون والسلف الصالح والخلف
المتاخرون فتراهم على غاية من الاحتياط فى نقل مذاهبهم وبهاية من
الانضباط لكل ما اشتملت عليه من مطالبهم حتى لو قلت لاحدهم اذكر لى
سندك فى هذه المسئلة بامامك يرده عليك على الفور مبينا ماير
ريبك وعظيم اودامك انتهى وقال فى الفتاوى الحديثية قال الحافظ
ابن جبر الاشبيلى المالكى خال الحافظ السهيلى صاحب الروض فانه قال اتفق
العلماء على انه لا يصح لمسلم ان يقول قال النبى صلى الله عليه وسلم كذا حتى
يكون عنده ذالك القول مرويا ولو على اقل وجوه الروايات ولوافق ذلك
ويشرحه قول بعض الحفاظ ان المحدثين لا يلتفتون الى صحة النسخة
الا ان يقول الراوى انا اروى ما فيها بسندى المتصل انتهى مختصرا
وعن الامام الشافعى رضى الله تعالى عنه الذى يطلب الحديث بلا اسناد
كحاطب ليل يحمل الحطب وفيه افعى وهو لا يدرى اه وعن الامام ابن المبارك
رضى الله عنه الاسناد من الدين ولولاه لقال من شاء ما شاء وعنه
ايضا طالب العلم بلا اسناد كراقى السطح بلا سلم اه وعن الامام سفيان
الثورى الاسناد سلاح المؤمن فاذا لم يكن له سلاح فباى شيئ يقاتل

اودام بالضم
نيز ودكى يا حرارت ١٢ منتخب

وقال حافظ المغرب ابن عبد البر الاجازة فى العلم رأس مال كبير او كثير

وقال بعض المشايخ الاسناد الى المشائخ انساب العلماء العاملين فانهم

الآباء فى الدين وقال العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبرى رحمه الله تعالى

فى ثبته العلم هو مادة النور فى الدنيا والآخرة وبه حياة الارض بذكر الله

عز وجل وذكر رسوله وبقاؤه بقرأته وكتابته بدون تعد ولا طغيان

بالاضاعة واخذه عن غير اهله ووضعه فى غير محله ورفع القرآن

وكتابة الاسناد من اعظم اشراط الساعة وعندها موت الخضر عليه السلام

ونزول عيسى عليه السلام لقتل الدجال . وفى اوائل سورة العلق

ما يشير الى ان اهم الامور قرأة العلم وكتابته لبقاء الذكر والاجر والله

اعلم اهـ ولا يخفى عليك ان ما ذكره الاعيان محمول على الاستحسان

فان الاجازة من الشيخ ليست بلازمة فى جواز رواية الحديث

والعمل به بل الشرط ان يكون اهلا لذلك الا انها كماله مهما هو صح

فى محله ولم يريدوا صور العلم وكتابة الاسناد . بل قصدوا احقائقها

التى بها الرشاد . وغرضنا فى هذا الكتاب ذكر الطرق التى منها وصلت

الينا احاديث النبى صلى الله عليه وسلم ولو لم يكن الاسناد اصلا

لم يتبق الشريفة - وكذا النسخة التى لم تصح على اصلها ولم يعرف صحة اصلها لا يعتمد عليها - فلذا قال العلامة العجلونى محدث الشام فى ثبته ما نصه والاسناد من خواص هذه الامة المحمدية فينبغى الرحيل لتحصيله ولو الى اقصى البلاد الهندية اهـ واذا اجتمع الدراية مع الرواية فتكون ذلك نورا على نور والعلو فى الاسناد امر محبوب ومرغوب فيه عند المحدثين بحيث يحصل بالسند العالى القرب من رسول رب العلمين ولهذا الوجه قد اخذ الاكابر عن الاصاغر وعدوه من الفضائل والمفاخر وقد حضرت يوم عيد حين اقامتى بمكة المكرمة عند شيخى المفضال مولانا الشيخ صالح كمال المفتى وشيخ العلماء والامام والخطيب والمدرس بالمسجد الحرام وقلت له يا سيدى جئتك لاسمع منك الحديث المسلسل بيوم العيد فقال لى انى لم اسمعه من احد بشرطه ثم بعد وقفة قليلة سألنى عن الفاظ ذالك الحديث فقرأته عليه فسألنى رحمه الله هل سمعته اليوم من احد فاجبته بانى قد سمعته اليوم من شيخى الحبيب حسين الحبشى فقال انت سمعته منه فهو شيخك وانا سمعت منك فانت شيخى فقلت له يا سبحان الله كيف اكون شيخك يا سيدى وانا من ادنى

لامیذک فقال لا بأس بذالک فانی کنت بحر وما من نعمة فحصلت لی منلوعه

انتهی قوله رحمه الله تعالی - فتبین لکم

یا اخوانی قدر هذا العلم الشریف و رکدت الهمم عن هذا العلم مع

هذا العلو المنیف حتی صار نسیا منسیا قال المحدث ولی الله فی الارشاد صفحه ۳

ان هذا العلم صار فی عصرنا نسیا منسیا وکاد اهل العصر بجهلهم بفضله

یتخذونه سخریا اه اردت ان اجرب نفسی واجرا ابناء جنسی علی الدخول

فی تلک المسالک وان کنت لست اهلا لذالک کما قیل شعر -

فتشبهوا ان لم تکونوا مثلهم ان التشبه بالکرام فلاح وقصدت

ان اذکر ما ظفرت به وتلقیته من اشیاخی واساتذتی مما وقع لی

منهم من الاجازات وذکر اتصالاتهم لما فیه من الفوائد التی بها

یستفاد ویسهل بها سبیل الرشاد ویبقی تبلغ بینه ذکرهم - اذ من

حقوق الشیوخ علی التلامذة حفظ علومهم وابلاغها الی من بعدهم

ورد فی الخبر عن النبی الصادق الامین الابر صاحب القبر الاعطر علیه

الصلوة والسلام من الله الاکبر انه قال نضر الله امرءً سمع مقالتی

فوعاها واداها کما سمعها و لله در سیدنا ابن خطیب داریا -

لم اسع فی طلب الحدیث لسمعة ... او لاجتماع قدیمه وحدیثه

لکن اذا فات المحب لقاء من ... یهوی تعلل باستماع حدیثه

قال الحافظ ابو القاسم ابن عساکر رحمه الله القادر

واطلب علی جمع الحدیث وکتبه ... واجهد علی التصحیح فی کتبه

واسمعه من اربابه نقلا کما ... سمعوه من اشیاخهم تسعد به

واعرف ثقات رواته من غیرهم ... کیما تمیز صدقه من کذبه

فهو المفسر للکتاب وانما ... نطق النبی حکایة عن ربه

وتفهم الاخبار تعلم حلّه ... من حرمه مع فرضه من ندبه

وهو المبین للعباد بشرحه ... سیر النبی المصطفی مع صحبه

وتتبع العالی الصحیح فانه ... قرب الی الرحمن تحظ بقربه

وتجنب التصحیف فیه فربما ... ادی الی تحریفه بل قلبه

واترک مقالة من لحاک بجهله ... عن کتبه او بدعة فی قلبه

فکفی المحدث رفعة ان یرتضی ... ویعد من اهل الحدیث وحزبه

ومن المعلوم ان طلب العلم اشرف الطاعات کما هو منصوص علیه الا

الثقات - اذبه يكون تمييز الانسان من بين انواع الحيوان - وينال به
علو الشان - اذا كان خالصا لوجه الله المنان نعوذ بالله من شرور انفسنا
ومن سيئات اعمالنا - وقسوة قلوبنا وطول امالنا - والله المسئول متوسلا
بسيد البريات - واشرف الكائنات - وافضل الموجودات - عليه وعلى
اله وصحبه ازكى التحيات - وانمى التسليمات - ان يسهل علي ذلك من
انعامه - ويعينني على اكماله واتمامه - وان يستر عثراتي - ويصفح عن زلاتي
فاني ما ابرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي ان ربي غفور رحيم

وما ابرئ نفسي انني بشر	اسهو وانسى اذا لم يحلني قدر
وما ارى عذرا اولى بذي زلل	من ان يقول مقرا انني بشر

واسئل الله تعالى خاشعا متضرعا ان يتقبل مني هذا التاليف وسائر
تاليفاتي ويجعلها خالصة لوجهه الكريم وذخيرة يوم عظيم يوم لا ينفع مال
ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم ويسلك بي وجميع المسلمين نهج الصراط
المستقيم وينفع بها العباد - في عامة الاقطار والبلاد - وينشر بها خصائص
السنة في كل مجمع وناد - فانه على ذلك قدير - وبالاجابة جدير - و
كان ذلك في الثالث والعشرين وثلثمائة والالف من الهجرة النبوية

فی زمان اقامتی بحیدر آباد الدکن ، صانہ اللہ عن البدع والشرور والفتن

حین کنت مغبوطا بین الاقران ، وممنونا بالمنن الفائضة علی من حضرة

السلطان ، ناصر الاسلام والمسلمین ، رافع اعلام العلماء والصالحین

سہ اقامت فی الرقاب لہ ایادی ٭ ھی الاطواق والناس الحمام

باسط بساط الجود والانصاف ، ھادم قصر الجور والاعتساف ، ممدوح

الزمن ، سلطان بلاد الدکن ، ھو الذی ضرب بہ المثل فی حسن الانتظام

اعلیحضرة آصفجاہ النظام ، الفائق بین الاقران ، المستنصر المستعان

سلطان ابن السلطان میر عثمان علی خان ، لازال

مجتہدا فی نشر الامن والامان ، وامنا من جمیع الآفات والاحزان ،

وادام اللہ مدار دولتہ مادار الدوران ، ووضع شانئہ فی الخذلان

والخسران ، ولازالت اقمار سلطنتہ لامعة ، وشموس اقبالہ بازغة

اللہم کما منحت علی عبادک بفضلہ ولطفہ واحسانہ ، فامنن علیہ

بعلو درجتہ بین اقرانہ ، وارزقہ الحج الاکبر وزیارة صاحب الکوثر

صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ فی الاصائل والبکر ، واحفظہ

واولادہ لاسیما ولی العہد الفائق بین الاقران ، نواب اعظم جاہ

اعظم جاه بهادر میر حمایة علی خان بحفاظتك من حوادث الزمان
بحرمة نبيك سيد المرسلين عليه الصلوة والسلام الى يوم الدين شعر

يا ربنا احفظ لنا	سلطاننا عثمان علی	وادم لنا ايا مهر	بالفرح والكرم الجلى
واجعل لدا اعدائه	يا رب درك الاسفل	واحفظ له اولاده	بالعز والشان العلى

وقد من الله تبارك وتعالى على هذا الحقير المعترف بالذنوب والتقصير مع تاخر عمرى وقصر باعى وكساد متاعى باجتماع شيوخ اجلة كرام وسادات عظام والمشائخ كما قيل اشجار الوقار ومنابع الاخبار لا يطيش لهم سهم ولا يتحط لهم وهم ان راؤك فى قبيح صدوك وان البصراك على امر جاهل امدوك نفعنى الله بهم ونور قلبى بانوار فيوضهم وجمعنى واياهم فى دار السلام ويمن علينا بحسن الختام عند حلول الحمام وهذا اوان الشروع فى ذكرهم لعل الله يكرمنا بهم ويفيلنا منا لهم انه رؤف رحيم ولا حول ولا قوة الا بالله الحطة الاولى من هذا الكتاب فى ذكر مشائخنا الكرام دامت بركاتهم الى يوم القيامة

الشيخ الاول

فمن مشائخنا المكيين عمدة العلماء زبدة الفضلاء العلامة الاجل الفهامة الاكمل الفقيه المحدث المفسر مولانا الحافظ الشيخ محمد عبد الحق الحنفى النقشبندى المجددى ابن الشيخ مولانا شاه محمد بن يار محمد الاله آبادى

المهاجر الى بلد الله الامين، شيخ الدلائل بمكة المكرمة زادها الله تشريفا
وتكريما لا زالت شموس فيوضاته بازغة، وبدوره كما لاته لامعة، حضرت
كثيرا من مجالسه وانتفعت به قرأت عليه الاوائل السنبلية، وسمعت
منه الحديث المسلسل بالاولية، والمسلسل بيوم العيد وسورة الفاتحة
وسورة الصف وشبك بيدى واضافنى على الاسودين واجازنى
بالقرآن العظيم وحديث النبى الكريم عليه الصلوٰة والتسليم وغيرهما
من بقية العلوم اجازة عامة تامة عن مشائخه الاعلام منهم العلامة
الفهامة مولانا محمد قطب الدين الدهلوى المكى عن العلامة الشهير
فى الآفاق مولانا المحدث محمد اسحاق المتوفى سنة ١٢٦٢ھ بمكة المكرمة
عن العلامة الفهامة عمر بن عبد الكريم العطار المكى عن شيخه العلامة
محمد طاهر بن العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل عن والده الشيخ محمد سعيد
سنبل عن الشيخ عيد بن على الازهرى البرلسى الشافعى عن شيخه
خاتم المحدثين ببلد الله الامين عبد الله بن سالم البصرى المتوفى سنة ١١٣٤ھ
عن العلامة شمس الدين محمد بن علاء الدين البابلى عن الشيخ محمد
حجازى الواعظ الشعراوى عن المعمر المسند محمد بن اركماش الحنفى

مشائخ البابلى

عن حافظ العصر ابی الفضل احمد بن علی بن محمد العسقلانی الشهیر بابن
حجر باسانیده المذکورة فی ثبتہ **المعجم المفہرس** ویروی البابلی ایضا
عن المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن کل من المسندین یوسف
ابن زکریا ویوسف بن عبد اللہ الارمیونی کلاھما عن الحافظ محمد بن
عبد الرحمن السخاوی عن الحافظ ابن حجر ویروی ایضا عن خالہ سلیمان ابن
عبد الدائم وابی النجا سالم بن محمد السنھوری وعبد الرؤف المناوی والشہاب
احمد ابن الشلبی کلھم عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن
الحافظ ابن حجر **ویروی السنھوری** عن الشہاب احمد بن حجر الھیتمی
عن شیخ الاسلام زکریا وعبد الحق بن محمد السنباطی عن الحافظ ابن حجر
ویروی محمد حجازی الواعظ شیخ البابلی ایضا عن النجم الغیطی
ویروی ایضا عن احمد بن خلیل السبکی عن الجمال ابراھیم بن احمد بن
اسماعیل القلقشندی عن الحافظ ابن حجر **ومن مشائخ الشیخ**
عبد اللہ بن سالم البصری الشیخ علی بن عبد القادر الطبری وھو
یروی عن العلامة عبد الواحد ابن ابراھیم الحصاری عن الشمس
محمد بن ابراھیم العلقمی عن الحافظ ابن حجر ویروی عبد الواحد ایضا

مشائخ الحجازی الواعظ

مشائخ ابن سالم البصری

مشائخ عبد الواحد الحصاری

عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن الحافظ الجلال السیوطی ویروی
عبد الواحد ایضا عن الحافظ الجلال السیوطی بالاجازة العامة لمن ادرک
حیاته کما ذکره ابن حجر المکی فی مسانیده وولادة الحصاری سنة تسع
وتسعمائة ۹۰۹ ووفاة السیوطی سنة احدی عشرة وتسعمائة ۹۱۱ ومن مشائخ
الشیخ عبد الله بن سالم البصری الشیخ عیسی بن محمد بن محمد
ابن احمد بن عامر الثعالبی الجعفری المغربی الجزائری المالکی وهو یروی
عن العلامة ابی الارشاد نور الدین علی بن محمد بن احمد بن عبد الرحمن الاجهوری
عن نور الدین علی بن ابی بکر القرافی عن ابی الفضل الحافظ جلال الدین
السیوطی ویروی الشیخ عیسی ایضا عن قاضی القضاة شهاب الدین
احمد بن محمد بن خفاجة المصری الحنفی الشهیر بالخفاجی عن البرهان
ابراهیم بن ابی بکر العلقمی عن الحافظ السیوطی واخذ ایضا عن ابی
الحسن علی بن محمد المقری عن ابی المنجا سالم السنهوری عن النجم الغیطی
عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری واخذ ایضا عن الشیخ ابی العزائم
سلطان بن احمد بن سلامة بن اسماعیل المزاحی القاهری المتوفی ۱۰۷۵ و
اخذ الشیخ سلطان ایضا عن نور الدین علی الزیادی وسالم السنهوری

مشائخ عیسی بن محمد الثعالبی

عن الشيخ احمد بن خليل السبكي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري **ومن مشائخ الشيخ عبد الله بن سالم البصري** الشيخ علي بن الجمال الانصاري وهو يروي عن والده عن الشيخ محمد ابن احمد الرملي عن القاضي زكريا **ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري** الشيخ منصور الطوخي وهو اخذ عن الشيخ سلطان المزاحي **ومن مشائخ الشيخ عبد الله البصري** الشيخ محمد بن سليمان المغربي وهو يروي عن جماعة **منهم** شيخ الاسلام ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري عرف بقدوره عن ابي عثمان سعيد المقري عن الحافظ ابي الحسن علي بن هارون وابي زيد عبد الرحمن بن علي بن احمد العاصمي الفاسي الشهير بسقين عن الزين زكريا **ومنهم** شيخه المعمر ابو محمد السجستاني عن المنجور عن النجم الغيطي عن الزين زكريا **ومنهم** ابو الارشاد علي بن محمد الاجهوري وقاضي القضاة احمد بن محمد الخفاجي كلاهما عن الشمس محمد بن احمد الرملي عن الشيخ زكريا **ومنهم** السراج عمر الجاوي والشيخ بدر الدين الكرخي والشمس محمد بن احمد العلقمي جميعا عن الزين زكريا والجلال السيوطي **وللشيخ محمد طاهر سنبل مشائخ**

مشائخ محمد بن سليمان
هذا النقل من الارشاد ۱۲

السجستاني بكسر السين المهملة وفتح القاف
الارشاد ۱۲

مشائخ محمد طاهر سنبل

اخرسوی والده منهم خاله الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی الآتی ذکره ومنهم الشیخ احمد الجوهری الکبیر المصری المتوفی سنہ ۱۱۸۱ وهو اخذ عن الشیخ محمد الزرقانی واحمد النفراوی ومحمد بن عبد الله السجلماسی المغربی وعید النمرسی والشیخ ابی المواهب البکری وعبد الحی بن عبد الحق الشرنبلالی الحنفی والشهاب احمد النخلی وعبد الله ابن سالم البصری وعبد ربه بن احمد الدیوی الآخذ عن الشرنبلالی وامام الازهر رضوان الطوخی الآخذ عن الشبراملسی والشمس محمد بن منصور الاطفیحی الاخذ عن البابلی وعن المزاحی وعن الشوبری وغیرهم ومنهم الشیخ منصور المنصوری الازهری المصری عن العلامة سلیمان المنصوری عن الشیخ عبد الحی الشرنبلالی عن الشیخ سلطان المزاحی والشیخ احمد بن محمد الخفاجی والشیخ علی الشبراملسی وهو عن الشیخ علی الاجهوری عن نور الدین القرافی عن السیوطی واخذ الشبراملسی ایضا عن الشیخ ابراهیم اللقانی عن ابی المنجا سالم السنهوری عن الغیطی عن القاضی زکریا الانصاری ویروی ایضا عن الرملی بالاجازة العامة فان الرملی اجاز اهل عصره وکان اذ ذاک عمر الشبراملسی

مشائخ الشبراملسی

الشیخ الرملی اجاز لاهل عصره

اربع سنين **ومنهم** الشيخ اسماعيل النقشبندي عن الشيخ ابي طاهر الكردي
المدني **ومنهم** العلامة السيد عبد الله مير غني عن الشيخ احمد النخلي
وممن اخذ عنهم الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار الشيخ
العلامة السيد علي بن عبد البر الحسني الونائي المتوفي سنة ١٢١١ عن العلامة شهاب
الدين احمد جمعة البجيرمي عن المعمر احمد بن رمضان ابن عزام الشافعي
الازهري عن الشمس البابلي عن الشمس الرملي والعارف بالله عبد الوهاب
الشعراني عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري **ومنهم** العلامة مفتي
الحجاز الشيخ عبد الملك ابن عبد المنعم بن تاج الدين القلعي الحنفي المتوفي سنة ١٢٢٨
عن الشيخ عبد المنعم عن والده الشيخ تاج الدين عن الشيخ حسن العجيمي
والشيخ عبد الله البصري **ومنهم** الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري
المتوفي سنة ١٢٢١ عن والده المتوفي سنة ١١٨٥ عن الشيخ محمد ابن عقيلة عن الشيخ احمد بن
محمد الشهير بابن عبد الغني عن المعمر محمد بن عبد العزيز المنوفي عن
المعمر ابي الخير عمر بن عموس الرشيدي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
واخذ الشيخ محمد الكزبري ايضا عن الامام الكبير والعارف بالله
الشهير عبد الغني النابلسي عن شيخ الاسلام الحافظ نجم الدين محمد الغزي

مشايخ الشيخ عمر العطار

عن والده بدر الدين محمد الغزی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری
واخذ ایضا عن الشیخ احمد المنینی وعن خال والده الامام الشهیر
ای الشیخ محمد الکزبری ١٢
بالشافعی الصغیر الشیخ علی بن احمد الکزبری واخذ الشیخ عبد الرحمن
والد الشیخ محمد الکزبری ایضا عن الامام الفقیه الشیخ محمد الکاملی و
الشیخ محمد ابی المواهب الحنبلی والشیخ عبد القادر المجلد التغلبی الحنبلی
والشیخ المعمر الشیخ عبد الرحمن المجلد الحنفی السلیبی وغیرهم مما هو مذکور
فی کراسة له جمع فیها بعض اسانیده فی الصحیحین وبعض الکتب
ومنهم الشیخ احمد بن عبید العطار المتوفی سنة ١٢٢٨ عن الشیخ اسمٰعیل العجلونی
والشیخ محمد الغزی والشیخ احمد المنینی وهم یروون عن محدث الشام
محمد ابی المواهب الحنبلی البعلی عن الشیخ تقی الدین عبد الباقی الحنبلی
البعلی عن المعمر المسند ابی عبد الرحمن محمد حجازی الواعظ ویروی
الشیخ ابو المواهب عن الشیخ محمد العبشی عن الشیخ الامام مفتی الانام
علی مذهب ابی حنیفة بدمشق الشام عبد الرحمن بن علاء الدین بن عماد الدین العمادی
عن محمد محب الدین عن محمد البدر الغزی عن القاضی زکریا ح والشیخ
محمد العبشی یروی عن الشمس محمد المیدانی عن الشیخ محمد الرملی عن

ثبت ابن عابدین ١٢

مشائخ الشیخ ابی المواهب

الشيخ زكريا الانصارى ويروى الشيخ ابو المواهب ايضا عن الشيخ
خير الدين شيخ الافتاء بالديار الرمليه وكانت تاتيه الاسئلة من سائر
الاقطار عن الشيخ احمد امين الدين عن والده عبد العال الحنفى
عن القاضى زكريا الانصارى ومن مشائخ الشيخ اسمعيل العجلونى
الشيخ محمد الوليدى المكى المتوفى سنة ١١٣٣ وهو يروى عن الشيخ احمد البنا
الدمياطى عن شيخه الشيخ محمد بن عبد العزيز المنوفى المعمر عن الشيخ
ابى الخير بن عموش الرشيدى عن شيخ الاسلام زكريا الانصارى و
يروى عن الشيخ احمد بن محمد النخلى المكى عن مشائخه الاتى ذكرهم
ومن مشائخ العجلونى الشيخ محمد الضرير الاسكندرانى وهو
اخذ عن الشيخ عبد الباقى الزرقانى والشيخ ابراهيم الشبرخيتى
والشيخ يحيى المغربى الشاوى والشيخ محمد الغرنابلى جميعهم
عن الشيخ سلطان المزاحى ومن مشائخ العجلونى الشيخ ابو
طاهر بن ابراهيم الكورانى المدنى والشيخ ابو الحسن السندى المتوفى سنة ١١٣٨
والشيخ عبد الله بن سالم البصرى والشيخ تاج الدين القلعى والشيخ محمد
عقيلة المكى والشيخ عبد الغنى النابلسى والشيخ الياس الكردى والشيخ

ثبت ابن عابدين

مشائخ العجلونى

يونس المصري الكفراوي والشيخ عبد الرحيم الازبكي والشيخ اسمعيل الحائك والسيد نور الدين الدسوقي وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ عمر بن عبد الكريم** الشيخ محمد الشنواني عن ابي العزائم عيسى بن احمد البراوي عن الشيخ احمد الدفري عن الشيخ سالم البصري عن والده الشيخ عبد الله بن سالم البصري **ومن مشائخه** الشيخ العلامة السيد محمد مرتضى الزبيدي كاتبة المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو يروي عن الشمس محمد بن احمد بن حجازي العشماوي والشيخ الشهاب احمد بن عبد المنعم الدمنهوري وهما عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري **واخذ** الشيخ عمر ايضا عن الشيخ صالح الفلاني عن مشائخه الآتي ذكرهم **ويروي العلامة مولانا محمد اسحاق** عن جده لامه العلامة مولانا الشيخ عبد العزيز المحدث الدهلوي عن والده العالم الكبير والفاضل الشهير المفسر المحدث مولانا ولي الله الدهلوي عن الشيخ ابي طاهر محمد بن ابراهيم الكردي عن ابيه عن الامام صفي الدين احمد بن محمد القشاشي المدني المتوفى سنة ١٠٧١ عن الشيخ ابي المواهب احمد الشناوي المتوفى سنة ١٠٢٨ عن جماعة من المشائخ منهم ابوه علي بن عبد القدوس عن الشيخ

ذكر مشائخ احمد الشناوي

تلميذ السيد صبغة الله البروجي والبروج بلدة من صوبة گجرات والشناوي بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

احمد ابن حجر المكي والشيخ عبد الوهاب الشعراني كلاهما عن الزين زكريا ومنهم
الشيخ محمد بن ابي الحسن البكري عن والده عن الزين زكريا ومنهم الشمس
محمد بن احمد الرملي عن والده عن الزين زكريا وعن الزين زكريا بلا واسطة
ومنهم الشيخ حسن الدنجيهي عن الجلال السيوطي **واخذ الشيخ** احمد
القشاشي[1] بالاجازة العامة عن الشمس الرملي عن الزين زكريا و
من مشائخ الشيخ[2] ابراهيم الكوراني الشيخ ملا محمد شريف بن يوسف بن ملا
ابن القاضي محمود بن ملا كمال الدين الكوراني الصديقي المتوفى سنة ١٠٧٨ ببلدة إب
من اعمال تعز باليمن وهو اخذ عن الشيخ عبد الباقي بن عبد الباقي البعلي
ثم الدمشقي الحنبلي عن الشيخ علاء الدين البابلي واخذ ايضا عن الفقيه
علي بن علي بن محمد الحلمي عن الشيخ ابن حجر المكي (اي الشيخ ملا محمد شريف ١٢) **ومن مشائخ الشيخ الكوراني**
الشيخ نجم الدين محمد بن الشيخ بدر الدين محمد بن الشيخ رضي الدين
محمد العامري الغزي ثم الدمشقي المتوفى سنة ١٠٦١ وهو اخذ عن والده عن القاضي

ورواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة

---

[1] ورواية القشاشي عن الرملي بالاجازة العامة ذكره الشاه ولي الله في الارشاد والبديري في ثبت العبد [illegible]

[2] والشيخ ابراهيم ممن اجاز اهل عصره ذكره العلامة ابن عابدين في ثبته ناقلا من القول السديد في اتصال الاسانيد ثبت الشهاب احمد المنيني فانه قال فيه وقد اخبرني باذنه لاهل عصره الشيخ محمد ابن الطيب المغربي نزيل المدينة المنورة وهو ثقة ثبت والله تعالى اعلم ١٢ عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

ذکریا **ومن مشائخ الکورانی** الفاضل ملا عبد الکریم بن الملا ابی بکر الکورانی المتوفی سنہ ۱۰۵۰ خمسین الف وھو اخذ عن الشمس الرملی عن الزین زکریا **ومن مشائخہ ایضا** الشیخ ابو العزائم سلطان بن احمد المزاحی السابق ذکرہ **وروی الشیخ محمد ابو طاہر** المدنی الکورانی عن العلامۃ الشیخ عبد اللہ البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی المکی والشیخ حسن بن علی العجیمی والشیخ احمد النخلی وغیرھم فاما الشیخ عبد اللہ البصری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی فقد تقدم ذکر مشائخہما **واما الشیخ ابو الاسرار** حسن بن علی العجیمی المکی الحنفی المتوفی سنہ ۱۱۱۳ بالطائف فلہ **مشائخ شہیرۃ منھم** الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی والشیخ الامام صفی الدین احمد بن محمد القشاشی المدنی و الشیخ عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری والشیخ محمد بن سلیمان المغربی والشیخ علی بن الجمال والشیخ منصور الطوخی والشیخ علی الشبراملسی وقد سبق ذکر ھؤلاء الاعلام **ومنھم** الامام زین العابدین بن عبد القادر الطبری عن والدہ عن الشمس محمد الرملی عن القاضی زکریا واخذ ایضا عن الشیخ عبد الواحد الحصاری عن شمس الدین محمد الغمری والشرف عبد الحق السنباطی کلاھما عن الحافظ ابن حجر **ومنھم** الشیخ المعمر العارف

مشائخ حسن العجیمی

مشائخ زین العابدین الطبری

لہ ونفعنا المجالۃ النافعۃ البابلی وفی حاشیتہا باھل قریۃ من قری مصر رحمہ اللہ تعالی اعلم ۱۲ عبد الہادی عفی عنہ

احمد بن محمد العجل[١] عن جماعة منهم البدر محمد بن رضى الدين الغزى والامام
يحيى الطبرى كلاهما عن الحافظ السيوطى ومنهم الشيخ قطب الدين محمد بن
احمد الحنفى المكى عن الشرف عبد الحق السنباطى **ومن مشائخ الشيخ**
حسن العجيمى الشيخ العلامہ جمال الدين محمد بن رسول البرزنجى
الحسينى المتوفى سنة ١١٠٣ عن جماعة من العلماء المشاهير منهم الملا محمد شريف الكورانى
والشيخ احمد القشاشى المدنى والشيخ ابراهيم الكورانى واخذ بدمشق
عن الشيخ عبد الباقى الحنبلى وببغداد عن الشيخ مدلج وبمصر عن الشيخ
محمد البابلى وعلى الشبراملسى وسلطان المزاحى ومحمد العنانى[٢] وبالحرمين
عن الوافدين اليهما كالشيخ اسحاق بن جمعان الزبيدى وعلى الربيعى
وعبد الملك السجلماسى وغيرهم **ومن مشائخ الشيخ العجيمى**
الشيخ عبد الرحيم بن الشيخ الصديق الخاص جازم راسلة من زبيد و
هو خاتمة الرواة عن السيد طاهر بن الحسين الاهدل بالاجازة

قوله الربيعى ومعناه الذى [illegible] الابيض الشارد ۱۲ عبد الهادى

---

[١] العجل بكسر الجيم ـ ابن عابدين ـ عجل كحذر ـ حسن الوفا ۱۲ عبد الهادى غفر الله له ـ

[٢] وهو اخذ عن الشيخ على الحلبى عن الزيادى عن الشمس الرملى عن شيخ الاسلام زكريا واخذ العنانى ايضا عن البرهان اللقانى بسنده كذا فى الجواهر الغوالى فى ذكر الاسانيد العوالى للعلامة محمد البديرى الدمياطى الشافعى ۱۲ عبد الهادى ـ

عن الحافظ الديبع عن الحافظ[1] السخاوي عن الحافظ ابن حجر. **ومنهم**
الشيخ الفاضل المعمر الملا يعقوب الكردي الخطيب ببلدة المجاور بالمدينة المنورة
وهو قد شملته الاجازة العامة من الشيخ احمد بن حجر الهيتمي فان مولده
كان قبل الالف بخمس وثلاثين سنة ووفاة ابن حجر في سنة ٩٩٥ **ومنهم**
الشيخ العلامة ابراهيم بن محمد الميموني والشيخ الامام ابو الارشاد علي
الاجهوري المالكي وهما اخذا عن جماعة من الافاضل **منهم** العلامة شمس الدين

---

[1] هو الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن ابي بكر بن عثمان السخاوي نسبة الى سخا قرية من قرى مصر المصري المقرئ الشافعي الاثري ولد في الربيع الاول سنة ٨٣١ اخذ عن جماعة لا يحصون تزيدون على اربع مائة وسمع الكثير على الحافظ ابن حجر العسقلاني واقبل عليه اقبالا بالكلية ولم يفارقه الى ان مات وارتحل الى حلب ودمشق والقدس ونابلس والرملة وبعلبك وحمص وغيرها وحج بعد وفاة شيخه ابن حجر واخذ عن ابي الفتح والبرهان الزمزمي والتقي بن فهد وابن ظهيرة ورجع الى القاهرة ثم توجه الى الحج سنة ٨٧٠ وحدث هناك باشياء من تصانيفه ولما رجع بالقاهرة شرع في املاء تكملة تخريج شيخه للاذكار ثم حج سنة ٨٨٥ وجاور الى سنة ٨٨٦ ثم حج سنة ٨٩٢ وجاور الى سنة ٨٩٤ ثم حج في سنة ٨٩٦ وجاور الى اثناء سنة ٨٩٨ ثم جاور بالمدينة الى ان توفي في شعبان سنة ٩٠٢ هناك ومن تصانيفه فتح المغيث بشرح الفية الحديث والمقاصد الحسنة في بيان الاحاديث المشتهرة على الالسنة والقول البديع في الصلوة على الحبيب الشفيع والضوء اللامع وتحفة المحتج في حكم الشطرنج والمنهل العذب الروي في ترجمة النووي والجواهر والدرر في ترجمة شيخه ابن حجر والفوائد الجليلة في الاسماء النبوية والفخر العلوي في المولد النبوي ورجحان الكفة في مناقب اهل الصفة والاصل الاصيل في تحريم النقل من التوراة والانجيل وغير ذلك كذا في النور السافر في اخبار القرن العاشر قال الجامع المسكين ومن تصانيفه ارتياح الاكباد بارباح فقد الاولاد ظفرت على مخطوطته بمدينة المنورة سنة ١٣٢٣ وجدته مفيدا جدا في بابه
محمد عبد الهادي غفر الله له.

محمد بن الشهاب احمد الرملي والشيخ حسن الكرخي والعلامة عمر بن الجائي ثلاثتهم
عن قاضي القضاة زكريا بن محمد الانصاري **ومن مشائخ الشيخ العجيمي**
الشيخ محمد بن احمد الشوبري الحنفي عن الشمس محمد بن احمد الرملي **ومنهم**
العلامة الشيخ عبد الغني بن الشيخ اسماعيل النابلسي الحنفي فان المترجم له
اجتمع واخذ عنه في رحلته الى الحجاز واستدعى منه الاجازة له ولاولاده
وطلبها منه نهار السفر في العشرين من ذي الحجة نظما ونثرا وله مجموعة
فيها اجازاته المثبتات الجامعة لخطوط مشائخه الثقات فكتب له
الاستاذ فيها بديهة **قوله**

اجازة العلامة عبد الغني النابلسي للشيخ حسن العجيمي

الحمد لله رب الفضل والمنن ... وحافظ العبد في سر وفي علن
معلي الاساس بالتقوى لعارفه ... وفاتح الكنز بالذكر لمؤتمن
ثم الصلاة على المختار سيدنا ... مع السلام الذي يسمو مدى الزمن
وبعد فالكامل البحر الخضم ومن ... شاعت فضائله في الشام واليمن
علامة الوقت ان تصغي لمنطقه ... وجدته بلبلا يشدو على فنن
وهو العجيمي تعظيما لصغره ... قد فاق في اسمه لدين ابي حسن

ع ل الخفيف بالقصر وبالقصاد . التشديد مرورا عطار ١٢ ووص

اراد منی له ابدی الاجازة عن ... مشائخی فی طریق العلم والسنن

وان اجیز له فیما به سمحت ... ید العنایة مع ضعفی ومع وهنی

من التصانیف نثرا کان ذلک او ... نظما الذی کل علم فی الانام سنی

وحیثما قد رأنی اهل ذاک فقد ... اجزته وبنیه عامری السکن

محمد وکذا بنتاه صالحة ... ایضا وعائشة صینت من المحن

بکل ما قد رویناه عن مشائخنا ... من العلوم التی تسمو ولم تهن

منهم امام التقی والفضل نسبته ... لشبراملسی علی الاسم واللسن

عن احمد بن خلیل من قد اشتهر ... السبکی عن نجمنا الغیطی ذی الفطن

عن شیخه زکریا ذی الفضائل عن ... رکن التقی العسقلانی زهرة الزمن

وفی تآلیفنا نثرا ومنتظما ... فی کل فن کروض فی الکمال جنی

واننی لابن اسماعیل منتسب ... ادعی بنابلسی باسم عبد غنی

ومولدی کان فی الخمسین منضبطا ... من بعد الف عسی مولای یرحمنی

نظمت هذا له فی جمعة حصلت ... بمکة یوم سیر الحاج للوطن

نهار عشرین من ذی حجة مائة

وخمسة بعد الف عام مد لدنی

فلما رأى صاحب الترجمة سرعة اجابة الاستاذ وبداهته كتابة النظم المزبور عجب من ذلك الى الغاية وقال ما رأيت مثل هذه البداهة بحيث يجيز بى نظما بداهة ويذكر اسمى واسم اولادى والسند ويكتب ذلك مبيضا فى المجموعة من غير توقف ولا اهمال فكر فى وقت رحيله من مكة المكرمة واشتغال فكره فى امور السفر ما هذا الا فتح واعتناء من الله تعالى ببركة

فى الورد القدسى والوارد الانسى. **وللشيخ عبد الغنى** رحمه الله تعالى مشايخ اجلة كثيرون **منهم** شيخ الاسلام ومسند بلاد الشام الحافظ نجم الدين محمد الغزى كما تقدم **ومنهم** العلامة شيخ الاسلام تقى الدين عبد الباقى الحنبلى البعلى عن المعمر المسند ابى عبد الرحمن محمد حجازى الواعظ **ومنهم** العلامة الشيخ عبد القادر ابن الشيخ مصطفى الصفورى الفراشى الشافعى وهو يروى عن الشيخ القاضى المولى عبد الرحيم الشعراوى عن العارف الكبير الشيخ محمد البكرى عن شيخ الاسلام **ومنهم** العلامة السيد محمد ابن كمال الدين محمد بن حمزة الهاشمى الحنفى نقيب السادة الاشراف بدمشق الشام والشيخ محمد المحاسنى الحنفى خطيب دمشق الشام والعلامة الشيخ كمال الدين الفرضى الشافعى والعلامة الشيخ محمد الاسطوانى

مشائخ الشيخ عبد الغنى النابلسى

والعلامة محمود الكردي **ومن مشائخ الشيخ العجيمي** الشيخ عفيف الدين
ابو سالم عبد الله بن محمد العياشي المغربي المالكي سمع عليه اطرافا من كتب
شتى واستفاد منه علوما غريبة ولبس منه الخرقة وتلقن منه الذكر و
اجاز له وكانت بينهما خصوصية **حتى** ان العياشي لما وصل الى طرابلس
المغرب عام رجوعه الى بلده كتب اليه مؤرخا يوم السابع والعشرين من
رجب سنة ... فذكر في اثنائه ما صورته واعلمك ايها الخليل انى
قد اتخذتك دون كل من احببته خليلا ولم اكتب بلفظ الخليل
لاحد قبلك ولا اكتب بها لاحد بعدك اذ لم ترعيني ولا اعتقد قلبي
احدا وفي بحق الخلة والاخوة غيرك ثم كتب اليه كتابا صورته من العبد
الفقير الى الله تعالى ابى سالم عبد الله بن محمد بن ابى بكر العياشي المغربي
كان الله له آمين الى الاخ في الله تعالى العالم الكامل الواصل العارف
بالله تعالى حبيبنا الوافي وخليلنا المصافي الشيخ حسن بن على العجيمي المكي
الحنفي فسح الله في مدته ورزقني نصيبا وافرا من مودته سلام الله
تعالى ورحمته وبركاته على اخى وخليلي وحبيبي ومونسي في غربتي و
خليفتي في الحرم الشريف بعدي ومن اتخذت مصفى في ذات الله

اتحاد الروح والجسم واللفظ بالمعنى حتى صح ان ينشد فى حقى وحقه

انا من اهوى ومن اهوى انا ✻ نحن روحان حللنا بدنا

فاذا ابصرتنى ابصرته ✻ واذا ابصرته ابصرتنا

تشامت روح مشرقية ومغربية فحنت كل واحدة الى الفها فى عالم الارواح الذى خلق قبل عالم الاشباح بالفى عام فاسئل الله ان يحقق لى ذلك حتى يشرق فى قلبى بعض ما اودعه الله الى آخر ما ذكره هو اى العياشى اخذ عن مشائخه العظام منهم الشيخ ابو مهدى الثعالبى الجعفرى وللعياشى رحلة فى المجلدين مطبوعة بالمغرب ذكر فيها اشياخه واجازاتهم له مفصلا وفيها فوائد كثيرة ظفرت على مطالعتها بمكة المكرمة نفعنا الله بها وبفيوضه امين ومنهم اى من مشائخه الشيخ حسن العجيمى الشيخ احمد البرى المدنى والشيخ محمد المرابط بن الشيخ محمد بن ابى بكر الدلائى والشيخ على بن محمد الربيع الزبيدى والشيخ عبد الباقى المزجاجى والشيخ محمد التنقيرى والشيخ المفتى عبد الفتاح ابن الشيخ صديق الخاص والقاضى اسحاق جمعان والشيخ ابو زكريا يحيى الشاوى المغربى والعلامة الشيخ ابراهيم جمعان

صح هذا التعرف وجدت من كتاب الجزء الاول من لاوب وفيات الاعيان لابن خلكان ص ١٣٥ ابو عبد الله العابدى نجم الدين

اجازکتابتہ والسید الصوفی ابوبکر بن سالم شیخان والسید محمد بن عبدالرحمن العیدروس والشیخ حسن بن عمار الشرنبلالی وغیرہم واما الشیخ احمد النخلی المتوفی سنہ ۱۱۳۰ فھو اخذ عن الشیخ صفی الدین احمد القشاشی والشمس البابلی والشیخ عیسی الثعالبی والشیخ محمد بن سلیمان والشیخ علی بن الجمال والشیخ خیر الدین الرملی بتخفیف المیم ۱۲ وقد سبق ذکر ھؤلاء الاعلام واخذ ایضا عن الشیخ عبداللہ بن سعید باقشیر عن العلامۃ السید عمر بن عبدالرحیم البصری عن العلامۃ شمس الدین محمد بن احمد بن حمزۃ الانصاری الرملی واخذ ایضا عن الشیخ محمد بن علان البکری الصدیقی عن محمد حجازی الواعظ ومن مشائخ الشیخ احمد النخلی الشیخ سلیمان الضبلی القرشی والسید عبدالکریم الکورانی الحسینی والشمس المیدانی والشیخ ابراھیم الحلبی الصابونی والشیخ عبدالرحمن العمادی ویروی الشیخ احمد ولی اللہ ایضا عن الشیخ تاج الدین القلعی الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی ویروی ایضا عن الشیخ عبدالرحمن بن الشیخ احمد النخلی عن ابیہ قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالی

مشائخ [illegible] ابی طاهر الکردی

ثبته المسمى بالارشاد الى مهمات علم الاسناد وقد اخذت معظم هذا الفن
ن ابى طاهر محمد بن ابراهيم الكردى المدنى وسمعت من الشيخ تاج
الدين القلعى الحنفى مفتى مكة اوائل الستة وشيئا من مسند الدارمى
وموطأ محمد واثاره واجازنى لسائرها وبجميع ما تصح له روايته
عن العجيمى وقال فيه ايضا اما النخلى فله رسالة جمع فيها اسانيده
جازنى بها ابو طاهر عنه وناولنيها الشيخ عبد الرحمن النخلى ابن
الشيخ احمد النخلى المذكور واجازنى بها عن ابيه انتهى

تتمة فى ذكر اتصال اسانيد شيخ الاسلام القاضى زين الدين زكريا الانصارى وحافظ عصره الشيخ جلال الدين السيوطى رحمهما الله تعالى

قال الشيخ
ولى الله رحمة الله عليه فى الارشاد ـ سند هذين الامامين ومن
فى طبقتهما ينتهى الى ثلثة من المسندين الكبراء الذين بهم اتصلت
اسانيدهم من بعدهم بمن قبلهم احدهم المسند المعمر الصالح
شهاب الدين احمد بن ابى طالب الحجار المعروف بابن شحنة
والثانى العالم الفقيه رحلة الآفاق مسند العصر فخر الدين

ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الهادی المعروف بابن البخاری والثالث
الحافظ الثقة الامین شرف الدین عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی اما
ابن شحنہ فاخذ الزین عن الحافظ ابن حجر عن البرھان الشامی عنہ
والسیوطی عن ابن مقبل عن ابن البرھان الشامی عنہ واحمد الجوخی عنہ واما
ابن البخاری فالزین اخذ عن ابن الفرات والحافظ ابن حجر و
محمد بن مقبل جمیعا عن عمر بن الحسن بن الصلاح بن ابی عمر وکلاھما عنہ
والسیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ واما الدمیاطی
فالزین اخذ عن ابن فرات عن محمود بن خلیفۃ المنبجی عنہ والسیوطی
عن محمد بن مقبل عن الحراوی عنہ انتھی اتصال اسانید ھؤلاء المشائخ الثلاثۃ
یعلم فیما نذکر اسانید الکتب والمسلسلات ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ومن
مشائخ شیخنا محمد عبد الحق العلامۃ المفسر المحدث الشیخ
عبد الغنی المجددی الدھلوی المدنی المتوفی سنہ ۱۲۹۶ھ وھو یروی عن الدہ
العارف باللہ الشیخ ابی سعید بن الصفی الدھلوی وعن شیخہ مولانا
المحدث محمد اسحٰق کلاھما عن العلامۃ الاجل الشیخ عبد العزیز الدھلوی
المتوفی سنہ ۱۲۳۹ھ واخذ الشیخ ابو سعید ایضا عن خالہ الشیخ سراج احمد عن

بیہ محمد مرشد عن ابیہ محمد راشد عن ابیہ فرخ شاہ عن ابیہ
خازن الرحمۃ محمد سعید عن ابیہ العارف المجدد احمد السرہندی
عن یعقوب الصیرفی الکشمیری عن العلامۃ ابن حجر المکی بسندہ
واخذ ایضا عن قطب وقتہ العلامۃ علام علی الدہلوی عن العارف
باللہ مظہر جان جانان عن العلامۃ الحاج محمد السیالکوتی عن
الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ عبد الاحد ابن خازن الرحمۃ
عن والدہ بسندہ السابق ذکرہ **ومن مشائخ الشیخ عبد الغنی**
الشیخ مخصوص اللہ ابن الشاہ رفیع الدین ابن الشاہ ولی اللہ
الدہلوی **ومن مشائخ عبد الغنی** العلامۃ المحدث بدار الہجرۃ
الشیخ محمد عابد بن احمد علی السندی المدنی عن مشائخہ الا
ذکرہم **ومن مشائخ عبد الغنی** الشیخ ابو زاہد اسمعیل بن
ادریس الرومی المدنی وہو اخذ عن مشائخ کثیرین منہم الشیخ
محمد طاہر سنبل المکی والشیخ صالح الفلانی والشیخ عبد الملک القلعی
مفتی مکۃ المکرمۃ والشیخ محمد بن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی
وقد سبق ذکر ہؤلاء الاعلام **ومنہم** ای من مشائخ ابن ادریس

مشائخ الشیخ عبد الغنی

مشائخ ابن ادریس الرومی

الرومی العلامة الشیخ عبد اللہ الشرقاوی المتوفی سنہ ۱۲۲۷ عن الشیخ محمد الحفنی[۱]

المتوفی سنہ ۱۱۸۱ عن الشیخ محمد البدیری الدمیاطی الشہیر بابن المیت عن الشیخ

ابراهیم الکورانی والشیخ نور الدین ابی الضیاء الشیخ علی الشبراملسی

وعن شیخ القراء محمد بن قاسم البقری والشیخ عبد المعطی البصیر المالکی

کلاهما عن البرهان ابراهیم اللقانی وعن امام الازهر الشیخ منصور

الطوخی والشهاب احمد البشبیشی والعلامة زین الدین الدمیاطی ثلاثتهم

عن العلامة الشیخ سلطان بن احمد المزاحی واخذ الحفنی ایضا

عن الشیخ محمد بن عبد اللہ السجلماسی المغربی والشیخ عید بن علی

ابن عساکر النمرسی المصری الاخذین عن عبد اللہ بن سالم البصری

واخذ الشیخ عبد اللہ الشرقاوی ایضا عن الشیخ محمد الفارسی والشیخ

عطیة الاجهوری کلاهما عن الشیخ محمد العشماوی عن الشیخ عبد اللہ

البصری واخذ ایضا عن الشهاب احمد الجوهری السابق ذکره وعن

الشهاب احمد بن عبد الفتاح المجیری الشهیر بالملوی الشافعی الازهری

المتوفی سنہ ۱۱۸۱ وهو اخذ عن الشهاب احمد بن الفقیه وهو عن الشبراملسی

مشائخ الحفنی

ثبت ابن عابدین

---

[۱] وکان مولده رحمه اللہ تعالی فی سنة [illegible] کذا فی هامش ثبت الامیر ۱۲ عبد الهادی غفرله

وعن الجمال منصور المنوفي عن الشرنبلالي واخذ الشهاب الملوي
ايضا عن الشيخ احمد غانم النفراوي الاخذ عن عبد الباقي الزرقاني
وعن خليل اللقاني وعن عبد الجواد بن القاسم المحلي الاخذ عن
الشبراملسي وعن الشيخ سلطان المزاحي وعن الشمس البابلي واخذ
الشهاب ايضا عن محمد بن عبد الباقي الزرقاني شارح الموطا والمواهب
الاخذ عن ابيه وعن الاجهوري واخذ الشهاب ايضا عن العلامتين
المكيين الشهاب احمد النخلي وعبد الله بن سالم البصري واخذ الشهاب
ايضا عن العابد الزاهد المنلا الياس الكوراني واخذ ايضا عن ابي
العز محمد ابن الشهاب العجمي الاخذ عن والده وعن البابلي وعن
ابن سليمان المغربي واخذ ايضا عن ابي الانس محمد بن عبد الرحمن
المليجي الاخذ عن الصفي القشاشي وعن البابلي ومنهم الشيخ ابراهيم
النابلسي حفيد قطب العارفين الشيخ عبد الغني النابلسي عن جده
ومن مشائخ شيخنا الشيخ عبد الحق العلامة الشيخ تراب علي
ابن شجاعت علي اخذ عنه شيخنا اكثر العلوم فقها وحديثا وغيرهما د

عــه نسبة الى قرية من قرى مصر كذا في حاشية العجالة النافعة لعبد الهادي مسكين غفرله

قرأ عليه الامهات الست وهو اخذ عن مشائخ كثير بن من اجلهم العلامة المحدث مولانا محمد اسحق الدهلوى واخذ بمكة المكرمة عن العلامة الفهامة الشيخ الاجل عبد الله سراج وسيأتى ذكر مشائخه الاعلام بحول الله وقوته

صورة اجازة الشيخ عبد الحق

وهذه صورة الاجازة التى كتبها لى شيخنا العلامة محمد عبد الحق النقشبندى ادام الله فيوضاته

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين **اما بعد** فيقول عبده الضعيف محمد عبد الحق ابن مولانا المولوى شاه محمد بن يار محمد عاملهم الله بفضله العميم ان الصالح الاسمى والبركة العظمى المولوى الحاج عبد الهادى سلمه الله الازلى الابدى قد سمع منى سورة الفاتحة وسورة الصف وكتبت له سند القرآن المجيد واجزت له رواية سورة الفاتحة وسورة الصف وغيرهما واجزت له بكل مرويا تى اجازة عامة تامة اللهم زده علماً وفهماً ووفقه لما تحب وترضى وعافه فى الدنيا والآخرة واجعل خاتمتنا على الخير والسعادة۔

حرره فى التاسع عشر من محرم الحرام سنة الرابع والعشرين

وثلثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية على صاحبها الف الف صلوة وتحيه بمكة المكرمة زادها الله تعظيما وتشريفا واجلالا ومهابة والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا كثيرا



الشيخ الثاني[٢]

ومن مشائخنا المكيين استاذنا العلامة الحبر الفهامة مجمع محاسن الخصال مطلع صبح الفضل والافضال الشيخ صالح[ا] ابن العلامة الصديق كمال الحنفي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وشيخ العلماء بمكة المكرمة متع الله المسلمين بفيوضاته۔

يزدحم الناس على درسه ولاسيما العامة وتستفيد بافاداته فائدة تامة وقد حضرت في درسه الحديثية والفقهية وانتفعت بلطائفه

[ا] صفحہ ٢٢٢
وله شان رفيع وذكر شريف وهذا هو الذي ذكره الشيخ الصديقي البوفاني في كتابه الروض الممطور في علماء شرح الصدور وشكرا لله تعالى على حصول نعمة شركته في درس حديثه رحمه الله تعالى وله مولفات مفيدة منها تبصرة الصبيان وتذكرة الاخوان وحاشية كفاية الغلام للامام عبد الغني النابلسي طبع بمصر منها عقود الدر النضيد في مناقب سيدنا الحسين الشهيد طبع سنة ١٣١٢ بمكة المكرمة ١٢ المسكين محمد عبد الهادي غفر الله ولوالديه ولمشائخنا امين

القدسیہ وحضرت فی سماع اوائل الحدیث للامام العلامۃ اسمٰعیل العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ وقرأت علیہ شیئًا من اوائل صحیح البخاری رحمہ اللہ الباری وقد لقّنی واجازنی بالتفسیر والحدیث والفقہ والمعقول والاذکار والاوراد وغیرہا مما تجوز لہ روایتہ وکتب لی اجازۃ بخطہ المبارک مع ختمہ فی اٰخرہا وھو اخذ عن مشائخ کثیرین منھم والدہ العلامۃ المفضال الشیخ صدیق کمال عن شیخہ العلامۃ المحدث المفسر الشیخ عبد اللہ سراج المتوفی سنہ ۱۲۶۴ عن عمر ابن عبد الکریم العطار المکی قد مر ذکرہ انفا وعن محمد بن ہاشم عن محدث دار الھجرۃ الشیخ صالح الفلانی المتوفی سنہ ۱۲۱۸ عن مشائخہ الکرام منھم العلامۃ الشیخ محمد بن محمد بن سنۃ العمری عن الشریف ابی عبد اللہ محمد بن علی الوولاتی عن الشیخ محمد بن محمد بن خلیل عرف بابن ادکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر العسقلانی ومنھم الشیخ محمد سعید سفر عن الشیخ تاج الدین محمد ابن عبد المحسن القلعی الحنفی عن الشیخ حسن العجیمی وعن الشیخ محمد سعید ایضا عن الشیخ ابی طاہر ابن الشیخ ابراھیم الکورانی عن الشیخ محمد بن عبد اللہ المغربی المدنی عن الشیخ عبد اللہ البصری

مشائخ عبد اللہ سراج

مشائخ صالح الفلانی

ومنهم الشيخ الشريف سليمان الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي واخذ

الشيخ صديق كمال ايضاً عن العلامة المسند عبد الرحمن

مشائخ عبد الرحمن الكزبري

ابن العلامة المحدث محمد الكزبري الدمشقي عن مشائخ اجلاء منهم والده الشيخ

الامام محمد بن عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ عن الامام الكبير والعارف بالله الشهير الشيخ عبد الغني

النابلسي عن الامام العارف الشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي عن الائمة الثلاثة المكيين من ثبت ابن عابدين

ابي الاسرار الحسن بن علي العجيمي وعبد الله بن سالم البصري والشهاب احمد بن محمد

النخلي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد بن عبيد العطار المتوفى سنة ١٢٢٨

المتقدم ذكره ومنهم الشيخ الامام صفي الدين خليل بن عبد السلام

المتوفى سنة ١٢٠٠ عن والده الشيخ عبد السلام بالاجازة العامة عن والده الشمس

محمد الكاملي عن الحافظ نجم الدين محمد الغزي والشيخ تقي الدين

عبد الباقي الحنبلي ومنهم الشيخ العلامة المقدام الشيخ بدر الدين

محمد بن احمد المقدسي الشهير بابن بدير المتوفى سنة ١٢٢٠ عن الشيخ شهاب الدين

احمد الراشدي المصري عن شيخ الاسلام عبد النمرسي عن حافظ

الامة الشمس محمد البابلي ومنهم العلامة الشيخ حسين المغربي

مفتي المالكية بمكة المشرفة عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن

عن الشيخ حسن العجيمي باستجازة ابيه له منه ومنهم العلامة الشيخ
مصطفى زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن
ابن جمال الدين الأيوبي الانصاري الحنفي الدمشقي الشهير
بالرحمتي المتوفى سنة ١٢٠٥ وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عبد الغني
النابلسي والشيخ محمد الغزي والشهاب احمد المنيني والسيد عمر بن احمد
ابن عقيل السقاف باعلوي سبط العلامة عبد الله بن سالم البصري والشيخ
محمد سعيد سُنبل والشيخ عبد الرحمن الفتّني والشيخ محمد بن الطيب
المغربي وخاتمة العلماء المحققين ببغداد الشيخ عبد الله السويدي
ورحل الى مصر واخذ عن علمائها منهم الشيخ المعمر الشهاب
احمد الملّوي والشيخ حسن بن علي المدابغي والعارف الشيخ محمد بن
سالم الحفني والشيخ محمد الدفري وغير هؤلاء كذا في ثبت ابن عابدين
وفيه ايضا واجاز (اى الرحمتي) لاهل عصره ومن ادرك جزءا من حياته
بجميع مروياته كما رأيته في اجازة منه للسيد محمد كمال الدين
الغزي مفتي الشافعية بدمشق مكتوبة بخطه ضمن مكتوب للمجاز المذكور
سنة ... وكانت وفاته ليلة العصر في خامس ذي الحجة سنة ١٢٠٥ خمس

كذا رأيته في الاصل ولعله سنة ١٢٠١ ٱ مانس ١٢ عبد ١٢

ولد بدمشق ليلة الاربعاء رابع عشر محرم سنة ١١٣٥ كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

مائتين والف بعلة الاستسقاء ودفن بمنزلة يقال لها السيل فانه
ذهب الى الطائف لزيارة سيدنا ابن عباس رضى الله تعالى عنه
ثم قصد الحج فادركته المنية فى الطريق ودفن هناك رحمه الله تعالى
وله حاشية على شرح التنوير للعلائى مفيدة كتب منها ثلاثة اجزاء
جزآن من الاول وجزء من الاخير ولم يتيسر له اتمامها وحاشية
على المنح ولم تتم ايضا وغير ذلك انتهى ومنهم السيد الامام والسند الهمام
نور الدين على بن عبد البر الحسينى الشهير بالونائى والشيخ صالح الفلانى
والشيخ عبد الملك ابن الشيخ عبد المنعم ابن الشيخ تاج الدين القلعى والشيخ
محمد طاهر سنبل والشيخ عبد الله الشرقاوى وقد تقدم ذكر هؤلاء الاعلام
ومنهم سيد شهاب الدين احمد بن علوى باحسن الشهير بجمل الليل المتوفى سنة ١٢ والشيخ
الامير الكبير والشيخ زين الدين عبد الغنى ابن محمد هلال المتوفى سنة ١٢ ١٢ والامام المعمر السيد
ابراهيم بن محمد ابن اسمعيل الامير الصنعانى المتوفى فى سنة ١٢١٣ والشيخ عبد اللطيف الرمزى والشيخ عبد القادر
الصديقى المكى والشيخ عبد الرحمن الديار بكرلى الاصل المكى المولد والمنشاء
والشهاب احمد العروسى وغيرهم **ومن مشائخ شيخنا صالح**
كمال عمدة الاقران ونخبة الاوان السيد احمد بن السيد يحيى

دحلان المتوفى سنة ١٣٠٤ وهو يروي عن الشيخ عثمان الدمياطي عن العلامة محمد
ابن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير وعن الشيخ محمد بن الشيخ علي بن الشيخ
منصور الشنواني والشيخ عبد الله بن حجازي بن ابراهيم الازهري الشهير
بالشرقاوي فاما العلامة الشيخ محمد بن محمد الامير المتوفى سنة ١٢٣٣ فله مشائخ
اجلة منهم السيد العلامة نور الدين ابو الحسن علي بن احمد بن مكرم
الله الصعيدي العدوي المالكي المتوفى سنة ١١٨٨ عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ
حسن بن علي العجيمي ومنهم العلامة الشيخ ابو الحسن سيدي علي بن محمد بن علي السقاط
المالكي عن الشيخ محمد الزرقاني عن والده الشيخ عبد الباقي عن
الشيخ علي الاجهوري عن الشيخ محمد بن احمد الرملي عن شيخ الاسلام
زكريا الانصاري واخذ الشيخ السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم
البصري والشيخ احمد النخلي ومنهم الشيخ حسن بن ابراهيم الجبرتي الحنفي
المتوفى سنة ١١٨٨ عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ احمد النخلي والشيخ
عيد النمرسي ومنهم الشيخ شهاب الدين احمد الجوهري (١) الكبير والشيخ

(هامش: مشائخ الامير الكبير)

(هامش: كان الاجهوري ضريرا وسبب كونه ضريرا مذكور في النصف الاول من رحلة العياشي ١٢ عبد الهادي)

(١) هو ابو محمد احمد بن حسن بن عبد الكريم بن محمد بن يوسف الخالدي الجوهري ولد سنة ١٠٩٦
اجازه ابن سالم البصري ومحمد الزرقاني توفي سنة ١١٨١ ١٢ عبد الهادي غفر له

احمد الملوی والشیخ محمد بن سالم الحفنی والسید[٥] محمد بن محمد بن محمد الحسنی
البلیدی المغربی المالکی وغیرہم واما الشیخ محمد الشنوانی فھو
یروی عن[١] العلامۃ الشیخ ابی العزائم علیسی بن احمد البراوی عن[٢]
الشیخ احمد الدفری عن[٣] الشیخ سالم البصری عن[٣] والدہ الشیخ عبد اللہ
ابن سالم البصری ویروی ایضا عن[١] الشیخ محمد الفارسی والشیخ
عطیۃ الاجھوری والشیخ احمد الراشدی وہم یروون عن[٢] الشیخ محمد
العشماوی عن[٣] البصری ویروی ایضا عن[١] الشیخ محمد السمانوی
المشھور بالمنیر عن[٢] العلامۃ الشیخ محمد بن محمد البدیری المشھور
بابن المیت ویروی ایضا عن[١] العلامۃ السید محمد مرتضی بن محمد
الزبیدی عن ائمۃ مشاھیر منھم العلامۃ[٢] الشیخ سابق بن رمضان
ابن عزام الزعبلی الشافعی عن[٣] محمد بن علاء الدین البابلی ومنھم[٢] الشیخ
عمر بن احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی والشیخ احمد بن
عبد الفتاح الملوی والشیخ[٢] احمد بن حسن بن عبد الکریم الخالدی الجوھری

مشائخ الشیخ الشنوانی

مشائخ السید مرتضی زبیدی

---

[٥] ولد رحمہ اللہ تعالی سنۃ ۱۰۹۶ اخذ عن محمد بن قاسم بن اسمعیل البقری وغیرہ وتوفی
سنۃ ۱۱۷۷ کذا فی حاشیۃ ثبت الامیر الکبیر رحمہ اللہ تعالی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ۔

وعبد الله بن محمد بن عامر الشبراوي كلهم عن الشيخ عبد الله المصري
ومنهم العلامة المسند محمد بن علاء الدين المزجاجي عن الشيخ حسن
العجيمي ومنهم الشيخ العارف عبد الله ميرغني المكي عن الشيخ احمد النخلي
ومنهم العلامة الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى بن شيخ العيدروس
المتوفى بمصر سنة ١١٩٢ عن جده شيخ بن مصطفى عن السيد عبد الله بلفقيه
عن الشيخ احمد القشاشي والشيخ عيسى بن محمد الثعالبي الجعفري
المغربي والشيخ زين العابدين واخيه الشيخ علي ابن عبد القادر الطبري
وقد مر سابقا ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام **واخذ السيد شيخ**
ابن مصطفى عن السيد الجليل علي بن عبد الله العيدروس صاحب
السورة عن العلامة عبد الله بن ابي بكر الخطيب عن العلامة عبد العزيز
بلد في الهند مشهور
الزمزمي المكي والشيخ احمد القشاشي المدني وغيرهم **واخذ السيد**
عبد الرحمن ابن مصطفى عن الشهاب احمد الملوي والشهاب الجوهري
والعارف سيدي مصطفى البكري والعارف محمد الحفني والشيخ محمد
بن الطيب المغربي والشيخ محمد حياة السندي وغيرهم **واما**
الشيخ عبد الله الشرقاوي فقد تقدم ذكره في ذكر مشائخ الشيخ

١٥ باب القشاشية ١٣

اسماعيل بن ادريس الرومي شيخ الشيخ عبد الغني الدهلوي **ومن مشائخ السيد احمد دحلان** العلامة محدث اهل الشام الشيخ عبد الرحمن الكزبري المتقدم ذكره والشيخ ابو علي ارتضا عليخان العمري اجازه في ذي القعدة سنة ١٢٠٠ بمكة المكرمة عن الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار **ومن مشائخ شيخنا الشيخ صالح كمال** العلامة السيد ابو الانوار محمد علي بن طاهر الوتري الحنفي المدني وهو اخذ عن مشائخ كثيرين منهم العلامة الشيخ عبد الغني المجددي المدني[1] والعلامة الشيخ احمد منة الله المالكي الازهري وهو يروي عن العلامة محمد الامير الكبير — **وهذه صورة الاجازة التي كتبها لي شيخنا الشيخ صالح كمال الحنفي الامام الخطيب بالمسجد الحرام شيخ العلماء بمكة المكرمة اعاد الله علينا من بركاته** —

الحمد لله واصل من انقطع الى على جنابه ۞ ورافع من وقف على فسيح عتابه

---

[1] المتوفى في التاسع والعشرين من الجمادى الاولى سنة اثنين وعشرين بعد الالف وثلثمائة يوم الجمعة وقت الاشراق والمدفون في البقيع الغرقد امام قبة امهات المومنين عند قبر والده رحمهم الله تعالى كذا في الباقيات الصالحات ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

والصلوة والسلام الأتمان الأكملان على سيدنا محمد المرسل لتشريع شرائع الاسلام ، وعلى آله واصحابه الفخام ، ومن تبعهم من العلماء الكرام ، **اما بعد** فقد سألني العلامة الفاضل والجهبذ الكامل الشيخ **عبد الهادي** الحنفي الحيدرآبادي ان اجيزه بجميع مروياتي في الحديث والفقه والتفسير وغير ذلك فاقول اجابة لسؤاله وجبرا لخاطره قد اجزت العلامة المذكور بجميع ما تجوز لي روايته من فقه وحديث وتفسير ومعقول ومنقول واوراد واذكار وغيره بشرطه المعتبر عند اهل الحديث والاثر وهو كمال التثبت والتحري وان لا يقول فيما لا يدريه لا ادري كما اجازني بذلك مشائخي الثقات منهم الوالد المرحوم بكرم الله الشيخ صديق كمال الحنفي ومنهم سيدنا العلامة وحيد الزمان مولانا السيد احمد بن زيني دحلان ومنهم مولانا العلامة ابو الانوار السيد على طاهر الوتري الحنفي وغيرهم من المشائخ الاعيان الذين هم بركة الزمان واوصيه بتقوى الله في جهره وسره وحلو الزمان ومره وان لا ينساني من دعواته في خلواته وجلواته بحسن الختام والوفاة على طريقة اهل السنة والجماعة انه على ما يشاء قدير

كتبه بقلمه الراجي عفو ربه ذي الجلال محمد صالح ابن المرحوم صديق
كمال الحنفي المكي الشاذلي الامام الخطيب المدرس بالمسجد الحرام
مفتي الاحناف بمكة سابقا كان الله له آمين وما هو الواقع جرى
وحرر يوم عشرين من محرم الحرام سنة ١٣٢٤



الشيخ الثالث

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل المجتهد الكامل
علامة الاوان فهامة الزمان شيخنا المعظم
استاذنا المفخم سيدنا المحدث الحبيب حسين ابن العلامة
الحبيب محمد الحبشي العلوي الشافعي مد ظله العالي
على رؤس المسترشدين آمين. حضرت كثيرا من مجالسه
السنية وانتفعت به وبعلومه وحصلت لي بركته العلية ولله الحمد
على ذلك في كل بكرة وعشية. وحضرت من دروسه في تفسير الخطيب
الشربيني رحمه الله تعالى وتيسير الاصول وقرأت عليه اوائل الكتب
الشيخ الامام الكامل النبيه محمد سعيد سنبل الفقيه. رحمه الله تعالى وحدثني بالحديث

كانت ولادته سنة ١٢٥٨ ثمانية وخمسين ومائتين بعد الالف في شهر الربيع الاول وكانت
وفاته في شوال سنة ١٣٣٠ بمكة المكرمة ١٢ محمد عبد الهادي كان لله ذي الايادي.

المسلسل بالاولية وهو اول حديث حدثني به وذلك في شهر الربيع الثاني سنة ١٣٢٢

اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبويه وحدثني بالمسلسل بيوم العيد وصافحني

وشبك بيدي واضافني على الاسودين ولقمني ولقنني الذكر وناولني السبحة والبسني

الخرقة وقال لي انا احبك فقل اللهم اعني الى اخره وسمعت منه سورة الصف واجازني بسائر

مروياته وكتب لي اجازة بخطه الشريف ومشائخه رضي الله عنه

ونفعنا به كثيرون منهم والده العلامة مفتي مكة المشرفة الحبيب محمد

ابن حسين بن عبد الله الحبشي المتوفى سنة ١٢٨١ عن جماعة من العلماء منهم

العلامة السيد طاهر بن حسين بن طاهر المتوفى سنة ١٢٤١ عن السيد الامام

عبد الرحمن بن علوي مولى البطيحاء المتوفى سنة ١٢١٦ عن السيد القطب حسن بن

الفرد السيد عبد الله الحداد المتوفى سنة ٨٨ عن والده السيد عبد الله الحداد

المتوفى سنة ١٣٢ عن السيد الامام ابي بكر بن عبد الرحمن بن شهاب الدين المتوفى سنة ١٠٦١

عن العلامة الشيخ عبد العزيز الزمزمي عن الشيخ محمد بن احمد الرملي

المتوفى سنة ... والشيخ احمد بن حجر المكي المتوفى سنة ٩٧٤ عن شيخ الاسلام زكريا

الانصاري سنة ٩٢٦ **واخذ** السيد عبد الله الحداد عن العلامة

السيد الامام محمد بن علوي بن محمد بن ابي بكر بن علوي بن احمد بن

مشائخ الحبيب محمد الحبشي

مشائخ السيد عبد الله الحداد

ابي بكر بن الشيخ عبد الرحمن السقاف نزيل مكة المكرمة عن السيد
عبد القادر بن شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى باحمد آباد
سنة ٩٩٠ عن والده شيخ الاسلام شيخ بن عبد الله العيدروس المتوفى
عن العلامة ابن حجر الهيتمي **ومنهم** العلامة السيد احمد بن عمر ابن
سميط المتوفى سنة ١٢٥٧ والعلامة السيد حسن بن صالح البحر المتوفى سنة ١٢٧٣ وهما اخذا عن
العلامة السيد عمر ابن العلامة السيد سقاف بن محمد بن عمر الصافي عن
والده السيد سقاف المتوفى سنة ١١٩٥ عن السيد احمد بن زين الحبشي والسيد
الفاضل العارف يوسف بن عبد الله الفاسي كلاهما عن السيد عبد الله
الحداد بسنده المتقدم **ومنهم** العلامة السيد عبد الله بن علي
ابن شهاب الدين المتوفى سنة ١٢٦٥ وهو اخذ عن العلامة الحبيب ابي بكر
ابن الحبيب عبد الله بن احمد الهندوان عن السيد العلامة حامد بن
عمر بن حامد المتوفى سنة ١٢٠٩ عن والده السيد عمر بن حامد المتوفى سنة ١١٥٤ عن الحبيب عبد الله الحداد
ومنهم الشيخ منصور بن يوسف البديري وهو اخذ عن السيد الامام مُشَيَّخ[١] بن علي

---

[١] مُشَيَّخ بضم الميم وفتح الشين المعجمة وكسر الياء المثناة من تحت المشددة كذا في ثبت ابن عابدين ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له.

باعبود باعلوي ومن اجل مشائخه الحبيب عبد الله الحداد والحبيب احمد
ابن هاشم الحبشي قرأ عليهما في علوم الشريعة والحقيقة والبساه الخرقة
ولقناه الذكر بالطريقة العلوية بحق اخذهما لذلك عن شيخه السيد حسين
ابن بكر بن سالم عن ابيه السيد ابي بكر بن سالم بسنده الطويل الآتي ذكره
واخذ بالمدينة المنورة عن السيد الامام عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه
عن الشيخ ابراهيم بن حسن الكردي المدني بسنده **ومنهم** العلامة
السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل المتوفى سنة ١٢٥٠
وهو اخذ عن والده السيد سليمان عن شيخه العلامة السيد احمد بن
محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل
عن شيخه السيد العلامة ابي بكر ابن علي البطاح الاهدل عن شيخه
السيد العلامة يوسف بن محمد البطاح عن شيخه السيد العلم
طاهر بن الحسين الاهدل عن شيخه الحافظ الديبع عن الحافظ السخاوي
عن الحافظ ابي الفضل ابن حجر العسقلاني **وقد اخذ** السيد
يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن الشيخ الامام عبد الله بن سالم البصري
والشيخ حسن العجيمي والشيخ احمد بن محمد النخلي **واخذ** السيد عبد الرحمن

الاهدل عن الشيخ عبد القادر بن خليل كدك زاده المدنى والشيخ
امر الله بن عبد الخالق المزجاجي فالاول يروى عن الشيخ محمد حيات
السندى عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والثانى عن الشيخ العارف
محمد بن احمد بن سعيد المعروف بابن عقيلة المكى المتوفى بمكة المكرمة سنة ١١٥٠
عن الشيخ عبد الله البصري **واخذ** ايضا عن السيد عبد الرحمن
ابن مصطفى العيدروس المتقدم ذكره **ومنهم** العلامة الشيخ محمد صالح
الريس المتوفى سنة ١٢٤٠ عن الشيخ العلامة السيد على ابن عبد البر الحسنى الونائى
والشيخ صالح بن محمد الفلانى والسيد محمد بن عبد الرحمن الكزبرى
والشيخ احمد بن عبيد العطار الدمشقى وهؤلاء المشائخ قد سبق
ذكرهم **ومنهم** الشيخ عمر بن عبد الكريم العطار المكى عن مشائخه الكرام

ومن مشائخ شيخنا العلامة الفاضل السيد عيدروس
ابن العلامة السيد عمر بن عيدروس الحبشى المتوفى سنة ١٣١٤ وهو اخذ عن كثير
من المشائخ **منهم** والده العلامة الحبيب عمر بن عيدروس المتوفى سنة ١٢٥٠
عن الحبيب عمر بن احمد بن حسن المتوفى سنة ١٢٢٦ عن والده الحبيب احمد المتوفى سنة ١٢٠٤
عن والده الحبيب حسن عن والده الحبيب عبد الله الحداد و

مشائخ محمد صالح الريس

اخذ السيد عمر بن عيدروس ايضا عن العلامة السيد
يس ابن السيد الامام العارف عبد الله ميرغنی عن والده عن
الشیخ احمد النخلی واخذ السید یس عن الشیخ محمد طاهر سنبل
والشیخ عبد الملك القعلی والشیخ مصطفی الرحمتی والشیخ صالح الفلانی
والشیخ عبد الرحمن دیار بکری والشیخ عثمان الشامی والشیخ عبد الغنی
هلال والشیخ عبد الرحمن المغربی التادلی والشیخ ابراهیم الفتنی وغیر
واخذ السید عمر بن عیدروس ایضا عن العلامة عمر
ابن عبد الکریم العطار والشیخ محمد صالح بن ابراهیم الریس الزبیری
الزمزمی المکی والشیخ منصور بن یوسف البدیری والسید عبد الرحمن
ابن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل ومنهم عمه العلامة
الحبیب محمد بن عیدروس المتوفی سنہ ۱۲۴۷ وهو یروی عن السید الامام
یوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السید سلیمان بن یحیی مقبول
الاهدل ویروی عن الشیخ عبد الباقی بن محمد صالح الشعاب
الانصاری المدنی عن الشیخ الاجل محمد ابن عبد الکریم القادری
الشهیر بالسمان عن السید مصطفی البکری عن الشیخ عبد الله بن

مشائخ السید ...

سالم البصري والشهاب احمد النخلي والشيخ اسمعيل العجلوني والامام
نجم الدين بن خير الدين الرملي والشيخ محمد بن احمد عقيلة المكي
والشيخ عبد الغني النابلسي وغيرهم ويروي عن السيد الامام
زين العابدين بن علوي جمل الليل عن الشيخ صالح الفلاني وعن
الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني عن الشيخ ابي طاهر بن ابراهيم
الكوراني واخذ السيد زين العابدين عن العارف بالله سيدي
احمد الدردير العدوي المالكي عن الامام محمد الدفري عن الشيخ
علي الاجهوري المالكي عن القرافي عن النجم الغيطي عن شيخ الاسلام
ذكريا الانصاري ويروي عن الشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح
الريس والشيخ عبد الرحمن الاهدل وغيرهم ومنهم السيد الامام
الامجد المفسر المحدث عفيف الدين عبد الله بن الحسين بن عبد الله
بلفقيه وهو اخذ عن والده العلامة السيد حسين بن عبد الله
بلفقيه عن والده عن العلامة الوجيه السيد عبد الرحمن ابن الشيخ
عبد الله بلفقيه عن مشائخ كثيرين منهم والده العلامة السيد عبد الله
بلفقيه المتوفي سنة ١١٢٢ وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد القشاشي والشيخ

مشائخ السيد زين العابدين

مشائخ السيد عبد الله بلفقيه

عيسى بن محمد بن محمد بن احمد بن عامر الثعالبي والشيخ زين العابدين بن
عبد القادر، واخيه الشيخ علي بن عبد القادر، واخذ الشيخ عبد الله
بلفقيه عن الشيخ الجامع للعلوم والمتفنن في جميع الفنون السيد
ابي علوي محمد بن ابي بكر الشلي عن والده السيد ابي بكر المتوفى سنة ١٠٩٣
عن السيد عمر بن عبد الرحيم البصري واخذ السيد ابو علوي محمد
الشلي عن العلامة ابي عبد الله محمد بن علاء الدين البابلي والشيخ عبد الله
ابن سعيد باقشير والشيخ علي بن الجمال والشيخ محمد بن محمد بن سليمان
المغربي واخذ الشيخ عبد الله بلفقيه عن الشيخ المعمر عبد العزيز الزمزمي
والشيخ اسحق بن ابراهيم ابن جمعان الزبيدي **واخذ** السيد
عبد الله بلفقيه عن السيد عبد الرحمن بن ابراهيم المتوفي سنة ١٠٥٧ وهو
اخذ عن الشيخ احمد الشناوي عن ابيه الشيخ علي الشناوي عن
الشيخ عبد الوهاب الشعراني عن الحافظ السيوطي ومن مشائخ
السيد عبد الرحمن بلفقيه العلامة الحبيب عبد الله الحداد وبالحرمين
الشريفين الشيخ ابراهيم بن حسن الكوراني المدني والسيد الشهير

ومشائخ محمد الشلي

ومشائخ السيد عبد الرحمن بلفقيه

الشناوي بكسر الشين المعجمة وتشديد النون نسبة الى بعض الامكنة كذا في سبحة المرجان
محمد عبد الهادي غفر له

محمد بن رسول البرزنجي المدني والشيخ حسن بن علي العُجيمي والشيخ احمد بن
محمد النخلي والشيخ عبد الله ابن سالم البصري **ومنهم** السيد الامام
الفاضل محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد
وهو اخذ عن الحبيب العلامة عمر بن طه بن عمر البار عن والده السيد طه
عن والده الحبيب عيسى عن الحبيب عبد الله الحداد **ومنهم** الشيخ المحقق
في علوم الشرائع والعرفان عبد الله ابن احمد باسُودان المتوفي سنة ١٢٦٦ وهو
اخذ عن العلامة المحقق الحبيب عيسى بن عبد الرحمن بن القطب الحبيب
عمر بن عبد الرحمن البار المتوفي سنة ١٢١٠ عن عمه السيد حسن بن عمر البار عن
ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار عن الحبيب عبد الله الحداد
واخذ الشيخ عبد الله بن احمد باسودان بزبيد عن السيد عبد الرحمن
بن سليمان **الاهدل** وبالحرمين الشريفين عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
والشيخ محمد صالح الرئيس والسيد احمد بن علوي باحسن جمل الليل **ومن**
مشائخ شيخنا العلامة الشريف محمد بن ناصر وهو اخذ
(اي الحبيب الحبشي ١٢)
عن مشائخ كثيرين **منهم** العلامة محمد عابد[له] بن احمد علي السندي نزيل

[له] وله تصانيف كثيرة مفيدة منها ثبته المسمى حصر الشارد وهو كبير ومنها المواهب اللطيفة في الحرم المكي على مسند ابي حنيفة من رواية الحصكفي ظفرت على مطالعة جزئه الثاني بمكة المكرمة عند محبي في الله العلامة مولانا الحافظ نظر احمد وهو نسخة قلم منه ١٢ محمد عبد العادي غفر الله له

المدينة المنورة المتوفى سنة ١٢٠٠ وهو اخذ عن الشيخ صالح الفلاني والشيخ محمد طاهر سنبل والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والشيخ حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة **واخذ** الشيخ عابد عن عمه العلامة الشيخ محمد حسين بن الشيخ مراد بن يعقوب الانصاري الخزرجي عن والده عن العلامة محمد هاشم بن عبد الغفور التتوي وله ثبت مشهور **و**

مشائخ الشيخ عابد السندي

يروي الشيخ محمد حسين عن السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد العلامة المقبول بكاري الاهدل اليمني والشيخ محمد بن سالم السفاريني النابلسي الحنبلي المتوفى سنة ١١٨٨ وهما عن الشيخين المعروفين احمد النخلي وعبد الله بن سالم البصري **ويروي** ايضا عن الشيخ ابي الحسن بن محمد صادق السندي عن الشيخ محمد حيات السندي عن الشيخ عبد الله البصري والشيخ احمد النخلي **ويروي** ايضا عن الشيخ محمد السمان المدني اجازة عن الشيخ عبد الله

مشائخ الشيخ محمد حسين

له وهو عم الشيخ محمد عابد السندي ٢ عبد سنه ٣ الشيخ محمد السفاريني المولد بسفارين قرية من قرى نابلس ولد سنة ١١١٤ ونشأ بها ثم رحل الى دمشق فاخذ بها عن الشيخ عبد الغني النابلسي وشيخ الاسلام الشمس محمد بن عبد الرحمن الغزي واحمد المنيني وغيرهم من العلماء الاعلام ورجع الى بلده ثم توطن نابلس واشتهر بالفضل والذكاء ودرس وافتى واجاد وله مولفات لطيفة منها غذاء الالباب لشرح منظومة الاداب في مجلدين. لما التقيت عند اخي في الله الشيخ صديق النابلسي تلميذ شيخنا عبد الله القدومي النابلسي

[illegible]

البصري **ويروي** ايضا عن الشيخ عبد الخالق بن علي المزجاجي عن والده عن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي **واخذ** الشيخ عابد عن الشيخ يوسف ابن محمد بن علاء الدين المزجاجي عن والده محمد بن علاء الدين وهو اخذ عن والده علاء الدين المزجاجي عن عبد الله بن سالم البصري **والشيخ علاء الدين** قد طلب الاجازة لولده الشيخ محمد من الشيخ عبد الله البصري فيروي الشيخ محمد بن علاء الدين عن البصري اجازة بلا واسطة **واخذ** الشيخ عابد ايضا عن العلامة السيد احمد بن سليمان هجام عن السيد العلامة صفي الدين احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ احمد النخلي والشيخ ابي طاهر ابن الشيخ ابراهيم الكوراني **ومنهم** العلامة يوسف ابن مصطفى الصاوي المصري والشيخ ابو الفوز احمد المرزوقي مفتي المالكية بمكة المكرمة كلاهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير الكبير صاحب الثبت الشهير عن مشائخه الذين تقدم ذكرهم **ومنهم** العلامة الشيخ عبد الرحمن الكزبري الدمشقي والعلامة السيد عبد الرحمن الاهدل وقد مر سابقا ذكر مشائخهما

شيخ الشيخ عابد السندي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين الحبشي الشيخ الامام محمد ابن محمد الغرب الدمياطي وهو يروي عن ائمة اعلام منهم الشيخ محمد فتح الله بن عمر بن محمد السمديسي والشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ مصطفى البولاقي المالكي وهؤلاء كلهم عن الشيخ محمد الامير الكبير ومنهم الشيخ احمد بن علي الدمهوجي الشافعي وهو عن الشيخ محمد ابن عبد السلام الناصري الدرعي المقدادي عن الشمس محمد بن قاسم جنوس عن الامام محمد بن عبد السلام البناني عن الشهاب احمد بن ناصر الدرعي عن والده محمد بن ناصر عن الشمس البابلي بسنده واخذ الدمهوجي ايضا عن الشهاب احمد بن احمد جمعة البجيرمي وعن الشيخ عبد العزيز بن عباس المطاعي المراكشي و منهم الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ محمد صالح البخاري وهو اخذ عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشريف الادريسي عن الشيخ عبد الله البصري . ومن اشياخ البصري الشيخ محمد المكتبي

ومن مشائخ شيخنا الحبيب حسين العلامة السيد احمد ابن عبد الله بن عيدروس البار وهو عن مشائخ كثيرين منهم

مشائخ الشيخ الدمهوجي

الشيخ عبد الرحمن الكزبري والشيخ عمر بن عبد الكريم والشيخ صالح الريس

ومن مشائخ الحبيب حسين العلامة السيد محمد نور الادريسي المغربي المدني والعلامة المسند المعمر الشيخ فالح بن محمد الظاهري المدني وهما اخذا عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي الشريف الخطابي الحسني السلفي بالشين المعجمة نسبة الى شلف نهر بالمغرب الاوسط عن مشائخ كثيرين منهم الشيخ عمر بن عبد الكريم ومنهم العلامة المحقق حمدون ابن عبد الرحمن ابن الحاج السلمي الفاسي عن العلامة سيد محمد التاودي ابن الطالب شارح تحفة الحكام عن العلامة عبد العزيز بن احمد الهلالي شارح خليل عن العلامة محمد ابن ابي الاسرار حسن بن علي العجيمي عن والده حسن ابن علي العجيمي ومنهم الشيخ علي الميلي المالكي الازهري عن السيد مرتضى شارح القاموس ومنهم العلامة الجمال عبد الحفيظ العجيمي المكي عن الشيخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندي والشيخ محمد طاهر سنبل ومنهم العلامة المعمر ابو المواهب المازوني عن الملا ابراهيم الكوراني ومنهم العلامة ابو العباس العرائشي عن سيدي عبد الوهاب التازي الشريف الحسني عن الشيخ

مشائخ السيد محمد السنوسي

حسن العجيمي **واخذ** الشيخ عبد الوهاب التازى ايضا عن الشيخ ابي
سالم العياشي ومنهم العلامة المعمر المعدانى عن محمد بن عبد السلام البناني
شارح الاكتفا وسيرة الكلاعي عن الملا ابراهيم الكورانى **واخذ**
الشيخ فالح ايضا عن العلامة المسن البركة السيد ابو موسى عمران
اليا صلتي الشريف الحسنى وهو يروى عن الاستاذ ابي العباس احمد
ابن عبد الرحمن الطبولى المعمر بروايته عن العلامة على ابن مكرم الله
العدوى الصعيدى المصرى المالكى المتوفى شهير وتلامذته العارف الدردير
والمرتضى والامير ومحمد بن عرفة الدسوقى وعن الاستاذ الحفنى
واخذ ايضا عن العلامة سيدى محمد طاهر الغاثي عن الشيخ مصطفى
البولاقي عن الامير وطبقته **واخذ** ايضا عن العلامة عبد الله
سراج والشيخ عبد الغنى المجددى الدهلوى المدنى **ومن مشائخ**
الحبيب حسين العلامة السيد احمد بن زيني دحلان وقد مر ذكره

وهذه صورة الاجازة التي كتبها الى شيخنا وسندنا

الحبيب حسين علوى الحبشي متع الله المسلمين بفيوضاته

امين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على رسوله سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وكل سالك في خير مقصد. وبعد فيقول الفقير المقصر حسين بن محمد بن حسين الحبشي طلب مني الاجازة الشيخ الفاضل ابو سعيد عبد الهادي ابن عبد الكريم حسن ظن منه بالفقير ورجاء اتصاله وارتباطه باهل الفضل والعلم فاسعفته بمقصوده رجاء لصالح دعوته والدخول في عموم مشيخته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح درايته مما تلقيته واجزت به عموما وخصوصا وقد سمع مني المسلسل بالاولية وغيره من المسلسلات اجزته بكل ذلك من معقول ومنقول اجازة عامة يرويها عني كما احب واوصيه بالتمسك بالعروة الوثقى وهي التقوى المنجية من البلوى واجزت كذلك ولده عبد المجيب بما اجزت به والده واسألهم الدعاء لي ولاولادي بصلاح الحال والمآل وصلى الله وسلم على النبي والآل على مر الايام والليال

كتبه حسين بن محمد الحبشي

الشيخ الرابع

ومن مشائخنا المكيين شيخنا وسيدنا العلامة المحقق والفهامة المدقق العالم العامل الزاهد الكامل فخر العلماء

شيخ الخطباء بالمسجد الحرام مولانا الشيخ احمد ابو الخير ابن عبد الله ميرداد الحنفي المكي ادام الله فيوضاته -

قرأت عليه اوائل[له] الشيخ اسمعيل العجلوني رحمه الله تعالى وسمعت من لفظه ابوابا من صحيح البخاري تجاه بيت الله الباري وانتفعت بمجالسه الشريفة ولطائفه المنيفة فاجازني بكل مروياته وكتب لي اجازة بخطه الشريف وزينها بختمه المنيف وهو يروي عن العلامة السيد عبد الله ابن المرحوم السيد محمد كوجك عن العلامة الشيخ محمد عابد السندي وعن العلامة ابي علي محمد بادتضا العمري عن العلامة الشيخ عمر بن عبد الكريم المكي وغيره - **وهذه صورة اجازة شيخنا الشيخ احمد ابي الخير ميرداد ادام الله بركاته**

بسم الله الرحمن الرحيم

حمداً لمن اسند الامور جميعها اليه - وجعل صحيحها وضعيفها عائدة عليه وصلاة وسلاما على النبي الهاشمي جد الحسن - وعلى آله وصحبه البالغ

له جمع رحمه الله تعالى فيها اربعين حديثا من اربعين كتابا من اول كل كتاب حديثا واحدا الا من صحيح البخاري ومصنف عبد الرزاق فذكر فيها من كل واحد منهما حديثين وقد يذكر من اواخر الكتب وسماها رسالة عقد الجوهر الثمين في اربعين حديثا من احاديث سيد المرسلين وحل غرضه من جمعها تسهيل قرأتها على الشيوخ لطلبا للاجازة منهم بهذه الكتب ١٢
محمد عبد الهادي كان الله ذي الايادي

ماجاء فی فضلهم وعلو مرتبتهم حد التواتر فی کل زمن صلاة وسلاما دائمين الى اليوم المشهور ـ وعلى من تبعهم باحسان على توالى الايام والدهور

اما بعد فقد طلب منی الفاضل الاديب ـ المجتهد للوذعی الارب الباذل وسعه فی طلب الحديث وسند رجاله ـ البازغة شمس فضله فی ذلك كما علم من قاله وحاله ـ المكرم ابو سعيد محمد عبد الهادی ـ بن محمد عبد الكريم بن احمد المدراسی الحيدر آبادی ـ بعد ان قرأ علیّ اوائل الكتب الاربعين المندرج فيها اوائل الكتب الستة بالمسجد الحرام ـ تجاه البيت الامين ان اجيزه بما انا مجاز به فالعبد العاجز الضعيف لم اكن اهلا للاجازة ـ ولا ممن يحوم حول هذا الميدان ويسلك فجاجه ـ ولكن لما كان الطالب المذكور زاده الله تعالى نورا على نور ـ اهلا لكل فضيلة ـ ومحلا لكل خصلة جميلة ولاح لی حسن نيته وطويته ـ من ضياء فجر غرته وطلعته ـ ولم يكن بد من اجازته ـ تجاسرت واجزته بجميع ما اجازنی به شيخی المرحوم العلامة السيد عبد الله بن المرحوم العلامة السيد محمد كوجك امكنا البخاری من جميع ما اجازه به شيخه المرحوم العلامة الشيخ محمد عابد بن محمد

الانصاری من کل ما هو مذکور فی سنده المشهور بحصر الشارد - الراوی

لکل صادر ووارد - ومن جمیع ما اجازه به شیخه المرحوم الفهامة ابو علی

محمد بن مرتضا العمری من کل ما هو محرر بسنده المسمی بمدارج الاسناد -

الحاویات هذان السندان للعلوم النقلیة والعقلیة - والاذکار والادعیة

واوصیه بتقوی الله تعالی فی السر والعلانیة - وان یدخلنی فی دعائه

بالخیر بحسن توجه ونیة صافیة - وقد اجزته ایضا بان یجیز بکل ما

ذکر من یراه اهلا - وصلی الله تعالی علی خاتم النبیین وعلی آله وصحبه

صلاة وسلاما متتابعین الی یوم الدین

رقمه الراجی من المولی الکریم الفوز فی یوم التناد - احمد

ابو الخیر بن عبد الله میرداد - خادم العلم والخطیب والامام

بالمسجد الحرام (١٤ جمادی الثانیة سنة ١٣٢٤)



الشیخ الخامس ٥

ومن مشائخنا المکیین شیخنا وسندنا العلامة

الحبر الفهامة المفسر المحدث الشیخ محمد بن

(١) من مصنفاته فیض المنان بشرح فتح الرحمن فی فقه الشافعی مطبوع بمصر - هدایة العوام فی ارکان الایمان والاسلام ابتداءه التوحید وآخره الفقه ومنها حاشیة علی مناسک الخطیب الشربینی

(بقیه بر صفحه دیگر)

سليمان حسب الله الشافعي المدرس بالمسجد الحرام نفعنا
الله به وبعلومه آمين ۔ سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية
الحقيقية بالمشافهة حين اجتماعي به في البلدة المكرمة في المسجد الحرام
في الخامس عشر من شهر الجمادى الأخرى سنة ١٣٢٤ الرابع والعشرين وثلثمائة
بعد الالف وسمعت بقرأة الغير عليه اوائل العجلوني رحمه الله تعالى وحضرت
من دروسه في الجامع الصغير للامام السيوطي مع شرحه المسمى بعزيزي
وصافحني وشابكني واضافني على الاسودين وآجازني ولولدي ايضا
بسائر ما تجوز له روايته وهو اخذ عن كثير من مشائخ الاعلام ائمة
الهدى ومصابيح الظلام منهم العلامة الشيخ عبد الحميد الداغستاني الشرواني
عن الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ محمد الفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي
والشيخ محمد الامير الكبير واخذ الباجوري عن الشيخ حسن القويسني عن
داؤد القلعاوي عن احمد السحيمي عن عبد الله الشبراوي عن الشيخ
عبد الله البصري ويروي الشيخ عبد الحميد عن الشيخ عبد القدوس
٢

(بقيه حاشيه صفحه ١٠١)
صاحب التفسير وغيرها وكان رحمه الله ضريرا وزاهدا في الدنيا وكانت حلقة درسه في التفسير
والحديث كبيرة بالحرم المكي ١٢ عبد الهادي كان الله له ذي الايادي

عن الشيخ حسن القويسنى ويروى ايضا عن الشيخ ابراهيم السقا ومنهم
العلامة الشيخ ابراهيم السقا وهو اخذ عن العلامة ثعيلب
عن شيخيه الشهاب احمد الملوى والشهاب
احمد الجوهرى عن شيخهما عبد الله بن سالم البصرى واخذ الشيخ
ابراهيم السقا عن الشيخ محمد بن محمود الجزائرى عن الشيخ على بن عبد القادر
ابن الامين عن احمد الجوهرى عن الشيخ عبد الله البصرى ويروى عن
الشيخ محمد صالح البخارى عن الشيخ رفيع الدين القندهارى عن الشريف
الادريسى عن الشيخ عبد الله البصرى ويروى عن الشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير ويروى عن الشيخ الفضالى والشيخ القويسنى
المتقدم ذكرهما ومنهم العلامة الشيخ عبد الغنى الدمياطى وهو عن
الشيخ عبد الله الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير ومنهم العلامة الشيخ
احمد الدمياطى مفتى الشافعية بمكة المكرمة وهو اخذ عن الشيخ حسن القويسنى
والشيخ ابراهيم الباجورى والشيخ عبد الغنى الدمياطى المذكور ومنهم
العلامة الشيخ مصطفى المبلط عن الشيخ محمد الشنوانى المتقدم ذكره و
منهم العلامة الشيخ احمد منة الله وهو عن الشيخ محمد الامير الكبير او ابنه

الامير الصغير وعن الشيخ القويسني والفضالي والدمهوجي وحسن
العطار وغيرهم **ومنهم** العلامة الشيخ احمد النحراوي عن شيخيه الجمال
الفضالي والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي **ومنهم**
العلامة الشيخ عبد الغني بن ابي سعيد المجددي الدهلوي المدني **و**
منهم العلامة الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي عن مشايخه
الكرام منهم المحدث بدار الهجرة الشيخ محمد عابد السندي المدني والشيخ
ابراهيم الباجوري والشيخ احمد الصعيدي المالكي والشيخ محمد بن احمد
الحليلي التميمي مفتي الحنفية في الديار المصرية والشيخ محمد بن احمد بن
يوسف البهي المصري والشيخ محمد صالح السباعي العدوي وقد ذكر الشيخ
القاوقجي مشايخه وما اجازوه من الكتب والتاليف في ثبته المسمى
بمعدن اللآلي في الاسانيد العوالي - **وصورة اجازة شيخنا و**
سيدنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله الشافعي دامت
بركاته ما نصه - بسم الله الرحمن الرحيم - احمدك اللهم
يا مجيب من دعاك وامّلك - ومجيز من قصدك كما امرك - واشكرك على
مزيد نعمك التي جعلت المزيد منها على شكرها اجازة - وتفضلك

على الطلبة العلم حتى يختم حقيقة السعادة وسهلت لكل منهم مجازة . واصلى

واسلم امتثالاً لامرك يا على يا مسند على نبيك اعلى مرجع ومستند .

سيدنا محمد صاحب الشريعة المطهرة . والسنة الواضحة المحفوظة النيرة

الواصلة الينا بالاسناد على وجوه وانواع من اجازة وكتابة وقرأة

ومناولة وسماع وعلى آله سفن النجاة والهدى . واصحابه نجوم الاهتداء والسنة

فى الاقتداء . وبعد فقد جمعنى الله تعالى بالاخ الفاضل ابى سعيد الشيخ

محمد عبد الهادى بن محمد عبد الكريم ابن الشيخ احمد سلمه الله تعالى

فالتمس منى ان اقتدى باشياخى واجيزه . ولو بعبارة وجيزة فقلت

فى نفسى لقد استسمنت ذا ورم . ونفخت فى غير ضرم . لكن حسن

ظنه حمله على هذا السؤال . فلزمت اجابته بمجرد الاشارة فضلاً عن

المقال . وبمقتضى ذلك قلت قد اجزت الاخ الفاضل المذكور ضاعف

الله لنا جميعا الاجور . بجميع ما يجوز لى روايته . او تصح عنى

درايته . من منقول ومعقول . وفروع واصول . بشرط اهليته لما

يرويه . او ينقله او يحكيه . وان لا يقدم على شيء حتى يعلم حكم الله

فيه . وعند التوقف ان يراجع المشايخ المهرة . والكتب الصحيحة

محرره حسبما اجازني بذلك اشياخي العظام جمعنا الله واياهم بصحبتنا بهم
في دار السلام ـ وهم كثيرون فمنهم شيخنا الشيخ عبد الحميد الداغستاني
الشرواني عن اشياخه كالشيخ ابراهيم الباجوري عن شيخيه الشيخ
محمد الفضالي والشيخ حسن القويسني الفضالي عن الشيخ عبد الله الشرقاوي والشيخ محمد الامير
الكبير وثبتاهما مشهوران والقويسني عن داؤد القلعاوي عن احمد
السحيمي عن عبد الله الشبراوي المتوفي سنة ...... وثبته مشهور ويصل سند
كل من هؤلاء الى الشيخ عبد الله بن سالم البصري وثبته مشهور بل اخذ
الشبراوي عن البصري بلا واسطة وكالشيخ عبد القدوس عن شيخه القويسني
السابق وكالشيخ ابراهيم السقاوستاني اشياخه ومن اشياخي
ايضا شيخنا الشيخ احمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة المعظمة ودفين
المدينة المنورة عن اشياخه كالشيخ القويسني والشيخ الباجوري
السابقين وكالشيخ عبد الغني الدمياطي الآتي ذكره على الاثر ومن
اشياخي ايضا شيخنا وشيخ شيخنا الشيخ عبد الغني الدمياطي عن
اشياخه ومنهم الشيخ الشرقاوي والشيخ الامير الكبير السابقان ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ احمد العزاوي عن شيخيه الجمال الفضالي

السابق والشهاب احمد الدمهوجي كلاهما عن الشرقاوي السابق ومن
اشياخي ايضا شيخنا الشيخ عبد الغني الهندي النقشبندي دفين
المدينة المنورة عن اشياخه ومن اشياخه الشيخ عابد السندي
المدني وثبته كبير مشهور يسمى حصر الشارد ومن اشياخي ايضا
الشيخ مصطفى المبلط عن اشياخه كالشيخ الشنوانى عه صاحب حاشية
مختصر ابن ابي جمرة وثبته مشهور ومن اشياخي واشياخ اشياخي ايضا
الشيخ ابراهيم السقا عن اشياخه كالشيخ ثعيليب عن شيخيه الشهاب
الملوي والشهاب الجوهري وثبت كل منهما مشهور وكالشيخ الامير الصغير
عن والده الامير الكبير وثبته مشهور كما تقدم وكالشيخ الفضالي عن
الشرقاوي وثبته تقدم انه مشهور وكالشيخ القويسني عن شيخه احمد
جمعة البجيرمي الحافظ وثبته مشهور وكالشيخ محمد الجزائري عن
عمه عن الشهاب الجوهري ومن اشياخي ايضا الشيخ احمد منة الله
عن الشيخ الامير الكبير وابنه الامير الصغير وعن الشيخ فتحي شاالقيومي
وعن الشيخ القويسني والفضالي ومن اشياخي الشيخ محمد القاوقجي الطرابلسي الشامي
عن الشيخ عابد السندي وعن الشيخ الباجوري وعن الشيخ

عه وله مؤلفات منها حاشية على مختصر البخاري ١٢ عبد الهادي غفر له

محمد البخي قدس الله اسرارهم وافاض علينا انوارهم . واعلا اسانيدي في
صحيح البخاري ما ارويه من طريق القسطلاني وهو اعلى سند يوجد في الدنيا
كما قاله الاشياخ فارويه عن الشيخ احمد منة الله والشيخ عبد الغني
عن الامير الكبير عن علي العربي السقا عن عبد الله البصري عن ابراهيم
الكوراني عن ابن سعد الله اللاهوري عن محمد بن احمد النهروالي
عن ابيه عن ابي الفتوح احمد الطاوسي عن بابا يوسف الهروي المعمر
ثلاثمائة سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغاني المعمر ح وارويه
عن الامير بسند اعلا من هذا بدرجة والامير يرويه عن الشيخ
علي الصعيدي العدوي عن محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن العجيمي عن
الشيخ احمد العجل اليمني عن يحيى بن مكرم الطبري عن ابراهيم بن
صدقة الدمشقي وغيره بروايتهم عن عبد الرحمن بن عبد الاول الفرغاني
المعمر مائة واربعين سنة عن محمد بن شاذبخت الفرغاني ح وارويه
بسند اعلا من هذا بدرجة عن الشيخ عبد الغني الهندي والشيخ
محمد القاوقجي كلاهما يرويه عن الشيخ عابد السندي عن صالح الفلاني
عن محمد بن سنة الفلاني عن احمد بن محمد العجل عن احمد النهروالي

عن ابي الفتوح الطاوسي عن بابا يوسف الهروي عن محمد بن شاذ بخت الفرغاني عن يحيى بن عمار الختلاني المعمر مائة وثلاثا واربعين سنة عن محمد بن يوسف الفربري عن امير المؤمنين في الحديث ابي عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري رضي الله عنه وعنهم اجمعين فبيني وبين البخاري في السند الاخير احد عشر وفي الذي قبله اثنا عشر وفي الذي قبله ثلاثة عشر واعلا اسانيد البخاري الثلاثيات واطولها تسعة فبيني وبين النبي صلى الله عليه وسلم في سند الشيخ عابد اربعة عشر في الثلاثيات وفي سند الامير عن العدوي خمسة عشر وعن السقاط ستة عشر ـ

قاله بفمه وامر برقمه الراجي من الله رضاه **محمد بن سليمان حسب الله** المكي الشافعي المدرس في حرم مكة المعظمة عامله الله برضوانه ووالديه وذريته واشياخه واحبته في اليوم الحادي والعشرين من جمادى الثانية سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين بعد الف وثلاثمائة من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوة والسلام وآله واصحابه الكرام والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين والحمد لله رب العالمين



الشيخ السادس عشر

ومن مشائخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل
عين العلم والدرايه - ينبوع الحلم والروايه - الحافظ
العلامه الحبر الفهامه فريد العصر محدث الدهر
مولانا واستاذنا المتقن الشيخ شعيب المالكى المغربى
المكى المدرس والامام بالمسجد الحرام نفع الله به الاقطار
والبلاد ونظم به خصائص السنة فى كل مجمع وناد
حضرت درسه فى صحيح البخارى وسمعت املاءه فى النحو من شرح
الفية ابن مالك وحصصا عديدة من مؤطاء امام دار الهجرة الامام
مالك كان يزدحم على دروسه من الخواص والعوام وكان حافظ القران
والحديث كان يحفظ خمسين الف حديثا وما وجدت له نظيرا قط
فاقتبست من مشكوة فوائده وتحليت من عقود فرائده واستفدت
منه علما كثيرا فهو من اجل مشائخى فى الحديث - وقد حدثنى بالحديث
المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد والمسلسل بيوم عاشوراء
واضافنى على الاسودين ولقمنى واجازنى بسائر مروياته باللفظ والكتابة
وهو اخذ عن كثير من المشائخ منهم الشيخ سليم ابن ابى فراج ابن سليم

البشری المصری عن الشیخ ابراھیم بن محمد الباجوری ومنہم الشیخ منۃ اللہ
عن الامیر ومنہم الشیخ عبد اللہ القدومی النابلسی وأروی عنہ بلا
واسطۃ فانی اخذت عنہ حین قدم مکۃ المکرمۃ قاصد الحج سنۃ ۱۳۲۴
اربع وعشرین لبعد الف وثلثمائۃ من الہجرۃ النبویۃ وھو یروی عن
الشیخ حسن بن عمر الشطی عن الکزبری ومنہم الشیخ محمد بن ابراھیم السباعی
عن الشیخ محمد بن عبد الرحمن الفیلالی عن الشیخ ابی حفص الفاسی
عن محمد بن عبد القادر الفاسی عن ابی سالم العیاشی وھذہ صورۃ

والشیخ القدومی عنہ بلا واسطۃ ۱۲ عبد الھادی۔

الاجازۃ التی کتبہا لی مولانا الحافظ المحدث المتقن الشیخ شعیب المذکور متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی استخلص العلماء بعنایتہ من غیاھب الجہالات
وجعلہم امناء علی خلقہ یقومون بحفظ شرائعہ حتی یؤدوا الخلق
تلک الامانات۔ فہم مصابیح الارض وخلفاء الانبیاء۔ ویستغفر
لہم کل شیئ حتی الحیتان فی البحر ومن فی السماء۔ والصلوۃ والسلام
علی سید الاولین والآخرین وعلی آلہ واصحابہ ما تعاقبت

لہ ولد سنۃ ۱۲۳۶ھ ومن تصانیفہ الرحلۃ الحجازیہ ۱۲ عبد الھادی غفر لہ۔

الايام والليالى - اما بعد فقد استجاز منى الحاج الابر الشيخ الابرك الناسك الازكى عبد الهادى بن عبد الكريم بدان سمع منا دروسا فى مؤطا الامام مالك وحديث الرحمة المسلسل بالاولية والمسلسل بيوم العيد واول الصحيح للامام البخارى وشيئا من الفية ابن مالك فاجزته بكل ما سمعه منى بل اجزته اجازة عامة فى كل ما يجوز عنى روايته من معقول ومنقول - وفروع واصول - كما اجازنا بذلك مشائخنا الكرام - ائمة الهدى ومصابيح الظلام - من المشارقة والمغاربة فمن المشارقة الشيخ سليم البشرى عن الشيخ منة الله عن الشيخ الامير الصغير عن والده العلامة الامير الكبير الى اخر ما ذكره فى ثبته ومنهم الشيخ عبد الله القدومى النابلسى عن الشيخ حسن بن عمر الشطى عن الشيخ الكزبرى الخ ومن المغاربة الشيخ محمد بن ابراهيم السباعى الدمشقى[١٢] عن الشيخ محمد بن عبد الرحمن الفيلالى عن الشيخ ابى حفص الفاسى عن محمد بن عبد القادر الفاسى عن ابى سالم العياشى الى اخر ما ذكر فى ثبته - واوصى المجاز المذكور بتقوى الله فى السر والعلانية وان يسهم لى من دعواته فى خلواته وجلواته وصلى الله على سيدنا محمد

...ن الشيخ عبد الرحمن ابن محمد الكزبرى والشيخ القدومى ...الكزبرى ...عن الشيخ عبد الرحمن ...محمد الكزبرى بلا واسطة ١٢ ...عبد الهادى

وآله - وحرر في العشرين من شوال الابرك عام اربعة وعشرين و

ثلثمائة والف

شعيب بن عبد الرحمن المغربي المدرس بالحرم الشريف المكي

(ختم: شعيب بن عبد الرحمن ١٣١٨)

الشيخ السالم

ومن مشايخنا المكيين العالم النبيل والفاضل الجليل الجامع

بين شرفي العلم والنسب السيد سالم بن عيدروس

البار الشافعي مذهبا والعلوي طريقة وقد حسن ظني في

فسمع مني واسمعني وولدي محمد عبد المجيب اصلح الله حاله واحسن

ماله الحديث المسلسل بالاولية في العشرين من الجمادي الاخرى

سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف واستجازني واجازني بكل

مايجوز له روايته واعطاني الاجازة وهي بخط ابنه - وهو اخذ

عن العلامة السيد عمر بن احمد بن عبد الله ابن عيدروس البار

عن والده السيد احمد واخذ عن الشيخ العلامة السيد احمد بن

زيني دحلان واخذ عن السيد علي طاهر المدني وعن الشيخ فالح

وكذلك اجاز لولدي محمد عبد المجيب ومحمد عبد الرقيب اسعدهما الله تعالى في الدارين و

رزقهما علما نافعا وفهما كاملا - وكان رحمه الله تعالى خليقا متواضعا زاهدا في الدنيا

راغبا في الآخرة ١٢ احمد عبد الهادي غفر الله له -

المدنی وعن العلامة السید محمد ابی النصر الخطیب ابن السید عبد القادر
الخطیب ابن السید صالح الخطیب الحسنی الجیلانی الشافعی خطیب الجامع
الاموی بدمشق الشام وهو اخذ عن کثیرین منهم والده السید عبد القادر
المتوفی سنة ۱۲۸۸ عن والده السید صالح المتوفی سنة ۱۲۵۶ عن ابیه السید عبد الرحیم المتوفی سنة ۱۱۹۰
عن الشیخ سعید سنبل واخذ السید صالح عن الشیخ محمد طاهر سنبل
واخذ ایضاً عن الشیخ خلیل المخشه عن الشیخ محمد خلیل الکاملی واخذ ایضاً عن
الشیخ محمد بن یوسف الشمسی والشیخ سعید الحلبی والشیخ الفضالی وتلمیذه الباجوری واخذ ایضاً
عن الشیخ محمد بن مصطفی الرحمتی عن والده واخذ ایضاً عن الشیخ عبد القادر المیدانی
عن الکاملی ومنهم الشیخ محمد العزب الدمیاطی المدنی والسید اسماعیل
البرزنجی والسید زین العابدین جمل اللیل والشیخ عبد الرحمن الکزبری
والشیخ ابراهیم الباجوری والشیخ السقا والشیخ محمد الدمنهوری
ومنهم الشیخ احمد بن سلیمان الاحمدی النقشبندی الخالدی الاکبر سری
الروادی عن العلامة السید محمد امین عابدین ومنهم الشیخ احمد
الحجار المعروف لبشنون عن الشیخ خلیل المخشه والشیخ سعید الحلبی
ومنهم الشیخ عمر افندی الغزی ابن عبد الرحمن افندی الغزی

العامري المتوفى سنة ١٢٠٠ عن الشيخ عبد القادر النابلسي عن جده اب ابيه عن
عبد الغني النابلسي **ومنهم** العلامة السيد محمد بن حسين الكتبي المكي
عن محشي الدر العلامة السيد احمد الطحطاوي **ومنهم** الشيخ احمد
الدهان والشيخ يوسف الغزي والشيخ حسين الدجاني مفتي يافا
والشيخ احمد التمرتاشي والشيخ حامد العطار والشيخ عبد الله بن
الشيخ سعيد الحلبي **ومنهم** والدته الشيخة فاطمة بنت الشيخ الخليل
الخشة المعمرة مائة وسبع سنة عن والدها الشيخ الخليل الخشة **ومنهم**
جده السيد صالح وقد اجازه وعمره ثلاث سنين - **واخذ شيخنا** ايضا
عن السيد محمد بن عبد الكبير الكتاني واخيه السيد محمد عبد الحي وهما
عن والدهما السيد عبد الكبير المذكور عن الشيخ عبد الغني المدني
وعن الشيخ ابراهيم السقا - **وهذه صورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي اوصل من اليه استند - واجاز الى مطلوبه من عليه
اعتمد - والصلوة والسلام على من منه المدد - سيدنا ومولانا وحبيبنا
وقرة اعيننا محمد - الواسطة العظمى لديه - وعلى آله المنتسبين اليه -
الآخذين بالحظ الاوفر مما اتى عن الله وعن اكرم الخلق عليه - عن

الصحابة والتابعين - ومن اقتفى اثرهم من العلماء العاملين اما بعد فقد
طلب منى الحديث المسلسل بالاولية الشيخ العلامة ابو سعيد محمد
المدعو بعبيد الهادى المدراسى الحيدرآبادى له ولولده محمد عبد
المجيب سلمهما الله تعالى فحدثتهما بذلك امتثالا لقول النبى صلى الله
عليه وسلم المرء مع من احب واحب الخلق الى الله انفعهم لعياله وان لم اكن
اهلا لما ذكر - ولكن للمحبة والاحاديث التى يرحل اليها - واْرويه
عن جملة مشائخ منهم السيد على ظاهر المدنى كما هو فى ثبته ومنهم
الشيخ فالح الحجازى المدنى كما هو فى ثبته - ومنهم الشيخ عبد الرحمن
سراج مفتى الاحناف بمكة ومنهم السيد عمر بن احمد لبار عن والده عن
مشائخه ومنهم الشيخ اسماعيل بن محمد نواب عن السيد الشريف
محمد ناصر عن مشائخه ومنهم الشيخ ابو النصر الشامى ومنهم السيد
محمد بن عبد الكبير الكتانى واخوه السيد محمد عبد الحى عن مشائخهم
كما هو مذكور فى ثبتهم - واجيزهما ايضًا فى الحديث والتصوف
والتفسير وغير ذلك من العلوم النافعة عن سيدى وشيخى مفتى
مكة العلامة سيدى احمد بن زين دحلان كما اجازنى

بشرطه المعتبر عند اهله وهو التثبت فى العلم وعن سيدى مفتى مكة السيد
احمد بن عبدالله الميرغنى الحنفى وفى الاوراد والاذكار والتصوف
خصوصا احياء علوم الدين والطريقة العلوية - اجيزهما بما ذكر
عن سيدى وشيخى واستاذى الحبيب فضل بن علوى بن سهل مولى الدويلة
وعن سيدى وشيخى الحبيب عبدالله بن محمد الحبشى وعن سيدى
عمر بن حسن الحداد وعن سيدى العلامة السيد عيدروس بن
حسن العيدروس وغيرهم فهما مجازان فى الاذكار والاوراد
كما هو منقول فى سيرهم وطريقتهم ولا ينسانى من صالح دعواتهما فى
خلواتهما وجلواتهما واوصيهما ايضًا بما اوصى به الله انبياءه
واولياءه وكافة عباده المؤمنين وهى تقوى الله فى السر والعلن وهى
له ولاولاده ومن يحبه ممن له اسوة وقدوة - وآخر دعونا ان
الحمد لله رب العلمين اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد - قاله
بفمه وامر برقمه راجى العفو من ربه وشفاعة جده المختار
سالم بن عيدروس البار العلوى طريقة الشافعى مذهبا
كان ذلك فى بلد الله الحرام بجبل كعبة فى شهر رجب سنة ١٣٢٢

الشيخ الثامن

ومن مشائخنا المثبين مولانا العالم الفاضل المجتهد الكامل
الشيخ محمد سعيد بن عبد الله القعقاعي القرشي الأذ
المدرس بالمسجد الحرام أدام الله افاضاته. سمعت
منه الحديث الأولية الحقيقية بالمشافهة وهو يرويه كذلك عن
الشيخ جمال الحنفي عن الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار بسنده وأجازني وولدي بمروياته كلها واذن لي في اجازة
من شئت وذلك في الثامن من رجب سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين
وهو اخذ عن الشيخ السيد عبد الله بن محمد كوشك المكي السابق

كوچک

ذكره واخذ عن الشيخ علي بن احمد حبيش الزهبيني الشافعي عن
الشيخ ابراهيم الباجوري والشيخ مصطفى المبلط والشيخ ابراهيم السقا
والشيخ محمد الدمنهوري الازهري واخذ عن الشيخ محمد سعيد
المعروف بقاضي المخا عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد ابن
العلامة السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل
الزبيدي عن ابيه السيد محمد عن جده باسانيده وقد سبق ذكرهم
وصورة اجازته. بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد لله رب العلمين

والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا وسندنا ومولانا محمد
وعلى اله وصحبه اجمعين وعلى التابعين وتابعيهم باحسان الى يوم
الدين اما بعد فقد حضر عندى وسمع منى وتلقى عنى اخونا
الفاضل عبد الهادى وابنه عبد المجيب سلمهما الله تعالى
ونفع بهما وطلبا منى ان اجيزهما بما قرأ وسمع خصوصا وبجميع
مروياتى عموما فاجبتهما واجزتهما بجميع ما تجوز لى روايته و
تصح لى درايته من تفسير وحديث وفقه واصول ونحو وصرف ومعان
وبيان وزهد وتصوف وبجميع كتب المعقول والمنقول حسبما
رويته ما بين قرأة وسماع واجازة عن المشائخ الاجلاء الاعلام
النبلاء الكرام منهم الشيخ العلامة والقدوة الفهامة مولانا السيد
عبد الله بن محمد كوشك المكى الحنفى الامام بالمسجد الحرام والعلامة
الفهامة الشيخ محمد سعيد المعروف بقاضى المخا والعلامة الاستاذ
على بن احمد حُبَيش التَوَهَبِينى الشافعى وغيرهم رحمهم الله تعالى
ونفعنا بعلومهم يروى الاول عن الشيخ عابد السندى المدنى
وغيره باسانيده المذكورة فى ثبته المسمى بحصر الشارد ح

ويروى الثاني عن مفتي زبيد السيد سليمان بن محمد بن العلامة الفهامة
المسند السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر الاهدل الزبيدي
بروايته عن ابيه عن جده باسانيده المذكورة في كتابه النفس اليماني
وفي ثبت جده السيد يحيى وغيره ح ويروى الثالث عن البرهان
ابراهيم السقا الازهري والبرهان الباجوري والشمس الدمنهوري
وغيرهم واسانيدهم معلومة مشهورة بين العلماء الاخيار اشتهار
الشمس في رابعة النهار اجزت المذكورين برواية جميعها عني
اجازة عامة مطلقة تامة بالشرط المعتبر عند اهل الحديث والاثر
واوصيهما بما اوصي به نفسي من ملازمة التقوى في السر والنجوى
وان لا ينساني ومشائخي من صالح دعواتهما في خلواتهما وجلواتهما
بحسن الختام والفوز برضى الملك العلام وصلى الله وسلم على خاتم
الانبياء والمرسلين وعلى ال كل منهم وصحبهم اجمعين والحمد لله رب العالمين
املاه بفمه وامر برقمه المفتقر الى رحمة ربه القريب المجيب محمد سعيد
اديب بن المرحوم عبد الله اديب المكي الحنفي خادم العلم بالمسجد الحرام



٩ الشيخ التاسع

وممن اجازني باللفظ والكتابة من مشائخنا المكيين

مولانا الفاضل الورع الارشد الشيخ اسعد ابن العلامة

المرحوم العارف الشيخ احمد الدهان الحنفي دامت بركاته

عــه ١٣ رمضان ١٣٢٣ يوم الاربعاء ١٣ ابريل

سمعت منه الحديث الاولية واجازني بسائر مروياته مرتين كما اجازه بذلك شيخه[1] الشيخ محمد ابو النصر بن السيد عبد القادر بن السيد صالح بن السيد عبد الرحيم الخطيب الجيلي الحسني الدمشقي الشافعي عن[2] والده السيد عبد القادر عن[3] جده لامه الشيخ خليل الخشه عن[4] الشيخ محمد خليل الكاملي عن محدث الشام الشيخ اسمعيل العجلوني عن مشائخه الاعلام

واخذ شيخنا اسعد الدهان عن[1] العلامة الشيخ حسين الجسر[ه] الطرابلسي عن[2] العلامة الفاضل السيد علاء الدين عابدين عن[3] والده خاتمة المحققين السيد محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار حاشية الدر المختار عن[4] مشائخه الاعيان منهم العلامة خاتمة المحدثين الشيخ محمد بن الشيخ عبد الرحمن الكزبري ومنهم الشيخ الهمام والمسند الامام العلامة احمد بن عبيد الله العطار ومنهم الامامان العلامتان الشيخ

[ه] الجسر هو المشهور وبهذا اللفظ كما هو المذكور في صورة اجازته في ٢٢ عيد

ابراهيم النابلسي وشقيقه الشيخ عبد القادر النابلسي وهما يرويان
عن جدهما الشيخ عبد الغني النابلسي **ومنهم** العلامة الشيخ محمد
سعيد الحموي وهو اخذ عن الشيخ احمد الملوي والشيخ محمد الحنفي والشيخ
احمد الجوهري والشيخ ابي الطيب المغربي المدني والشيخ عبد الرحمن
العيدروس وعن الشيخ علي افندي بن صادق بن محمد بن ابراهيم
الداغستاني المتوفى سنة ١١٩٩ بالمدينة وهو اخذ عن الشيخ محمود بن عبد الله الانطاكي
عن الشيخ محمد بن علي الكاملي عن الشيخ خير الدين الرملي واخذ
الشيخ علي افندي ايضا عن الشيخ عبد الكريم الآمدي والشيخ ايوب
الداغستاني ثم رحل الى الحجاز وجاور مدة واخذ عن الشيخ محمد حيات
السندي عن الشيخ عبد الله البصري واخذ الشيخ محمد سعيد الحموي عن
الشيخ محمد التافلاتي المغربي الآتي ذكره وعن حسن الحموي بن كنّ[illegible]
مصغرا والشيخ منصور الحلبي الخلوتي والشيخ صالح الجينيني **ومنهم**
العلامة الشيخ الامير الكبير والشيخ صالح الفلاني المدني **ومنهم**
العلامة الفقيه الشيخ هبة الله البعلي شارح الاشباه والنظائر
وهو عن الشيخ صالح الجينيني **ومنهم** الامام الكامل والهمام الفاضل

العلامة الشيخ ابو الفضل محمد شاكر بن علي بن سعد بن علي بن سالم العمري الحنفي الشهير والده بالعقاد المتوفى سنة ١٢٢٢ه قال الشيخ ابن عابدين رحمه الله تعالى في ثبته لازمته مدة مديدة - وخدمته اياما سعيدة - وقرأت عليه كتبا عديدة - ورسائل مفيدة - وكان احفى بي من الوالد على الولد داراني اكراما لم اره قط من احد - وبذل جهده في نفعي واسدا الي ما اشكره ليس في وسعي - وادناني منه دون غيري وصار اولى مني بامري - فجزاه الله تعالى عني كل خير - ووقاه كل اسى وضير واحسن الله تعالى اليه وكثر خيره - وجعل في اعلى الفراديس مقامه ومقره - وبارك للمسلمين في حياته - وفي ايامه السعيدة واوقاته - وجعلني لا اخرج يوما عن امتثال امره - وادام لساني رطبا بثنائه وطيب ذكره - وبالدعاء له عقيب الصلوات - وفي الاماكن المطهرات والاوقات الفاضلات - وقال في موضع اخر في ترجمته هو الشيخ الامام الاوحد - والفاضل الهمام الامجد - فريد العصر - ويتيمة الدهر - من انتهت اليه الرياسة في العلوم وصار المرجع فيهما من منطوق ومفهوم - سليل السادة الامجاد

وملحق الاحفاد بالاجداد - المحقق المدقق مولانا وشيخنا المرحوم السيد
محمد شاكر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری الشهیر والده بالعقاد
وبابن مقدم سعد الحنفی الدمشقی الخلوتی یتصل نسبه بسیدنا عمر بن
الخطاب رضی الله تعالی عنه الی ان قال والحاصل انه کان من افراد
عصره - وبرکة اهل مصره - وقد من الله تعالی علیّ بخدمته سبع سنین
وقرأت علیه کتبا عدیدة وکان یحبنی حبا شدیدا - ویکرمنی اکراما
مزیدا - وافتتح لی مرارا انی اعز علیه من اولاده - وقصد مرة ان
یزوجنی بنته فما قدر الله ذلك لامتناع والدی خوفا علی ان
اغضبتها یوما ان اقع فی غضبه مما لا تخلو عنه الجبلة الانسانیة وکان
قائما بموردی ومهماتی فجزاه الله تعالی عنی خیر الجزاء وجمعنی وایاه
تحت ظل عرشه یوم لا ظل الا ظلة وجعل قبره روضة من ریاض الجنة
امین انتهی وهو اخذ عن مشائخ اجلة کثیرین - منهم العلامة الامام
الشیخ عبد الرحمن بن محمد بن زین الدین الدمشقی الشافعی الشهیر
بالکزبری المتوفی سنة ۱۱۸۵ ومنهم ابنه العلامة محدث زمانه - وفرید عصره
واوانه - برکة اهل الشام - وعمدة السادة الاعلام - الشیخ محمد بن

عبد الرحمن الكزبري المتوفى سنة ١٢٢١ لازمه مدة تقرب خمسين عاما وقرأ عليه
كتبا عديدة ومنهم الشيخ الامام فقيه زمانه ووحيد اوانه
المنلا علي بن محمد بن سالم التركماني الحنفي امين فتوى بدمشق الشام
المتوفى سنة ١١٨٢ وهو اخذ عن الشيخ عبد الغني النابلسي وعن الشيخ محمد عقيلة
الحنفي المكي وعن الشيخ صالح الجينيني وهو عن والده الشيخ ابراهيم
عن العلامة الشيخ خير الدين ومنهم الشيخ احمد بن عبد الله بن
احمد البعلي مفتي الحنابلة في دمشق المتوفى سنة ١١٨٩ وهو اخذ عن الشيخ محمد
ابي المواهب في سنة ١١٢٥ وعن حفيده بعد وفاته الشيخ محمد المواهبي
وعن الشيخ عبد القادر التغلبي وعن الشيخ عواد الكوري وعن
الشيخ مصطفى اللبدي وعن الشيخ اسماعيل العجلوني وهؤلاء
المشائخ كلهم اخذوا عن الشيخ ابي المواهب المذكور واخذ الشيخ
احمد البعلي ايضا عن الشيخ عبد الغني النابلسي والشيخ محمد الكاملي
وولده الشيخ عبد السلام وغيرهم ومنهم العلامة الشيخ المعمر علي بن محمد
ابن علي بن سليم الشافعي الدمشقي الصالحي الشهير بالسليمي المتوفى سنة ١٢٠٠ و
هو اخذ عن علماء معتبرين وجماعة متقنين كالاستاذ الشهير والعارف

ش اي بعد وفاة الشيخ محمد ابي المواهب ١٢ سنه الشيخ محمد بل احمد حفيده ١٢ عبد الهادي غفر له

الكبير سيدى عبد الغنى النابلسى وولده الشيخ اسماعيل والشيخ
محمد بن عقيلة والشيخ احمد المقدسى وغيرهم ومنهم الشيخ العلامة ابرهيم
ابن خليل بن ابراهيم الغزى الشهير بالصايحانى المتوفى سنة ١١٩٧ وهو اخذ عن
الشيخ سليمان المنصورى الآخذ عن الشيخ عبد الحى عن الشرنبلالى
واخذ ايضا عن الشيخ محمد ابى السعود محشى مسكين الآخذ
عن ابيه وهو عن الشيخ شاهين عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن
الشيخ حسن المقدسى الآخذ عن الاسقاطى عن الشيخ عبد الحى
عن الشرنبلالى واخذ ايضا عن الشيخ حسن الجبرتى الحنفى والشيخ
عمر الطحلاوى المالكى ومنهم الشيخ الامام الحبر الهمام الشيخ مصطفى
ابن احمد بن محمد بن سلامة المعروف باللقيمى الدمياطى ثم الدمشقى
المتوفى سنة ١١٧٧ وهو اخذ عن جده لامه العلامة محمد بن محمد البديرى الدمياطى
الشهير بابن الميت وارتحل لدمشق وتوطنها وللحجاز ومصر والقدس
واخذ عن الشيخ عبد الله البصرى والشيخ محمد الوليدى والشيخ محمد
ابن الطيب المغربى واحمد بن عبد الفتاح الملوى ومحمد بن سالم الحفنى
والعماد اسماعيل العجلونى واخذ عن سيدى عبد الغنى النابلسى

وسيدى مصطفى البكرى الصديقى وغيرهم ومنهم الشيخ الامام العلامة
محمد بن احمد بن محمد بن خير الله البخارى الاصل والشهرة الحنفى
الاثرى المحدث نزيل بلدة نابلس المتوفى سنة ١٢ وهو اخذ عن جماعة
معتبرين منهم الشريف الفاضل حسن بن عبد الرحمن عيديد العلوى
نزيل ثغر مخا الآخذ عن الشيخ حسن العجيمى وعبد الله بن سالم البصرى
ومنهم الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ ابراهيم الكورانى
ومنهم السيد المحدث نفيس الدين ابو الربيع سليمان بن يحيى بن عمر
الاهدل الحسنى الزبيدى ومنهم الشيخ محمد جمال الدين بن محمد
الواسطى الزبيدى الحنفى والامام المسند المعمر الشمس محمد بن عبد
ربه المليكى المالكى القاهرى الشهير بابن الست والمسند المعمر عفيف الدين عبد الله بن
موسى الحريرى الشافعى المحلى والشمس محمد بن محمد البافاقى الشافعى النابلسى وغيرهم
ومن مشائخ العلامة محمد شاكر الفقيه الفاضل المعمر السيد منصور بن
مصطفى السرمينى الحسنى الحلبى الخلوتى النقشبندى الحنفى المتوفى سنة ١٢٠٠ و
هو اخذ عن الشيخ احمد الملوى والعارف محمد الحفنى وعن الشيخ محمد
حيات السندى نزيل المدينة المنورة وغيرهم ومنهم العلامة

شيخ الاسلام حافظ اسماعيل بن محمد القسطنطيني الحنفي الشهير بتاب
زاده المتوفى سنة ١٢٠ ومن اجل مشائخه الشيخ محمد بن حسن بن همات الحنفي
الشامي والشيخ عمر بن احمد باعلوي السقاف ابن بنت الشيخ عبد الله
ابن سالم البصري وهما يرويان عن الشيخ عبد الله البصري ومنهم العلامة
الشيخ ابراهيم بن مصطفى بن ابراهيم الحلبي المتوفى سنة ١١٩٠ وهو اخذ عن
السيد على ابن مصطفى بن حسن السيواسي الحنفي الضرير المصري وعن
الشيخ محمد ابي المواهب الحنبلي وعن الملا الياس الكوراني عن الشيخ
عبد الغني النابلسي وعن الشيخ احمد الغزي وتوجه الى الحج فاخذ
عن الجمال عبد الله ابن سالم البصري المكي والشيخ ابي طاهر بن
ابراهيم الكوراني المدني والشيخ محمد حيات السندي واخذ
في مصر عن الشيخ موسى الحنفي والشيخ سليمان المنصوري مفتي الحنفية
وعن الشيخ سالم النفراوي والشهاب احمد الملوي وغيرهم ومنهم العلامة
الشيخ عطية بن عطية البرهاني الشافعي المصري الاجهوري البصير
المتوفى سنة ١١٩٠ كان علامة فقيها متبحرا في العلوم قيل انه كان يحضر في
درسه ما ينوف خمسمائة طالب وله مؤلفات نافعة منها

حاشية عظيمة على تفسير الجلالين وحاشية على مختصر السنوسي في المنطق و
حاشية على شرح الفية العراقي في مصطلح الحديث لشيخ الاسلام حاشية
على شرح السلم للملوي وهو اخذ عن الشهاب احمد الملوي والسيد علي
الضرير السيواسي وعن الشمس محمد بن احمد حجازي العشماوي عن
ابي العز العجمي وغيرهم ومنهم الامام العلامة والاوحد الفهامة خاتمة
المحققين الشيخ محمد بن احمد بن سالم بن سليمان السفاريني النابلسي
الحنبلي المتوفي سنة ١١٨٨ وهو اخذ عن العارف الشيخ عبد الغني النابلسي والشمس
محمد بن عبد الرحمن الغزي والشيخ عبد الرحمن المجلد الحنفي والشيخ مصطفى
ابن مصطفى السواري وغيرهم وله مؤلفات كثيرة منها شرح ثلاثيات
مسند الامام احمد في مجلد ضخم المسمى بنفثات صدر المكمد لشرح ثلاثيات
المسند وكشف اللثام بشرح عمدة الاحكام مجلدان ومختصر موضوعات ابن
الجوزي في مجلد ضخم ومعارج الانوار في سيرة النبي المختار شرح نونية
الصرصري مجلدان وتحبير الوفا بسيرة المصطفى صلى الله عليه وسلم مجلد ضخم
والبحور الزاخرة في علوم الآخرة ونتائج الافكار لشرح سيد الاستغفار
والجواب المحرر في الكشف عن حال الخضر والاسكندر والدر المنظم في

هو شيخ الاسلام ١٢ عبد

مولانا الشيخ مصطفى

فضل شهر المحرم و[١٠]قرع السياط في قمع اهل اللواط و[١١]التحقيق في بطلان
التلفيق و[١٢]بغية النساك في فضل السواك و[١٣]رسالة في بيان الثلاث
وسبعين فرقة والكلام عليها و[١٤]اللمعة في فضائل وخصائص يوم الجمعة
وله مؤلفات[له] غير ذلك ومنهم العلامة الشيخ محمد بن محمد التافلاتي
المغربي المالكي ثم الحنفي مفتي القدس الشريف المتوفى [سنة ١١٩١] وكان عجيبا
في الذكاء والفهم وسرعة التاليف والنظم قال العلامة محمد ابن
عابدين في ثبته حتى اخبرني سيدي انه مرة ضاف في حلب عند
تلميذه العلامة الشيخ محمد العقاد فقلق ولم ينم تلك الليلة فجعل يدور
في صحن الدار فرأته الجارية فاخبرت سيدها بذلك فسأله فقال له قلقت
في هذه الليلة فنظمت عقود العهود في ستمائة بيت وانه قلب الفية
ابن مالك وجعلها مدحا في سيدي العارف السيد مصطفى البكري
في يوم وليلة وله تاليف كثيرة ناهزت الثمانين منها كتاب في الفقه

له منها القول العلي في شرح اثر امير المؤمنين علي [رض] وشرح منظومة الكبائر الواقعة في الاقناع
ونظم الخصائص الواقعة فيه ايضا والمنح الغراميه في شرح منظومة ابن فرح اللامية و
لوائح الافكار السنية في شرح منظومة الامام الحافظ ابي بكر بن ابي داؤد الحائية مجلد وغير
ذلك وقد مر ذكره في بيان سند شيخنا الشيخ الحبيب حسين الحبشي رحمه الله تعالى ١٢
عبد الهادي غفر الله له آمين

سماه منهج النعمان من مذهب النعمان نحو عشرين كراسا الف فى تسعة وثلاثين يوما فى اسلامبول واخذ العلوم عن مشائخ معتبرين كالشهاب احمد الملوى والشهاب احمد الجوهرى والعارف محمد الحفنى والشيخ عمر الطحلاوى المالكى وهذه صورة الاجازة التى اجاز للشيخ محمد شاكر نظما بسم الله الرحمن الرحيم ـ

ساحمد رب العرش حمد مبادر ... واشكره شكرا جميل المآثر

واهدى صلوة مع سلام مؤبد ... لاحمدنا المحمود شمس المظاهر

وآل وصحب ما تواتر عنهم ... حديث صحيح بين اهل المحابر

وبعد فعلم الدين اجمل مقتنى ... واحسن مكسوب لاهل البصائر

ولاسيما علم الحديث فانه ... محط رحال الراسخين الاكابر

ولا زالت الاعلام تسعى بهمة ... الى نيله كى يغنموا للمفاخر

وكان النجيب البهنسى محمد ... لبيب الحجا قد لقبوه بشاكر

له همة حسناء فى نيل رفعة ... وتحصيل علم الدين منهاج فاخر

وجاء لدينا كى يجوز اجازة ... بمرويينا فى كل باد وحاضر

وما كنت اهلا للاجازة انما ... اذا قل ظل تام ذيل لناظر

اجازة العلامة محمد الدفراوى للعلامة الشيخ محمد شاكر شيخ العلامة محمد امين عابدين نظما

واشهد ربي قد اجزت بما لنا	روايته من كابر بعد كابر
وما لي من نثر ونظم وان يكن	كلا شيئي بالشرط المحمي لناصر
وارجو دعاء منه على تنالنى	عناية لطف بين اهل المخابر
والى الفقير التافلاتي محمد	سنا حمد رب العرش حمد مبادر

في ٢ شعبان سنة ١١٧٥ انتهى

مشائخ الشيخ محمد شاكر

ومن مشائخ العلامة محمد شاكر – الشيخ محمد بن سليمان الكردي المدني الشافعي والسيد عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس والشيخ محمد ابن محمد بن عبد الله المغربي المدني المالكي والشيخ ابو الحسن بن محمد صادق السندي الصغير المدني والشيخ عبد الرحمن بن محمد المفتي الحنفي المكي والشيخ شهاب الدين احمد الملوي والشهاب احمد بن عبد الكريم الخالدي الشهير بالجوهري والشيخ محمد بن سالم الحفناوي وكتب الشيخ محمد شاكر للشيخ محمد امين عابدين اجازتين احداهما نظم والاخرى نثر – وصورة النظم بسم الله الرحمن الرحيم –

اجازة الشيخ محمد شاكر للعلامة محمد امين عابدين نظما

الحمد لله المجيد الهادي	حمدا ابديا جل عن نفاد
ثم صلوة مع سلام ابدا	على النبي المصطفى محمد

واله وصحبه الكرام … اولى التقى والفضل والانعام

وبعد فاعلم ايها المهذب … بان علم الدين اصل طيب

لا سيما علم الحديث والاثر … وفقه نعمان الامام المعتبر

وكان ممن جد في ذا الشان … السيد المفضال ذو الاتقان

محمد امين ابن عمرا … من حيث بعايدين اشتهرا

لازمني في مدة مديدة … قراءة لكتب عديده

ما بين فقه وحديث شافي … وعلم نحو وبيان صافي

ومنطق وعلم اداب جلا … وضع عروض والقوافي قد تلا

ثم ابتغى مني ان اجيزه … وان ابين في الورى بريزه

هذا واني لست من فرسانها … ولا من الحائم في ميدانها

لكنما التشبيه بالكرام … اهل التقى والسادة الاعلام

طريقة مسلوكة مندوبه … وبغية محمودة مرغوبه

هذا واني قد اجزته بما … ارويه حقا عن فحول العلما

من الصحيحين وما في السنن … ومسند النعمان ذي القدر السني

عن شيخنا العلامة المعروف … بالكزبري محمد الموصوف

عن شيخه والده الامام ... عن شيخه قطب الورى الهمام

عبد الغنى العارف النابلسى ... حاوى المعالى والمقام القدسى

عن نجم افق الشام عن بدر السما ... عن شيخ الاسلام رئيس العلما

عن خاتم الحفاظ ذاك ابن حجر ... اعنى الامام المعتنى والمعتبر

بالسند المتصل المختار ... الى النبى الهاشمى المختار

كذاك بالفقه العظيم الشان ... فقه الامام الاعظم النعمان

اروبه عن شيخى امين الفتوى ... منلا على الحاوى الهدى والتقوى

عن شيخه عبد الغنى النابلسى ... ذى الرتبة العليا فقيه النفس

عن شيخه والده اسماعيلا ... العادم النظير والمثيلا

عن شيخه العلامة الاجل ... شرنبلالى امام الكل

بالسند المتصل البيان ... الى الامام الاعظم النعمان

واننى اوصيه بالاخلاص ... وبالدعاء لى بالاخلاص

من آفة الريا وقصد السمعة ... فانها مطفئة للشمعة

واننى محمد الملقب ... بشاكر بين الورى نتسب

ابن على بن سعد بن على ... السالمى الحنبلى العمرى

	نادیت ارخ جاه یمن ظهر ١٢١٧ھ		وحين اتمامی القوانی كالدرر	

فی صفر ۱۲۱۷ھ وختمہ مکتوب فیہ عبدہ شاکر

صورة الاجازة

وصورة الاجازة النثریة فی مسلسلات ابن عقیلة قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انار بسلسلة مشکوة انوار جمالہ الکائنات وعمت

مسلسلات رحمتہ جمیع افراد الموجودات والصلوة والسلام علی

من ہو الواسطة العظمی فی وصل کل منقطع بامدادات الربانیات

وعلی الہ واصحابہ اولی المآثر الفاخرات صلوة وسلاما دائمین

بدوام الارض والسماوات ما کان الاسناد للرجال اقوی

من الانساب الجلیات۔ اما بعد فقد سمع منی ولدی القلب الزکی

الالمعی والحافظ اللوذعی المستمسک بالعروة الوثقی من الدین

السید محمد عابد بن جمیع ہذہ المسلسلات بصفات تسلسلہا

حسب الامکان فصافحتہ وشابکتہ وقرأت علیہ سورة الصف

وہو یسمع واضفتہ علی الاسودین ولقنتہ الذکر والبستہ الخرقة

وناولتہ السبحة وعددت فی یدہ وغیر ذلک مما امکن واذنت لہ

ان یرویہا عنی بحق روایتی لہا عن الشیخ الامام المحدث

البحر الذى بجواهر الآثار والاسناد هو الحرى سيدى الشيخ محمد الكزبري متعنى الله تعالى والمسلمين بطول حياته واعاد علي وعليهم من صالح دعواته بحق روايته لها عن والده المرحوم المسند الجامع الشيخ عبد الرحمن الكزبري بحق روايته لها عن مؤلفها الشيخ الامام المسند المحدث الشيخ محمد عقيلة امدنا الله تعالى بامداده ووالى علينا جميع هباته واذنت له ان يروى عنى ايضا كل ما يجوز لى روايته عن شيوخى الاعلام - بلغهم الله الجنة دار المقام - وحشرنا فى زمرتهم تحت لواء المظلل بالغمام - عليه افضل الصلوة واتم السلام - واوصيه بتقوى الله تعالى فى سره وعلانيته والقيام على محافظة شريعته - وارجوه دوام تذكرى ومن ينتمى الى واحبائى بالدعوات الصالحة على الدوام - لاسيما بالعفو والعافية وحسن الختام - نعم الامر كما ذكر

الفقير محمد شاكر بن على العقاد عفى عنه

يقول الجامع المسكين ومن حسن الاتفاق ان شيخى اسعد الدهان ايضا كتب لى الاجازتين كما كتب الاجازتين الشيخ العلامة محمد شاكر

للعلامة محمد عابدين رحمهم الله تعالى۔ **وهذه صورة الاجازة**
الاولى التى كتبها لى شيخنا العلامة الشيخ اسعد الدهان
دام مجده بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين و الصلوة
والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين و
بعد فقد وصل الى **مولاي العالم العامل الشيخ ابو سعيد محمد**
عبد الهادى ابن الشيخ عبد الكريم المدراسى الحيدر آبادى
وطلب منى ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية وغير ذلك من
مطلوبه وانى اجزت العلامة المذكور بعد ان اسمعته الحديث
الاولية ۔ وانى سمعته عن سيدى العلامة السيد محمد ابى
النصر بن العلامة السيد عبد القادر بن السيد صالح ابن السيد
عبد الرحيم الخطيب الجيلانى الحسنى الدمشقى عن والده السيد عبد
القادر المذكور عن جده لامه الشيخ خليل الخشة عن الشيخ محمد
خليل الكاملى عن محدث الشام الشيخ اسماعيل العجلونى بسنده
وقد اجزت الزاهد المتواضع المذكور اجازة عامة بجميع مروياتي

صورة الاجازة الاولى من شيخى اسعد الدهان

له وقد حفظ اثنى عشر الف حديثا كذا قال شيخنا الحبيب حسين الحبشى رحمة الله عليه
محمد عبد الهادى غفر له

والمرجو منه ان لا ينساني من صالح الدعاء لا سيما بحسن الختام - و
حمد الله في البدء والختام - وحرر في ١٤ من رمضان من
سنة ١٣٢٤ من الهجرة النبوية على مهاجرها افضل الصلوة وازكى
السلام - الامر كما ذكر فيه وانا الفقير راجي اللطف الخفي
اسعد بن احمد الدهان الحنفي المكي عفى الله عنه -



صورة الاجازة الثانية

وصورة الاجازة الثانية بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين - الحمد لله
وصلى الله على سيدنا محمد رسوله وعلى اله وصحبه اجمعين اما بعد
فقد اجزت العالم العامل الفاضل الكامل **الشيخ عبد الهادي**
ابن الشيخ عبد الكريم المدراسي بثبت خاتمة المحققين المرحوم المبرور
الشيخ محمد امين عابدين رحمه الله تعالى كما اجازني به شيخي
وسندي الشيخ حسين الجسر الطرابلسي عن الشيخ علاء الدين عابدين
عن والده الشيخ محمد امين عابدين المذكور واوصيه بتقوى الله تعالى
وحفظ شرف العلم الشريف وذكري بالدعوات الصالحين نفعه الله
تعالى ونفع به آمين - ٢١ شوال سنة ١٣٢٤ھ - راجي الغفران

اسعد بن احمد الدهان عفی اللہ عنہ (اسعد دهان)

(١٠ الشيخ العاشر)

ومن مشائخنا المكيين العالم الفاضل التقي الكامل مولانا المعظم وشيخنا المكرم الشيخ محمد سعيد بن محمد اليمنى المكى الشافعى الامام بمقام ابراهيم على نبينا وعليه الصلوة والسلام المدرس بالمسجد الحرام دامت بركاته ـ سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجازني بجميع مروياته باللفظ فقط وذلك في يوم عيد الفطر سنه ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة بعد الالف وهو اخذ عن الشيخ السيد احمد دحلان وعن تلميذه الشيخ بكرى شطا وعن الشيخ عبد الحميد الداغستانى والشيخ ابى خضير وهو عن الشيخ عبد الفتاح الكفراوى عن الشيخ الشرقاوى وقد مر ذكر مشائخ هؤلاء الاعلام ـ

العلامة الشيخ السيد عمر بن السيد محمد شطا الدمياطي
المكي الشافعي اعاد الله علينا بركاته - اخذ اكثر العلوم من
الصرف والنحو والاصول والفروع والفقه والحديث والتفسير وغير
ذلك من بقية العلوم والفنون عن علامة الزمان السيد احمد بن
زيني دحلان شيخ العلماء بالبلد الحرام زادها الله تشريفا وتكريما الى
يوم القيام - قال شيخنا مد ظله وقد لازمته رحمه الله تعالى حضرا
وزاملته سفرا وانا ابن خمس عشرة سنة الى ان هاجر الى المدينة المنورة
سنة ١٣٠
وتوفي بها وقد غسلته وكفنته ودفنته بقبره بيدي وهو ادبني
وعلمني واخذت عنه الطريقة الخلوتية وغير ذلك من الطرق
والاذكار انتهى وقد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية اول
ساعة اجتمعت به فيها في المسجد الحرام يوم الجمعة سيد الايام
تجاه البيت الامين وذلك في التاسع من رجب الاصم سنة ١٣٢٤ سنة
اربع وعشرين وثلثمائة والف ودفع الى كتابه عقد اليواقيت الجوهرية
بيده وقال هذا الكتاب اجازني بجميع ما فيه شيخي عيدروس صاحب
الكتاب فاجزتك ان تروي عني بكل ما فيه من حديث وتفسير

وفقه وفروع واصول وغير ذلك من الطرق والاوراد والاذكار

فطالعته من اوله الى اخره بالاستيعاب وانتفعت به جدا بمنحة

الله الوهاب وله الحمد على هذه النعمة العظيمة والشكر له على حصول

هذه البركة الفخيمة وهو يروى عن العلامة السيد احمد دحلان

عن العلامة عثمان الدمياطى عن اشياخه الشيخ الامير الكبير والشيخ الشنواني

والشيخ الشرقاوى ويروى ايضا عن العارف بالله السيد عيدروس

ابن السيد عمر عن والده عن الشيخين الامامين الشيخ ذى العوارف

والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار والشيخ الامام امام المقام ومفتى

الشافعية الشيخ محمد صالح الرئيس كلاهما عن السيد على بن عبد البر

الونائى وغيره كما تقدم ـ وهذا ما كتبه صاحب الكتاب اليواقيت

اجازة الى شيخنا العلامة المذكور ـ الحمد لله الذى جعل حسن الظن

مغناطيس الاسرار وخص به من عباده المتقين الاخيار ـ و

صلى الله وسلم على سيدنا محمد القائل لو اعتقد احدكم فى حجر لنفعه

وعلى آله وصحبه وتابعيه ممن كان معه ـ من الفقير الى عفو ربه

القدوس ـ عيدروس بن عمر بن عيدروس ـ الحبشى عفى الله عنه

كما اجاز الشيخ السيد عيدروس الى الشيخ السيد بكر شطا

يخص الجناب الفخيم والمقام الكريم السيدان العلامتان من نورهما
اشرق وسطع عمر وابوبكر ابناء السيد محمد شطا حفظهما الله و
متع بهما واجزل لهما العطا آمين رب العالمين - السلام عليكم و
رحمة الله وبركاته وعلى من لديكم من الآل والاولاد والامجاد وكافة اهل المحبة
والوداد - وقد وصلني كتابكم الكريم - الذى هو ابهى من الدر النظيم -
وطلبتم من الحقير الاجازة وليس هو بالاهل فيمن درى حقيقة
الامر ولكن حسن ظنكم اوجب علينا الاسعاف وصدر رقم ما طلبتم
تغضوا عين الفضل عن ما فيه من الخلاف - ولا تزالوا باذلى الدعا
فى مواطن الاجابة خصوصا فى الملتزم جوار بيت الله المكرم - و
اطلبوا لنا ممن توسمتم فيه الصلاح هذا ودمتم فى حفظ الله
وزين رعايته - ويسلموا عليكم من لدينا الولد العلامة على بن محمد
الحبشى وولدنا محمد وابنه احمد والسيد ابوبكر بن عبد الرحمن
الملقب منصب السواحلى وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله
وصحبه وسلم - تم تحريره يوم الاربعاء حادى عشرين شوال سنة ١٣٠٦
ستة وثلثمائة والف - **وهذه صورة اجازة له**

صورة اجازة السيد عيدروس لشيخي السيد عمر شطا

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى جعل الاسناد ورفعه الى اشرف
العباد من اجل المطالب للطالب - اذ هو من النعم التى اختصت
بها الامة المحمدية وكان من اسنى المطالب - واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له ولا نظير ولا مغالب - واشهد ان سيدنا
محمد الذى اختصه الله بما لم يعط لسواه من الاقارب والاجانب
صلى الله وسلم عليه وعلى آله الاطائب - وصحبه النجوم الغياهب
اما بعد فانه لما كان اهل الفضل والعلم وارباب الاجازات
والافادة والحكم يتنافسون فى اتصال الاسناد وتقوية ما لديهم
وكانوا فى غنية بما يتفضل الله به عليهم وجاد - سألنى الاجازة
السادة القادة ارباب الكمال والافادة عمر وابو بكر ابناء السيد
محمد شطا اجزل الله لنا ولهم من فضله وجوده العطا وطلبوا
ان تكون اجازة خاصة وعامة فى سائر العلوم والاذكار
والاوراد - وذلك حسن ظن منهما ان الحقير لذلك الشان
اهل - وانه من اهل الحجى والفضل - وليس الامر كذلك ولكن
اجبت مطلبهما - وسألت الله ان لا يخيب ظنهما - فاقول وعلى الله

ای العقل ١١ عبد

التكلان وهو المستعان انى اجزت السيدين المذكورين واولادهم
اجازة شاملة كاملة فى كل ما تجوز روايته وتنفع درايته
من منقول ومعقول وفروع واصول سيما علوم التفسير والتأويل
وعلوم السنة سيما الامهات الست وفى سائر العلوم فقهها
ونحوا وغيرهما من العلوم الشرعية كل ذلك بشرطه المعتبر عند
اهل الحديث والاثر وكذلك اجزت المذكورين فى سائر الاذكار
النبوية وفى الاحزاب السلفية من كل الاوراد المنسوبة الى
المشائخ الامجاد كما اجازنى بذلك عدة من العلماء الاعيان
باسانيدهم الثابتة القوية الحسان المتصلة بارباب الاثبات
من الائمة الثقات فمن اشياخنا سيدى ووالدى عمر بن
عيدروس عليه رحمة الملك القدوس فانى اروى عنه جميع
العلوم على سبيل العموم وهو يروى كذلك عن الشيخين الامامين
الشيخ الامام ذو المعارف والعوارف والاسرار عمر بن عبد الكريم
ابن عبد الرسول العطار والشيخ الامام الحبر الرئيس امام
المقام ومفتى الشافعية على مذهب ابن ادريس محمد صالح

الرئيس - رضى الله عنهما واخذهما معلوم لدى المجازين - واجل
من اخذ عنه السيد الامام على بن عبد البر الونائى - واسانيده
شهيرة - وله اثبات كثيرة - فليرجع اليهما من اراد رفع الاسناد
والمسئول من سادتى ان لا يخلوا الفقير وذويه من الدعاء
بالجوامع الكوامل خصوصا فى اوقات الاجابة ومحالها - واوصيهم
بتقوى الله تعالى التى هى عبارة عن امتثال اوامره واجتناب نواهيه
مع احسان العمل واكماله واخلاص القصد لله فيه - والحمد لله
رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين -
قاله بفمه وامر برقمه الفقير الى عفو ربه القدوس - عيدروس بن عمر
ابن عيدروس - الحبشى علوى عفى الله عنه بتاريخ يوم الاربعاء عشرين
من شوال عام الف وثلثمائة وست انتهى - **وهذه صورة اجازة**

صورة اجازة الشيخ عمر شطا ١٢

مولانا السيد عمر شطا المكى دام فيضه - بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله و
صحبه اجمعين **اما بعد** فقد اجزت **العالم الفاضل الكامل**
اخى الشيخ محمد عبد الهادى ابن عبد الكريم بكل ما ذكرنى

هذا الكتاب من طريقة السادة العلوية كما هو مقرر ومعلوم واجزته
ايضا بكل ما يجوز لي روايته ودرايته من معقول ومنقول بشرطه المعروف
عند اهله على ما هو مسطور كما اجازني بذلك بالكتابة قطب الواصلين
وامام العارفين الحبيب العارف بالله عيدروس بن عمر بن عيدروس
الحبشي صاحب التاليف وكذلك اجزته بما اجازني به العارف
بالله والدال عليه شيخ العلماء ومفتي الشافعية السيد احمد بن
السيد زيني دحلان المكي مولدا المدني وفاة كما اجازه به
شيخه الشيخ عثمان الدمياطي عن اشياخه الشيخ الامير الكبير
والشيخ الشنواني والشيخ الشرقاوي على ما هو مسطور في اسانيدهم
واوصي اخي بتقوى الله تعالى في السر والعلن وان لا ينساني واشياخي
من صالح دعواته في خلواته وجلواته واسئل الله تعالى ان
يطيل في عمره ويديم النفع به ويوفقني واياه بالعلم والعمل والزيادة
منه وان يمن علينا الجميع بحسن الختام عند حصول الحمام و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله وسلم وذلك في الثاني
والعشرين من شوال سنة ١٣٢٤ امر برقمه تراب اقدام طلبة العلم

والفقير محمد عمر بن محمد شطا الدمياطی۔

۱۲ الشیخ الثانی عشر

وممن اجازنی من مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل والفقيه الكامل الشيخ محمد بن عبد الله المنصوری مفتی المالكية الخطيب الامام المدرس بالمسجد الحرام نفع الله به المسلمين۔ اجازنی باللفظ اجازة مطلقة تامة بكل ما تلقاه من مشائخه الاعلام منهم العلامة الشيخ احمد الدمياطی مفتی الشافعية بمكة المكرمة ۱۲ والعلامة الشيخ احمد النحراوی واذن لی فی اجازة من شئت ودعا لی بالبركة والعلم والعمل الصالح وغير ذلك من حصول المراد۔ وذلك فی الخامس من شعبان المعظم فی الحرم المحترم سنة ۱۳۲۴ اربع وعشرين وثلثمائة والف من الهجرة النبوية علی صاحبها الف الف صلوة وتحية۔

ه يروی عن الشيخ ابراهيم الباجوری وغيره ۱۲

۱۳ الشیخ الثالث عشر

وممن مشائخنا المكيين زبدة الافاضل جامع الفضائل العالم العامل۔ الصالح المتورع مولانا الشيخ محمد تفضل الحق الحنفی المهاجر المكی دامت بركاته۔ اجازنی بمروياته كلها وهو اخذ عن العلامة المحدث الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری

الخزرجي السهارنفوري المكي عن خاتم المحققين العلامة الشيخ عبد الله سراج عن محمد بن هاشم الفلاني عن مشائخه المذكورين سابقا.

وهذه صورة اجازته بخط المبارك - الله اكبر بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العٰلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه اجمعين اما بعد فقد طلب مني العالم الفاضل المدقق الكامل الواعظ الناصح التقي الناسك مولانا الشيخ عبد الهادي ابن الحاج عبد الكريم المدراسي سلمه الله تعالى ونفع به المسلمين آمين - ان اجيز له بالكتب الستة وبكل ما يجوز لي روايته - فاقول تحسينا للظن وان كنت لست اهلا لذلك قد اجزت له بان يروى عني الكتب الستة وغيرها من كتب الحديث والتفسير وسائر ما يجوز لي روايته ودرايته اجازة عامة كما اجازني بذلك مشائخي الاعلام منهم العلامة المحقق والفهامة المدقق المهاجر الى بلد الله الحرام

الفُلاَّني نسبة الى فُلاَّن موضع بالسودان واقليم واسع بها يقال له فُلاَّنة اه عبد الهادي عن القدومي

الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري الخزرجي وهو يروي عن علامة
الآفاق مولانا الشيخ محمد اسحاق المتوفى سنة ١٢٦٢ عن جده لامه العلامة
الشيخ عبد العزيز عن والده مولانا الشيخ ولي الله الدهلوي بسنده
المشهور ويروي شيخنا المرحوم ايضا عن علامة وقته وخاتمة المحققين
مفتي مكة المكرمة الشيخ عبد الله سراج المتوفى سنة ١٢٦٤ عن الشيخ ابن هاشم
الفلاني عن الشيخ صالح الفلاني باسانيده المذكورة في ثبته
المسمى بقطف الثمر واعلى سندنا في صحيح البخاري برواية الفربري
عن الختلاني[1] عن شيخي العلامة محمد بن عبد الرحمن الانصاري عن
شيخه عبد الله سراج عن العلامة ابن هاشم الفلاني عن الشيخ صالح الفلاني
عن الشيخ محمد سعيد سفر المدني عن مفتي مكة القاضي محمد تاج الدين
ابن عبد المحسن بن سالم الحنفي الشهير بالقلعي عن علامة وقته خاتمة
المحدثين الشيخ حسن العجيمي عن ابي الوفا احمد بن محمد بن العجل عن مفتي
مكة قطب الدين محمد بن احمد النهروالي[2] الشهير بالقطبي صاحب التاريخ

---

[1] الختلاني - نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد الفوقية المفتوحة بلد وراء شعب من الترك كذا ضبطه ابن خلدون كذا في حسن الوفا لاخوان الصفا ثبت الشيخ فالح المدني ١٢ عبد الهادي غفر له

[2] النهروالي باللام نسبة الى نهروالة بلد بالهند حسن الوفا ١٢ عبد الهادي غفر له

عن الحافظ نور الدين ابى الفتوح احمد بن عبد الله ابن ابى الفتوح الطاوسى عن المعمر بابا يوسف الهروى عن محمد ابن شاد بخت الفارسى الفرغانى بسماعه بجميعه على الشيخ احد الابدال بسمرقند ابى لقمان يحيى بن عامر بن مقبل بن شاهان الختلانى المعمر مائة وثلاث واربعين سنة وقد سمع جميعه عن محمد يوسف الفربرى بسماعه على مؤلفه وجامعه امير المؤمنين فى الحديث الحافظ العالم الهمام ابى عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم ابن المغيرة بن بردزبه الجعفى مولاهم البخارى رحمه الله تعالى ونفعنا به۔ هذا ونسئل الله تعالى ان ينفعه وينفع به المسلمين واوصيه بالتقوى فانها السبب الاقوى وان لاينسانى من صالح الدعوات فى الخلوات والجلوات حرر ذلك فى شهر شعبان المكرم سنہ ١٣٢٢ كتبه بقلم العبد الراجى الى ربه القوى احقر الخلق تفضل الحق عفا الله عنه وعن والديه وعن مشائخه وعن تلامذته اجمعين

الشيخ الرابع عشر ١٤

ومن مشائخنا المكيين مولانا القارى العلامة الفهامة الشيخ على عبد الله الطيب النزلى المصرى الشافعى المكى متع الله المسلمين بطول بقائه۔ اجازنى وولدى بجميع

ماتجوز له روايته وهو يروى عن العلامة الشيخ عبد الرحمن
الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع الازهر وهو
عن الشيخ ابراهيم السقا والشربيني ايضا عن العلامة الذهبي
وهو عن الامير الكبير وقد مر ذكرهم مرارا **وصورة اجازته**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الرقيب الشاهد على ما ابلغه للغائب
الشاهد - ونضر بما رعاه - الى ان اداه كما وعاه - بدراية
مسترسله - ورواية متسلسله - والصلوة الدائمة الواصلة
والسلام المستتبع كلما ذكر مثله على الصدوق - والسند المصدوق -
الواسطة العظمى - التي من وردها لا يظما - وعلى اله وصحبه حملة اثاره - وحزبه نقلة
اخباره - اما بعد فان مما تناقله الاكابر وتداوله كابر عن كابر - بصريح الابرام
وصحيح الاسناد - وسارت به الركبان في كل زمان - و
تواترت وتيرته - وتاثرت سيرته - وتطاول له الفرقدان
وتواصل له المشرقان مواصلة المدد - باتصال السند - لان
مما ينفر منه الطبع ويأباه - ان لا يعرف الانسان اباه - و
بها يخرج من شرذمة الدعاه - ويدرج في زمرة الوعاه - و

يومن لفظه وخطه - ولو من حفظه وضبطه - وتثق الرواة عنه بما رواه - طلب مني الشيخ محمد عبد الهادي ابن محمد عبد الكريم وابنه محمد عبد المجيب المدراسيان اجازة ليتصل بسند ساداتي سنده - ولا ينفصل عن مددهم مدده - فاجبته وان لم اكن لذلك اهلا - رجاء ان ينشر العلم وانال من الله فضلا - وانجو يوم القيمة مما للكاتمين من الضرر فقلت اجزته بما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته من كل حديث واثر - ومن فروع واصول - ومنقول ومعقول - وفنون اللطائف والعبر - كما اخذت عن استاذنا العلامة الشيخ عبد الرحمن الشربيني الشافعي الازهري شيخ العلماء بالجامع الازهر - عن شيخه واستاذه العلامة الشيخ ابراهيم السقا عن شيخه الفهامة الشيخ ثعيلب الخ ح ويروي الشيخ ابراهيم السقا ايضا عن محمد الامير عن والده الشيخ الكبير عن اشياخه الذين حوى ذكرهم ثبته الشهير ح ويروي شيخنا الشربيني ايضا عن استاذه العلامة الذهبي عن شيخه الشمس الامير الى آخره هذا واوصى المجاز بالتحلي بالديانة والتحري مع الامانة

وفقهم الله وإيانا لما يحبه ويرضاه سنة ١٣٢٤ الف وثلاثمائة واربع وعشرين هجرايه على صاحبها افضل الصلوة والسلام كاتبه الفقير علی عبد الله الطيب -

الشيخ الخامس عشر ١٥

ومن[١٥] مشائخنا المكيين العلامة الفاضل الفهامة الكامل العالم العامل الصالح الابر التقی مولانا الحافظ الشيخ محمد عبد الله[١] ابو البركات ابن الشيخ محمد غازی المكی نفع الله المسلمين بطول حياته - وله عدة مشائخ منهم العلامة المحدث الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاری السهارنفوری المکی المتقدم ذكره ومنهم العالم الفاضل السيد عبد الله النعاری الكتبی اليمنی المكی المتوفی سنة ١٣١٥ وهو عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم القاوقجی الطرابلسی الشامی وقد مر سنده ومنهم العلامة الحبر الفهامة الشيخ عبد الله بن عودة بن

[١] رجل بر قانع عابد خاشع تقی متواضع صديقی وخليلی وحبی فی الله ولد بمكة المكرمة واقام بها واخذ عن اشياخ اجلة كثيرة وله يد طولی فی علم الحديث وسند رجاله الف كتبا عديدة نافعة جدا وقد الف كتابا جامعا لاسانيد شيخی وشيخه الحبيب حسين الحبشی المذكور وذكر فيه اشياخه مع اتصالاتهم مفصلا والف كتابا جليلا فی احوال مكة المكرمة فی مجلدات سماه افادة الانام بذكر اخبار بلد الله الحرام ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له -

عبدالله القدومی الحنبلی المدنی وهو عن العلامة الشیخ حسن بن عمر الشطی
وهو اخذ عن اشیاخ کثیرین منهم الشیخ مصطفی الرحیبانی عن الشیخ احمد
البعلی عن الشیخ عبدالقادر التغلبی والشیخ ابی المواهب البعلی وهما
عن الشیخ عبدالباقی الاثری الحنبلی ومنهم الشیخ ملا علی الشهیر
بالسویدی وهو عن والده المنلا محمد سعید عن والده ناصر السنة
ملا عبدالله عن الشیخ اسماعیل العجلونی ومنهم الشیخ خلیل الخشبہ
الدمشقی وهو عن الشیخ یوسف الشهیر بالشمسی عن الشیخ علی الشهیر
بالسلیمی عن الشیخ عبدالغنی النابلسی ومنهم الشیخ عبدالرحمن
الطیبی الدمشقی والشیخ غنام الزبیری وهما عن الشیخ احمد العطار
عن الشیخ العجلونی ومنهم العلامة الشیخ سلیم العطار وهو اخذ
عن جده الشیخ حامد العطار عن والده الشهاب احمد بن عبید العطار
الدمشقی عن العجلونی واخذ العلامة القدومی عن العلامة المسند
المعمر الشیخ فالح ابن محمد الظاهری المدنی السابق ذکره ومن
مشائخ الشیخ عبدالله الغازی السید عیدروس بن حسین
ابن احمد العلوی الحسینی الحضرمی وهو اخذ عن مشائخ کثیرین منهم

اخذ الجماعة عن السید مرتضی الزبیدی عن عبد

العلامة السيد زين العابدين بن احمد بن الحسين العيدروس عن
والده السيد احمد عن والده السيد حسين ابن مصطفى وعمه الوجيه
عبد الرحمن بن مصطفى العيدروس دفين مصر هما عن والدهما
مصطفى ابن شيخ عن والده العلامة السيد شيخ وقد سبق ذكر مشايخه
ومنهم العلامة السيد محمد بن ابراهيم بن عيدروس بن عبد الرحمن
ابن عبد الله بلفقيه عن والده ابراهيم وعمه احمد وهما عن والدهما
عيدروس عن والده عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه بسنده و
اخذ السيد محمد بن ابراهيم عن السيد يوسف البطاح
والشيخ منصور بن يوسف البديري نزيل المدينة المنورة والسيد عمر
ابن عيدروس والد السيد عيدروس صاحب العقد اليواقيت الجوهرية
وعمه السيد محمد بن عيدروس الحبيشي عبد الله بن علي بن شهاب الدين
والحبيب احمد ابن عمر بن سميط والحبيب طاهر بن حسين بن طاهر والشيخ عبد الله
ابن احمد باسودان وقد مر ذكر هؤلاء المشائخ ومنهم السيد عيدروس
ابن عمر صاحب العقد اليواقيت والسيد حسن بن صالح البحر السابق
ذكره ومن اشياخ شيخنا عبد الله المذكور العلامة

الكامل والولی العابد الزاهد السید الشریف محمد عبد الحی ابن الولی الشهیر السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی عن مشائخ کثیرین منهم والده الشریف عبد الکبیر عن الشیخ ابراهیم السقا والشیخ عبد الغنی المجددی الدهلوی **واخذ شیخنا الشیخ عبد الله** عن مشائخنا المکیین کالشیخ عبد الجلیل براده المدنی والشیخ السید حسین الحبشی والشیخ محمد حسب الله والشیخ محمد سعید القعقاعی والشیخ محمد عبد الحق وغیرهم فاجازنی شیخنا الشیخ عبد الله الغازی بجمیع مرویاته عن اشیاخه المذکورین **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی رفع منزلة العلماء من بین الانام خصهم بمزایا الکرم والانعام - والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا محمد المظلل بالغمام وعلی اله وصحبه الذین قاموا بنصرة الدین اتم قیام - اما بعد فقد من الله تعالی علی بالاجتماع مع العالم الفاضل - **والعابد الزاهد الکامل - الفائق بین اقرانه بالکمالات والفضائل مولانا الشیخ ابی سعید محمد عبد الهادی** ابن الحاج محمد عبد الکریم سلمهما الله الرب الرحیم فاستفدت منه

فوائد كثيرة - وانتفعت به وبمجلسه مرارا عديدة - فلله الحمد على هذه

النعمة العظيمة - ولقد كلفني مولانا المذكور على امر لست اهلا لذلك

ولا ممن يسلك تلك المسالك - وهو ان اكتب له الاجازة - فاعتذرت

منه بأني لست اهلا بالاستجازة فكيف بالاجازة - ولكني ما وجدت

بدًّا غير امتثال امره فاقول قد اجزت **مولانا الشيخ عبد الهادي**

المذكور بجميع ما تجوز لي روايته - او تصح عني درايته - اجازة

عامة بحق روايتي لذلك عن مشائخي الاعلام منهم[1] العلامة المحقق

مولانا الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصاري السهارنفوري المكي

عن الشيخ عبد الله سراج عن ابن هاشم الفلاني عن الشيخ

صالح الفلاني ومنهم[2] الشيخ عبد الله النهاري الكتبي اليمني عن العلامة

شمس الدين ابي المحاسن محمد خليل القاوقجي الطرابلسي الشامي

عن الشيخ عابد السندي ومنهم[3] الشيخ عبد الله القدومي الحنبلي

عن الشيخ حسن بن عمر الشطي عن الشيخ خليل الكشه الدمشقي عن

الشيخ يوسف الشهير بالشمسي عن الشيخ علي الشهير بالسليمي عن الشيخ

عبد الغني النابلسي ومنهم[4] العلامة السيد عيدروس بن حسين

هو ابن عوده اروي عنه بغير واسطة فاني اخذت عنه بمكة المكرمة حين قدم بها قاصدا الحج سنة ١٣٢٢ كما سيأتي ذكره في اجازته ١٣ عبد الهادي عفي له

العلوي عن السيد محمد بن ابراهيم ابن عيدروس بن عبد الرحمن بلفقيه
عن السيد محمد بن عيدروس الحبشي عن الشيخ ابي حفص العطار
والشيخ صالح الرئيس والسيد يس ميرغني ومنهم العلامة المحدث السيد
الشريف عبد الحي ابن العلامة السيد عبد الكبير الكتاني الفاسي
عن السيد احمد بن اسماعيل البرزنجي المدني عن والده عن
الشيخ صالح الفُلّاني بسنده وبرواية السيد عبد الحي عن ابي
العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسي ثم الفاسي عن العارف
ابي عبد الله محمد بن علي السنوسي الخطابي - هذا وارجو من المجاز
ان لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته لاسيما بالعفو
والعافية وحسن الختام - كتبه الراجي رحمة ربه الباري
ابو البركات محمد عبد الله بن محمد غازي عفي عنه في الخامس
والعشرين من ذي القعدة الحرام عام اربعة وعشرين وثلاثمائة

ومن اجازني من مشائخنا المكيين عين العلم والرواية
ينبوع الحلم والدراية ملحق الاصاغر بالاكابر مولانا

الشيخ [illegible]

ع ١ اروي عنه بلا واسطة بالاجازة العامة ١٢ عبد -

العلامة الفهامة شيخنا الشيخ احمد ابو الخير جمال بن

عثمان بن علی المکی الاحمدی عمت فیوضاته۔ سمعت

منه الحديث المسلسل بالاولية وكذلك ولدی محمد عبد المجيب

سمعه منه وهو اول حديث سمعناه منه حين اجتمعنا به بالمسجد

الحرام تجاه البيت الامين ما بين العشائين ليلة الاربعاء العاشرة

من شهر ذی القعدة سنة اربع وعشرين وثلثمائة والف وهو

اخذ عن كثير من العلماء الاعلام والفضلاء الكرام ۔ نيفا من

سبعين شيخا من المكيين والمدنيين والمصريين والدمشقيين

وغيرهم من الاشياخ المتقنين ۔ منهم شيخه علامة زمانه

وفهامة اوانه قدوة الابرار زبدة الاخيار بقية السلف

وعمدة الخلف مولانا فضل الرحمن العمري مرادآبادی عن

فريد عصره ومحدث دهره خاتمة المحققين زبدة السالكين

قدوة العلماء العاملين زبدة الصلحاء الكاملين مولانا الشيخ

ع صاحب التاليف المفيدة منها اتحاف الاخوان وله ثبت كبير اورد فيه اسماء اشياخه وذكر اسانيدهم على ترتيب حروف الهجاء سماه النفح المسكي بمعجم شيوخ المكی طالعته بدار الكتب الآصفية العثمانية ١٢ عبد الهادی غفر الله له ۔

عبد العزیز العمری الدهلوی لبسنده المذکور فی اتحاف الاخوان ومنهم[٢]
شیخه علامة الدهر فهامة العصر صاحب المقامات العلیة والمقالات
السنیة مولانا الشیخ السید احمد دحلان المکی عن اشیاخه السابق
ذکرهم ومنهم[٣] شیخنا وشیخه نادرة الزمان علامة الاوان سیدنا و
مولانا الحبیب حسین الحبشی عن اشیاخه المذکورین سابقا و
منهم[٤] شیخه العلامة الفهامة العالم الفاضل الجهبذ الکامل
الشیخ ابو الطیب صدیق حسن عن الشیخ حسین بن محسن الانصاری
وهو عن الشریف[ع] محمد بن ناصر لبسنده المذکور سابقا ومنهم[٥] شیخنا
وشیخه[ع] الشیخ فالح المحدث المدنی لبسنده السابق ذکره. ومنهم
فرید عصره مولانا الشیخ محمد سعید بن عبد الله والد المدراسی عن[٢]
صاحب الکرامات الظاهرة والمقامات الطاهرة مولانا الشیخ
مظهر المدنی عن[٣] والده عن خال ابیه الشیخ سراج احمد عن ابیه

بالاجازة العامة

بالمشافهة

[ع] والعلامة الشریف یروی عن الشیخ عابد السندی والامام الشوکانی فبینی وبینهما فی هذا السند اربعة وسائط. واروی عالیا منه بدرجتین عن شیخی وسندی العلامة القاضی السید رحمه الله المحدث الراندیری والحبیب حسین المذکور عن شیخهما الشریف محمد بن ناصر بلا واسطة وهو عنهما وهذا عال جدا فلله الحمد علی ذلک ١٢ عبد الحی غفرله

محمد مرشد عن ابیہ بالسند المذکور فی المقامات السعیدیہ وقد مر ذکرہ فی بیان ذکر مشائخ شیخنا محمد عبد الحق النقشبندی المکی ومنهم العلامۃ الخبیر الشیخ محمد ابو خضیر الدمیاطی المدنی الشافعی وهو اخذ عن مولانا السید محمد صالح البخاری الاوزنقابادی عن العلامۃ الشیخ رفیع الدین القندهاری عن الشیخ محمد بن عبد الله المغربی وعن الشریف الادریسی کلاهما عن الشیخ عبد الله البصری عن اشیاخہ ومنهم العلامۃ ملحق الاصاغر بالاکابر الشیخ علیم الدین عن ابیہ العلامۃ الشیخ رفیع الدین المذکور آنفا ومنهم العلامۃ الشیخ حسین الجسر الطرابلسی عن الشیخ علاء الدین ابن عابدین السابق ذکرہ فی سند الشیخ اسعد الدهان ومنهم العلامۃ شیخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا السید الشهاب ابو العباس احمد بن زینی دحلان الحسنی الجیلی المکی الشافعی مفتی بمکۃ وامام المقام بها عن مشائخہ المذکورین سابقا ومنهم العلامۃ المحدث نصر الدین ناصر الله ابو النصر الخطیب الدمشقی الحسنی الجیلی ومنهم العلامۃ السید الشریف ابو المحاسن

شمس الدين الطرابلسي عن الشمس الغُجيمي بضم المعجمة عن
الشمس الامير الكبير **ومنهم**[١٣] العلامة المحدث نور الدين
ابو الحسن محمد على بن طاهر الوترى المدنى وقد مر ذكرهم مرادا
ومنهم[١٤] العلامة المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز
الجعفرى الزينبى **ومنهم**[١٥] العلامة الشيخ محى الدين بن عليم الدين
الجعفرى كلاهما عن الشيخ ابى الفضل عبد الحق العثمانى عن
القاضى محمد بن على الصنعانى والسيد الفخر عبد الله بن محمد
ابن اسماعيل الامير الصنعانى باسانيدهما المعلومة

وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الاحد
الفرد الصمد - الذى لم يلد ولم يولد - ولم يكن له كفوا احد - و
اصلى واسلم على السيد السند - ذى الخلق العظيم والقول الكريم
المجيد - سيدنا ومولانا محمد - وعلى آله وصحبه وازواجه
وذريته وحزبه وكل من اليه استند - **اما بعد** فقد اسمعت
الشيخ الصالح ابا سعيد محمد عبد الهادى بن محمد
عبد الكريم بن الشيخ احمد بن الحسين المدراسى الحيدرابادى

وابنه محمد عبد المجيب حفظهما الله تعالى الحديث المسلسل بالاولية

وهو اول حديث اسمعتهما على الاطلاق اولية حقيقية حيث سمعته

وروايته كذلك عن جماعة وافرة منهم وهو اجلهم الشيخ الغنى

لشهرته عن الوصف شيخ مشائخ الاسلام ببلد الله الحرام مولانا

السيد الشهاب ابو العباس احمد بن زيني دحلان الحسنى الجيلى

نسبا المكى الشافعى مفتى بمكة وامام المقام بها **وهو اول** حديث

سمعته منه فى اول سنه ١٣٠ والسيد العلامة المسند نظر الدين

ناصر الله ابو النصر الخطيب الدمشقى الحسنى الجيلى رحمه الله تعالى

وهو اول حديث سمعته منه بمكة ايضا فى سنة ١٣٠٢ والسيد الشريف

العلامة بركة الخاصة والعامة شمس الدين ابو المحاسن الطرابلسى

رحمه الله تعالى **وهو اول** حديث سمعته منه بمكة ايضا فى سنة ١٣٠٥

فالاول والثانى يرويانه عن جماعة ايضا اعلاهم الشيخ المسند

المحدث الوجيه ابن الشمس الكزبرى الدمشقى بسنده بل باسانيده

المذكورة فى ثبته ح وبرواية الثانى عن شيخنا الثالث ح ويرويه

الثالث عن غير واحد من الشيوخ اعلاهم سندا محدث دار الهجرة

مولانا الشيخ محمد عابد بن احمد علي بن محمد مراد الايوبي نسبا
السندي ثم المدني **وهو اول** حديث سمعه منه مرارا بسنده
بل باسانيده المذكورة في حصر الشارد ح ويرويه شيخنا ابو المحاسن
المذكور عن الشيخ الغُجيمي بضم المعجمة **وهو اول** حديث سمعه منه
بسماعه له بشرطه من الشمس الامير الكبير ح وحدثني به شيخنا
السيد العلامة المحدث المسند المرحوم نور الدين ابو الحسن
محمد علي بن ظاهر الوتري المدني **وهو اول** حديث سمعته
منه مرارا عديدة **قال حدثني** به الشهاب احمد منة الله المالكي
الازهري والشيخ محمد التميمي الخليلي نزيل مصر **وهو اول**
حديث سمعته منهما **قالا حدثنا** به الشمس الامير الازهري
بسنده المذكور في ثبته ح وحدثني به شيخنا العلامة المحدث
الفهامة ابو الرجال مولانا القاضي حسين بن محسن السبعي
الانصاري الحديدي والسيد الحبيب سيدي الاجل حسين بن
محمد بن عبد الله الحبشي الشافعي فسح الله في اجلهما والعلامة
المرحوم مصطفى بن محمد العفيفي الشافعي نزيل مكة ودفينها وهو اول

حديث سمعته من كل منهم فی مجالس متفرقة فمن الاول فی سنة ١٢٩٦ بهوبال
ومن الثانی فی سنة ١٣٠٠ ومن الثالث فی سنة ١٢٩٦ قالوا **حدثنا** شيخنا الشريف
العلامة محمد بن ناصر الحسنی وهو اول حديث سمعه كل واحد منهم عنه
قال حدثنی به الشيخ العلامة عبد الرحمن بن محمد الكزبری والسيد
العلامة الاجل عبد الرحمن بن سليمان الاهدل والقاضی العلامة
محمد بن علی الصنعانی والشيخ المسند محمد عابد السندی وغيرهم
باسانيدهم المذكورة فی اثباتهم **ح وحدثنی** به ايضا شيخنا العلامة
المحدث شمس الدين ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز الجعفری الزينبی
ونسيبه العلامة الشيخ محی الدين بن علیم الدين الجعفری وهو اول
حديث سمعته منهما فمن الاول بمكة فی سنة ١٢٩٥ ومن الثانی بالهند سنة ١٢٩٤
قالا **حدثنا** الشيخ ابو الفضل عبد الحق العثمانی وهو اول حديث سمعناه
منه قال **حدثنا** القاضی محمد بن علی الصنعانی والسيد الفخر عبد الله
بن محمد بن اسمعيل الامير الصنعانی باسانيدهما المعلومة **ح**
وحدثنی به العلامة المرحوم المحدث المسند مولانا السيد محمد علی
الطاهر الوتری المدنی والعلامة المفتی عثمان بن عبد السلام

المدني و السيد الشريف العفيف عبد الله بن ادريس الحسني و السيد
الشريف مولاي عبد الكبير بن سيدي محمد الكتاني القاسي حفظهم الله تعالى
وهو اول حديث سمعته من الثلاثة الاول وهو اول حديث اجازني
به الاخير من بلدة فاس كلهم عن الشيخ عبد الغني المدني وهو اول الكل
منهم عن الشيخ عابد السندي المدني والشيخ اسماعيل بن ادريس المدني
بسندهما ح وحدثني به العلامة المرحوم الشيخ محمد سعيد بن عوض
علي العظيم آبادي والعلامة الاجل المحدث المسند مولانا الشيخ فالح
ابن محمد بن عبد الله الظاهري المهنوي المدني ابقاه الله تعالى
والحال حياته وهو اول حديث سمعته من الاول بالهند في سنة ١٢٩
ومن الثاني بالمدينة في سنة ١٣٢ قالا حدثنا به شيخنا العلامة الحافظ
ولي الله تعالى الشمس سيدي محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي
قالا وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثني به السراج ابو حفص العطار
المكي قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشهاب احمد بن عبيد العطار
الدمشقي قال وهو اول حديث سمعته منه عن الشيخ محمد بن الطيب
المغربي المدني وهو اول بسنده المذكور في محله ح وحدثني ابو العلاء

المعمر الشمس بن البرهان الاحمدى الدمياطى نزيل المدينة المنورة
ود فيهما وهو اول حديث سمعته منه بسماعه له من الشيخ السيد
محمد صالح الرضوى البخارى وهو اول عن ابى حفص العطار المذكور
ح وارويه ايضا عاليا عن المعمر المسن الافندى امين بن حسن
البصنوى المدنى رحمه الله تعالى وهو اول حديث سمعت منه
منه وقرأت متنه عليه بروايته عن ابيه الشيخ حسن المذكور بسماعه
له بشرطه من الشريف العلامة النور الونائى بروايته عن غير واحد
منهم السيد مرتضى والشيخ سليمان بن عمر البجيرمى والشهاب احمد بن
احمد جمعة البجيرمى ومحمد بن عبد ربه المالكى والشهاب احمد
ابن محمد الدردير باسانيدهم الكثيرة المعلومة لدى الشيوخ
ح وسمعته عاليا من لفظ شيخنا الشمس الدمياطى وهو اول حديث
سمعته منه بالمسجد النبوى فى سنة ١٣٠٥ بروايته عن السيد محمد صالح
الرضوى وهو اول بسماعه من شيخه رفيع الدين العمرى القندهارى
الدكنى وهو اول بسماعه من الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله المغربى
ثم المدنى بالمدينة المنورة وهو اول بروايته له عن العفيف

البصري مسند الحجاز بسنده المذكور في امداده ولي في هذا الحديث
طريقة غريبة وهي ما حدثني بها الشيخ العلامة المحدث الفقيه المسند
المفتي محمد سعيد بن الشيخ العلامة المسند بدر الدولة قاضي الملك
صبغة الله بن الشيخ محمد غوث الشافعي المدراسي مفتي حيدرآباد
ودفيها وهو اول حديث سمعته بها العلى في سنة ١٣٠٠ لبسها له من شيخه الشيخ محمد مظهر
العمري المجددي نسبا وطريقة الدهلوي ثم المدني رحمه الله تعالى عن ابيه الشيخ احمد سعيد
ابن ابي سعيد المجددي عن خال ابيه الشيخ سراج احمد المجددي شارح صحيح مسلم
وجامع الترمذي بالفارسية عن ابيه الشيخ محمد مرشد عن ابيه الشيخ
محمد ارشد عن ابيه الشيخ محمد المعروف بفرخ شاه عن ابيه خازن الرحمة
الشيخ محمد سعيد عن ابيه الامام الرباني مجدد الالف الثاني سيدي
الشيخ احمد بن عبد الاحد العمري السرهندي امام الطريقة المجددية
رضي الله عنه وقدس سره ونفعنا به وارويها ايضا عاليا بدرجتين
عن شيخنا المعمر البركة المدخر شيخي وسيدي ومولاي ومرشدي
حضرة الشيخ فضل الرحمن ابن اهل الله البكري الملاوي المرادابادي
قدس الله سره ونور ضريحه وهو اول حديث سمعته منه في سنة ١٣[illegible]

ولد شيخنا هذا في عام ١٢٠٨ وتوفي سنة ١٣١٣ قال حدثني الشيخ العلامة
المحدث الشاه عبد العزيز الدهلوي قال وهو اول حديث سمعته منه
قال حدثني والدي [٣] الشيخ ولي الله بن عبد الرحيم العمري الدهلوي عن [٤]
الحاج محمد افضل السيالكوتي ثم الدهلوي عن [٥] الشيخ العارف حجة الله محمد
نقشبندي العمري المجددي عن [٦] والده الشيخ العارف بالله تعالى
عروة الوثقى حضرت الشيخ محمد معصوم ابن المجدد عن [٧] ابيه المجدد
رضي الله عنه بسماعه عن [٨] القاضي بهلول البدخشي عن [٩] الشيخ المحدث
عبد الرحمن بن فهد عن [١٠] والده الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد
عن [١١] جده الحافظ الرحلة تقي الدين محمد بن فهد الهاشمي العلوي
المكي عن جمع من المشائخ الاعلام اجلهم العلامة [١٢] برهان الدين
الابناسي والقاضي ابو حامد المطري وهما عن [١٣] الصدر ابي الفتح محمد
ابن محمد الميدومي الخطيب وحُدِّثتُ عن [١] الحافظ الشمس
ابي عبد الله محمد بن علي الحسني الخطابي الادريسي المغربي عن [٢]
ابي حفص العطار المكي عن جماعة وافرة منهم [٣] الشمس الشنواني
قال وهو اول حديث سمعته منه في مقام الحنبلي بالمسجد الحرام في

تاسع شوال سنة ١٢٠٠ قال حدثنا به الامام الكبير الشيخ عيسى بن محمد
البراوى وهو اول حديث سمعته منه و الامام المحدث ابو الفيض
محمد مرتضى ابن محمد الواسطى الزبيدى الحنفى وهو اول حديث سمعته
منه الاول عن الامام الفقيه محمد بن محمد الدفرى الشافعى قال وهو اول
حديث سمعته منه والثانى عن المسند الجليل عمر بن احمد بن عقيل
العلوى المكى وهو اول حديث سمعه منه كلاهما عن حافظ الحجاز
العفيف عبد الله بن سالم البصرى وهو اول حديث سمعه منه
وحدثنى به ايضا الشمس الطرابلسى هو اول قال حدثنى
به مفتى الاسكندرية الشيخ محمد بن محمود الجزائرى وهو اول
حديث سمعته منه فى منزله فى سنة ١٢٦٣ قال سمعته من الشيخ حمودة
ابن محمد مرتضى الزبيدى وهو اول قال حدثنى به ابو المكارم محمد
ابن سالم الحفنى الشافعى فى درب الاتراك بمصر سنة ١١٧٧ وابو المعالى
الحسن بن على بن احمد المنطاوى المدابغى الشافعى فى حارة المدابغ
من مصر فى السنة المذكورة ايضا قال وهو اول حديث سمعته منهما
قالا حدثنا الفقيه المحدث ابو عبد الله محمد بن عبد الله السجلماسى

وهو اول حديث سمعناه منه قال حدثنا محدث الحجاز عبد الله
ابن سالم البصري المكي وهو اول ح واعلى من هذا ما حدثنا به العلامة
المسند ابو المحاسن الطرابلسي المشيشي الحسني الحنفي والعارف
بالله تعالى فضل الرحمن الصديقي الحنفي رحمهما الله تعالى ورضي عنهما
فالاول سمعه من الشمس البهتي دفين طنطا والثاني سمعه عاليا من
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن ابيه الشيخ ولي الله الدهلوي كلاهما
سمعاه من السيد عمر بن احمد بن عقيل الحسيني باعلوي المكي عن
جده لامه العفيف البصري قال حدثنا الامام الحافظ ابو عبد الله
محمد بن محمد بن سليمان السوسي الروداني المغربي ثم المكي ثم الدمشقي
والشيخ العلامة يحيى بن محمد الشاوي تسميته قال وهو اول حديث
سمعته منهما قالا حدثنا ابو عثمان سعيد بن ابراهيم الجزائري الشهير
بقدوره قال حدثنا ابو العباس احمد بن حجي الوهراني قال وهو اول
حديث سمعته منه قال حدثنا ابو ابراهيم بن محمد تازي قال و
هو اول حديث سمعته منه قال حدثنا ابو الفتح محمد بن ابي بكر
المراغي المدني وهو اول قال حدثنا حافظ الوقت زين الدين عبد الرحيم

ابن الحسين العراقي وهو اول ح وبالسند المتقدم آنفا الى السيد عمر
ابن احمد بن عقيل المكي قال حدثنا الشهاب احمد بن عبد الغني
البناء الدمياطي وهو اول عن الشيخ عبد العزيز المنوفي وهو اول عن
ابي الخير بن عموس الرشيدي وهو اول عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري
وهو اول عن الحافظ ابي الفضل ابن حجر وهو اول ح واعلى من هذا
بدرجتين الى ابن حجر ما حدثني به جماعة من شيوخي عن غير واحد
من شيوخهم عن الشيخ صالح بن محمد العمري الفلاني وهو اول لكل
منهم عن شيخه محمد بن سِنَّة العمري وهو اول عن الشريف
ابي عبد الله الولاتي وهو اول عن محمد بن ارکماش الحنفي وهو اول عن الحافظ ابن حجر وهو اول
عن الزين العراقي وهو اول عن الصدر الميدومي ح ومساويا له
من طريق السيوطي ما رويته عن الشمس الطرابلسي عن الشمس الطنطاوي
عن ابي الفيض الواسطي عن داؤد بن سليمان المالكي عن الشمس الفيومي
عن السيد يوسف الارميوني عن الجلال السيوطي وهو اول لكل
واحد من هؤلاء قال حدثني به الجلال ابن الملقن وهو اول حديث
سمعته منه قال حدثني به جدي وهو اول قال ثنا ابو الفتح

الميدومی وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد اللطيف بن عبد المنعم
الحرانی وهو اول قال حدثنا ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی
وهو اول قال حدثنا ابو سعد اسماعيل بن ابی صالح النيسابوری
وهو اول حدثنی به والدی ابو صالح احمد بن عبد الملک المؤذن
وهو اول ثنا ابو طاهر محمد بن محمد بن محمش[1] الزيادی وهو اول ثنا
ابو حامد احمد بن محمد بن يحيی بن بلال البزاز وهو اول ثنا به عبد الرحمن
ابن بشر بن الحکم العبدی النيسابوری وهو اول قال حدثنا به حافظ
الامة سفيان بن عيينة واليه ينتهی التسلسل عن عمرو بن دينار
عن ابی قابوس مولی عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله
ابن عمرو بن العاص رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله عليه
وسلم قال الراحمون يرحمهم الرحمن تبارک وتعالی ارحموا من فی الارض
يرحمکم من فی السماء حديث حسن صحيح اخرجه ابو داؤد والترمذی
والامام احمد والحميدی وابن ابی شيبة والبخاری فی غير صحيحه

---

[1] محمش بفتح الميم وسكون المهملة وكسر الميم الثانية آخره شين معجمة كذا ضبطه الشيخ عابد السندی فی ثبته ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له ـ

لكنهم لم يسلسلوه **وقوله** يرحمكم رويناه بحكاية الوجهين بالجزم

على انه جواب الامر وبالرفع على الدعاء **وجملة التنزيه** اثبتها

جماعة واسقطها آخرون لانها ليست من الحديث ح وروينه

ايضا عن[1] شيخنا الشمس الدمياطى المدنى وهو اول عن[2] الشيخ عبد الفتاح

الكفراوى وهو اول عن[3] الشيخ عبد الله الشرقاوى وهو اول[4] عن الشمس

الحفنى وهو اول عن[5] القاضى شمهورش الجنى الصحابى وهو اول

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بلفظ الراحمون يرحمهم الله

والباقى سواء[ه] **ولى** فى هذا الحديث طرق كثيرة متعددة باسانيد

عديدة مختلفة اعرضت عن ايراد جميعها خوف التطويل وضيق الوقت

قد اجزت كل من سمعه منى بشرطه بجميع تلك الطرق بالشرط

المعتبر عند اهل الاثر راجيا من كل منهم دعوة صالحة تنفعنى فى حياتى

وبعد مماتى والسنة تجمعنا والبدعة تفرقنا وانا ابرأ الى الله

تعالى من الابتداع واسأله لى وللمسلمين التوفيق للاتباع **هذا**

له: ورى ابو خضير عن الشيخ محمد صالح البخارى بسنده ما نصه وفى رواية شمهورش باسقاط تبارك وتعالى كما ذكره فى اجازته ١٢ محمد عبد الهادى غفر الله له

وقد عرض عليّ الشيخ عبد الهادي بن عبد الكريم المذكور جميع
كتاب العقد الجوهر الثمين للشيخ العلامة مسند الشام اسمعيل بن محمد
جراح العجلوني الدمشقي في مجلسين بالحرم الشريف المكي وكذا الاوائل
السنبليه في مجلس واحد وشاركه في السماع ابنه المذكور وقد
اجزتهما بروايتهما عني وسائر ما تجوز لي روايته ولصح عني درايته
وما الفته وخرجته بشرط الاهلية مني ومنهما وفقني الله تعالى واياهما
والمسلمين لما يحبه ويرضاه في كل وقت وحين بجاه سيد المرسلين
وآخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين قاله بفمه وكتبه بقلمه فقير رحمة
مولاه الراجي لطف ربه السهمدي احمد ابو الخير جمال بن عثمان
ابن علي المكي الاحمدي غفر الله لهم ولمشائخهم
اجمعين امين

احمد عبده

الشيخ السابع

ومن اشياخنا المكيين العلامة الفهامة الحبر السفير
ملحق الصغير بالكبير مولانا الشيخ محمد عبد الستار الصديقي
الحنفي دامت بركاته وعمت فيوضاته سمعت منه
حديث الرحمة المسلسل بالاولية وانتفعت بمجالسه السنية

وتآليفه البهية - وآجازني واولادي بجميع مروياته اجازة عامة وكتب
لي الاجازة بخطه الشريف وزينها في اولها واخرها بختمه المنيف وهو اخذ
عن كثيرين من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام **فمن اجل مشائخه**
الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازه بالكتب الستة وغيرها عن
شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن الشيخ رفيع الدين الدكني
القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز
عبد الله بن سالم البصري ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد
عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسماعيل عن احمد المنيني عن
عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب الستة
ح ويروي الرضوي عاليا الكتب الستة عن شيخه ابي حفص
عمر بن مكي بن معطي المالكي عن القاضي شمهورش عن مولفيها
ومن مشائخه الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن
الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي عن ابن عجيل اليمني
بسنده **ومن مشائخه** السيد محمد علي ظاهر والسيد عبد القادر
الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ

حاشية: النجمة ٢١٠١ ...

عبد الغنى المجددى وقد مر ذكره مرارا **ومن مشائخه** الشيخ محمد بن عبد الرحمن الانصارى والشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة كلاهما عن الشيخ عبد الله سراج وسنده مشهور والانصارى ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوى عن جده لامه الشيخ عبد العزيز عن والده والشيخ اسحق عن عمر المكى وقد مر سنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد ابو خضير مفتى الدمياط عن السيد محمد صالح الرضوى عن عبد الفتاح الكفراوى الخ - ومن اجل **مشائخه** الشمس محمد بن القطب احمد بن ادريس والمحدث الشيخ صالح السنارى العودى عن الشيخ احمد ابن ادريس العرائشى بسنده **ومن مشائخه** الشيخ محمد بن جعفر ابن ادريس الحسنى والشيخ ابو محمد عبد الكبير الكتانى وابناه الشيخ محمد والشيخ عبد الحى والشيخ محمد صالح الزواوى والشيخ فالح الظاهر وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام وغير هؤلاء كثيرون ما ينوف عن مائتى شيخ كما ذكرهم فى مؤلفاته الشريفة وسيأتى ذكر بعض تاليفاته فى صورة اجازته لى **وصورة اجازته ما نصه** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى وصل من انقطع لعزجنابه فاتصل بالعروة الوثقى -

ورفع قدر من وقف ببابه فصلا نازل قدره الى مطمح لعلو الارتقى-
والصلوة والسلام على سيدنا محمد القائل اذا كتبتم الحديث فاكتبوه
باسناده فكان هذا اقوى دليل على الاعتناء بامر الاجازة فبشرى
لنا ثم طوبى صلى الله عليه وعلى آله واصحابه مصابيح الجامع الصحيح
واعلام الهدى-مما حدث مجيز بما رواه باسناده معنعنا من
مبتدا السند الى المنتهى- اما بعد فلما كان من خصائص هذه
الامة المحمدية المشهود لها بالخيرية بقاء سلسلة الاسناد ولو المتصل
بالاجازة طلب من هذا العبد الذليل ذي الخاطر الكليل الراجي من
ربه بلوغ المراد- ابي الفيض وابي الاسعاد- عبد الستار الصديقي
الحنفي- تجاوز الله عن ذنبه الجلي والخفي- الاجازة في مروياتي
ومسموعاتي وذلك لعد ما سمع مني حديث الرحمة بطرقه المتعددة
اعني به من هو في وده صحيح الاعتقاد والمحبة- و
في التلقي حازم دون الاحبة- الفاضل الاكمل والعالم
الاجل ابا سعيد محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم
ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي الحيدرابادي فكانه

حفظه واعز شانه واظهر برهانه نظر الى بعين قلبه السليم وما بلغه من
حبه لم يرمنى سوى لفعل الجميل والراى المستقيم امتثلت لكمال
مرغوبه والتحقيق لمطلوبه طمعا فى نيل دعوة صالحة تحصل لى منه
بها بفضل الله عز وجل المرام ولا سيما حسن الختام فاقول انى
قد اجزت الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه باسمه اعلاه وابنيه
محمد العبد المجيب ومحمدا عبد الرقيب ومن سيولد له بعد ذلك
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية وبسائر مقروأتى ومسموعاتى
ومعروضاتى ومستجازاتى على عادة السلف الصالح اجازة شاملة
كاملة فى كل ما تجوز لى روايته ولصح عنى درايته من منقول
ومعقول من تفسير وحديث وفقه وتصوف وعلوم آلية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها وتفاوت
تاليفها على كثرتها وانشاءها ولا سيما بمؤلفاتى وغير ذلك من الكتب
الستة وغير ذلك من المسانيد وغيرها من الكتب الحديثية حسب
ما اجازنى بذلك جمع من المشائخ الاعلام ذوى الاقدار العلية
بالشروط الجارية بينهم على الطرق المرضية معتمدا والله فى تسطير

هذا الوقوم وتحرير ما ذكر من الرسوم بما لا يعلم الا رب الارباب سائلا الى ولله من يد التوفيق والقبول وان يحفني واياه بلطفه الخفي ويبلغنا كل مامول انه سبحانه بذلك قدير وبالاجابة جدير **فمن اجل** **مشائخي** الشيخ عطية القماش الدمياطي فانه اجازني بالكتب الستة مع الموطاء عن شيخه السيد محمد صالح الرضوي البخاري عن رفيع الدين الدكني القندهاري عن محمد بن محمد بن عبد الله المغربي عن محدث الحجاز عبد الله بن سالم البصري بسنده ح والسيد الرضوي عن شيخه السيد عبد الوهاب الموصلي عن الشيخ اسمعيل عن احمد المنيني عن عبد الغني النابلسي عن القاضي شمهورش عن اصحاب السنة وبهذا السند اروي الاولية والمصافحة ح ويروي الرضوي عاليا الكتب الستة عن شيخه ابي حفص عمر بن مكي بن معطي المالكي صاحب الذخيرة عن القاضي شمهورش عن مؤلفي الكتب الستة ومن مشائخي الافندي محمد بالي مفتي المدينة المنورة عن الشيخ محمد العطوشي المالكي عن محمد الفاسي احد تلامذة ابن سنة احد من اخذ عن ابن عجيل اليمني بسنده ومن مشائخي السيد محمد علي الطاهر والسيد

عبدالقادر الطرابلسي والشيخ منظور احمد النقشبندي كلهم عن الشيخ عبد الغني
المجددي عن الشيخ عابد السندي مؤلف حصر الشارد ومن مشائخ الشيخ عبد الرحمن
الانصاري والشيخ عبد الرحمن سراج عن مؤلف قطف الثمر الشيخ صالح
الفلاني بسنده والانصاري ايضا عن الشيخ اسحق الدهلوي عن جده
لامه الشيخ عبد العزيز عن والده ولي الله بسنده ح والشيخ اسحق عن
عمر عبد الرسول المكي بسنده ومن مشائخ الشمس محمد ابو خضير الدمياطي
المدني وقد سمعت منه الاولية سنة ١٣٠٠ بالمدينة المنورة وهو عن السيد
محمد صالح الرضوي عن عبد الفتاح الكفراوي عن عبد الله الشرقاوي
عن الشمس محمد الحفني عن القاضي شمهورش عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كل منهم قال وهو اول حديث سمعته من شيخي ومن اجل مشائخ
الشمس محمد بن القطب سيدي احمد بن ادريس والمحدث الشيخ
صالح السناري العودي الاول مكاتبة والثاني مشافهة عن الولي الشهير
سيدي احمد بن ادريس العرائشي بسنده ومن مشائخ سيدي
محمد بن جعفر بن ادريس الحسني الفاسي وابو محمد سيدي عبد الكبير
بن محمد الكتاني وابناه سيدي الشريف محمد وسيدي عبد الحي

والسيد محمد صالح الزواوي والشيخ فالح الظاهري السنوسي وغيرهم
من ما ينوف عن مائتي شيخ حسب ما ذكرتهم في ثبتي المسمى نثر المآثر فيما
ادركت من الاكابر وفيض الملك المتعالي بذكر افاضل القرن الثالث
عشر والتوالي وفي مسلسلاتي المسمى بفيض الملك المغيث
في مسلسلات درر الحديث ولي تآليف اخرمنها الآيات العظيمة
الباهرة في معراج سيد اهل الدنيا والآخرة ومنها ايقاظ الغفلان
وسلوة الاخوان في قراءة المواعظ في رجب وشعبان ورمضان و
هو تسعون مجلسا في مجلدين ومنها سلم الوصول الى اصطلاح احاديث
الرسول ومنها الكواكب السائرة في علماء المائة العاشرة وهو ذيل على
الضوء اللامع للسخاوي ومنها سرد النقول في تراجم العلماء الفحول
وهو اربع مجلدات ومنها الطبقات المذاهب الاربعة في اربع مجلدات
كل جلد عليحدة في مذهب وطبقات القراء في جزء وجزء في طبقات
الادباء وغير ذلك مما لم استحضره الآن في عجل واوصي نفسي واياهم
بما اوصى به العلماء في كتبهم وهو تقوى الله سبحانه عز وجل وحسن السيرة
والسريرة مع الله جل شانه ومع كافة عباده كلا بحسبه وتحري الصدق

في المواطن كلها والحياء والمراقبة والحرص على تدبر آيات الله وحسن
تلاوته ظاهرا وباطنا وتفهم احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
واستظهار معانيها والعمل بها حسب الامكان والمتابعة والمحبة
للنبي صلى الله عليه وسلم قولا وفعلا وعقلا وودوام ذكر الله وحسن الظن
بكل مؤمن والنصيحة لله ولرسوله وللمؤمنين وترك الخوض فيما
لا يعني وعدم التجسس والتحسس ومحبة اهل العلم شيوخا وطلبة
وايثارهم على غيرهم ومحبة اهل البيت النبوي ومراقبة الله عز وجل
في كل هم وعزم ونعوذ بالله ان ننخرط فيمن يقولون بافواههم
ماليس في قلوبهم والله شهيد وحفيظ ورقيب واوصيهم
بحسن التوجه الى الله تعالى والرضا بقضائه حلوه ومره والاخلاص
في العلم والطلب والعبادة وبالملازمة على طلب العلم واستفادته وافادته
ومذاكرته واخذه عن اهله من غير تكبر ولا حياء ولا توان وبالملازمة
على الاستغفار وبالصلوة والسلام على النبي المختار في جميع الاحوال
والاطوار فان ذلك سبب لشرح الصدور وتيسر الامور هذا
فلنقتصر على ما ذكرنا ونكف عنان القلم عن السبح في هذا الميدان

لانه لا يسعه هذا المقام وانما ذكرنا منهم النزر القليل للتبرك بذكرهم
الجميل والانحياز الى الجناب الاعظم الذى الى غيره لا نميل
فنسأل الله العظيم بوجهه الكريم وبجاه حبيبه سيدنا محمد صلى الله
عليه وسلم وعلى آله وصحبه وشرف وعظم وكرم ان يصل حبلنا بحبالهم
وحبال جميع عباده المتقين وان يحقق انتسابنا الى زمرة اصفيائه
المقربين ويذيقنا من شرب معارفهم ولعم بواطننا بعوارفهم
وان يحشرنا فى زمرتهم ببركة محبتهم اذهم القوم لا يشقى جليسهم
والمرء مع من احب وان يختم لنا بما ختم لاوليائه وان يجعل
خير ايامنا واسعدها يوم لقائه بمنه وكرمه آمين وصلى الله على
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم والحمد لله رب العالمين

كتبه بقلمه يوم العيد اى عيد النحر بمنى عبد ربه واسير ذنبه الراجى
ان يغفر ذنبه وخطاياه وان يثبته بالقول الثابت فى الحياة
ويوم لقاه من لم يكن وكان وسوف يخلو منه المكان احقر الورى
احد ساكنى ام القرى افقر الملك الى الملك الجواد ابو الفيض وابو الاسعاد
عبد الستار الصديقى الحنفى عامله الله بلطفه الوفى ابن المرحوم

الشیخ عبد الوهاب بن خدا یار بن عظیم حسین یار بن احمد یار تغمدهم الله
برحمته واسکنهم بحبوح جنته امین - فی ١٠ ذی الحجه یوم الخمیس ١٣٢٢ھ



الشیخ الثامن عشر ١٨

ومن مشائخنا المکیین مولانا العالم الفاضل الشیخ
الابرک السید علوی الشافعی دامت برکاته سمعت
منه الحدیث المسلسل بالاولیة وهو اول حدیث سمعته منه تجاه
البیت الحرام بعد صلوة العصر فی التاسع والعشرین من رمضان
سنة ١٣٢٢ وهو اخذ عن العلامة الفهامة الشیخ عبد الحمید الداغستانی
والسید احمد دحلان شیخ العلماء ببلد الله الحرام وقد مر سندهما
وکتب لی اجازة بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا
محمد وعلی اله وصحبه اجمعین اما بعد فقد طلب منی الاجازة اخی
فی الله الشیخ ابو سعید محمد عبد الهادی بن محمد عبد الکریم
المدراسی الحیدرابادی فاقول وانا الفقیر علوی بن صالح بن
عقیل بن عمر علوی قد اجزت اخی المذکور بما تلقیته عن اشیاخی منهم

شيخي واستاذي امام الحرمين الشريفين وشيخ الاسلام ببلد الله
الحرام المرحوم بكرم الله تعالى السيد احمد بن المرحوم السيد زيني
دحلان تغمده الله بالرحمة والرضوان من قرأة الكتب الستة مع
جملة كتب الحديث والتفسير وغير ذلك من فقه وعقائد وفروع
واصول ومنقول ومعقول بسنده عن شيخه الشيخ عثمان الدمياطي
عن شيخه الشيخ الشرقاوي عن مشائخه الفضلاء العظام اجازة
عامة له ولذريته القائمين بوظيفة العلم والتعليم واسأله ان
لا ينساني من صالح دعواته في خلواته وجلواته واوصيه بتقوى الله
في السر والعلن . ربنا يوفق الجميع لما يحبه ويرضاه انه على ما يشاء
قدير وبالاجابة جدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
وسلم كتبه الراجي عفو ربه الجليل علوي بن صالح بن عقيل



ومن[١٩] مشائخنا المكيين العلامة الكامل والجهبذ الفاضل
مولانا وشيخنا التقي الزاهد الشيخ محمد عمر باجنيد الامام

المدرس بالمسجد الحرام دام مجده وعم فيضه حدثني
في
بالحديث المسلسل بالاولية وهو اول حديث سمعته منه واجاز
سنة ١٣٢٣
والاولادي بجميع مروياته وذلك في الحادي عشر من ذي القعدة
وهو اخذ عن العلامة السيد عيدروس والعلامة السيد احمد
دحلان وقد مر سندهما مرارا وكتب الاجازة بخطه وصورة
اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من عباده
من ارتضاه واختص البعض منهم بانشراح الصدور وتنويره فآثر اخراه
وانبعثت منه همة للترقي الى نيل المكارم العلية فسارع الى رضاه
باقتناص العلوم الموصلة الى كريم حضرته وسلوك سبيل نبيه و
مصطفاه وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه ومن
والاه وسلم تسليما وبعد فقد طلب مني الاجازة اخي الشيخ
الفاضل الاديب ابو سعيد محمد عبد الهادي بن
عبد الكريم الخطيب حسن ظن بي فاجبته بما طلب رجاء
لصالح دعواته واجزته بما تجوز لي روايته وتصح لي درايته مما
تلقيته واجزت به عموما وخصوصا اجازة عامة وكذا اجزت

اولاد الشيخ عبد الهادى وهما محمد عبد المجيب محمد عبد الرقيب بمثل ما اجزت به اباهما واسئل مولاى ان يجعلهما قرة عين فى الدنيا والدين امين واوصى نفسى واياهم بتقوى الله رب العلمين والتمسك بطريقة اهل السنة والجماعة وهى ما عليها الائمة الاربعة رضوان الله تعالى عليهم والدعاء لى ولسائر المسلمين والحمد لله رب العلمين حرر سنة ١٣٢٤ قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام عمر بن ابى بكر باجنيد الشافعى مذهبا

ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة الشيخ المحدث الملا محمد مراد القازانى صاحب تعريب مكتوبات الامام الربانى قدس سرهما سمعت منه الحديث المسلسل

سنة ٢٠ الشيخ العشرون

القزانى

المتوفى بالمدينة المنورة ... سنة ١٣٥٢ ... فى ثلاث مجلدات ... (حاشية هامشية غير واضحة)

سله هو الشيخ محمد مراد بن عبد الله ولد سنة اثنتين وسبعين ومائتين والف فى منتصف ربيع الآخر يوم الثلاثاء فى قرية المتمن مضافات قصبة منزلة التابعة لولاية اوفا من ممالك قزان المدعوة سابقا بممالك بلغار الشهيرة فى الكتب الفقهية بعدم غيبوبة الشفق لتوغلها فى الشمال . اسلم اهلها طوعا فى حدود سنة ثلاثمائة ايام المقتدر بالله العباسى وقبلها التابعة الآن من حدود سنة احدى وستين وتسعمائة لدولة الروس فلما بلغ رحمه الله تعالى ست سنين شرع فى قراءة العلوم اخذ القرآن المجيد من ابويه ثم من خاله الشيخ الملا حسن الدين الذى هو من اكبر تلامذة المنلا اسمعيل القشقارى المشهور فى تلك البلاد وشرع فى قراءة الصرف فى سن تسع وقرأ عوامل الجرجانى فى سن احدى عشرة ولازم خاله المذكور الى ان بلغ عمره ثمانى عشرة سنة وقرأ فى تلك المدة على

(بقيه حاشيه بصفحه ثانى)

بالاولية الحقيقية بمكة المكرمة زادها الله شرفا وتعظيما سنة الف و
ثلثمائة وخمس وعشرين وهو عن العلامة السيد عبد الحي الكتاني بسنده
المذكور في سند الشيخ عبد الله غازي وأخذ شيخنا ايضا عن السيد
محمد صالح الزواوي عن الشيخ محمد بن ناصر وأخذ عن عبد الرحمن سراج

(بقية حاشية صفحه ١٨٨) من النحو والمنطق والاخلاق والفقه الى شرح العقائد النسفية للتفتازاني
وكان معينا للدروس وبهذا احصل له ملكة جيدة فيما قرأ ثم سافر الى قزان في اول ربيع سنة ١٢٩٠
واختار مدرسة العلامة شهاب الدين القزاني المرجاني صاحب الناظورة وغيرها من التاليف
الكثيرة وسافر الى بخارى وما وراء النهر صحبة واحد من السياحين الا انه توقف اثناء سفره هذا
في بلدة طرويسكي مقدار سنتين واختار للاقامة هناك مدرسة المرحوم الحاج الملا شرف الدين
والملا محمد جان وقرأ عليهما شرح العقائد وسلم العلوم في المنطق مع حواشيه وهو غير السلم
المنورق المنظوم المستعمل في بلاد العرب بل هو منثور واكبر من المذكور واجمع لقواعد المنطق
الا انه مخلوط بمسائل الفلسفة خصوصا حاشيته المشهورة للقاضي مبارك الكوفاموي
وكان له شغف تام بتحصيل كتبه وحاشية المذكورة وحاشية الملا حسن بيده وحفظه
من اوله لكونه رائجا في بلاده ثم توجه الى بخارى واقام بطاشكند مقدار شهرين وكان يحضر
درس شرح العقائد وشرح حكمة العين عند بعض علمائها ثم دخل بخارا سنة ١٢٩٣ وحضر درس
شرح الدواني على تهذيب المنطق عند الملا عبد الله المفتي السرحادي القزاني
والملا التركماني اسمه عبد الشكور فاتم بحث الحمد في مدة ستة اشهر بقراءة
اربعة من حواشيه على عادة تلك البلاد في هذه الازمنة الاخيرة ثم
خرج منها في اول الربيع متوجها الى طاشكند ثانيا فاقام بها مدة ثم سافر الى
مكة واقام بها ومن تآليفه تعريبات المذكورة وتعريب الرشحات وذيله
تاريخ بلغار وقزان الموسوم بتلفيق الاخبار وغير ذلك انتهى مختصرا من
مقدمة تعريبات المكتوبات الامام الرباني ١٢ عبد الهادي غفر له-

كاتبه محمد فياض خان غفر له

واخذ الطريقة النقشبندية عن مولانا مظهر المدني وسيأتي ذكر
مشائخه في صورة اجازته **وصورة اجازته ما نصه**
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على
عباده الذين اصطفى وخصوصا منهم على نبينا محمد المصطفى
وآله وصحبه اهل الصدق والصفا. **اما بعد** فلما كان العلماء لا
يشبعون من العلم ولا يستنكفون من طلبه الى آخر انفاسهم ويستجيزون
فيه من مظانه طلب مني **العالم العامل والفاضل الكامل**
الشيخ ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد
عبد الكريم ابن الشيخ احمد بن الحسين المدراسي
الحيدرابادي ان اجيزه في الحديث وسائر العلوم على عادة
العلماء الحريصين في الطلب ظنا منه اني اهل لذلك مع ان الفقير
كما قال الشاعر **شعر** ولست باهل ان اجاز فكيف ان
اجيز ولكن الحقائق قد تخفى ولكني استحييت ان اخيب ظنه
وان ارده بغير ان اسعفه بمرامه فاجزته بجميع ما يجوز لي
روايته من منقول ومعقول وفروع واصول ومقرو ومسموع

وجميع مصنفاتي المطبوعة الى الآن هي تعريب الرشحات وذيله وتعريب المكتوبات واكثر ما في هامشه وما لم يطبع بعد الى الآن واكبره واهمه تاريخ بلغار وقزان المسمى بتسميته تلفيق الاخبار وتلقيح الآثار في تاريخ بلغار وقزان واحوال تاتار. وقد تلقيت العلم في الحرمين الشريفين بعد ان اتممت مباديه واحكمت مادته في بلاد قزان مسقط راسي وفي بخارا ايضا بالانتخاب من العلماء العاملين والفضلاء الكاملين كما قال الشاطبي رحمه الله تعالى شعر تخيرهم نقادهم كل بارع، وليس على قرانه متأكلا، حيث لم يكونوا يأكلون الدنيا بدينهم ولا يخافون في الله لومة لائم فمنهم شيخي واستاذي مولانا الشيخ آخوند جان المرغيناني المدني المكي الحنفي النقشبندي المتوفى بمكة المكرمة في اواخر ذي القعدة سنة ١٣٠٢ ومنهم شيخي واستاذي مولانا الشيخ عبد القادر الطرابلسي المدني الخطيب الزاهد الورع المتوفى بالمدينة المنورة سنة ١٣٠٣ ومنهم الشيخ المحدث العالم الفاضل الشهير السيد محمد على ابن السيد طاهر الوتري المدني

المتوفى بالمدينة المنورة فى سنة ١٣٢٢ه ثلاثتهم عن مسند عصره ووحيد
دهره مولانا الشيخ عبد الغنى ابن مولانا الشيخ ابى سعيد المجددى
الدهلوى المدنى المتوفى بالمدينة المنورة فى اوائل سنة ١٢٩٦ه ودفن
يوم دخول الفقير المدينة المنورة اول مرة فلم يتيسر لى ملاقاته
ح ومنهم شيخى وسيدى ومرشدى الى الله مولاى السيد محمد
صالح الزواوى المكى الشافعى النقشبندى قدس الله سره المتوفى بمكة المكرمة سنة ١٣٠٨ه
عن الشيخ الشريف محمد بن ناصر الحسنى الحازمى عن السيد محمد ابن خليل القاوقجى
الحسنى ح واروى عن العلامة الشريف المحدث الشيخ عبد الحى الفاسى الكتانى عن والده
الشريف العلامة المحدث عبد الكبير الكتانى عن الشيخ عبد الغنى المجددى المدنى ح
ومنهم شيخى واستاذى الشيخ عبد الرحمن سراج مفتى مكة المكرمة شهيد الغرفة
عن الشيخ جمال مفتى مكة المكرمة كلهم اعنى الشيخ عبد الغنى والشريف محمد بن ناصر
والسيد محمد القاوقجى والشيخ جمال عن مسند عصره وفريد دهره الشيخ عابد بن احمد على
السندى المدنى رحمه الله تعالى مؤلف حصر الشارد واسناده فى جميع
الكتب من جميع الفنون مذكورة فى ثبته المشهور بحصر الشارد
وله وللشيخ عبد الغنى اتصال بسائر ارباب الاسانيد فلا حاجة

الی ذکر من فوقهما من الرواة فانی لما ذکرت اسنادی الیهما
فکاننی ذکرت اسانیدی الی المؤلفین والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ح ویروی الشیخ جمال عن الشیخ عبد اللہ سراج مفتی مکۃ المکرمۃ
عن الشیخ محمد بن هاشم الفلانی العمری عن شیخ الشیوخ العلامۃ
الاثری الشیخ صالح الفلانی العمری مؤلف قطف الثمر ح ویروی
السید محمد علی الطاهر الوتری عن شیخہ احمد منۃ اللہ المالکی
الازهری عن شیخہ الامیر الکبیر وعن محدث الشام الشیخ عبد الرحمن
بن محمد الکزبری وثبتاهما مشهوران ح ولی ایضا اجازۃ عن
مولانا الشیخ برکۃ مشائخنا الکرام بقیۃ السلف محمد معصوم المجددی
عن والدہ مولانا الشیخ عبد الرشید المجددی عن جدہ مولانا
الشیخ احمد سعید المجددی عن الشیخ عبد العزیز الدهلوی ح
ویروی الشیخ عبد الرشید عن الشیخ محمد اسحق عن الشیخ عبد العزیز
عن والدہ الشیخ ولی اللہ الدهلوی واسانیدہ مشهورۃ - فاجزت
الفاضل المذکور ان یروی عنی بواسطۃ هؤلاء العلماء الاجلاء
والکملاء الادلاء بشرطها المعتبرۃ عند اهل الاثر وان یجیز بروایتی

واجازني لمن شاء بما شاء وكيف شاء بعد رعاية الشروط واهمها
كمال التثبت والتحري وان يقول فيما لا يدريه لا ادري وقد سمع
مني حديث الرحمة المسلسل بالاولية بروايتي عن المحدث الشريف
عبد الحي الكتاني لكون روايتي بكيفيته المخصوصة اعني كونه اول
حديث مسموع ممن يرويه مختصة بها ورواياتي الباقية ليس
في واحدة منها هذه المزية وان كانت في بعضها الا انها
ليست اولية حقيقية بل اضافية اعني بالاضافة الى سائر
المسلسلات هذا واوصى المجاز المذكور ضاعف الله لي
وله الاجور واياي واولادي بتقوى الله تعالى في السر والعلن قال
الله تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله الآية وان لا ينساني
واولادي من صالح دعواته في جلواته وخلواته وسائر حالاته
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على سيدنا
محمد وآله وصحبه اجمعين قاله بلسانه ورقمه ببنانه اسير الذنوب
كثير العيوب مضيع الاوقات العاجز عن تدارك ما فات
محتاج لطف ربه السبحاني الفقير محمد مراد القزاني ثم المكي

مالك الله سبحانه نواصي الاماني امين بحرمة النبي الامين وذلك

بمكة المكرمة شرفها الله تعالى الى يوم القيمة في ٣ صفر الخير المنتظم

في سلك شهور عام الف وثلاثمائة وخمس وعشرين تم



٢١ ومن مشائخنا المكيين مولانا العالم الفاضل الجهبذ الكامل

الشيخ ابو علي شرف الدين ابن مفتاح الدين المكي

القازاني الحنفي صاحب النبراس ادام الله افادتهم

سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية الحقيقية قبالة بيت الله

الامين ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذي الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ بين العشائين ١٢

قال سمعته كذلك عن العلامة السيد محمد بن خليل بن ابراهيم

القاوقجي الطرابلسي بعد ما طاف وسعى من العمرة في حالة الاحرام

وعن ابي النصر الدمشقي اخذ شيخنا عنهما وعن غيرهما كالشيخ يوسف

ابن عبد الستار المدرس ببلدة قزان وكالشيخ محمد ذاكر بن

نور محمد التمتاوي والد زوجته المجاور بمكة المكرمة والشيخ

الشيخ الحادي والعشرون ٢١

له الف رحمه الله تعالى كتابا في حالات شيخه الشيخ عباس الصديقي الحنفي سماه النبراس ١٢ منه

السيد عمر بركات الشامي الازهري المكي الشافعي عن الشيخ ابراهيم
الباجوري والشيخ عباس بن جعفر بن صديق مفتي الاحناف بمكة
وهو عن كثيرين منهم عمر يحيي الضرير عن عبد الملك القلعي وطاهر
سنبل ومنهم الشيخ صديق كمال عن عبد الله سراج عن صالح
الفلاني الخ ومنهم الشيخ خليل طيبة النحوي ومنهم والده الشيخ
جعفر بن صديق ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان الخ ومنهم
السيد محمد الكتبي مفتي مكة عن السيد احمد الطحطاوي ويروي
الشيخ عباس بعموم الاجازة عن الشيخ عابد السندي وعن مفتي
زبيد السيد عبد الرحمن الاهدل وعن الشيخ مصطفى فتح الله
البيروتي - وكالشيخ السيد احمد دحلان وتلميذه السيد احمد الزواوي
المالكي وكالشيخ محمد شمس الدين الكناني والشيخ عبد الله النهاري
كلاهما عن القاوقجي وكالشيخ مصطفى العفيفي الشافعي شارح المولد
المنظم عن القويسني وكالشيخ السيد محمد مكي الكتبي الحنفي عن
والده عن ابيه عن الطحطاوي ومن مشائخه بركة الدنيا الفقيه
محمد صالح ١٢ منه محمد مفتي مكة ابن حسين ١٢ منه
النبيه السيد عبد القادر الطرابلسي المدني ومنهم رفيقه

السيد علي ظاهر **ومنهم** تلميذه السيد سعيد المغربي شيخ الدلائل بالمدينة المنورة **ومنهم** السيد محمد امين رضوان شيخ الدلائل بالمدينة الطيبة **ومنهم** الشيخ ابو الخير احمد جمال المكي حنفي مشرب النعمة (وقد اخذت ايضا من هؤلاء الثلاثة الاخيرين) **ومنهم** ابو النصر الدين والشيخ يوسف النبهاني البيروتي صاحب الانفاس اللطيفة والتآليف الكثيرة المفيدة **ومنهم** الشيخ محمد الانصاري عن مولانا اسحق والشيخ عبد الله سراج والشيخ عابد السندي **ومنهم** الشيخ عبد الرحمن سراج مفتي الاحناف بمكة **ومنهم** الشيخة خديجة بنت مولانا اسحق **ومنهم** بركة الوقت الحبيب حسين الحبشي والمقرى والمفسر الشيخ محمد الشرهبيني نزيل مكة من تلامذة الباجوري (وقد اخذت منه ١٢ منه) وقد مر ذكر هؤلاء الاعلام **واخذ** شيخنا ايضا عن السيد محمود البصراوي عن السيد داود البغدادي **واخذ** عن السيد محمد حقي النازلي مؤلف خزينة الاسرار **واخذ** عن عبد الله بن صلاح الاسكندراني - **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الواحد الصمد والصلوة

والسلام على سيدنا محمد خير المستند والسند - وعلى آله واصحابه
الى ابد الآبد - اما بعد فقد اجتمع بالفقير **اخونا العالم الفاضل**
عبد الهادى بن الشيخ عبد الكريم فى المسجد الحرام وطلب
منى بحسن ظنه سماع المسلسل بالاولية فاسمعته له وقلت سمعته
من جملة من المشائخ الكرام منهم العلامة المحدث السيد محمد
القاوقجى الطرابلسى عن جملة من المشائخ اجلهم الشيخ عابد السندى
المدنى ومنهم الشيخ عبد الله ابن صالح مفتى اسكندرية عن
والده عن الامير الكبير وسنده مضبوط فى ثبته - واجزته
بجميع ما نروى عن مشائخنا الكرام منهم شيخنا الشيخ عباس
الصديقى الحنفى المكى ومنهم الشيخ السيد احمد دحلان المكى
واوصى المذكور ونفسى بالتقوى وان يدعو لى ولوالدى و
لمشائخى بالعفو والغفران وصلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
وذلك فى غرة محرم سنة ١٣٢٥ هـ - **الفقير ابو على شرف الدين المكى**
القرانى

شرف الدين قرانى
١٣١٥

٢٢ الشيخ الثاني والعشرون

ومن مشائخنا المكيين العلامة الفهامة المحدث الجليل عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني ادام الله افاداته سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية فاجازني به وبسائر مروياته وهو يروي عن العلامة المحدث الشيخ داؤد جر الزبيدي عن الشيخ محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن ابن سليمان الاهدل والعلامة القاضي محمد بن على الشوكاني بسندهما ويروي عن مولانا السيد احمد دحلان عن العلامة الشيخ عثمان والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي ارتضا على الصفوي بسندهم ويروي عن العلامة الشيخ احمد ابي الخير ميرداد والشيخ احمد امين العطار المعروف ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد السندي ويروي عن والده الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد والمحدث الشيخ عبد الله سراج عن الشيخ الفلاني وقد مر ذكرهم مرارا وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم احمدك يا من وصل من انقطع اليه ودفع من وقف مطية اماله

عليه - حمدا على متواتر النعم و الافضال - و الصحيح و الحسن من الاعمال - و اصلي و اسلم على حبيبك المرسل - حلال كل مشكل و معضل - و على آله سحب الندى - و صحبه شهب الهدى - ما فاح اَرَج العلوم - من طي كل منتشر و مكتوم - اما بعد - و في كل ربع بنو سعد - فيقول المرتجي من ربه نيل الاماني - عبد الحميد بن محمد فردوس المكي الافغاني - قدس الله عز و جل باجتماعي مع الفاضل الفطن الاريب - الآخذ من كل فن بنصيب ابي سعيد محمد عبد الهادي بن عبد الكريم الخطيب الحيدر ابادي وطنا المدراسي اصلا - سلك الله بي و به مسالك اهل الحق - و وفقنا لما به النجاة يوم تبعث الخلق و طلب مني ان اسمعه حديث الرحمة المسلسل بالاولية فاسمعته ذلك و هو اول حديث سمعه مني كما سمعته كذلك حقيقة عن العلامة المحدث المعمر الشيخ داؤد جرجس الزبيدي عن العلامة محمد العمراني عن مفتي زبيد السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل و العلامة القاضي محمد بن علي الشوكاني بسندهما الخ

هذا فلما كانت الاجازة والسند امرهما فخيم وشانهما عند
اهل الحديث عظيم طلب منى الشاب النجيب والفقيه الاديب
الاخ فى الله بلا اشتباه المنوه بذكره اعلاه الاجازة
له ولاولاده فاعتذرت اليه بانى لست من اهل هذا الميدان
ولكن حفظا لبقاء سلسلة الاسناد اجبته الى مرغوبه رجاءً
لدعوته صالحة فانها بظهر الغيب نافعة مجابة فاقول قد اجزت الفاضل
المذكور المنوه باسمه فى السطور بجميع الكتب الستة والمسانيد
والمعاجم وغيرها من الكتب الحديثية وبجميع الكتب العلمية
من معقول ومنقول من تفسير وفقه وتصوف وعلوم الية واذكار
واوراد واحزاب على اختلاف صنوفها وتباين انواعها على
كثرتها واتساعها اجازة عامة شاملة كاملة فى كل ما يجوز لى
روايته وتصح عنى درايته بحسب ما اجازنى بذلك جمع
من المشائخ ذوى الاقدار العلية بالشروط الجارية بينهم على الطرق
المرضية من لزوم التقوى وكمال العناية بمتابعة السنة
النبوية وهم اهل البلد الحرام وزمزم والمقام وعليهم

ترتيبت ومنهم تلقيت اجلّهم شيخ الاسلام بالمشاعر العظام العلامة المرحوم بكرم الله المنان مولانا السيد احمد بن زيني دحلان عن العلامة الشيخ عثمان الدمياطي والشيخ عبد الرحمن الكزبري والقاضي ارتضا على الصفوى بسندهم ومنهم العلامة الشيخ احمد ابو الخير بن الشيخ عبد الله مرداد المكي والمرحوم الشيخ احمد امين العطار المعروف ببيت المال كلاهما عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد السندي ومنهم والدي الشيخ محمد فردوس عن مفتي مكة المكرمة الشيخ جمال بن عبد الله عن الشيخ عابد السندي والمحدث الشيخ عبد الله سراج المكي عن الشيخ صالح الفلاني واذنته ايضا ان يجيز عني كل من سأله في ذلك بشرطه المعتبر عند اهل الاثر على العموم والخصوص من كل معقول ومنصوص راجيا منه ان لا ينساني واولادي من صالح دعواته في خلواته وجلواته كما ان ذلك منا له مبذول ومن الله نرجو القبول انه على ذلك قدير وبالاجابة جدير والحمد لله رب العالمين.

امر برقمه عبد الحميد فردوس خادم العلم والسنة المصطفوية

بالمسجد الحرام فی ٣٠ محرم من عام سنة ١٣٢٥ بلغه الله فی الدارین
مرامه وسدده واحسن ختامه آمین



الشیخ الثالث العشرون ٢٣
العاقل الزکی ١٢

٢٣ ومن مشائخنا المکیین العالم النحریر الحبر السفیسی
العابد الزاهد مولانا الشیخ محمد بن حامد الحنفی الحسنی
المکی المقیم بجبل ابی قبیس دامت برکاته کان رحمه الله
تعالی برا تقیا خاشعا متواضعا تارکا للدنیا راغبا فی العقبی معتزلا من
الناس کان یقیم بجبل ابی قبیس فلما سمعت انه من العلماء العاملین
والزهاد العارفین لقیته به فاکرمنی واجازنی اجازة عامة وکتب
لی الاجازة وهو یروی عن الشیخ ابراهیم السقاء والشیخ محمد الانبابی
والشیخ احمد الرفاعی وغیرهم من الافاضل الکرام وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحیم وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله
وصحبه وسلم الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا
محمد وعلی آله وصحبه اجمعین اما بعد فاقول وانا الفقیر الحقیر الحقیق
بان اجاز علی فرض کونی من اهل العلم محمد بن حامد بن احمد

الحنفي الحسني قد اجزت لا على سبيل الحقيقة بل على سبيل المجاز
حضرة العامل الفاضل الشيخ محمد عبد الهادي بن
محمد عبد الكريم المدراسي اجازة عامة من اجازة العوام
للخواص بما تجوز وتصح روايته ودرايته – وليس لي من هذه
الاجازة الا محض كوني واسطة في ربط سند المذكور بسند من
اجازني من مشائخي الكرام الافاضل كحضرة الشيخ ابراهيم السقاء
والشيخ محمد الانبابي والشيخ احمد الرفاعي ونحوهم ولولا ذلك
لما اجزته واستغفر الله العظيم من اجترائي على مثل ذلك – واسال
حضرة المذكور ان لا ينساني من دعائه – واوصيه واياي بتقوى الله
تعالى فانها خير زاد – ليوم المعاد – وصلى الله على سيدنا محمد
خاتم النبيين – وعلى آله وصحبه اجمعين – حرر بمكة المكرمة يوم
الخميس المبارك الموافق ١٣ من شهر صفر سنة ١٣٢٥ محمد احمد

٢٤ ومن مشائخنا المكيين مولانا العلامة الحبر الفهامة
الشيخ احمد بن محمد بن احمد الحضراوي الشافعي المكي دام
فيضه الملكي وهو يروي عن الشيخ محمد حسن العدوي

الرابع والعشرون

٥ وللشيخ تاليفات جليلة – منها عقد الثمين وبشرى المؤمنين في فضائل سيد المرسلين وسراج الائمة
في تخريج احاديث كشف الغمة وتاج التاريخ وغيره ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

المالكي عن الشيخ محمد بن احمد مراد الدمياطي الشافعي والشيخ عبد الغني
الرافعي الحنفي والقاضي يحيى بن احمد المجاهد عن والده عن القاضي
محمد بن علي الشوكاني والشيخ احمد بن احمد المغربي التونسي وهو
يروي عن الشيخ احمد بن الحاج وهو عن الولي الكامل المحدث محمد
ابن علي بن السنوسي عن شيخه ابي سليمان عبد الحفيظ بن محمد
العجيمي المكي عن الشيخ محمد طاهر سنبل الحنفي المكي صاحب الاوائل
المشهورة وكتب لي في الاجازة ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين وعلى اله
وصحبه اجمعين اما بعد فقد وافانا الاخ في الله والمحب الاجل
ولدنا المكرم الشيخ محمد عبد الهادي بن محمد عبد الكريم
المدراسي الحيدر ابادي بمكة المكرمة وطلب منا الاجازة فيما
تلقيناه من العلوم العقلية والنقلية لقول بعض السلف رحمهم الله
تعالى الاسناد من الدين فاجبته واني لست من فرسان هذا الميدان
ولا من اهل هذا الشان غير اني احب الله ورسوله وورثته صلى
الله عليه وسلم الصادقين لما ورد عنه صلى الله عليه وسلم المرء

مع من احب وحيث ان للفقير جملة مشائخ اساتذة فخام رحمهم الله
منهم الاستاذ شيخ الاسلام والسنة محمد حسن العدوى المالكى
الحمزاوى ومشائخه معروفون شهيرون ومولانا المرحوم الشيخ
محمد بن احمد مراد الدمياطى الشافعى المدرس بالمسجد الحرام
والشيخ عبد الغنى الرافعى الحنفى الطرابلسى والقاضى يحيى بن احمد
المجاهد اليمنى عن والده عن القاضى محمد بن على الشوكانى
ومنهم الشيخ احمد بن احمد المغربى التونسى وهو عن شيخه احمد
ابن الحاج بن المهدى وهو عن شيخه الولى الكامل المحدث
محمد بن على بن السنوسى عن شيخه ابى سليمان عبد الحفيظ بن
محمد العجيمى المكى مفتى مكة وقاضيها عن شيخه الشيخ محمد طاهر
سنبل الحنفى المكى المشهور وقد اجزت ولدنا هذا الشيخ عبد الهادى
بما تجوز لى اجازته من سائر مروياتى واجزته بتاليف الفقير
بشرط الوقوف عند الشبهات ومراقبة الله عز وجل -
وان لا ينسانى من دعاء الخير - وصلى الله على سيدنا محمد واله
وسلم - نعم واجزته بقلبى وقلته بفمى وكتبته بيدى الفقير احمد بن

محمد بن احمد الحضراوی الشافعی المکی فی یوم الثلاثاء سادس

عشر شهر صفر الخیر سنة ١٣٢٥ (قد تم الی هنا ذکر مشائخنا المکیین -

ادام الله فیوضاتهم الی یوم الدین)

واما مشائخنا المدنیون سنذکر اسماءهم العلیة - مع

اجازاتهم السنیة - ادام الله افاداتهم البهیة - فی

کل بکرة وعشیة -

الشیخ الخامس والعشرون ٢٥

فمنهم[٢٥] عین العلم والدرایة - ینبوع الحلم والروایة

الجهبذ المحقق - والسمیدع المدقق - السابح فی بحار

العلوم جلها - السابق فی میدان الفنون کلها - العلامة

الجلیل - الفهامة النبیل - مولانا الشیخ الافندی

عبد الجلیل[له] الحنفی ابن الشیخ عبد السلام بن عبد الله

له شیخنا العلامة المجیز الافندی عبد الجلیل - بیت مجد وعلم وفضل - بلدة فاس الشهیر من ارض المغرب الفاضل الکامل اعجوبة العصر فی الفضل بلا حصر - ونابغة الوقت فی الکمالات الباهرة بلا عدد - کم من حکمة ابرزها من جوهر معدنه العالم فیتلقنها السامعون ویبادر الی استقصائها الاکثرون وقد کنت ممن حضر مجلسه العلمی فی بیته بمکة المکرمة وانه یحضره الفضلاء من کل نادی یجلسون علی قدر هیأتهم العطریة فیملی علیهم من العلوم لاسیما الحدیث ویاخذ فی فن الادب وقصص الاقدمین من اخبار العرب علیا ذلک بجواهر الحدیث فتری المهیبة والخشوع بنادیه ولسان الفضل بما له ینادیه والحاصل انه وحید الدهر کما قیل شعر - ولو لم تکن الا بنفسک فاخرا لما انتسبت الا الیک المفاخر - ولد رحمه الله بالمدینة المنورة سنة ١٢٤٢ اثنین واربعین ومائتین والف وتوفی بها

(بقیة الحاشیة علی الصفحة الآتیة) ٢٠٨

ابن عبد السلام الشهير ببرّاده المسدلى عمت البلاد
فيوضاته ودامت علينا بركاته - حضرت فى بعض دروسه
وسمعت بقرأة حتى الحافظ الشيخ عبد الله بن محمد غازى المكى دام
فيضه الملكى - عليه مسلسلات ابن عقيلة تمامها وحدثنى بالحديث المسلسل

بقية الحاشية السابقة - (٢٠٧) فى حجر بعض اهل البيوت والآن فى مهد العز والكمال فتولاه
الله باللطف والانعام والافضال ثم بعد حفظه لكتاب الله تعالى اخذ فى تعلم العلوم النافعة
على يد اكابر حذاق وقته ممن اجتمع بهم فى كل عصر - منهم العلامة الشيخ صالح التونسى الكبير
والشيخ محمد العلوشى الطرابلسى المالكى الشهير مجاور المدينة المنورة والشيخ يوسف
الصاوى المالكى والشيخ يوسف الغزى الحنفى والشيخ محمد الحلبى والشيخ عبد الغنى الدمياطى
الشافعى عن الشرقاوى والامير الكبير ومنهم الشيخ احمد الشهير بالسائس والشيخ عبد الغنى
المحدث النقشبندى والمعمر مفتى المدينة المنورة السيد اسمعيل ابن السيد زين العابدين
البرزنجى الشافعى وهو عن الشيخ صالح الفلانى ودخل فى عموم اجازة الشيخ عابد السندى كان
الشيخ عابد يفتخر به ويقول اعلى سند عندى سند شيخنا الشيخ صالح الفلانى ومن مشائخه
ايضا الشيخ محمد عليش المالكى والشيخ المعمر منة الله المالكى الازهرى وهو عن الشيخ الامير
الكبير - ومولينا السيد مصطفى الذهبى الشافعى الازهرى والشيخ ابراهيم السقا وهو عن الشيخ
ثعيلب عن الشهاب الملوى والشهاب الجوهرى - والشيخ محمد الله منهورى الازهرى والشيخ
المبلط وهو عن الشنوانى وغير هؤلاء من اكابر وقتهم اماثل زمانهم رحمهم الله تعالى آمين
ومن اكثرهم له استفادة مع ملازمته وقد اجازنى رحمه الله تعالى مشافهة اجازة عامة
بجميع مروياته بعد ما اخذت وسمعت منه بعض المسلسلات ثم امر ابنه برقم الاجازة
لى ورقم عليه بخطه - وله بالمدينة انجال نجباء اكبرهم الافندى حسين براده ومنهم
علاء الدين وسعد الدين ومحمد احسان واصغرهم محمد طرح الله فى الجميع البركة وقد
هو عتبة الفاضل وتلقوا عنه لانه بركة الوقت منهم الشيخ العلامة احمد الحضراوى
والشيخ محمد العمرى والافندى ابراهيم اسكوبى ولد شيخه وغيرهم نفعنا الله به وبعلومه
آمين - وقد انشدت فى مدحه قصيدة بالفارسية حين اقامتى بمكة المكرمة وقرأتها عليه
ببيته وكان رحمه الله تعالى ماهرا بالفارسى فدعالى بالبركة والخيرية فى الدارين وها انا اتمثل

(بقية الحاشية فى الصفحة الآتية)

بالاولية وصافحني وشابكني واضافني على الاسودين ولقنني الذكر وناولني المسبحة والبسني الخرقة وقال لي انا الحبل فقل اللّٰهم اعنى الخ وسمعت منه سورة الصف واول سورة النحل وقرأت عليه سورة الفاتحة و واجازني بسائر مروياته وكتب لي اجازة وزينها في الاخر بختمه وهو اخذ عن العلامة الشيخ عبد الغني ابن ابي سعيد المدني وعن الشيخ

(بقية الحاشية) لمذاق الماهرين بالفارسي وهي هذا - نظم بے نظم - در مدح شمع اہل بزم - سخن سنج - در علم را گنج - اختر برج علوم نقلیہ - گوہر درج فنون عقلیہ - مصدر بوارق معانی - مظہر شوارق بیضر سانی - مطلع التحقیق والدرایہ - ینبوع الحکم والروایہ - المحلی بالمحاسن الغالیہ - والمجلی بالاسانید العالیہ - مطلع الاشعار - مجمع الانوار - نادرۂ زمانہ - عمدۂ اوانہ - ادیب عصرہ - محدث دہرہ - الفاضل النبیل - حری بالتکریم والتبجیل - مولانا الافندی عبد الجلیل الشہیر ببرادہ المدنی نفعنا اللّٰہ لفیوضاتہ آمین - نتیجۂ طبع کمترین - نبذۂ عقیدت گزین - خاکروب عتبۂ تقدس تبہ کہترین خدام - غلام ناکام - ابو سعید محمد عبد الہادی مدراسی حیدرآبادی کان اللّٰہ ذی الایادی - فی التوب والمیادی المتخلص بہ سکیں -

باسمک یا الٰہنا العلام	والصلوة علی رسول انام	لایق حمد ہست رب جلیل	قابل نعت مہبط جبرئیل
پس درود است بر صبا غلام	نیز بر آل و تابعین کرام	شکر حق بیشمار نتوان کرد	کہ بمن بے شمار احسان کرد
گرچہ عاصی و بے ہنر ہستم	لیک فضلش بود بوجہ اتم	راہ طیبہ و راہ بیت امین	کرد آسان ترین سکین را
آمدم پیش مکہ اطہر	باز رفتم بہ طیبۂ انور	پس بہر دو مقام پر انوار	یافتم فیض عالمان کبار
پس انا بجد عالم ذیشان	صاحب خلق و منبع احسان	مخزن علم و مطلع اشعار	معدن حلم و مجمع اسرار
اختر برج اقتدار بیشک	گوہر درج اتقا بیشک	زینت جمع و مصدر اعطا	شمع بزم لیاقت والطاف
اسم سامی آں بزرگ نشان	بس جلیل و عظیم ہست عیاں	ذکر اسمش کنایۃً کردم	کہ ادب ہست نیک و مرغوب
نام پاکش معظم است چناں	کہ بوقت نوشتنش ایماں	دست خامہ و خامہ کا عذرا	میدہد بوسہ اے سخن آرا
نے غلط گفتم اے محب درود	بلکہ خامہ سرش نہد بسجود	در بجا ہی صراحتہ بنگر	نام آں فاضل کرم گستر
شیخ عبد الجلیل برادہ	عارف و زاہد و خدا آگہ	نادر عصر و فاضل دوراں	فن شعر و ادب از وبازاں
خادم و نسبتے کلاں دارم	ذرۂ آفتاب تابانم	ہمہ اولاد نیک و احبابش	ہم تلامیذ او و اصحابش

(بقیۂ حاشیہ بر صفحۂ آیندہ)

احمد منة الله المالكي الازهري وعن مفتي المالكية الشيخ محمد عليش عن شيخه محمد الامير الصغير عن والده الشيخ محمد الامير الكبير واما اسماء باقي اشياخه فلتطلب في الحاشية - وهذه صورة الاجازة التي رقمها لي شيخنا الشيخ محمد عبد الجليل برّاده المدني دام فيضه وهي بخط نجله اعني الشيخ العلامة سعد الدين براده كما اخبرني بذلك بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله تعالى حمدا متصل الاعانة بالامداد موصول العناية بالاسعاف والاسعاد متكفلا بحصول المراد من علو الاسناد -

بقیۂ حاشیہ صفحہ ۲۰۹

عمر او شان دراز گردا باد — حق تعالی بحق نون و صاد
ہر یکی در علوم و فضل و کمال — لائق و فائق اند با اجلال
بعد ازیں گوش کن بلا تاخیر — شیخ ما را شیوخ اند کثیر
از تلامیذ عابد سندی — بود یک شیخ دہلوی ہندی
نیز مفتی محدث بے قبل — بود در طیبہ سید اسمٰعیل
احمد ازہری گرامی یک — منة اللہ مشتہر بشیک
ایں مکرم بغیر شبہ و نکیر — پس روایت کنند ز میر کبیر
ذکر او شان طوال خواہد بود — سامعیں را ملال خواہد بود
دست بردار و کن دعا انحال — کای خدای قدیر و متعال
حاصل آید و را ہمہ مقصود — آرزوی دلش بر آید زود
نہ مرا شعر آید و نہ بیان — جاہلم بے شعور و ہیچمداں
بلدۂ پاک و محترم اندر — یعنی مکہ مبارک و اطہر
ختم تحریر شد بماہ صفر — بود تاریخ ہجدہم اشہر

راست خواہی اگر ز من ای جاں — او ست قمر و نجوم فرزنداں
در فنون کثیر کامل اند — در عبادت مدام شاغل اند
ہر یکے نادر زمانہ بود — فاضل و نامی یگانہ بود
نام او بود شیخ عبد غنی — مشتہر با محدث مدنی
نادر عصر بود لا ثانی — شیخ آل صالح است فلانی
بود علامۂ زمان خود — نیز فہامۂ اوان خود
ذکر اشیاخ مختصر کردم — وز طوالت بسے حذر کردم
وصف شیخ جلیل ای امجد — از غلام ذلیل کے گردد
شیخ ما را ز غیب کن یاری — دار دائم فیوض او جاری
خیر خواہش مدام شاداں باد — دشمنش را مدام خسراں باد
چہ عجب از توجہ شیخم — کہ قبول ورسے اشعہ نظم
سال ہجری ہزار و سیصد (۱۳۰۰) — بیست (۲۵) پنج ہم براں افزود
کن ای مسکین ذلیل ختم کلام — خوانده بر نبی صلوة و سلام

والصلوة والسلام على قمر التمام ـ ومصباح الظلام ـ معلم الخير والحاث عليه ـ وناهج منهج البر والهادى اليه ـ وعلى اله سفينة النجاة ـ و اصحابه نجوم الهداية الهداة ـ وبعد فلما كانت الاجازة فى العلوم مألوفة ـ وطريقة بين العلماء معروفة ـ يرغب فى اخذها ارباب الاخلاق الكريمة ـ واصحاب النية الشريفة السليمة ـ حرصا على ما فيها من البركة والخير ـ ورغبة فيما تحتوى عليه من اليمن والبر ـ بادر لذلك الرجل الصالح والاديب النجيب الفالح اخونا فى الله الشيخ محمد عبد الهادى بن عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرآبادى ورغب فى ان اجيزه وهو لما فيه من الاخلاق الحسنة ـ والمزايا الطيبة المستحسنة حرى بان تجاب دعوته ـ وتحصل له مما امل رغبته ـ فاستخرت الله سبحانه وتعالى وقلت اجزت الفاضل المذكور بكل ما وصل الىّ ـ واتصلت روايته لدىّ ـ مما اجازنى به مشائخى الاعلام وهو محرر فى اثباتهم ـ واجازاتهم وافاداتهم ـ وهم جم غفير وعددهم كثير ـ الا انى اقتصر على المشاهير فمنهم شيخنا العلامة مفتى المدينة المنورة مولانا السيد اسماعيل البرزنجى عن شيخه امام

وقته وحبر زمانه الشيخ صالح المعروف بالفلاني بما احتوى عليه
ثبته المسمى بقطف الثمر - ومنهم شيخنا المعمر الشيخ منة الله الازهري
المصري عن شيخه العلامة افضل عصره واجل ابناء مصره مولانا الشيخ
محمد المعروف بالامير الكبير بما اشتمل عليه ثبته الكافل ومجموعه
الحافل ومنهم سيد الزهاد - وسند العباد - شيخ الطريقة - و
امام الحقيقة - افقه من رائيت من العلماء - واتقى من شاهدت
في زماننا من العظماء - مولانا الشيخ عبد الغنى بن ابى سعيد النقشبندي
المجددى عن شيخه امام الحديث فى عصره - واوحد العلماء فى دهره
مولانا الشيخ محمد عابد السندى عن شيخه الشيخ صالح الفلانى
السالف ذكره وعن باقى مشائخه العظام المذكورين فى ثبته المعروف
بحصر الشارد وهو كتاب ضخم كبير الحجم - ولى غير هؤلاء شيوخ كبار
واساتذة عظام لهم اخطار - استيفاء ذكرهم يطول - وهذا القدر
كاف فى حصول المأمول - اسأل الله ان يجعلنا من السالكين منهج
الهدى المتبعين لسنة المصطفى - وقد اجزت بما سلف بيانه و
تقدم شرحه وتبيانه - بالشرط المعروف بين المشائخ فى التحري

فى الاقوال والافعال لما هو الراجح والراسخ مؤملا منه ان لاينسانى
واولادى فى خلواته وجلواته من صالح دعواته. سلك الله بنا و[بهم]
طريق الهدى وباعدنا من ارباب الفساد وطرق الردى بمنه
وكرمه وكان ذلك فى اليوم العاشر من ذى القعدة الحرام سنة
الف وثلاثمائة واربعة وعشرين من الهجرة النبوية وصلى الله تعالى على
سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا
امر بكتبه الفقير اليه سبحانه عبد الجليل بن عبد السلام
براده المدنى عفى عنه بمكة المشرفة

عبد الجليل ١٢٩٤

وقد حضرت عنده بولدى محمد عبد المجيب جعله الله تعالى
من العلماء العاملين وطلبت منه الاجازة له ايضا فاجازه بجميع
ما تجوز له الرواية وكتب له بخطه المبارك ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العلمين وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين
وبعد فيقول الفقير اليه سبحانه خادم العلماء وتراب اقدامهم
عبد الجليل بن عبد السلام براده المدنى عفا الله عنه و
غفرله ولوالديه قد حضر عندى الاخ الفاضل والنبيل الكامل

الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي الحيدرآبادي وطلب
مني ان اجيز ولده النجيب محمد عبد المجيب وكان صغير السن دون البلوغ
وتظهر عليه آثار النجابة - انبته الله نباتاً حسناً وكان طلبه ذلك
موافقا لما جرى عليه السلف الصالح من اجازتهم للصغار ولمن لم
يوجد بعد ولم ينكره احد من العلماء الاعلام فبناء على ذلك اجزت
المذكور الشيخ عبد المجيب بكل ما تجوز لي روايته بحق اجازتي
عن المشائخ الكرام راجيا من الله سبحانه تعالى ان يجعله من
اهل العلماء العاملين وتقربه عين والداه ويجعله قدوة في الاسلام
بحرمة النبي الاعظم صلى الله عليه وسلم وكان ذلك يوم الجمعة المبارك
الموافق لتاسع عشر ذي القعدة الحرام عام الف وثلاثمائة واربعة
وعشرين. والحمد لله رب العلمين

قاله بفمه وكتبه بقلمه



الشيخ السادس والعشرون ٢٦

ومن مشائخنا المدنيين

مولانا العلامة القدوة

الفهامة فريد دهره ونادرة عصره شيخنا وشيخ مشائخنا

الشيخ[١] عبد الله بن عودة ابن عبد الله القدومي النابلسي

[١] حاشيته في الصفحة الآتية۔

الحنبلي المحدث المدني المدرس بالمسجد النبوي على
ساكنه الصلوة والسلام سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية
حين قدم مكة المكرمة قاصداً الحج ١٤
ببيت شيخنا المحدث الاعظم الشيخ شعيب المغربي في حضور جماعة من
العلماء الكرام منهم شيخنا المذكور ومنهم الشيخ محمد بلو امام الحنابلة
بالمسجد الحرام ومنهم الشيخ عبدالله حميد وغيرهم من العلماء المكيين
١٨ من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ اربع وعشرين وثلثمائة والف وشيخنا
هذا قد لازم الشيخ عبدالرحيم التفال وقرأ عليه جملة صالحة من الفقه
الحنبلي ومن الكتب العربية واخذ ايضا عن العلامة الشيخ حسن بن
عمر الشطي الدمشقي والشيخ عبدالرحمن الكزبري وقد مرّ ذكرهما وذكر
مشائخهما فاجازني بسائر مروياته عن اشياخه المذكورين

(الحاشية السابقة) ولد رحمه الله سنة ١٢٤٦ ست واربعين ومائتين والف وزار مكة المكرمة
في عام ثمانية عشر وثلثمائة والف ودخلت سنة تسعة عشر عليه هو بالمدينة المنورة ثم في
آخر سنة ١٣١٩ توجه الى مكة المعظمة وحج ورجع في تلك السنة الى المدينة المنورة فاقام بها الى
ان دخلت سنة ١٣٢٠ ففي الثاني والعشرين من ربيع الاول سافر على البلاد الشامية ووصل الى الارض
بالديار النابلسية وزار المسجد الاقصى والسيد الجليل سيدنا ابراهيم الخليل وكانت اقامته
بنابلس نحوا من سنة ونصف ثمانية عشر شهرا ثم رجع قاصدا بالمدينة المنورة فاقام بها اياما
ثم توجه على مكة المشرفة لاداء مناسك الحج وبعد اداء مناسكه رجع الى طريق جدة قاصدا للمدينة
بمركب البابور وبعد ان اقام بها يومين وصل بها ثم حج مرة ثالثة سنة ١٣٢٤ ورجع الى المدينة وكان
ملازما بها واخذ عنه العلماء الكرام والافاضل العظام كالشيخ شعيب المحدث الجليل المذكور وكالشيخ

وكتب لى الاجازة ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله
جزيل النعم باعث نبيه محمد صلى الله عليه وسلم بجوامع الكلم و
بدائع الحكم ارسله للناس بشيرا ونذيرا وداعيا اليه باذنه وسراجا
منيرا صلى الله وسلم عليه وعلى آله الذين اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهيرا اما بعد فيقول الفقير انه لما كان الاسناد من الدين
وهو من خصائص هذه الامة وقد تشرفت به من قبلنا الائمة سألنى
حضرة الاخ فى الله صاحبنا الفاضل الشيخ محمد عبد الوهاب
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندى المدراسى الحيدرآبادى
ان اجيزه بان يروى عنى الحديث المسلسل بالاولية المروى عن
سيد العالمين وخير البريه وهو قوله صلى الله عليه وسلم الراحمون
يرحمهم الرحمن تبارك وتعالى ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء
فتعللت فى نفسى بانى لست اهلا لذلك ولا لسلوك تلك المسالك
فالح فى الطلب لما قام به من حسن الظن حتى صار يظن من منعى انه من الضن
فعزمت باذن الله على اجابة طلبه وقلت له انى قد اجزتك ان تروى
عنى الحديث المسلسل بالاولية وغيره من كتب السنة السنية

كما اجازني بذلك مشائخي الكرام واساتذتي الفخام - وذلك بالشرط المعتبر
عند علماء الاثر - واوصي المجاز ونفسي بتقوى الله العظيم ولزوم
المطالعة لكتب العلوم الشرعية - النافعة المرضية - وان لا ينساني
من صالح الدعاء وصلى الله على سيدنا محمد النبي الامي وعلى اخوانه النبيين
والحمد لله رب العالمين

الفقير اليه تعالى عبد الله القدومي ثم النابلسي الحنبلي
خادم العلم بالحرم النبوي

عبد الله

(٢٧) الشيخ السابع والعشرون

ومن مشائخنا المدنيين مجمع الفضائل منبع الفوائد
الشيخ الكبير العلامة الخطير الفهامة الشهير ملحق الصغير
بالكبير خادم علم الحديث الشريف وشيخ الدلائل في
حرم المسجد المنيف السيد محمد امين بن العارف بالله
السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان متعنا الله به
ونفعنا بعلومه آمين - سمعت منه الحديث المسلسل
لما قدم مكة المكرمة حاجًا للبيت الامين ١٢
بالاولية وهو اول حديث سمعته منه تجاه البيت الحرام وقت الضحى
ثمانية عشر من شهر ذي الحجة سنة ١٣٢٤ه وناولني بيده المباركة ثبته الذي

قد ذكر فيه اسانيد مشائخه الكرام فاجازني بمروياته كلها عن هؤلاء
الاعلام وهو اخذ عن كثيرين منهم الشيخ عبد الغنى المدنى وسنده
مشهور ومذكور مرارا ومنهم الشيخ عبد الحميد الشروانى الداغستانى
عن مشائخ اجلاء منهم الشيخ ابراهيم الباجوري عن الشيخ عبد الله
ابن حجازي الشرقاوى ومحمد بن محمد الامير الكبير عن مشائخهما المذكورين
فى ثبتيهما ومنهم الشيخ السيد يوسف بن السيد عثمان الحزبوتى
عن الشيخ محمد فتح الله بن عمر بن محمد سميدس عن الشيخ محمد الامير
الكبير ومنهم الشيخ سرور بن محمد الزاوى الدمنهوري عن السيد
حسن بن السيد درويش القويسنى عن الامير الكبير وعن الشيخ
داؤد القلعاوى والشيخ سليمان البجيرمى والشيخ عبد الله الشرقاوى
والشيخ سليمان الجمل والشيخ محمد الشنوانى والشيخ احمد يونس
والشيخ عبد الرحمن البجراوى والشيخ محمد الصبان والشيخ عمر الديركى
والشيخ على الحفناوى والشيخ سليمان البجاتى والشيخ محمد الدسوقى
والشيخ محمد العقاد والشيخ محمد الطهطاوى والشيخ الدردير والشيخ
عبد العليم الفيومى والشيخ محمد بن عبد الرحمن التلمسانى واخذ ايضا

الشيخ سرور الزواوي المذكور عن الشيخ احمد الدمهوجي عن شيوخه ومنهم الامير الكبير واخذ ايضا عن الشيخ الفقيه المحدث الشيخ محمد بن محمود الجزائري عن علي بن عبد القادر ابن الامين عن شيوخه ومنهم الشيخ محمد بن ابراهيم ابو خضير عن شيوخه العظام منهم الشيخ محمد صالح البخاري عن الشيخ رفيع الدين القندهاري عن الشيخ محمد ابن عبد الله المغربي عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري وكذلك اخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ احمد بشارة الشافعي تلميذ الامير الكبير وعن الشيخ محمد الخضري واخذ ايضا عن عبد المولى بن عبد الله المغربي الطرابلسي بروايته عن الطحطاوي ومحمد الكزبري عن مشائخهما واخذ الشيخ ابو خضير عن الشيخ علي الخفاجي عن محمد الصبان عن شيوخه ويروي شيخ شيخنا ابو خضير المذكور الصحاح الستة عن الشيخ محمد صالح البخاري عن الشيخ ابي حفص عمر بن مكي بن معطي التادلي عن القاضي ابي محمد شمهروش الجني صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي عنه وعن مؤلفي الكتب المذكورة ومنهم الشيخ عطية عزة العماشر ابن الحاج ابراهيم

شمهروش

المتبولى الدمياطى وهو اخذ عن الشيخ ابراهيم الباجورى ومصطفى
البلتانى ومصطفى الذهبى واحمد منة الله المالكى واحمد المرصفى و
احمد صالح السباعى عن الامير الكبير وعبد الله الشرقاوى ومحمد
الشنوانى ومحمد المهدى ومنهم الشيخ احمد بن محمد المعافى
الضحوى عن الحسن بن احمد بن عبد الله عاكش عن السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل عن شيوخه ومنهم الشيخ محمد بن محمد العزب
الكبير عن شيوخه منهم الشيخ احمد الدمهوجى والشيخ محمد فتح الله
سميدبس كلاهما عن الامير الكبير ومنهم الشيخ محمد بن محمد الخانى
النقشبندى عن شيوخه منهم الشيخ عثمان الدمياطى والشيخ
مصطفى المبلط والشيخ ابراهيم السقا والشيخ التميمى التونسى
كلهم عن الامير الكبير واخذ الخانى ايضا عن الشيخ عبد الرحمن
ابن محمد بن عبد الرحمن الكزبرى عن شيوخه واخذ الخانى ايضا
عن السيد اسمعيل البرزنجى عن الشيخ خالد النقشبندى عن شيوخه
وعن الشيخ صالح الفلانى عن شيوخه المذكورين فى ثبته و
صورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم حمد لمن انار طرق الشريعة

بالاسناد والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء
والتابعين لهم الى يوم المعاد اما بعد فيقول العبد الفقير محمد امين
ابن العارف بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان لما
كان العلم اشرف بضاعة - وقد احكمت العلماء الاعلام بالسند
اوضاعه - طلب مني ان اجيز بجميع مروياتي الفاضل الكامل
الشيخ محمد عبد الهادي ابن الشيخ محمد عبد الكريم المدنى
الحيدرابادي فاجبته الى ذلك بلغه الله تعالى اسنى المطالب
فقلت اجزت المذكور وذريته بجميع مروياتي كما قد اجازني
مشائخي العظام رحمهم الله الجميع ونفعنا بهم امين - واوصى
المجاز المذكور ونفسي بتقوى الله تعالى والاخلاص في القول
والفعل والعمل وان يدعو لي ولوالدي ولذريتي بالخير وغفران
الزلل - وحسبنا الله وكفى - وسلام على عباده الذين اصطفى - وصلى الله
على سيدنا محمد وعلى جميع الانبياء والتابعين بهم الى يوم الدين
والحمد لله رب العلمين - الحقير محمد امين ابن العارف
بالله السيد احمد ابن العلامة السيد رضوان

المدرس وشيخ الدلائل فى المسجد النبوى عفى الله عنه

١٨ ذى الحجة سنة ١٣٢٢ه

ومن مشائخنا المدنيين الشيخ العلامة القدوة الفهامة الحسيب النسيب شيخ الدلائل بالمسجد النبوى السيد محمد سعيد ابن السيد محمد ابن السيد احمد ابن السيد عبد الرحمن المغربي المدنى نفعنا الله به آمين

ترجمة السيد محمد سعيد المغربى

سمعت بقراءة الغير عليه نبذا من صحيح البخارى والحزب الاعظم وقرأت عليه دلائل الخيرات واجازنى بهما وبما فى كتب الصحاح وغيرها مما تجوز له روايته وهو يروى عن العلامة المحدث نور الدين ابى الانوار السيد محمد على ظاهر الوترى البغدادى الاصل المدنى الدار والوفاة عن مشائخ كثيرين مكيين ومدنيين وشاميين ومصريين ومغربيين كما مر ذكرهم وشيخنا يروى ايضا عن العلامة السيد عبد القادر ابن احمد الطرابلسى المدنى عن محدث دار الهجرة العلامة الشيخ عبد الغنى المدنى وغيره من الاعلام وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين الحمد لله وكفى وسلام على

عبادہ الذین اصطفی ۔ ولقد قد اجزت اخانا الحاج عبد الهادی
بقرأة الصحاح الست والحزب الاعظم وقصیدة البردہ کما اجاز نی
بذلك جملة من مشائخی نفعنا الله تعالی بهم اجمعین ۔ قاله بلسانه
ورقم ببنانه الفقیر محمد سعید بن السید محمد المغربی
شیخ الدلائل سهل ذلك منی ونحن فی المسجد النبوی
فی ۱۲ صفر الخیر سنه ۱۳۲۲ وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وسلم

محمد سعید السید شیخ الدلائل

٢٩ الشیخ التاسع والعشرون

ومن مشائخنا المدنیین الجامع بین المعقول
والمنقول والحاوی لزبدة الفروع والاصول العلامة
الفهامة المحدث الاعظم شیخ الحرمین الشریفین
الشیخ محمد الخضر بن مایابی المالکی الشنقیطی منشأ
المدنی مهاجرا وقرارا ادام الله فیوضه سمعت
منه الحدیث المسلسل بالاولیة وجملة صالحة من شمائل الترمذی

له وهذا لما کان نازلا ببیت مولانا الفاضل محب العلماء ملاذ الفقراء الشیخ عبد الباسط خان
صوبه دار ابن مولانا المرحوم یاقوت خان الوکیل الحیدرآبادی سنة اربعین وثلثمائة والف و
کان دام فیضه العالی متبحرا فی العلوم کلها وکاملا فی الفنون جلها حافظا للحدیث والتفسیر
محدثا لیس له نظیر ۔ ما رأیت مثله بعد شیخی الشیخ شعیب المحدث المکی المغربی أقام الشیخ الشنقیطی
بحیدرآباد مدة قلیلة وعین له مشاهرة من حضرة النظام نادرة الزمان السلطان عثمان
علیخان خلد الله ملکه ابدا الدهر ثم رجع الی المدینة المنورة علی من نورها الصلوة والسلام

وهو يروي عن المشائخ الاعلام كما ذكرهم في اجازته وصورة اجازته

بسم الله الرحمن الرحيم اجازة عامة في العلوم الشرعية وعلوم الشرع

الحمد لله العلي العظيم - والصلوٰة والسلام على النبي الكريم - وعلى آله واصحابه

اولي الفضل العميم - هذا ولما كان السند من خصائص هذه الامة

وسنة من سنن سيد المرسلين - وقاعدة من قواعد اهل الصلاح

والدين - وكانت الاجازة نوعا منه واصح انواعها ما كان من معين لمعين

في معين - وطلب مني حضرة الفاضل العالم الشيخ محمد عبد الهادي

ابن محمد عبد الكريم المدراسي وطنا الحيدرآبادي مسكنا

الاجازة راجيا باتصال السند الاتصال لسيد المرسلين في الدخول في

اتباع ما دونه من مشائخي الاطهرين - اجبته لذلك راجيا حصول

النفع له قائلا اني اجزته في جميع مسموعاتي من السنة والموطاء

وغير ذلك من كتب الحديث ومن التفسير تفسير ابن جرير وابن كثير والبغوي

والبيضاوي وروح المعاني للآلوسي وغير ذلك من كتب التفسير ومن اصول الدين

والحديث والفقه ام البراهين اضاءة الدجنة والجوهرة ووسيلة السعادة والمواقف

والمراصد وغير ذلك من كتب اصول الدين والفية العراقي وطلعة الانوار

ونخبة الفكر وتدريب الراوى وغير ذلك من كتب اصول الحديث
وجمع الجوامع والتنقيح والتلويح والاحكام (للآمدى) ومراقى
السعود والمنار واصول الشاشى وغير ذلك من كتب اصول
الفقه ومالم يذكر من جميع العلوم الشرعية وعلوم الشرع بسندى
سماعا من شيخى الشيخ احمد بن محمد علنين عن شيخه الشيخ محمد
محمود بن حبيب الله ابن القاضى عن سيدى عبد الله العلوى
عن شيخه الشيخ محمد بن الحسن البنانى صاحب الثبت الشهير و
كذلك بسندى الى الشيخ محمد الامير صاحب الثبت الكبير و
كذلك بسندى الى الشيخ صالح الفلانى صاحب الثبت المسمى
قطف الثمر وكذلك بسندى الى الشيخ محمد عابد الانصارى
السندى صاحب الثبت المسمى حصر الشارد واوصيه ونفسى
بتقوى الله فى السر والعلن واتقاء الفواحش ما ظهر منها وما بطن
وان يجعلنى منتظما فى سلك اشياخه واعيا لى فى خلواته وجلواته والصلوة
والسلام على من هدانا بنور هدايته محمد المطاع ربه تعالى بطاعته
فى ١٠ من شوال سنة ١٣٤٠ خادم العلم بالحرمين الشريفين

محمد الخضر بن مايابى الشنقيطى منشا المدنى مهاجراً وقراراً
الى هنا قد تم بحمد الله تعالى ذكر مشائخنا المدنيين مع
اسانيدهم واجازاتهم - والآن نذكر الاشياخ غير
المكيين والمدنيين فمنهم العلامة النحرير والفهامة
السفسير الشيخ محمد بن عبد الرحمن بن حسن عبد البارى
اليمنى ادام الله فيوضاته - وهذا الشيخ قد لقيته فى البابور
المسمى بالمجيدى ونحن مودعين لارض مكة المقدسة وراجعين
الى الهند (حيدرآباد) سنة خمسة وعشرين وثلثمائة والف من
الهجرة النبوية الخامس من شهر الربيع الاول سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية - فاجازنى به وبسائر مروياته وكتب لى الاجازة
بقلمه وهو يروى عن المشائخ الاعلام كما ستتلى عليكم اسماءهم فى
اجازته - **وصورة اجازته** بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذى
هدانا الى الصراط المستقيم من التمسك بالدين الصحيح والمنهج الحسن
القويم - والصلوة والسلام على النبى المبعوث بنفى الضعف والطل

نبذة الشيخ محمد التفسيرى

سه البابور معناه السفينة وهذا اللفظ بهذا المعنى متداول بين الناس فى العرب ١٢
عبد الهادى غفر له

عن التوحید۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین شادوا الدین ای تشیید۔

اما بعد فقد طلب منی الولد الفاضل محمد عبد الہادی ابن

محمد عبد الکریم الحیدرآبادی الاجازۃ فی الحدیث المسلسل

بالاولیۃ وغیرہ من کتب الحدیث والتفسیر وسائر الفنون۔ فاقول

امتثالا للمطلوب واجابۃ لمرغوب وان لم اکن فی الحقیقۃ اھلا لان

اجیز غیری شعر

ولست باھل ان اجاز فکیف ان ٭ اجیز ولکن الحقائق قد تخفی

اجزت المذکور بکل ما تصح لی روایتہ ودرایتہ من معقول ومنقول

کما اجازنی بذلک شیخی العلامۃ شیخ الاسلام محمد بن احمد

الاھدل وشیخی العلامۃ شیخ الاسلام سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن

ابن سلیمان الاھدل فالاول یروی عن[2] سیدی شرف الاسلام سید

الجد الحسن بن عبد الباری الاھدل والثانی یروی عن[2]

والدہ کلاھما عن[3] السید العلامۃ عبد الرحمن بن سلیمان الاھدل

عن[4] والدہ السید سلیمان بن یحیی بن عمر عن[5] السید العلامۃ احمد

ابن محمد مقبول الاھدل عن[6] السید العلامۃ الحافظ یحیی بن

عم الاهدل وهو اخذ عن الشيخ احمد بن محمد النخلی والحافظ عبد الله
ابن سالم البصری المکیین۔ واسانیدهما تتصل بالکورانی والبابلی والشیخ
عیسی الجعفری وغیرهم واخذت عن الشیخ العلامة محمد بن محسن
السبعی الانصاری عن والده العلامة المحدث محسن بن محمد
الانصاری عن القاضی العلامة محمد بن علی الشوکانی باسانیده
الحاوی لها ثبته المذکور۔ هذا ووصیتی للولد المذکور بالتمسک
بالتقوی فانها السبب الاقوی وهی فائدة العلم وثمرته۔ وفقه الله
للعلم والعمل واصلح له امور دینه ودنیاه آمین آمین واوصیه ان
لا ینسانی من دعوة صالحة وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه
وسلم کتبه عجلا عجلا محمد بن عبد الرحمن بن حسن بن
عبد الباری عفا الله عنه سنة ۱۳۲۵

الشیخ عبد الرزاق البیطار الدمشقی

(۳۱) ومنهم العلامة الفهامة الجامع للمنقول والمعقول
والحاوی للفروع والاصول مولانا الشیخ المحدث
عبد الرزاق البیطار الدمشقی ادام الله افاداته
وهو یروی عن اشیاخه الکرام کما ستذکر اسماءهم فی صورة

اجازته وهي هذه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العلمين والصلوة
والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فقد
اجزت العلامة الواعظ النجيب والفهامة الكامل
الاريب الشيخ محمد عبد الهادي المدراسي بكل ما
تجوز لي روايته وصحت لي درايته من العلوم لاسيما بالحديث
والتفسير والفقه والاصول وغير ذلك اجازة عامة تامة مشتملة
بالشرط المعتبر عند اهل الاثر حسبما اجازني جمع من مشائخي منهم والدي
السيد حسن البيطار الدمشقي الشافعي عن شيخه الشيخ عبد الرحمن
الكزبري المحدث وعن شيخه الشيخ حسن العطار الازهري المصري
عن العلامة الامير الكبير ومن مشائخي الشيخ ابراهيم السقا شيخ
الازهر والسيد عبد القادر المجاهد الشريف الحسني واوصيه
بالتقوى في السر والنجوى وان لا ينساني من صالح دعائه في خلواته
وجلواته لاسيما عقب الختام والصلوة والسلام على سيدنا محمد و
على آله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين وحرر في ٢٣ ذي الحجة الحرام
سنة ١٣٢٥ امر برقمه العبد الراجي من ربه لطفه الخفي

عبد الرزاق البيطار (الرزاق عبد ١٣١٩)

٣٢ ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل علامة الزمان
فهامة الاوان المحدث الكبير الشيخ الشهير مولانا
الشيخ القاضی السيد رحمة الله بن القاضی السيد
احمد الله الحنفی القادری الرانديری[١] نور الله ضريحه و
ادام فيوضاته وهو يروی عن اشياخه الكرام الذين هم مصابيح
الظلام وستأتی اسماءهم مع اسانيدهم فی اجازته وصورة اجازته
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذی اجاز العلماء العاملين على العمل
الصحيح اجازه ووعد بوجادته ذلك يوم يؤخذ الكتاب باليمين وعدا
لا يخلف انجازه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا ضد
ولا ند له شهادة يصير بها الموقوف مرفوعا ويتصل بها ما كان مقطوعا
واشهد ان محمدا عبده ورسوله وصفيه وخليله المنزل عليه الحسن الحديث
المستقل بين الورى فی القديم والحديث صلى الله عليه وسلم وزاده

---

[١] الرانديرقصبة معمورة فی الحسن والجمال من مضافات سورت على ساحل البحر مساجدها مزينة بآلات الزينة وعامرة بكثرة المصلين وهنالك مدارس دينية وعلماء اجلة متبعی الشريعة النبوية وفيها مزار يقال ان صاحب القبر صحابی من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم والله تعالى اعلم بالصواب ١٢ ابوسعيد محمد عبد الهادی كان له الله ذو الايادی۔

فضلا وشرفا لديه - وبعد فانه وفد الينا بقصبته راندير العالم الاعز المحترم المولوى الحاج عبد الهادى المدراسى الحيدرابادى ان اجيز له بمروياتى فى الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية مما استفدت من المشائخ والعلماء العظام فاجزت له ان يروى عنى وان كنت لست اهلا لذلك ولا ممن يخوض فى تلك المسالك ولكن تشبها بالائمة الاعلام السابقين الكرام كما شعرا

واذا اجزت مع القصور فاننى	ارجو التشبه بالذين اجازوا
السالكين الى الحقيقة منهجا	سبقوا الى غرف الجنان ففازوا

فاقول قد اجزت لمولانا وبالفضل اولانا المولوى الحاج عبد الهادى المدراسى الحيدرابادى بجميع مروياتى ومسموعاتى وبكل ما يجوز لى روايته ونصح لى درايته من علم التفسير والحديث واصوله كما اخذت وسمعت وقرأت سبقا سبقا على مشائخ الاجلاء الاعلام والسادة الكرام فاروى الامهات الست وغيرها من كتب التفسير والحديث عن شيخنا العلامة الشيخ حسين بن محسن الانصارى وهو عن شيخه العلامة ذى المنهج الاعدل السيد حسن

ابن عبد الباری الاھدل والشریف الھمام والحافظ الامام محمد بن ناصر الحازمی الحسنی والقاضی العلامة الحجة احمد بن الامام الحافظ الربانی محمد بن علی الشوکانی کلھم عن السید العلامة وجیہ الاسلام ومفتی الانام عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاھدل الزبیدی الیمنی عن والدہ العلامة نفیس الدین سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاھدل عن العلامة احمد بن محمد شریف الاھدل عن العلامتین احمد النخلی وعبد اللہ البصری الی اخر سندھما ح وبروایة السید العلامة احمد ابن محمد شریف الاھدل ایضا عن الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی وعبد اللہ بن سالم البصری المکی ایضا عن شیخھما العلامة الشمس محمد ابن علاء الدین البابلی المصری الی الشیخ احمد بن حجر العسقلانی واروی عن شیخنا الشریف محمد بن ناصر والقاضی العلامة احمد بن الامام محمد الشوکانی کلاھما عن والد الثانی وھو القاضی محمد الحافظ الشوکانی عن شیخہ العلامة السید عبد القادر بن احمد الکوکبانی عن العلامة الشیخ محمد حیات السندی المدنی عن العلامة سالم بن عبد اللہ البصری عن والدہ عبد اللہ بن سالم البصری الی الشیخ ابن حجر العسقلانی

الى آخر سنده - واما صحيح البخارى فاروبه بالاسانيد المذكورة الى الحافظ ابن حجر عن شيخه زين الحفاظ ابى الفضل عبد الرحيم العراقى عن الامام الحجة احمد بن ابى طالب الحجار عن الامام ابى عبد الله الحسين بن المبارك الزبيدى عن الحافظ عبد الاول بن عيسى السجزى الهروى

صحيح البخارى

واما صحيح الامام مسلم فاروبه بالاسانيد السابقة الى ابن حجر العسقلانى عن الصلاح بن عمر الصلاح بن عمر والمقدسى عن ابى الحسن على بن احمد المعروف بابن البخارى عن المؤيد بن محمد الطوسى عن فقيه الحرم ابى عبد الله محمد بن الفضل بن احمد الفراوى عن ابى الحسين عبد الغافر بن محمد الفارسى عن ابى احمد محمد بن عيسى الجلودى بضم الجيم بلا اختلاف نسبة لسكة الجلود بين نيسابور الدراسة عن ابى اسحاق ابراهيم بن محمد بن سفيان عن مؤلفه الا ثلاثة فوائت فى ثلاثة مواضع لم يسمعها ابراهيم بن محمد بن سفيان من الامام مسلم فروايته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة وقد غفل اكثر الرواة عن تبيين ذلك وتحقيقه فى اجازتهم وفهارسهم بل يقولون فى جميع الكتاب اخبرنا ابراهيم بن محمد بن سفيان قال اخبرنا

صحيح مسلم

مسلم بن الحجاج وهو خطأ نبّه على ذلك الحافظ ابن الصلاح كما حكاه
عنه النووی فی مقدمة شرح مسلم رحمه الله تعالیٰ وقد نبّه و
بین الثلاثة الموضع الفائتة الامام النووی فی اول المقدمة
فلیراجعها من اراد الوقوف علیها ؂ واما سنن الامام ابی داؤد
السجستانی فبالاسانید السابقة الی الحافظ ابن حجر بسنده الی مؤلفها
واما جامع الامام الترمذی والشمائل له فبالاسانید السابقة الی
ابن حجر الخ واما سنن الامام النسائی فبالاسانید السابقة الیه
وبسنده الی المؤلف واما سنن الامام ابی عبد الله محمد بن یزید بن ماجة
القزوینی فبالاسانید السابقة الی ابن حجر وبسنده الی المؤلف۔
واما مؤطاء امام دار الهجرة مالک بن انس فبالاسانید السابقة
الی ابن حجر وبسنده الی المصنف واما مسند الامام الدارمی رحمه الله
فبالاسانید السابقة الی ابن حجر الی اٰخر السند واما النخبة وشرحها
وبلوغ المرام الجمیع للحافظ ابن حجر فبالاسانید السابقة الیه
واما منتقی الاحکام لابن یتمیة فعن شیخنا الشریف محمد بن ناصر
الحازمی عن شیخه الامام الشوکانی عن شیخه السید عبد القادر

سنن ابی داؤد
جامع الترمذی
سنن النسائی
سنن ابن ماجة
موطاء
مسند دارمی
النخبة
المنتقی

ابن احمد الكوكباني عن العلامة السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد العلامة احمد بن محمد شريف الاهدل عن احمد
ابن محمد النخلي المكي بسنده الى مؤلفه الامام مجد الدين عبد السلام
ابن عبد الله بن ابي القاسم بن محمد الحراني المعروف بابن تيمية و
اما مشكوة المصابيح للحافظ الخطيب التبريزي فبالاسانيد السابقة
الى الشيخ ابراهيم الكردي المدني بسنده المار الى مؤلفها و اما
تيسير الاصول للحافظ عبد الرحمن بن علي الديبع الشيباني فعن شيخنا
الشريف محمد بن ناصر الحازمي والسيد حسن بن عبد الباري الاهدل
كلاهما عن العلامة عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل
واما كتاب الحصن الحصين والعدة للامام الحافظ محمد الجزري فبالسند
السابق في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين
ابي العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجبي عن الحافظ محمد الجزري
مؤلفهما و اما شفاء القاضي عياض فبالسند السابق ايضا في تيسير
الاصول الى الحافظ الديبع عن الحافظ زين الدين احمد بن عبد اللطيف
الشرجبي عن الامام الحافظ نفيس الدين سليمان بن ابراهيم العلوي

اوليات السنبل

بسنده الى المؤلف **واما** اوليات العلامة الشيخ محمد سعيد سنبل فعن
شيخنا الشريف محمد بن ناصر قرأة واجازة عن العلامة محمد عابد السندي
عن العلامة محمد طاهر عن والده المؤلف **واما** ما يتعلق بالتفسير

الجلالين

فاول ذلك تفسير الجلالين فاروي ذلك عن العلامة الشيخ حسين
ابن محسن الانصاري وهو عن الشريف محمد بن ناصر عن العلامة
عبد الرحمن بن سليمان مقبول الاهدل عن والده العلامة سليمان
ابن يحيى عن والده العلامة يحيى بن عمر عن مشائخه الثلاثة الاعلام
الشيخ احمد النخلي والشيخ عبد الله بن سالم البصري والشيخ حسن العجيمي
ثلاثتهم عن حافظ عصره الشمس البابلي عن سالم السنهوري و
نور الدين علي الاجهوري فالاول عن الشمس محمد العلقمي والثاني
عن النور علي القرافي كلاهما عن الامام السيوطي والقطعة الثانية
تاليف الجلال المحلي من سورة الكهف الى آخر القرآن ومنها الفاتحة
فعن الحافظ السيوطي عن الجلال المحلي **واما** تفسير القاضي ناصر الدين

البيضاوي

البيضاوي فبالسند المتقدم في تيسير الاصول الى الحافظ الديبع
عن جده لامه العارف بالله اسمعيل بن محمد بن مبارز الشافعي عن

الخطيب كمال الدين ابى عمران موسى بن محمد الضجاعى عن شيخ الاسلام
القاضى ابى الطاهر مجد الدين محمد بن يعقوب الفيروزابادى
عن الاستاذ عبد الله بن محمود الاصفهانى ثم الشيرازى عن مؤلف
القاضى البيضاوى واما تفسير الامام الحافظ محى السنة البغوى
قال شيخى فعن شيخنا الشريف محمد بن ناصر قراءة لاوله واجازة
لباقيه عن شيخه العلامة عبد الرحمن ابن سليمان مقبول الاهدل
عن والده العلامة سليمان بن يحيى مقبول الاهدل عن العلامة
احمد بن محمد شريف الاهدل عن العلامة احمد بن محمد النخلى المكى
عن العلامة الشمس محمد البابلى عن العلامة ابراهيم الحلبى عن
العلامة محمد بن احمد الرملى المصرى عن القاضى زكريا عن
العلامة عبد الرحيم ابن الفرات عن العلامة ابى حفص عمر بن
الحسن المراغى عن الفخر ابن البخارى عن مؤلفه واما الترغيب
والترهيب للحافظ زكى الدين عبد العظيم المنذرى فبالاسناد
السابق فى ابى داؤد الى الحافظ ابن حجر عن ابى على المطرزى
عن يوسف بن على الحنفى عن مؤلفه ط واروى جميع ما ذكر ايضا

تفسير البغوى

الترغيب والترهيب

عن شيخي وسندي العلامة الشيخ حسن بن محسن الانصاري فهو عن
شيخه الشريف محمد بن ناصر الحازمي عن العلامة محمد عابد وله ثبت
كبير جامع لكثير من كتب التفسير والحديث وغيرذلك اسمه حصر
الشارد وكذلك اتحاف الاكابر في اسناد الدفاتر للعلامة الشوكاني
فان الثبتين المذكورين قد جمعا كثيرا من اسانيد كتب الحديث
وغيره واني ارويهما عن شيخي العلامة حسين بن محسن الانصاري
وهو عن شيخه الشريف محمد بن ناصر عن كل واحد من المؤلفين
المذكورين فقد اجزت للعلامة المولوى الحاج محمد عبد الرحمن
المدراسي بكل ما تجوز لي روايته وتصح عني درايته من علم
الحديث وغيره اجازة شاملة عامة – واوصيه بمراجعة الكتب
المؤلفة في اسماء الرجال والكتب المصنفة في ضبط الالفاظ المشكلة
في متون الاحاديث وايضاح معانيها وشرح الامهات الست
لاسيما فتح الباري وتامل معاني الاحاديث والتعبير عن كل لفظ بدله
العربي واوصيه بتقوى الله في السر والعلن والمراقبة لله فيما ظهر
وبطن – ومتابعة السنن والحياء من الله وحسن الظن بالله و

بعباد الله - وان لا يغفل عن ذكر الله المطلق وتلاوة كتابه وتدبر
معانيه والمجاهدة بحسب الوسع فيما يقربه الى الله عز جل وان
لا ينساني ووالدي واولادي ومشائخي وجميع المسلمين من دعائه
في حياتي وبعد موتي ووفقنا الله واياه لما يرضاه وسلك بنا وبه
طريق النجاة اللهم اجعلنا واياه من العلماء العاملين والفقهاء
المحققين وارزقنا واياه خير الدنيا والآخرة يا ارحم الراحمين
والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم مؤرخة ليوم
الاثنين ١٦ شهر ذي القعدة سنة ١٣٣٣ من الهجرة النبوية على صاحبها
افضل الصلوة وازكى التسليم والتحية كما حرره ببنانه وقاله
بلسانه المجيز الفقير الحقير عبد من عباد الله خادم الطلبة القاضي
رحمة الله ابن القاضي السيد احمد الله القادري نسبا
والحنفي مذهبا والرانديري متوطنا عفي عنه وعن والديه وعن
مشائخه وعن جميع المسلمين والمسلمات آمين يارب العلمين ؏

الشيخ الثالث والثلاثون

ومنهم العلامة الفهامة شيخنا المحترم ومولانا المكرم

عمدة الاوان بركة الزمان الشيخ السيد على مرتضى

الرفاعى السيوطى المصرى الكاجرودى المالكى المعمر

خمس وتسعين سنة ٩٥ نفعنا الله بعلومه وبركاته

ولد بسيوط سنة ١٢٣٢ واكتسب العلوم بالجامع الازهر - اخذ عن العلامة شيخ

فى شهر محرم يوم الخميس (١١) ساعة من النهار ١٢

الاسلام بالجامع الازهر الشيخ مصطفى البكرى وعن العلامة الشيخ

ابراهيم الباجورى وهو عن الشيخ محمد الفضالى عن الشيخ عبد الله

الشرقاوى والشيخ محمد الامير الكبير صاحب الثبت الشهير

فاجازنى بجميع مروياته عن اشياخه الكرام وكتب لى الاجازة

بخطه وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده

والصلوة والسلام على من لا نبى بعده - ولما سألنى اخى وعزيزى

وقرة عينى الشيخ العالم العلامة الفاضل الكامل

محمد عبد الهادى فى اجازة فانى اجبته واجزت له بما اجازنى

مشائخى فى الله تعالى كالشيخ ابراهيم الباجورى رحمة الله عليه

ونفعنى بعلومه والشيخ مصطفى البكرى شيخ الاسلام بالجامع الازهر

الكاجرودى بلدة متصل المنفلوط من مضافات [illegible] محمد عبد الهادى غفر الله له

وغيرهما - السيد على مرتضى فى التاريخ الرابع من شهر ربيع الاول سنه ١٣١٢
ومنهم العلامة المحقق الفهامة المدقق جامع العلوم
والفنون المحدث المفسر مولانا وشيخنا ابو محمد عبد الحق
ابن محمد امير الحقانى الحنفى الدهلوى دامت بركاته
وفيوضاته وهو يروى عن العلماء الاعلام منهم العلامة القدوة
الفهامة مولانا السيد عالم على المراد آبادى وهو من اجل تلاميذ
العلامة محمد اسحاق المحدث الدهلوى وهو يروى عن مولانا
عبد العزيز المحدث الدهلوى وهو عن ابيه وسنده مشهور فاجازنى
بمروياته فى الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية
والحقائق اليقينية وكتب لى الاجازة بخطه الشريف وزينها
بختمه المنيف وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين

[illegible]

عه اخذ عنه مولانا السيد حسن شاه المحدث الرامفورى وغيره ١٢ عبد الهادى

له صاحب التصانيف الكثيرة والتآليف المفيدة الشهيرة منها كتاب عقائد الاسلام المقبول بين الاعلام ومنها تفسير القرآن المسمى بفتح المنان فى تسع مجلدات كبار المعروف بتفسير الحقانى المتداول بين الخاص والعام سلك فيه مسالك التحقيق والدراية باسلوب لطيف وافاد افادة تامة واتى باحسن ما امكن له جزاه الله تعالى عنا ونفع به المسلمين كان رحمه الله تعالى مناظرا شهيرا وذا خلق حسن - قد حضرت عنده فى بيته بالدهلى سنة ١٣٢٠ه ١٢
عبد الهادى غفر له

كله وكفى بالله شهيدًا - محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعًا سجدًا يبتغون فضلًا من ربهم ورضوانًا

اللهم صل وسلم عليه واله واصحابه وسلم تسليمًا كثيرًا كثيرًا

اما بعد فقد سألنى الاخ فى الله الاعز المحترم المولوى الحاج عبد الهادى الهندى المدراسى ان اجيز له بمرويا فى الحديث والتفسير والفقه وما يتعلق بالعلوم الدينية والحقائق اليقينية مما استفدته من المشائخ الكرام والعلماء الاعلام فاجزت له ان يروى عنى فانه لذلك اهل والامر عليه سهل وخصوصًا ما الهمنى ربى فى تفسيراتى فيما اشكل على القوم فاخلطوا التمويهات والترهات فى الدرايات والروايات وليس ذلك الا الظن الصحيح بمن ساق السند ولا يميز بين الغش والحق فكم ممن له الشهرة فى سرد الحديث ومطايا الاسانيد ملجومة لديه - ونوق الروايات مخطومة بين يديه - واجزت له ما افادنى شيوخى من الاعمال المفيدة - وشيوخى كثيرة - منهم العالم الفاضل الكامل السيد السند السيد عالم على المرادابادى وهو من اجل تلاميذ الحاج

اسحاق الدهلوی المهاجر فاجاز له وحصل له الاجازة عن جده
الشیخ عبد العزیز الدهلوی وحصل له الاجازة من ابیه شاه
ولی الله المحدث الدهلوی واسانید شاه ولی الله مشهورة
مذکورة فی الکتب وارجو من الله المنان ان یوفقنی وایاه
بالاعمال الصالحة ویختمنی وایاه بالخیر والسعادة ـ وانا الفقیر
ابو محمد عبد الحق بن محمد امیر الحقانی ـ ۱۸ جمادی الاولی
سنه ۱۳۲۸



۳۵ ومنهم العلامة النبیل الفهامة
الجلیل المحدث الاعظم الفقیه الافخم وحید الدهر فرید
العصر الجحجاح الحسیب اللوذعی مولانا وشیخنا
الشیخ محمد قیام الدین عبد الباری اللکنوی نفعنا
الله بفیضه الصوری والمعنوی سمعت منه الحدیث
المسلسل بالاولیة وقرأت علیه بعض المسلسلات من کتاب
مسلسلات المسمی بالباقیات الصالحات فاجازنی به وبسائر
مرویاته باللفظ وذلک فی شهر ربیع الاول سنه ۱۳۴۰ ببلدة حیدراباد

الدكن صانهما الله عن الشرور والفتن - وهو يروي عن العلماء
الاعلام منهم شيخنا وشيخه الشيخ السيد محمد امين رضوان
والشيخ السيد علي طاهر الوتري المدنيان وقد مر ذكرهما سابقا

الشيخ السادس والثلاثون

ومنهم مجمع الفضائل منبع الفواضل العلامة الخطير
والفهامة السفسير مولانا المحدث الشيخ عبد المؤمن
ابن المنشي فهيم الدين الميرطهي عمت البلاد فيوضاته

قد حدثني بالحديث المسلسل بالاولية ببلدة ميرتهد ٢، جماد الاول
سنة ١٣٢٨ - وهو يروي عن مولانا المحدث فضل الرحمن المراد آبادي
وكذلك اجازني بجميع مروياته من كتب الصحاح وغيرها من
كتب الحديث ومن كتب الاوراد كدلائل الخيرات وحزب البحر
عن مولانا المراد آبادي المذكور وهو عن عبد العزيز المحدث
الدهلوي بسنده المشهور - واجازني بحديث الجن وهو
من قتل في غير زيه فدمه هدر ولهذا الحديث
قصة مشهورة وعلى السنة اهل العلم مذكورة من قتل الشاه
اهل الله حية كان جنيا واحضار الجن اياه بين قاضيهم وحكم

القاضي الجني الصحابي المعمر رضي الله تعالى عنه بهذا الحديث
يرويه شيخنا عن مولانا السيد احمد الدهلوي عن خاله السيد محبوب علي
الدهلوي عن مولانا عبد العزيز الدهلوي عن مولانا ولي الله الدهلوي
عن الشاه اهل الله الدهلوي عن شمهورش القاضي الجني رضي الله تعالى عنه

ومنهم العلامة القدوة الفهامة حاوي الفواضل
الشيخ الواصل مولانا وشيخنا السيد محمد گل بن السيد جان
الكابلي المرادابادي المدرس بالمدرسة الامدادية
بمراد آباد - لقيته بها في شهور سنة ١٣٢٨ ثماني وعشرين وثلثمائة
والف واخذت عنه الاجازة في الحديث والتفسير والفقه
وغيرها من العلوم الدينية - وقد ناولني ثبته المفيد المسمى
باصح الاسانيد واجازني بجميع ما فيه من مروياته وهو اخذ
عن عمدة الزمان مولانا المحدث السيد محمد المكي الكتبي الخطيب
والامام والمدرس بالمسجد الحرام ابن المرحوم السيد محمد الكتبي
ابن مفتي البلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبي عن شيخه ووالده
السيد محمد الكتبي الخطيب والامام والمدرس بالمسجد الحرام عن

والدہ مفتی الاحناف بالبلد الحرام السید محمد بن حسین الکتبی عن
شیخہ السید احمد الطحطاوی محشی الدر المختار عن اشیاخہ منہم
الشیخ احمد الحماقی عن مشائخہ علی العقدی والسید علی الحنفی السیواسی
البصیر عن صدر العلماء الاعلام الشیخ احمد الدقدوسی وعین المفتیین
بالدیار المصریۃ السید علی الشہیر باسکندر واخذ المذکورون عن
الشیخین الجلیلین الشیخ محمد شاہین الارمناوی والشیخ
عبد الحی الشرنبلالی وکلاہما اخذا عن الشیخ احمد الشوبری والشیخ
حسن الشرنبلالی صاحب التصانیف وہما اخذا عن الشیخ
محمد المحبی عن الشیخ المقدسی عن الشیخ شہاب الدین احمد بن یونس
الشہیر بالشلبی شارح الکنز عن الشیخ عبد البر بن الشحنہ عن
المحقق الکمال بن الہمام عن الشیخ سراج الدین عمر قاری الہدایہ
عن الشیخ علاء الدین السیرامی عن السید جلال الدین شارح
الہدایہ عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب الکشف والتحقیق
عن الاستاذ حافظ الدین الکبیر صاحب الکنز عن العلامۃ الکردری
عن برہان الدین صاحب الہدایہ عن فخر الاسلام علی البزدوی

عن شمس الائمة السرخسي عن الامام الحلوانی عن القاضی ابی علی النسفی
عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل البخاری عن الامام عبد الله
السبذمونی[1] عن الامام عبد الله بن ابی حفص البخاری عن
ابيه عن الامام الاجل محمد بن الحسن الشيبانی عن الامام ابی
حنيفة رضی الله تعالی عنه

الشيخ الثامن والثلاثون

و(٣٨) منهم الشيخ الاجل المحدث الاکمل الخبير الشيخ حسن
بن علی النظير النعمانی القدوسی الجنجوهی[2] دامت برکاتهم
وعمت افاضاتهم اعطانی ثبته المسمی بالدر الفريد فی معرفة
الاسانيد اجازنی بما فيه من مروياته عن مشائخه الاعلام
قال فی ثبته واما انا فقرأت الکتب الدرسية وغيرها علی عدة
شيوخ فمنهم الفاضل النحرير الحبر السفسيهسي المحدث المشهور
فی الآفاق مولانا محمد اسحاق ومنهم العلامة الاجل الشهير الجامع

---

[1] السبذمونی نسبة الی سبذمون قرية من قری بخاری ١٢ اصح الاسانيد [2] جنجوه
معرب گنگوه بلدة بالهند معروفة علی ثلاث مراحل من دهلی ما زالت مسکنا لاهل
الفضل والکمال من اجل ولد ما ئها وکملائها الشيخ الاجل العارف الربانی والقطب
الصمدانی الشيخ عبد القدوس النعمانی رأس سلسلة الجشتية القدوسية القدوسية ومن
ومن اشهر اولاده المتاخرين شيخنا الشيخ المحدث العلامة الفهامة الجامع بين الشريعة
والطريقة مولانا رشيد احمد المتوفی سنة ١٣٢٣ھ ١٢ الدر الفريد -

لاصناف العلوم مولانا محمد يعقوب الديوبندى صدر المدرسين في المدرسة الديوبندية ومنهم العالم الرباني الفاضل الصمداني العارف بالله الاحد مولانا الرشيد احمد الجنجوهي وقد حصلت لنا الاجازة والقراءة والسماعة عنه لامهات الكتب الست والمؤطاء للامام مالك رضي الله عنه واجازنا لجميع مروياته وتاليفاته ومسموعاته عن الشيوخ فمنهم المحدث المتقن المتفنن الشيخ حسين بن محسن الانصاري الخزرجي اليماني نزيل بوفال ومنهم المحدث الاكمل صاحب التاليفات الطريفة الشيخ ابو عطاء حسن الزمان محمد التركماني الدكني ومنهم عمدة المشائخ والعلماء الشيخ عليم الدين ابن الشيخ رفيع الدين الدكني - انتهى

فاما الشيخ حسين بن محسن الانصاري فيروي عن العلامة المسند السيد الشريف محمد بن ناصر الحسني والقاضي الهمام صفي الاسلام احمد بن محمد الشوكاني والسيد العلامة حسن بن عبد الباري الاهدل المراوعي[١] ونفيس الاسلام مفتي زبيد وابن مفتيها

[١] المراوعي نسبة الى مراوعة قرية خارج الحديدة باليمن - بينهما وبين الحديدة مسافة ثلاث ساعات كذا سمعت من الشيخ احمد بارى بن محمد عبده بن احمد بن عبد البارى الاهدل من افاضل سكان القرية المذكورة ١٢ عبد الهادى غفر الله له

السید سلیمان بن محمد بن عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر الاهدل الزبیدی کلهم عن السید الاجل وجیه الاسلام عبد الرحمن بن سلیمان الاهدل باسانیده واما العلامة الشیخ حسن الزمان محمد فیروی عن ابی العنایة قال اخبرنا الشیخ محمد انا عز الدین عن زکی الدین عن ابی طاهر المدنی عن ابیه ابراهیم الکردی الکورانی بسنده المشهور واما العلامة الشیخ علیم الدین فیروی عن الشیخ عابد السندی باسانیده المشهورة المذکورة فی حصر الشارد

۳۹

ومنهم العلامة الحبر الفهامة مولانا الشیخ الحکیم الو القاسم نور محمد الفتحپوری مولداً الحیدرآبادی موطناً الحنفی مذهباً الچشتی النقشبندی طریقةً دامت فیوضه۔

اجازنی بجمیع مرویاته عن المشائخ الاعیان الذین هم برکة الزمان وهو اخذ عن العلامة المحدث سیدنا ومولانا رشید احمد الگنگوهی المذکور عن مولانا المحدث عبد الغنی المدنی بسنده المذکور مراراً واخذ عن مولانا شیخ الهند محمود حسن الدیوبندی عن مولانا محمد قاسم الدیوبندی عن الشیخ عبد الغنی المذکور واخذ ایضاً عن

العالم الفاضل ابی الخیرات السید احمد الدهلوی عن خاله السید
محبوب علی الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی وسنده مشهور
واخذ ایضا عن العلامة القاری الحافظ عبد الرحمن الفانی فتی
عن مولانا العلامة محمد اسحق عن مولانا الشیخ عبد العزیز المذکور
وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله العلی علی آلاء
والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا المصطفیٰ وعلی آله واصحابه
الذین اصطفیٰ اما بعد فان اخی فی الله الباری مولانا
المولوی الحافظ الحاج محمد عبد الهادی المدراسی
ثم الحیدرآبادی قد طلب منی مع کونه صاحب العلم والحلم والاسانید والمسانید
ان اجیزه بمرویاتی فی الحدیث من کتب الصحاح والتفسیر والفقه
وما یتعلق بالعلوم الدینیة مما استفدت من المشائخ العظام و
العلماء الاعلام واساتذتی الکرام منهم جامع الشریعة والطریقة
رأس المحدثین والمفسرین سیدی ومولای فی الدنیا والدین
الحافظ الحاج مولانا رشید احمد الجنجوهی قدس سره وافاض
علینا برکاته وبره وجامع الکمالات العقلیة والنقلیة حسنا

القوية القدسية مولانا المولوى الحاج شيخ الهند محمود حسن الديوبندى - و العالم الفاضل الاكمل مولانا المولوى الحاج ابو البركات السيد احمد الدهلوى - و العالم الافخم الانفضل القارى الحافظ عبد الرحمن الفانى فتى رحمة الله عليهم - فانا اجزته كما اجاز بى هؤلاء الجهابذة الاكابر - وسندهم معروف عند جماهير الفضلاء المفاخر - و اوصيه كما اوصى نفسى باجتناب الهوى - وملازمة التقوى - فى السر و النجوى - وان يشتغل بهذا العلم الشريف ويلقيه على الطلبة وان لا ينسانى ومشائخى الكرام من صالح دعواته - والله ولى التوفيق - و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين فقط وانا العبد المذنب ابو القاسم نور محمد الفتحپورى مولدًا الحيدر ابادى موطنًا الحنفى مذهبًا الجشتى النقشبندى طريقة -

الشيخ الموفق الرحمن

ومنهم العالم الفاضل الجهبذ الكامل مولانا التقى الشيخ عبد الله المعروف بفضل محمد الكابلى اللمقانى السفيدكوهى البهارى عم فيضه - سمعت منه انا وولدى عبد المجيب الحديث المسلسل بالاولية بالحرم المكى وقد اجازنا بجميع ما تجوز له روايته وهو اخذ عن شيخه الشيخ السيد الشاه ابى الحسين احمد النورى المارهروى المتوفى

يوم السبت احد عشر من شهر رجب سنة ١٣٢٤ الرابع وعشرين وثلثمائة والف¹ - وهو اخذ عن جده السيد الشاه آل رسول عن المحدث الجليل الشاه عبد العزيز الدهلوي عن الشيخ الشاه ولی الله واخذ شيخنا ايضا عن الشيخ احمد على المحدث السهارنفوري عن العلامة المحدث الشاه محمد اسحق بسنده المذكور سابقا - **وصورة اجازته**

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله على ما اولاه - والصلوة والسلام على مصطفاه - اما بعد فقد التمس منی **الاخ الصادق والمحب الواثق الشيخ محمد عبد الهادی المدراسی الحیدر ابادی** ان اجيز له بالاحاديث المروية لي عن اساتذتی الاعلام فلما رأيته واوثقت عليه العهد على الامانة والديانة اجزته منها الكتب الصحاح الستة بشرط ما ذكر من الديانة والامانة وبذل الجد والجهد فی تطبيق الروايات المرويات عن خير البرية والعمل بما حاصلها مطابقا للمذهب الحنفية وعدم تحول وصرف الاحاديث من ظواهرها الى ما لها العاملون بها الفرقة السنية السنية وها انا

¹ ومادة تاريخ وفاته (خاتم اكابر هند) ١٣٢٤ محمد عبد الهادی غفر الله له -

اجزت بها اخی هذا وابنه محمد اعبد المجیب لشرط الاهلية لتلك
الدرجة العلية لکن بحسب ما ذكر من الشرائط فی حق ابیه علی طبق
مرضاة الحضرة الالهية وقد زدت فی حقهما اجازة الحديث
المسلسل بالاولية وقد سمعاه منی اولا وقد اجازنی بتلك الكتب
وذلك الحديث شيخی ومولائی وسندی السيد الشاه ابو الحسين
المارهروی رحمة الله تعالىٰ عليه من طريق جده السيد الشاه
آل رسول رحمة الله تعالىٰ عليه وهو من طريق الشاه عبد العزيز
قدس سره العزيز الى آخر السلسلة وقد اجازنی ايضا بالكتب الستة
شيخی ومولائی المولوی احمد علی السهارنفوری من طريق المشتهر فی
الآفاق الشاه محمد اسحاق رحمة الله عليه وارجوا منهما ان
يذكرانی واشياخی فی دعائهما الخير فی الاوقات المقبولة المرضية
وبرز منی ذلك وانا بمكة المعظمة زادها الله تبارك وتعالى شرفا
وتعظيما ومهابة فی اليوم الثلاثاء الثالث من ذی القعدة الحرام سنة
الرابع والعشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية على صاحبها
الف الف صلوة وتحية اللهم صل على محمد طب القلوب ودوائها

وداخل الابدان وشفائهما ونور الابصار وضيائهما برحمتك يا ارحم الراحمين - الراقم بخط الراجي رحمة ربه الباري فضل محمد الكابلي اللمقاني السفيدكوهي البهاري عفا عنه بفضله الجاري

فضل محمد
برهمه عالم

ومنهم العلامة الفهامة العابد الزاهد المحقق المدقق فريد عصره وحيد دهره شيخي وسندي ووسيلتي الحافظ الحاج الشيخ على ابن سلطان بن رحمة الشناصي اللنجاوي الفارسي الشافعي القاسمي لازالت شموس فيوضه بازغة - ولد رحمه الله تعالى سنة ١٢٧٨ ثمان وسبعون ومائتان والف في اوائل شهر الربيع الاول في قرية شناص من مضافات قصبة لنجه التابعة لولاية فارس من ممالك ايران وقاها الله تعالى عن الحدثان لقيته ببلدة كوشين (كوچين) التابعة لرياسة مليبار من ممالك مدراس حين كنت مدرسا واعظا مقيما بها في حدود سنة ١٣٢٨ و٢٩ و٣٠ و٣١ و٣٢ هـ عند ذوي الهمم العلية والاخلاق السنية زكريا ابن الحاج

(الشيخ الحاج على الشناصي الاربعون)

ـه الشناص قرية قريبا من لنجه - وقرية بفارس اسمها شنا ومن مضافات وباذ ١٢ عبد العادي

عبد الستار وعمر ابن الحاج ايوب ويونس ابن الحاج هاشم التجار المشهورين بها وكان الشيخ المذكور متبحرا فى العلوم والفنون كلها وكان محققا بحاثا صالحا كثير الاسفار محبوبا فى الانظار وكان مقيما عند هؤلاء المذكورين سنين عديدة وكانوا يعتقدون فيه و يبجلونه ويعظمونه ويخدمونه ثم رحل الى حيدراباد واقام عندى مدة ثم سافر الى بلدان شتى ثم رجع الى كوشين واقام بها ثم سافر الى الحج ورجع اليها وصار مقيما بها الى ان توفى سنة ١٣٥٣ رحمه الله تعالى ورضى به امين

اخذ العلوم النقلية والفنون العقلية عن العلماء الاعيان منهم العلامة الشيخ محمد ابن الشيخ زكريا ابن الشيخ يحيى بن محمد كمال ومنهم الشيخ محمد بن الحسين اللنجاوى وهو يروى عن الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجى وهو عن الشيخ ابراهيم الباجورى عن الشيخ عبد القيوم الاسكندرى المكى رحمهم الله تعالى ونفعنا بهم فاجازنى بجميع مروياته عن هؤلاء المشائخ المذكورين وكتب لى الاجازة بخطه وصورة اجازته ما نصه بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله

الذی خلق الافلاک - واسکنها الاملاک - وزینها للناظرین بالکواکب
وللمعتبرین بالنجوم الثواقب - وخلق الارض مهبطاً الانواره - ومحطاً
لاثار اسراره - والصلوٰة والسلام علی من زیّن الله به الوجود غیباً و
شهادہ - وجعله الوسیلة العظمی للفوز بالسعادہ - وعلی آله وصحبه
الابرار والمقتفین علی آثارهم فی الانوار الذین احیوا آثارهم ورفعوا
منارهم اقتداءً بهم وتمسکاً بحبهم فهم بما قاموا به قائمون - وفی
المجاهدة دائمون - لا تلهیهم تجارة ولا بیع - ولا غرس ولا ریع
عن احیاء الملة الحنیفة - امدهم الله بالرغبة والخیفة - واسعدنا بحبهم
وسلک بنا ما سلک بهم - ولما بزغ بدر السعادہ - فی سماء
المعالی مؤذناً بالزیادہ - لینور عالم الشهادہ بتجلّی
للعالمین ینادی - فوق طور قلب سیدنا اللوذعی
الالمعی الشیخ محمد عبد الهادی - المدراسی الحیدرآبادی
اذ جعله الله هادیاً وداعیاً الی الله بامرہ وبالمسلمین حفیاً - طلب
جنابه الاکرم منی الاجازة فی التدریس - لیهدی الناس الی طریق
الحق وینقذهم مما یدلسه جنود ابلیس - من الاعتقادات الزائغة

اللتى عن سبيل الهدى زائغہ - فحمدت حسن نيتہ - واعتقدت نزاهتہ
طويتہ عن امال الاغراض النفسانيہ من رياء وصيت وسمعہ
وتوصل لحظ من حظوظ النفس الامارة - وشكرت سعيہ لهذا الاشتغال
ثبتنا الله واياه على سواء السبيل - واجارنا واياه والمسلمين
اجمعين من العذاب الوبيل - وحيث لم يسعنى الحال الا الاجابة
والانعام باجازتہ - فاجزتہ واذنتہ فى ذالك - والله يوفقہ
لخير المسالك - وذالك بعد ان تحققت فيہ الاهليتہ واللياقہ
لماحوى من فنون العلم ومكارم الاخلاق ما شدّ ازره ولطافہ
فالحمد لله الذى كساه حلتہ العلم الاسنى - وزينہ بالاخلاق
الكريمتہ الحسنى - وخلع عليہ خلعتہ التدريس - وجعله اهلاً لهذا
المقام النفيس - لانہ اهل وكفو لهذا المقام لما برع فى العلوم
وكرع من كؤس المنقول والمعقول والمنطوق والمفهوم - وكفى
بحسن سيره واخلاقہ - شاهدةً على استحقاقہ - فهو ذو الهمتہ
الباسقہ - والعزيمتہ الصادقہ - لا تأخذه فى الله لومتہ لائم
عن اذاعتہ الحق القاصم - نور الله بہ وبامثالہ الزمان وجعلہ

من اهل العرف والعرفان - وبارك فى ذريته - وسلك بهم فى
طريقته - اجازة مأذونا فيها من عدة مشائخ مشهود لهم بالفضل
والكمال منهم الشيخ محمد بن الشيخ زكريا بن الشيخ يحيى بن محمد كمال
صاحب المدرسة المشهورة بجزيرة القشم فى الخليج الفارسى
القائمة ترفع منار العلم منذ اربعمائة سنة ومن سيدى سندى
الساقى لى كأس الحياة الروحانية الشيخ محمد بن حسين اللنجاوى
ومن شيخى وعمدتى الشيخ احمد بن محمد بن عبد الله بن مظفر الشهير
باللنجاوى وهو من الشيخ الكبير احمد بن عبد الله الكوهجى بلد
بفارس قريبة من اصطهر وهو من الشيخين الجاليلين سيدى
الشيخ ابراهيم الباجورى بمصر وسيد الشيخ صاحب القدم و
الكرامات الظاهرة عبد القيوم الاسكندرى المكى ومن غيرهم
من المشائخ - اعرضنا عن ذكرهم استغناء ببركتهم وبرهم رحمهم الله
تعالى ونفعنا بهم وسقانا من مشربهم آمين - اثبته بقلم يده الفانية
العبد الفقير الى الله الحنان المنان بكل نعمة على بن سلطان
ابن حمد القاسمى نسبا والشافعى مذهبا والفارسى

موطنا متوسلا ومتوصلا بذالك الى محبة الاخوان لمع بارقهم
فى كل أن و زمان و احبى بهم سنة سيد ولد عدنان
صلى الله وسلم عليه و على آله وصحبه الكرام



ومنهم مولانا العلامة الحبر الفهامة ملحق الاصاغر بالاكابر
الحاج الحكيم المعمر الشيخ محمد يعقوب على ابن الشيخ حيدر على
الدهلوى المدنى دامت فيوضاته - لقيته بمحروسة حيدر آباد
الدكن. واجازنى بسائر مروياته من الحديث وغيره من العلوم
الدينية وهو يروى عن مولانا المحدث محمد اسحاق الدهلوى عن
مولانا المحدث عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور فبينى وبين الشاه
ولى الله المحدث فى هذا الطريق ثلثة وسائط وهذا عال جدا
ويروى شيخى ايضا عن الشيخ المعمر ستمائة سنة مولانا
المحدث عبد الله الشجرى النجدى اليمنى من اولاد مولانا
الشيخ شريف الشجرى معاصر العلامة الزمخشرى صاحب التفسير
المشهور - اخبرنى شيخى محمد يعقوب على المسطور الى لقيته
الشيخ المعمر المذكور فى زمن الشيخ جمل الليل المكى بمكة المكرمة سنة ١٢٧٠

اربعة وسبعين ومائتين والف وقد شهد الشيخ المذكور عندى فى حق المعمر المذكور ان له ستمائة سنة وقال قد رأيناه فى السنة الماضية وكلمنا معه وكان الشيخ الشجرى يمدح الشيخ مولانا معصوم المجددى وللشجرى شعر

كم من رجال رأينا وما سمعنا ولكنك سمعنا وما رأينا

والله تعالى اعلم

٢٣ ومنهم العالم البارع المتقن المحدث الحاج محمد محى الدين حسين الشافعى شيخ الحديث وصدر المدرسين بالمدرسة اللطيفية بويلور بلدة من مضافات مدراس ادام الله فيوضاته

الشيخ محي الدين

سمعت منه الحديث المسلسل بالاولية وهو يرويه كذلك عن قدوة العلماء شيخ الكل الشيخ محمد لطف الله العلى گڈھی مفتى العدالت العالية بحيدر اباد الدكن عن مولانا القارى عبد الرحمن الفانى فتى عن مولانا الشيخ محمد اسحاق الدهلوى عن مولانا عبد العزيز الدهلوى بسنده المشهور بين المشائخ الكرام وسمعت منه ايضا الحديث المسلسل بالمصافحة برواية شمهورش الجنى

الصحابي رضي الله تعالى عنه في سابع ذي القعدة الحرام سنة ١٣٢٥ هجري

وقد صافحته في مكان مولانا الحاج الحافظ السيد عبد اللطيف القادري

الحسني الحسيني المعروف بقطب ويلور وهو صافح مولانا المفتي

المذكور عن الشيخ عبد المحسن بن محمد طاهر سنبل المكي ثم المدني

حين نزولهما ببلدة بنارس (٧ شعبان سنة ١٢٥٠) عن مولانا السيد صالح

البخاري بسنده المعروف بين العلماء ويروي شيخنا ايضا الكتب

الحديث وغيرها من الكتب الدينية من اشياخ الحرمين الذين

اخذت عنهم وقد سبق ذكرهم في هذا الكتاب وصورة الاجازة

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام

على خاتم النبيين سيدنا محمد وعلى آله وصحبه الهادين المهديين

اما بعد فيقول عبده المسكين الجاني محمد محي الدين حسين

المدراسي الويلوري غفر الله له ولوالديه بلطفه الخفي

والجلي ان الاخ الاعز المتصف بالخلق الرضي والعمل

السني المولوي الحاج عبد الهادي سلمه الله الباري

مع كونه حائز الكمال في الاسناد وصاحب الرشاد في مناهج السلام

طلب منی بعض الاجازات تیمنا و تبرکا و سمع حدیث المصافحة بروایۃ شمهورش الصحابی الجنی رضی الله تعالی عنه والحدیث المسلسل بالاولیة منا فهذا منی فی سابع ذیقعدة سنة ١٣٢٥ھ فی مکان قطب ویلور قدس سرہ العزیز فاجزت هذا الشیخ العالم الصالح اجازة مصافحة و ردا و دعوة وادعوا الله عز وجل ان یزیده علما نافعا وفهما سلیما وطبعا مستقیما کما قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد الله بالعبد خیرا یفقهه فی الدین امین - انا العبد المسکین



ومنهم مولانا العالم الفاضل العامل الکامل الشیخ محمد خورشید الله المدراسی الحنفی صدر المدرسین بالمدرسة الخیر الجاری الواقعة ببیل وشارم دام فیضه - اجازنی بمرویاته فی بعض کتب الحدیث والاوراد کالحصن الحصین وحزب البحر وغیرهما وهو یرویها عن شیخه الشاه محمد گیسو دراز القادری عن مولانا محمد شهاب الدین عن مولانا ملک العلماء الاعلام وسند الفقهاء العظام ابی محمد عبد العلی بحر العلوم اللکنوی بسنده المشهور ویروی ایضا

(الشیخ الرابع والاربعون)

ا قصبة من مضافات صوبة مدراس من ممالک الهند ١٢ عبد الهادی کان الله ذی الایادی

الصحاح الست عن شیخہ مولانا وشیخنا شمس العلماء الفحول الحاج الشیخ
غلام رسول المدراسی الجشتی القادری النقشبندی السہروردی
الآتی ذکرہ ۔ وصورۃ اجازتہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
رب العلمین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین ورحمۃ للعلمین
وعلیٰ آلہ واصحابہ المیامین امابعد فیقول المفتقر الی اللہ محمد خورشید
اللہ المدراسی عفی عنہ وعن اسلافہ بلطفہ ولطفیل حبیبہ صلی اللہ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم فلما طلب من الفقیر الحقیر الاخ المکرم والحاج المحترم
محمد عبدالهادی ابن الحاج محمد عبدالکریم وهو موصوف
بالاوصاف الحمیدۃ والاخلاق الکریمۃ سلمہ اللہ تعالیٰ وافاض فیوض
نفسہ مع کونہ صاحب الاسناد وسالک فی مسالک السداد فاجزت لہ
بعض مرویاتی عن شیخی شاہ محمد گیسودراز القادری بسندہ
واوصیہ وایای اولا بتقوی اللہ واسأل اللہ ان یوفقہ ویوفقنی
وسائر المسلمین بما یرضاہ ویجنبنا ویجنبہ مما لا یرضاہ وارجوان
لاینسانی واشیاخی بالدعاء فی صالح اوقاتہ وایضا اعطیتہ اجازۃ
الصحاح الستۃ کما اروی عن شیخی المولوی الحاج غلام رسول المدراسی

لا زالت شموس افضاله الى يوم التناد - كتبه فى يوم الاثنين خامس
صفر سنة ١٣٢٥ الخامس والعشرين وثلاثمائة بعد الالف من الهجرة النبوية
صلى الله عليه وعلى اله وسلم - الفقير الى الله محمد خورشيد اله
عفى عنه وعن اسلافه -

[٤٥] ومنهم مولانا وشيخنا المحدث الجليل العلامة النبيل حافظ
الحديث والقرآن الشيخ محمد عمر الصديقى البصير
الخراسانى ادام الله افاداته - قد سمعت منه الحديث
المسلسل بالاولية سنة ١٣١٩ وهو يرويه عن الشيخ السيد محمود عنايت شاه
عن مولانا اسحاق الدهلوى (بسنده) (واجازنى بمروياته عن اشياخه
الاعلام كما ستذكر فى مواضعها من هذا الكتاب) واجازنى بدلائل
الخيرات وحزب البحر وحزب النصر وقصيدة البردة والقصيدة
الغوثية وغيرها من الاوراد بعد ما قرأتها عليه وبمروياته كلها
عن اشياخه الاعلام وستذكر اسماءهم فى مواضعها من هذا الكتاب

الخامس والاربعون

له (كان يحفظه ١٠١١ من الاحاديث) ودلائل الخيرات وحزب البحر والنصر وقصيدة
البردة والقصيدة الغوثية وغيرها من كتب الاوراد وله اشعار كثيرة لا يحصى عددها
محمد عبد الهادى غفر له

الشيخ السادس والعشرون

ومنهم مولانا وشيخنا العلامة الفهامة الواعظ الحاج شمس العلماء الفحول الشيخ المفتى غلام رسول المدراسى الحشتى القادرى النقشبندى السهروردى خليفة قطب الزمان العارف بالله شيخ الشيوخ مولانا الحاج امداد الله المهاجر المكى قدس سره الملكى - اجازنى بالقول الجميل ودلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة بعدما اسمعتها له فى سنة ١٣١٦ھ اما القول الجميل فيروى شيخنا عن مولانا الفقيه عبد الرحمن المدراسى قدس سره عن الشاه السيد محى الدين القطب الويلورى عن مولانا يعقوب المهاجر المكى عن مولانا عبد العزيز الدهلوى عن مؤلفه ح ويرويه شيخنا عن مولانا الحاج امداد الله المذكور انفا عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن مؤلفه - واما دلائل الخيرات وحزب البحر وقصيدة البردة فعن شيخى وشيخه مولانا عبد الحق النقشبندى المهاجر المكى المذكور بسنده المشهور الاتى ذكره

الشيخ السابع والعشرون

ومنهم شيخنا العالم الفاضل الحفيل مولانا النجيب السيد الجليل الشيخ على بن حسن بن عمر بن حسن الحداد العلوى الحسينى

الحضرمي دامت معاليه - اجازني بكل مروياته وهو يروي عن
قطب الواصلين وامام العارفين الحبيب عيدروس بن عمر الحبشي صاحب
عقد اليواقيت الجوهرية وصورة اجازته بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله - وصلى الله وسلم على سيدنا رسول الله - وعلى آله وصحبه و
من والاه - وبعد فقد طلب منا الاجازة الشيخ الفاضل محمد عبد الهادي
ابن الشيخ محمد عبد الكريم الهندي بما تصح لنا روايته لا سيما
ما اشتمل عليه مسند سيدنا الحبيب القطب الجامع عيدروس بن
عمر الحبشي ولسنا اهلا لما هنالك - ولا من سالكي هذه المسالك
وانما عاملناه بمقتضاء حسن ظنه فنقول اجزنا الشيخ المذكور بما
صحت لنا الاجازة فيه خصوصا وعموما - واوصيه بتقوى الله وان
لا ينسانا من صالح دعائه وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم
املاه ذلك الفقير الى كرم الله علي بن حسين بن عمر بن حسن الحداد العلوي الحسيني

ومنهم العلامة الجليل والفاضل النبيل الجامع بين
شرفي العلم والنسب شمس العلماء مولانا الحاج السيد
محمد ركن الدين القادري الويلوري المتوفى سنة ١٣٢٥ ابن

الشيخ الثامن والاربعون

مولانا المسند الشریف - ذی القدر المنیف - البارع

الفاضل - الجہبذ الکامل - جامع العلوم والفنون

واقف السر المکنون - قطب الاوتاد العالم الربانی

الحافظ الحاج السید عبد اللطیف المعروف

بمحی الدین الثانی الحسنی الحسینی القادری الویلوری

المتوفی بالمدینۃ المنورۃ سنۃ ۱۲۸۹ھ - اجازنی بسائر مروياته ويروي عن

والدہ وکتب لی الاجازۃ بالفارسیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ

رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین - وآلہ وصحبہ اجمعین - میگوید

فقیر حقیر رکن الدین سید محمد قادری کان اللہ لہ ولوالدیہ - واحسن الیہما

والیہ - چون صالح متقی متوجہ بسوی خدای کریم - سالک سبیل ہادی رحیم -

حاج الحرمین مولوی محمد عبد الہادی صاحب واعظ اجازت

ادعیہ ماثورہ خواستند وبخلوص نیت وحسن طویت وصدق اعتقاد موصوف

ودر باطن وے انوار محبت محسوس ومشہود بود - لہذا اجازت دلائل الخیرات

وقول الجمیل وحصن حصین وحزب البحر وحزب الاعظم وقصیدہ بردہ ونود ونہ

نام باریتعالی وادعیہ احادیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام ورد واد دعوۃ چنانکہ

باین فقیر از قطب زمانہ فرد یگانہ صاحب النسبۃ والسکینۃ المتوفی بالبلدۃ الطیبۃ المدینۃ ابی وشیخی ماجی حافظ مولوی شاہ سید عبد اللطیف المعروف بمحی الدین الثانی الحسینی الحسنی قدس سرہ واعاد علینا فیوضاتہ و برکاتہ رسیدہ است دام والمسئول من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لایلیق ویحفظہ عما لاینبغی وان یثبتہ علی متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا

مرقوم ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ ہجری



رکن الدین سید محمد خالد عفا اللہ عنہ

٤٩

ومنہم مولانا العلامۃ القدوۃ الفہامۃ المحدث الجلیل حافظ الحدیث والقرآن الشیخ محمد عثمان[۱] المدراسی ادام اللہ افاداتہم۔

الشیخ التاسع والاربعون

اخذ العلوم عن اشیاخ اجلۃ منہم مولانا الشیخ عنایۃ اللہ الکتوی ومنہم مولانا الشیخ

---

[۱] قد حفظ (۳۰۰۰۰) حدیثا۔ وکان واعظا مشہورا لانظیر لہ فی وقتہ وکان حسین الصوت جدًا فی قراءۃ القرآن کانبغی لحین قراءتہ۔ والشیخ مولانا خان عالم خان المحدث المدراسی صہرہ لان الشیخ کان اشترط لتزویج بنتہ انہا لاتتزوج الا بمن کان حافظا لثلاثین الف حدیث فما وجد احدا موصوفا بہذا الوصف الا ہذا فزوجہا ایاہ۔ ولما لقیتہ فی کبر سنہ بتاج فورہ قریۃ متصلۃ بدار السلطنۃ القدیمۃ تسمی ارکاٹ۔ سألتہ عن الاحادیث التی حفظہا فاجابنی بان الان لیست بمحفوظۃ الا اثنا عشر الف حدیث فقط واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

محمد صالح الفنجابی ومنهم مولانا الشیخ محمد حسن الرامفوری ومنهم مولانا
الشیخ خان عالم خان المحدث المدراسی وغیرهم من العلماء العظام
فقد اجازنی رحمہ اللہ تعالیٰ بسائر مرویاتہ عن ہؤلاء الاعلام۔

وصورة اجازتہ بالهندیہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ رب العٰلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ اشرف المرسلین۔ وعلیٰ آلہ اجمعین
جو مرویات اس عاجز خاکسار کے ہیں سب موہوب جناب مولانا مولوی
محمد عبدالہادی واعظ کے تفویض کر چکا ہوں۔ اور میرے چند اشیاخ کے
نام یہ ہیں۔ مولوی عنایۃ اللہ لکھنوی۔ مولوی محمد صالح پنجابی۔ مولوی
محمد حسن رامپوری۔ مولانا خان عالم خان مدراسی محدث۔ فقط محمد عثمان

ومنهم مولانا العلامۃ الحبر الفهامۃ عمدۃ اقرانہ ورئیس
زمانہ المحدث الجامع الحکیم الشیخ السید عبداللہ
الدهلوی اسحاق فتنی رحمہ اللہ الغنی المعمر خمس
وثمانین سنۃ۔ لقیتہ سنۃ ١٣٢٣ھ بشولا فور وولد رحمہ اللہ تعالیٰ
بعد ما مضت سبعۃ عشر سنۃ من وفات مولانا شاہ عبدالعزیز
المحدث الدهلوی واخذ العلوم عن مولانا محمد اسحاق الدهلوی وعن

قدوة الابرار مولانا رشید احمد الجنجوهی المتوفی سنہ ١٣٢٣ھ ومولانا
السید محی الدین القطب الویلوری المتوفی سنہ ١٢٨٩ھ ومولانا الفقیہ
الزاهد فی الدنیا الشیخ محی الدین الویلوری ومولانا اسمعیل الشهید
ومولانا محمد قاسم الدیوبندی المتوفی سنہ ١٢٩٧ھ ومولانا محمد یعقوب
الدیوبندی ومولانا عبد الغنی الدهلوی ثم المدنی المتوفی سنہ ١٢٩٦ھ
ومولانا الشیخ محمد حسن الکتکی ومولانا عبد الرب الواعظ
الدهلوی ومولانا عبد الحی المحقق اللکنوی ومولانا قطب الدین خان
الدهلوی والنواب صدیق حسن خان البوفالی وقطب الاوتاد
مولانا الشیخ امداد الله المهاجر المکی وغیرهم من اکابر العلماء
والفضلاء۔ وقد هاجر مع مولانا الشیخ رحمة الله الی بلد الله
وصحبه فی سفره الی سلطان الروم فعظمهما تعظیما واکرمهما تکریما
فاجازنی بمرویاته کلها عن المشائخ المذکورین رحمة الله علیهم اجمعین

الحمد لله قد تم ذکر مشائخی الکرام الذین تلقیت منهم
واخذت منهم الاجازة بالمشافهة۔ واما الذین
اروی عنهم بالاجازة العامة فسأذکر بعضهم

بعون الله تعالى لاتمام النفع للمسترشدين - وبالله التوفيق

فالاول منهم العلامة الاجل - الفهامة الاكمل - زبدة

العلماء الاعلام - عمدة الفضلاء العظام - كثير التصانيف

والتاليف المحدث الجليل والفقيه النبيل مولانا

الشيخ يوسف[5] بن اسماعيل بن يوسف بن اسمٰعيل

ابن محمد ناصر الدين النبهانى دامت فيوضاتهم -

وهو يروى عن مشائخه الاعيان - منهم استاذه شيخ الكل الامام

[illegible]

[5] ومن مصنفاته سعادة[1] الدارين فى الصلوة على سيد الكونين - وافضل[2] الصلوات على سيد السادات - وجامع[3] الصلوات والانوار المحمدية من المواهب اللدنية - و حجة[4] الله على العالمين فى معجزات سيد المرسلين - ووسائل[5] الوصول الى شمائل الرسول - ومنها الفضائل[6] المحمدية - وصلوات[7] الثناء على سيد الانبياء وغير ذلك -
قال رحمه الله تعالى فى ذيل كتابه المؤيد لآل محمد كانت ولادتى يوم الخميس سنة خمس وستين بعد المائتين والالف فى قرية اجزم الواقعة فى الجانب الشمالى من الارض المقدسة ارض فلسطين وهى الآن من اعمال عكا وحينما بلغ سنى سبع عشرة سنة ارسلنى والدى الى مصر بعد ان اقرأنى القرآن واحفظنى بعض المتون فدخلتها يوم السبت غرة محرم افتتاح سنة ثلاث وثمانين بعد المائتين والالف وجاورت فى الجامع الازهر فى رواق الشوام الى رجب من سنة تسع وثمانين وقرأت فى هذه المدة ما قدره الله لى من العلوم النقلية والعقلية على كثير من اكابر علماء الجامع الازهر فى ذلك العصر الانور - فذكر اسماء اشياخه ثم قال ثم فى سنة ٩٢ رحلت الى الشام واجتمعت من علمائها على جماعة احدهم بل اوحدهم الامام الفقيه المحدث البارع فى اكثر الفنون مفتيها السيد محمود افندى الحمزاوى وحصلت بينى وبينه مودة فاستجزته بقصيدة فاجازنى انتهى مختصرا ١٢ عبد الهادى غفر الله -

العلامة الشيخ ابراهيم السقا والشيخ محمد الدمنهوري والشيخ احمد الاجهوري والشيخ عبد الرحمن الشاهيني والشيخ حسن العدوي المصري المتوفى سنة ۱۳۰۳ ومنهم الشيخ ابراهيم الزرّ والشيخ الخليلي والشيخ عبد الهادي الابياري والشيخ احمد راضي الشرقاوي والشيخ مصطفى الاشراقي والشيخ عبد اللطيف الخليلي والشيخ صالح الجياوي والشيخ محمد العشماوي والشيخ شمس الدين محمد الانبابي شيخ الجامع الازهر سابقا والشيخ احمد البابي الحلبي والشيخ الشريف الحلبي والشيخ فخر الدين اليانيه وي والشيخ عبد القادر الرافعي شيخ رواق الشوام وشقيقه الشيخ عمر مفتي الطنطا سابقا والشيخ مسعود النابلسي والشيخ الحامدي والامام الفقيه المحدث السيد افندي الحمزاوي مفتي الشام وغيرهم مشائخ الكرام ائمة الهدى ومصابيح الظلام۔

الثاني مولانا العلامة المحدث الفقيه الشيخ فالح بن محمد الظاهري الحجازي المدني رحمه الله تعالى ونفعنا به۔

الشيخ فالح الظاهري المدني

وهو يروي عن العلامة المحدث ابي عبد الله محمد بن علي ابن السنوسي

الشريف الخطابی الحسنی الشلفی رعن العلامة المسن البرکة السید
ابی موسیٰ عمران الیاصلی وعن العلامة محمد طاهر الغاثی وعن العلامة
عبد الله سراج والشیخ عبد الغنی المجددی وقد سبق ذکرهم وکما
هو مصرح فی ثبته حسن الوفاء۔

الشیخ الثالث

الثالث مولانا العلامة الفهامة جامع العلوم والفنون
الشیخ الجلیل المحدث النبیل السید محمد علی بن ظاهر الوتری
الحنفی المدنی المتوفی سنة ١٣٢٢ شیخ شیخی صالح کمال الحنفی المکی
وهو اخذ عن مولانا الشیخ عبد الغنی المدنی وعن العلامة الشیخ
احمد منة الله وقد مر ذکرهما مرارًا۔

الشیخ الرابع

الرابع العلامة الفهامة برکة الخاصة والعامة المحدث الشیخ محمد
عثمان ابن عبد السلام الداغستانی المدنی رحمه الله تعالیٰ
وهو یروی عن مولانا عبد الغنی المدنی وغیره من المشائخ الکرام

الشیخ الخامس

الخامس العلامة الجلیل الفهامة النبیل مولانا السید
عبد الحی ابن الشیخ الشهیر السید عبد الکبیر الکتانی الفاسی
المغربی المالکی ادام الله فیوضاته۔ یروی عن السید

احمد بن اسماعیل البرزنجی عن والده عن الشیخ صالح الفلانی ویروی عن
ابی العباس احمد بن طالب بن محمد الاندلسی الفاسی عن ابی عبد الله
محمد بن علی السنوسی الخطابی ویروی عن والده السید عبد الکبیر المذکور
وقد سبق ذکرهم۔

وبقی من المشائخ من قرأت علیهم وانتفعت بهم لکن لم یتفق
لی اجازة منهم فمنهم[۱] والدی رحمه الله تعالی تلقیت منه القرآن
الکریم وقرأت علیه بعض الکتب الدرسیة فی الهندیة والفارسیة
ومنهم[۲] مولانا الشیخ عبد الرحمن رحمه الله تعالی قرأت علیه بعض الکتب
الدرسیة الفارسیة ومنهم[۳] العالم الجلیل الشاعر النبیل الشیخ ابو الحسن محمد عبید السبحان بن
العلامة الحافظ الشیخ محمد المدرس بمدرسة مفید العام۔ قرأت
علیه بعض کتب الصرف والنحو ومنهم[۴] العلامة الفقیه النبیه مولانا
الابر الازکی الحاج محمد عبد المجید خان الواعظ[۵] المدراسی الفنکنوری
صدر المدرسین بمدرسة مفید العام لقصبة وانمباری من مضافات
مدراس۔ وهو من العلماء العاملین۔ له تالیفات کثیرة فی فنون مختلفة
قرأت علیه وسمعت بقرأة الغیر علیه من کتب النحو وتفسیر الجلالین

[۵] الآمر بالمعروف والناهی عن المنکر۔ له فی الوعظ ید طولی وکان یلحقه الوجد حال الوعظ
بکثرة البکاء ۱۲ عبده الهادی غفر له

ومنهم العلامة الفاضل الفهامة الكامل مولانا الشيخ الابر التقى الزاهد
العابد الحاج محمد عبد الله الفشاورى المدرس بمدرسة معدن العلوم
الواقعة بوانمبارى وهو ايضا من العلماء العاملين قرأت عليه صحيح مسلم
والجامع للترمذى فى مائة درس واحد بحثا والموطأين للامامين
الهمامين وكتب الاصول والمعقول وسمعت بقرأة الغير عليه حصصا
عديدة من صحيح البخارى وسنن ابن ماجة ـ ومنهم العلامة والحبر
الفهامة الجامع للمنقول والمعقول الحاوى للفروع والاصول مولانا
زمان شاه الفشاورى المدرس بمدرسة معدن العلوم صاحب الملكة
الكاملة فى جميع العلوم والفنون قرأت عليه من الهداية فى الفقه و
نبذة من المعقول ومنهم العلامة اللبيب والفاضل الاديب الحسيب
النسيب السيد محمد شرف الدين ـ المدرس بالمدرسة المذكورة
وله يد طولى فى الصرف والنحو خاصة وله تصانيف فى النحو وغيره للعرب
قرأت عليه بعض كتب الفرائض والمعانى والبيان وسمعت اكثرها
بقرأة الغير عليه ومن الفقه والادب والصرف والنحو والهيئة والحكمة
والحساب وغيرها من كتب الآلات ومنهم مولانا العلامة الفقيه

الفهامة النبيه العابد الصالح التقي الحاج محمد عبد الرحيم شيخ الكل وشيخ
الشيوخ بمدرسة مفيد العام المذكور وهو ايضا من العلماء العاملين
وقدوة الواصلين قرأت عليه من كتب عديدة في فنون شتى وحصلت
منه فوائد لا تحصى لاسيما في علم التجويد والتعبير وما وجد له
فيهما نظير ومنهم مولانا الاكرم شاه عبد الرزاق الصوفي المدرس
بمدرسة اعظم الواقعة ايضا بقصبة وانم بادى قرأت
عليه بعض كتب القواعد الطب ومنهم وعاشرهم مولانا الصالح
محمد غوث المدراسي تلقيت منه علم القوافي وقواعد الشعر وغيرها فذلك
عشرة كاملة جزاهم الله عنا خيرا ونفعنا بعلومهم وبركات انفاسهم في الدنيا
والآخرة آمين يا رب العالمين



الحصة الثانية من هذا الكتاب المستطاب فی ذکر
اسانید الکتب المشهورة متصلة من هذا الفقیر الی
مصنفیها مع تراجمهم بالاختصار والایماء الی ما یحصل
به الاستبصار ونقدم سند کتاب الله المجید الذی
لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من
حکیم حمید تیمنا وتبرکا به فنقول - اما القرآن الکریم

فاروية عن شیخنا العلامة العارف بالله والمهاجر الی بلد الله
الشیخ محمد عبد الحق النقشبندی عن شیخه العلامة الشیخ قطب الدین
الدهلوی المکی عن علامة الآفاق مولانا محمد اسحق عن محدث وقته
وفرید دهره مولانا الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار قال اخذت
القرآن العظیم عن جماعة وکذا الحدیث الشریف فاروی القرآن
العظیم قرأة او اجازة وسماعا عن ائمة منهم شیخنا وقدوتنا وسیدنا
العلامة الفقیه المحدث القاری المتقن سیدی ابو الحسن علی
ابن عبد البر الونائی الحسنی وهو اخذه عن السید محمد مرتضی
ابی الفیض البلگرامی الحسینی الزبیدی ثم المصری وعن شیخ القراء

والقراءة بالجامع الازهر ابی اللطائف عبد الرحمن بن عبد الله بن محمد
الزبیری القرشی الاجهوری قالا رُوینا عن الشیخ المعمر محمد بن محمد الحسنی
البلیدی زاد الثانی فقال وعن الفاضل المقری المعمر شهاب الدین
احمد ابی السماح ابن احمد البقری قالا عن شیخ الاقراء بالدیار المصریہ
الشمس ابی عبد الله محمد ابن القاسم بن اسماعیل البقری عن شمس الدین
البابلی عن خالہ سلیمان بن عبد الدائم البابلی وغیرہ عن نجم الدین ابی
الاشراق محمد بن احمد بن علی السکندری عن شمس الدین محمد بن محمد
ابن عمر النیشلی عن قطب الدین محمد بن محمد عبد الله الخیضری عن الشمس
محمد بن ناصر الدمشقی عن العماد ابی بکر بن ابراهیم بن ابی قدامہ عن
ابی عبد الله محمد بن جابر الوادی آشی عن الامام ابی العباس
احمد بن محمد الخزرجی الشهیر بابن الغماز عن ابی الحسن محمد
ابن احمد سلمون البلنسی عن ابی الحسن علی بن محمد بن هذیل عن ابی
داؤد سلیمان بن نجاح الأموی عن ابی عمرو عثمان بن سعید بن عثمان
الدانی عن فارس بن احمد الحمصی عن عبد الباقی بن الحسن المقری
عن احمد بن سالم الختلی عن الحسن بن مخلد عن البزی عن عکرمہ بن

سلیمان عن [۲۹] اسماعیل بن عبد اللہ المکی عن [۳۰] عبد اللہ بن کثیر عن [۳۱]
مجاھد عن [۳۲] عبد اللہ بن عباس عن [۳۳] اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُبی فلما بلغت والضحیٰ قال
کبر حتی تختم مع خاتمۃ کل سورۃ الخ ویروی مولانا اسحق الضیاء عن [۴]
العلامۃ عبد العزیز الدھلوی عن [۵] العلامۃ الشیخ احمد ولی اللہ بن
عبد الرحیم قال قرأت القرآن کلہ من اولہ الی آخرہ بروایۃ حفص
عن عاصم علی [۶] الصالح الثقۃ الحاج محمد فاضل السندی [۷] سنۃ ۱۱۵۶ قال
تلوتہ من اولہ الی آخرہ بروایۃ حفص علی [۸] الشیخ عبد الخالق شیخ
القراء بجروسندی قال قرأت القرآن بالقرآت السبع علی [۹] الشیخ
البقری والبقری تلا بھا علی [۹] شیخ القراء زمانہ الشیخ عبد الرحمٰن [۵]
الیمنی وقرأ الیمنی بھا علی [۱۰] والدہ الشیخ شحاذۃ الیمنی وعلی [۱۱]
الشھاب احمد بن عبد الحق السنباطی بتلاوتہ کذلک علی الشیخ شحاذۃ
المذکور وقرأ الشیخ شحاذۃ [۱۲] کذلک علی الشیخ ابی النصر الطبلاوی
وقرأ الطبلاوی [۱۳] کذلک علی شیخ الاسلام زکریا بتلاوتہ علی [۱۴] البرھان
القلقیلی والرضوان ابی النعیم العقبی وقرأ کل منھما علی [۱۵] امام القراء

المقری

[۵] المتوفی ۱۵ شوال سنہ ۱۰۸۰ھ

العلقشندی

والمحدثين محرر الروايات والطرق ابى الخير محمد بن محمد بن على بن يوسف
الجزرى صاحب النشر وله طرق كثيرة جدا ذكرها فى النشر قال الجزرى
قرأت التيسير للدانى وقرأت به القرآن كله من اوله الى آخره
على شيخى الامام الصالح العالم قاضى المسلمين ابى العباس احمد
ابن الشيخ الامام ابى عبد الله الحسين بن سليمان بن فزارة الحنفى
بدمشق المحروسة رحمه الله وقال لى قرأته وقرأت به القرآن
العظيم على والدى واخبرنى انه قرأه وقرأ به القرآن العظيم على الشيخ
الامام ابى محمد القاسم بن احمد بن الموفق الاورقى قال قرأته و
قرأت به على المشائخ الائمة المقرئين ابى العباس احمد بن على بن يحيى بن
عون الله الحصار وابى عبد الله محمد بن سعيد بن محمد المرادى و
ابى عبد الله محمد بن ايوب بن محمد ابن نوح الغافقى الاندلسيين قال
كلهم قرأته وقرأت به على الشيخ الامام ابى الحسن على بن محمد بن
هذيل البلنسى قال قرأته وتلوت به على ابى داؤد سليمان بن نجاح
قال قرأته وتلوت به على المؤلف الامام ابى عمرو الدانى قال الجزرى
وهذا اعلى اسناد يوجد اليوم فى الدنيا متصلا واختص هذا الاسناد

بن محمد

بتسلسل التلاوة والقراءة والسماع ومنى الى المؤلف كلهم علماء ائمة
ضابطون قال الدانى فى كتاب التيسير قرأت القرآن كله برواية حفص
على[22] ابى الحسن طاهر بن غلبون المقرى قال قرأت بها على[23] ابى الحسن على
ابن محمد بن صالح الهاشمى الضرير المقرى بالبصرة قال قرأت بها على[24]
ابى العباس احمد بن سهل الاشنانى قال قرأت بها على[25] ابى محمد عبيد
ابن الصباح قال قرأت على[26] حفص قال قرأت على[27] عاصم (صاحب الرواية ١٢ عبيد) قال الدانى واخذ
عاصم القرآن عن[28] ابى عبد الرحمن عبيد بن حبيب السلمى وعن[28] زر بن
حبيش اما ابو عبد الرحمن فعن[29] عثمان بن عفان وعلى[29] بن ابى طالب وابى[29]
(الاسدى ١٢ عبيد)
ابن كعب وزيد[29] بن ثابت وعبد[29] الله بن مسعود (رضى الله تعالى
عنهم اجمعين) عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم واخذ زر عن[29]
عثمان بن عفان وابن[29] مسعود (رضى الله تعالى عنهم) عن[30] النبى صلى الله
تعالى عليه وسلم عن[31] جبرئيل عليه السلام عن[32] اللوح المحفوظ عن
رب العلمين.

تفسير[33] الامام الكبير والعلامة الشهير من اطبقت الامة على تقدمه فى التفسير الامام ابى جعفر محمد بن جرير الطبرى

المسمى جامع البيان في تفسير القرآن نفعنا الله بفيوضه

آمين - اوله وبه ثقتي وعليه اعتمادي ربّ يسّر - قُرئ على ابي جعفر

محمد بن جرير الطبري في سنة ست وثلاثمائة ٣٠٦ قال الحمد لله الذي

حجبت الالباب بدائع حكمه - وخصمت العقول لطائف حججه -

آرويه عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ محمد بن سليمان حسب الله

وعن الشيخ صالح كمال كلهم عن احمد منة الله عن الامير الكبير عن

نور الدين ابي الحسن علي بن محمد العربي بن علي السقاط عن محمد الفاسي

من طريق ابي علي الغساني عن ابن الحذاء عن ابي القاسم عبد الرحمن بن

محمد بن ابي زيد المصري عن ابي محمد عبد الله بن احمد الفرغاني

عن الامام الهمام ابي جعفر محمد بن جرير بن يزيد ابن كثير بن

طالب الطبري المتولد سنة ٢٢٤ والمتوفى سنة ٣١٠ احد ائمة الدنيا

علما ودينا - له تاليف كثيرة تنبيه نذكر فيه ترجمة مختصرة للامام

المذكور لان ذلك عقب ذكر كل من الائمة الكرام متعين قال ابو حامد الاسفرائني

لو رحل الى الصين في تحصيل تفسيره لم يكن كثيرا وقال ابن

خزيمة ما اعلم اديم الارض اعلم منه - كتب كتبا كثيرة ومكث اربعين

(المنح البادية)

سنة يكتب كل يوم اربعين ورقة فقد حسبوا له منذ بلغ الحلم الى ان
مات ثم قسم على تلك المدة اوراق مصنفاته فوجد لكل يوم اربعة عشر
ورقة كذا فى ثبت الامير الكبير وذكر الجلال السيوطى رحمه الله تعالى
ان محمد بن جرير الطبرى حاسبه الجبار قبل موته على الف رطل حبرا
وثمانية ارطال انتهى كذا فى الميزان للامام الشعرانى وذكر الامير
فى ثبته ايضا انه قال لاصحابه يوما تنشطون لتفسير القرآن قالوا
كم يكون قدره قال ثلاثين الف ورقة فقالوا هذا يفنى الاعمار قبل تمامه
فاختصره فى ثلاثة آلاف ثم قال هل تنشطون لتاريخ العالم من آدم الى
وقتنا هذا فقالوا كم قدره فقال نحو التفسير فاجابوه كالاول فقال انا لله
ماتت الهمم فاختصره كالتفسير والطبرى منسوب الى طبرية
مدينة بالشام وهى مدينة الاردن وهى فى اسفل جبل على بحيرة
جليلة يخرج منها نهر الاردن المشهور وفى مدينة طبرية مياه
حارة تفور فى الصيف والشتاء ولا تنقطع فتدخل المياه الحارة
الحمامات فلا يحتاجون لوقود انتهى

تفسير انوار التنزيل واسرار التاويل للقاضى ناصر الدين

البيضاوى - اوله الحمد لله الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا - ارويه عن شيخنا العلامة الحبر الفهامة الحسيب النسيب الحبيب حسين بن العلامة السيد محمد الحبشى عن الشريف محمد بن ناصر عن الشيخ عابد السندى عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكى عن الشيخ حسن العجيمى ح ويروى الشيخ عابد ايضا عن الشيخ حسين المغربى مفتى المالكية بمكة المحمية عن الشيخ محمد بن طيب المغربى عن الشيخ حسن العجيمى ح وارويه عن العلامة المحقق المفسر شيخنا الشيخ محمد بن سليمان حسب الله المصرى المكى الشافعى عن الشيخ احمد منة الله عن العلامة محمد بن محمد الامير الكبير عن السيد نور الدين ابى الحسن على بن احمد الصعيدى المالكى عن الشيخ محمد عقيلة المكى عن الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ احمد العجل عن امام المقام يحيى بن مكرم الطبرى عن الحافظ عز الدين عبد العزيز بن فهد اخبرنا به التقى كمال الدين ابو الفضل محمد بن النجم محمد بن ابى بكر المرجانى قال اخبرنا به المسند ابو هريرة عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن احمد بن عثمان الذهبى ح ويروى الشيخ حسن العجيمى عن الشيخ محمد الشوبرى الحنفى عن الرملى

عن زكريا الانصاري عن ابن حجر عن ابي هريرة عبد الرحمن بن محمد
الذهبي عن عمر ابن الياس المراغي قال اخبرنا به مؤلفه القاضي ناصر الدين
ابو الخير عبد الله ابن عمر البيضاوي المتوفى بتبريز سنة احدى
منسوب الى البيضاء قرية من اعمال شيراز ١٢
وتسعين وستمائة[ل] تنبيه البيضاوي المذكور هو ابو عبد الله محمد بن
عمر بن محمد بن علي بن ابي الخير بن ناصر الدين الشيرازي الشافعي
كان اماما مبرزا نظارا خيرا دينا صالحا متعبدا ولي القضا بشيراز
فعدل وصنف كثيرا كالطوالع اجل مختصر في علم الكلام وتفسيره
الذي سارت به الركبان الى كل جهة وعم نفعه على ما فيه من
معضلات لا تخفى على من خبر زواياه واطلع على خباياه لاسيما
ما وافق فيه اصله وهو كشاف الزمخشري من الاماكن الصعبة
ووقع للتقي المجتهد الامام النور السبكي انه طالع مواضع من الكشاف
فاعجبته كثيرا واغتبط بالكتاب الى ان اطلع على ما فيه من القبائح
لاسيما ما يتعلق بنبينا صلى الله عليه وسلم في آخر سورة التكوير

[ل] كذا في مسانيد ابن حجر وثبت الامير الكبير وقيل خمس وثمانين وستمائة وقيل سنة اثنتين
بدل خمس والله تعالى اعلم ١٢ محمد عبد الهادي غفر له

وغيره فحلف السبكي حينئذ انه لا ينظر فيه بعد اليوم وانه لا يبقيه
بمنزله لرد فعل ذلك فوقع للبيضاوي سهوا وغيره موافقته في كثير
من تلك المعضلات لكن ايقظ الله من بالغ في ردها عليه كما ايقظ
جمعا الى رد جميع سخائم الكشاف وبيان زلله وخطائه وغلطه و
خطله وبالغوا في التشنيع عليه بما يستحقه ومن هؤلاء الذين اغلظوا
عليه الى الغاية الامام المجتهد شيخ شيوخ مشائخنا امام المتاخرين
السراج البلقيني فانه الف على الكشاف كتابا حافلا واطلق في تسفيهه
وتحسيره وتجهيله في الاعتقاديات عنان القلم فجزاه الله خيرا عن
الاسلام والمسلمين ومما يعاب به على البيضاوي ايضا ما اكثره في تفسيره
من علوم الحكمة الواجب ذمها مثله لاسيما والبيضاوي في كثير
من الاحيان يقدمها ويختارها على ما يضادها من القواعد الشرعية
وله مؤلفات ايضا شرح التنبيه في الفقه في اربع مجلدات وله في
الفقه ايضا الغاية القصوى ولما فرغ منها عرضها على والده
وكان اماما في الفقه كغيره فلما اطلع عليها وتاملها قال لولده
مؤلفها يا ولدي انك لست بفقيه قال لم قال لانك انما جمعت

فيه فروعا معلومة احكامها مقررة عند الاصحاب فحفظها وجمعها
ليس فيه كثير مزية ولا يدل على فقه نفيس وانما الذي يدل على
ذلك التخريج على القواعد والمدارك والاستنباط لاحكام الحوادث
من ذلك وسبر كلام ائمة اصحاب الوجوه واخذ المقبول منه
وترك المردود وما يناسب ذلك مما لا يخفى على الفقيه انتهى كذا
في مسانيد العلامة ابن حجر رحمه الله تعالى

٣٠ تفسير الامام فخر الدين محمد الرازي المسمى بمفاتيح الغيب
المعروف بالتفسير الكبير اوله الحمد لله الذي وفقنا لاداء افضل
الطاعات۔ ارويه عن العلامة الشيخ محمد بن سليمان حسب الله
عن الشيخ عبد الغني الدمياطي عن الشيخ محمد الامير عن الشيخ
علي بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ
محمد بن علاء الدين البابلي عن الشهاب احمد السنهوري
عن الشهاب احمد بن محمد بن حجر المكي عن شيخ الاسلام زكريا
الانصاري ح ويروي البابلي عن الشيخ محمد حجازي الواعظ

عنه وسائر تصنيفاته ايضا ارويها بالسند المذكور في المتن ١٢ عبد الهادي غفر له

الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن التقی محمد
ابن محمد بن فہد عن العلامۃ مجد الدین اللغوی الفیروز ابادی
عن الحافظ سراج الدین القزوینی عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ
التفتازانی عن شرف الدین ابی بکر محمد الہروی عن مؤلفہ الامام القطب
فخر الدین الرازی تنبیہ قال العلامۃ المؤرخ ابن خلکان
فی تاریخہ مانصہ۔ الامام الرازی المذکور ہو ابو عبد اللہ
محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی البکری الطبرستانی
الاصل الرازی المولد الشافعی المذہب صنف التصانیف المفیدۃ
فی فنون عدیدۃ منہا تفسیر القران جمع فیہ الغرائب والعجائب
ما یطرب کل طالب ہو کبیر جدا لکنہ لم یکملہ وشرح سورۃ الفاتحۃ
فی مجلد ومنہا فی علم الکلام المطالب العالیۃ۔ ونہایۃ العقول
وکتاب الاربعین والمحصل وکتاب البیان والبرہان فی الرد علی اہل
الزیغ والطغیان۔ والمباحث المشرقیہ۔ والمباحث العمادیہ۔
وتہذیب الدلائل۔ وارشاد النظار الی لطائف الاسرار۔ واجوبۃ
المسائل۔ وتحصیل الحق والمعالم وغیرہا وفی اصول الفقہ

المحصول وفی الحکمة الملخص وشرح الاشارات وشرح عیون الحکمة
وغیر ذالك وفی الطلسمات السر المکتوم وله شرح اسماء الله الحسنی
وشرح الوجیز فی الفقه وشرح سقط الزند للمعری وشرح کلیات
القانون فی الطب وغیر ذلك وکل کتبه مفیدة وانتشرت تصانیفه
فی البلاد ورزق فیها سعادة عظیمة وله فی الوعظ ید طولی ویعظ
باللسانین العربی والعجمی وکان یلحقه الوجد حال الوعظ ویکثر البکاء انتهی مختصرا
وقال العلامة ابن حجر فی مسانیده ان الامام الرازی کان المشهور
بالتحتانی لقب به لانه لما کان یحضر بالمدرسة الظاهریة سکن
بخلوة فوق خلوته شخص اخر یقال له القطب ایضا فمیز وابینهما
بالتحتانی والفوقانی وکان احد ائمة المعقول اخذ عن العضد
وغیره شرح الحاوی الصغیر فی مذهب الشافعی وشرح المطالع الاشارات
وحشی علی الکشاف انتهی وجه تصنیف تفسیره کما فی الکشف انه
قال رحمه الله تعالی اعلم انه مر علی لسانی فی بعض الاوقات ان
سورة الفاتحة یمکن ان یستنبط من فوائدها ونفائسها عشرة
آلاف مسئلة فاستبعد هذا بعض الحساد فشرعت فی تصنیف

هذا الكتاب وقدمت مقدمة لتصير كالبينة على ما ذكرناه
امر ممكن الحصول الخ انتهى وفيه ايضا وصنف الشيخ نجم الدين
احمد بن محمد القمولي تكملة له وتوفي سنة ٧٢٧ وقاضي القضاة الفقهاء
شهاب الدين بن خليل الخويي الدمشقي كمل ما نقص منه ايضا
وتوفي سنة ٦٣٩ تسع وثلاثين وست مائة واختصره برهان
الدين محمد بن محمد النسفي المتوفي سنة ٦٨٦ وسماه الواضح
ولخصه ايضا محمد بن القاضي اياثلوغ والحق به بعضا من
الفوائد وبعض تصرفات من عنده وتوفي الرازي سنة ٦٠٦
ست وستمائة انتهى وقال ابن خلكان وكانت ولادته
في رمضان سنة ٥٤٣ انتهى

تفسير الكشاف عن حقائق التنزيل للعلامة الزمخشري

عـه وكذا اسائر تصانيفه ادري بالسنة المذكور في المتن ١٢ عبد الهادي غفرله

اوله الحمد لله الذی جعل القرآن الخ اورویہ بالسند المذکور الی الشیخ
البابلی عن ابی الامداد ابراهیم اللقانی عن الشمس محمد بن محمد بن
عبد الرحمن العقیلی البهنسی عن ابی الحسن البکری عن الزین زکریا بن
محمد الانصاری المتوفی سنة ٩٢٦ھ ح واورویہ عن العلامة الحبیب حسین الحبشی عن
والدہ محمد الحبشی عن الشیخ عمر بن عبد الکریم العطار عن الشیخ صالح
الفلانی ح واورویہ عالیا بدرجة عن العلامة الشیخ عبد الجلیل بن
الشیخ عبد السلام الشهیر ببرادہ المدنی عن المعمر مفتی المدینة
المنورة السید اسمعیل البرزنجی عن الشیخ صالح الفلانی عن
محمد بن سنة عن مولای الشریف عن السنهوری عن النجم
الغیطی عن القاضی زکریا الانصاری عن العز ابی محمد عبد الرحیم بن محمد
ابن الفرات عن الحافظ ابی عمر عبد العزیز بن محمد بن ابراهیم
ابن جماعة عن ابی الفضل احمد بن هبة الله بن عساکر عن زینب
بنت عبد الرحمن الشعری عن مؤلفه العلامة ابی القاسم محمود جار الله
ابن عمر الزمخشری تنبیہ الزمخشری هو محمود بن عمر ابو القاسم جار الله
الزمخشری الخوارزمی ذکر العلامة اللکنوی فی الفوائد البهیة

الزمخشری نسبۃ الی زمخشر بفتح الزای وسکون الخاء بینہما میم مفتوحۃ وبعد الخاء شین معجمۃ قریۃ کبیرۃ من قری خوارزم کان امام عصرہ بلا مدافع نحویا ذکیا فقیہا مناظرا بیانیا متکلما ادیبا شاعرا مفسرا من اکابر الحنفیۃ حنفی المذہب معتزلی المعتقد ومن تصانیفہ الکشاف فی التفسیر والفائق فی اللغۃ فی تفسیر الحدیث وغیر ذلک انتہی۔ وفی کشف الظنون وقال السیوطی فی نواہد الابکار بعد ذکر قدماء المفسرین ثم جاءت فرقۃ اصحاب نظر فی علوم البلاغۃ التی بہا یدرک وجہ الاعجاز وصاحب الکشاف ہو سلطان ہذہ الطریقۃ فلذا طار کتابہ (وذکرہ) فی اقصی المشرق والمغرب ولما علم مصنفہ انہ بہذا العلو قد تحلی قال تحدثا بنعمۃ ربہ وشکرا۔ نظم۔

ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد	ولیس فیہا لعمری مثل کشافی
ان کنت تبغی الہدی فالزم قراءتہ	فالجہل کالداء والکشاف کالشافی

وقال العلامۃ ابن خلکان کان الزمخشری معتزلیا فی الاعتقاد وکان استفتح تفسیرہ فی الخطبۃ اولا بقولہ الحمد للہ الذی خلق القرآن فقیل لہ فی ذلک انہ ان ابقیت التفسیر علی ہذہ الفاتحۃ فجعل النا

مهجورا فاورد الزمخشري لفظة جعل عوضا من لفظة خلق - و جعل عند
المعتزلة بمعنى خلق نعوذ بالله منها - ولد سنة ٤٦٧ سبع وستين واربع
مائة ومات سنة ٥٣٨ ثمان وثلثين وخمسمائة وجاور بمكة وتلقب
بجار الله وفخر خوارزم ايضا وقال سمعت من بعض المشائخ ان احد
رجليه كانت ساقطة انتهى مختصرا وسبب سقوطها مختلف فيه ذكره
ابن خلكان وغيره

تفسير معالم التنزيل للامام البغوي - اوله الحمد لله ذى العظمة
والكبرياء والعزة والبقاء والرفعة والعلاء والمجد والثناء الخ - ارويه
عن العلامة الحبيب حسين بن محمد الحبشى عن والده وعن شيخه الشريف
محمد بن ناصر عن العلامة السيد عبد الرحمن الاهدل عن الشيخ امر الله
ابن عبد الخالق المزجاجي عن محمد بن احمد عقيلة عن الشيخ ابراهيم
ابن حسن الكردى عن الشيخ احمد القشاشى عن محمد بن احمد الرملى
عن القاضى زكريا عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح بن ابى عمر عن
الفخر ابن البخارى عن فضل الله بن ابى سعد النوقانى عن مؤلفه

وكذا سائر تصانيفه اروبها بهذا السند ١٢

عـه النوقان بفتح النون وسكون الواو وقاف بعدها الف فنون ١٢ حسن الوفا لاخوان الصفا
للشيخ خالد المدنى رحمه الله تعالى بلدة بطوس ١٢

محي السنة الحسين بن مسعود البغوي ـ تنبيه البغوي قال ابن حجر في
كتاب مسانيده ۱۲ هو ابو محمد ركن الدين الحسين ابن مسعود الشافعي
الفراء البغوي[1] نسبة الى بغ من بلاد خراسان بين مرو وهراة وقيل
اسمها بغشور ففي النسبة اليها تغير خارج عن القياس تفقه رحمه الله
تعالى على استاذه امام اصحابنا الخراسانيين القاضي الحسين المروزي
فقيه خراسان ـ قال الرافعي وكان يقال له حبر الامة ثم حكى عنه ان
رجلا جاءه فقال له حلفت بالطلاق انه ليس احد في الفقه والعلم مثلك
ايحنث فاطرق ساعة وبكى ثم قال هكذا يفعل موت الرجال لا يقع
الطلاق ـ توفي رحمه الله تعالى بمرو رو ذ سنه ۵۱۶ھ ست عشرة وخمس مائة
قال بعضهم وقد اشرف على التسعين ظنا ودفن عند شيخه القاضي الحسين
المذكور وهو من اكابر اصحاب الوجوه في مذهبنا ـ اي مذهب الشافعي ۱۲ ـ وما اكرمه النبي صلى الله
عليه وسلم في النوم فقال له احياك الله كما احييت سنتي انتهى وتفسيره
متوسط نقل فيه عن مفسري الصحابة والتابعين ومن بعدهم واورد فيه

الفراء نسبة الى عمل الفراء وبيعها ۱۲ ابن خلكان

[1] البغوي بفتح الباء وفتح الغين المعجمة ۱۲ الكمال ـ منسوب الى البغشور قرية بين هراة ومرو والاغلب في النسبة الى المركب الامتزاجي النسبة الى الجزء الثاني وقد ينسب الى الجزء الاول ايضا نحو معدي في معديكرب وبعلي في بعلبك والبغوي من هذا القبيل وقد يقال لتلك القرية بغ ايضا

هذا الاصلاح الى الاعتذار ۱۲ عبد الهادي غفر له

الاحاديث باسانيدها وهو جامع للتفاسير السلفية واختصره الشيخ تاج الدين ابو نصر عبد الوهاب بن محمد الحسيني المتوفى سنة ۸۷۵ ومن تصانيفه[1] مصابيح السنة وسيأتي

تفسير لباب التاويل في معاني التنزيل للامام ناصر الشريعة ومحي السنة علاء الدين علي بن محمد بن ابراهيم البغدادي

المعروف بالخازن - اوله الحمد لله الذي خلق الاشياء فقدرها تقديرا الخ ارويه عن[1] العلامة الحبيب الحبشي عن[2] الشريف محمد بن ناصر عن[3] الشيخ عابد السندي عن[4] الشيخ حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المكرمة عن[5] الشيخ محمد بن طيب المغربي عن[6] الشيخ حسن العجيمي قال اخبرني به النور علي بن محمد الاجهوري عن[8] الشيخ عمر بن الجائي عن[9] الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي عن[10] مسند الدنيا محمد بن مقبل الحلبي اجازة عن[11] محمد بن علي الحراوي عن[12] الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطي عن مؤلفه الامام علاء الدين علي بن محمد الخازن - تنبيه الخازن هو الامام حجة الاسلام قدوة الامة وعلم الائمة ناصر الملة

[1] وهي سائر تصانيفه ايضا ۱۲ عبد

[illegible]

الدین محی سنۃ سید المرسلین علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراھیم المعروف بالخازن البغدادی الصوفی ـ وتفسیرہ قد بلغ مدی صیتہ جمیع الاماکن کثیر التداول قریب التناول لاحکام مبانیہ وسرعۃ ادراک معانیہ مع کونہ محلی بالاحادیث النبویہ مطرزا بالاحکام الشرعیہ ـ انتخب من تفسیر البغوی الشھیر وزاد فوائد لخصھا من کتب التفاسیر فصار تفسیرہ انفیسا کثیر الفوائد جمیل العوائد جدیرا بان تشد الیہ الرحال ـ ویتسابق فی تحصیلہ جلۃ الرجال ـ قال فی کشف الظنون فرغ من تالیفہ یوم الاربعاء العاشر من رمضان سنۃ ٧٢٥ خمس وعشرین وسبعمائۃ ـ

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التأویل للعلامۃ ابی البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی[ه] اولہ الحمد للہ

المنزہ بذاتہ عن اشارۃ الاوھام الخ ارویہ عن[١] العلامۃ الشیخ عبد الحق وعن[١] العلامۃ الشیخ محمد حسب اللہ کلاھما عن[٢] الشیخ عبد الغنی الدھلوی المدنی عن[٣] الشیخ عابد السندی ح وارویہ عن[١] العلامۃ الشیخ

ه وسائر تصانیفہ ایضا ارویھا بالسند الآتی ١٢ عبد

عبد الجليل براده عن عابد السندی بالاجازة العامة عن الشیخ محمد طاهر سنبل عن الشیخ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ احمد بن محمد العجل عن الامام یحییٰ ابن مکرم الطبری عن الحافظ عز الدین بن فهد عن والده نجم الدین عمر بن فهد عن القاضی جمال الدین محمد بن علی بن احمد العقیلی النویری عن الصغانی محمد ابن محمد بن سعید المکی العمری الحنفی اذ ناً عن قوام الدین مسعود ابن برهان الدین ابراهیم بن محمد بن یعقوب الکرمانی عن مؤلفه العلامة النسفی تنبیه فی الفوائد البهیة للعلامة عبد الحی اللکنوی النسفی نسبة الی نَسَف بفتحتین من بلاد السغد فیما وراء النهر وقیل بکسر السین وفی النسبة تفتح انتهی وقال العلامة البدیری فی ثبته هو الامام حافظ الدین ابو البرکات عبد الله بن احمد بن محمود النسفی (الحنفی) صاحب التصانیف المفیدة فی الفقه والاصول له الملتقی فی شرح المنظومة وله شرح النافع سماه بالمنافع وله الوافی وشرحه الکافی ومختصر کنز الدقائق وله المنار فی اصول الفقه وله المنار ایضا فی اصول الدین وله العمدة فی الاعتقاد و

شرحهما الاعتمادهو قال صاحب الكشف فی بیان تفسیره وهو کتاب وسیط فی التاویلات جامع لوجوه الاعراب والقرآت متضمن لدقائق علم البدیع والاشارات موشح باقاویل اهل السنة والجماعة خال عن اباطیل اهل البدع والضلالة لیس بطویل ممل ولا قصیر مخل بل لطیف العبارة وبلیغ المحاورة یرد فیه علی اهل الاعتزال باقصر عبارة ومثال توفی رحمه الله تعالی سنة احدی وسبعمائة وقیل عشرة وسبعمائة والله تعالی اعلم انتهی بتغییر یسیر اقول ولشیخنا المحقق عبدالحق النقشبندی حاشیة علی المدارک فی اربع مجلدات سماها الاکلیل علی مدارک التنزیل۔

تفسیر الجلالین للامام جلال الدین المحلی والامام جلال الدین السیوطی۔ والدر المنثور والاتقان فی علوم القرآن للحافظ السیوطی رحمهما الله تعالی۔

وبالسند الی الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی سماعا بقراءة شیخه ابی مهدی عیسی بن محمد الثعالبی الجعفری المغربی من اول سورة البقرة الی المفلحون من تفسیر الجلال السیوطی وتفسیر الفاتحة من تفسیر الجلال المحلی و

سه وکذا اسامی تصانیفهما ۱۲ عبد

اجازة بسائره وبالدر المنثور وبالاتقان عن ابى النجا سالم بن محمد السنهورى
عن الشمس محمد بن عبد الرحمن العلقمى عن الحافظ السيوطى عن شيخه الجلال
ابى عبد الله محمد بن احمد المحلى فى تفسيره وعن الحافظ السيوطى فى تكملته
وفى الدر المنثور وفى الاتقان - تنبيه الجلالين من اول سورة
الكهف الى آخر القرآن مع سورة الفاتحة تاليف الامام جلال الدين
محمد بن احمد المحلى الشافعى المتوفى سنة ٨٦٤ اربع وستين وثمانمائة
وقد شرع فى تكملته الامام جلال الدين عبد الرحمن بن بكر السيوطى المتوفى
سنة ٩١١ بعد وفات الامام المحلى بست سنة فى يوم الاربعاء مستهل
رمضان من سنة سبعين وثمانمائة وفرغ من تاليفه يوم الاحد عاشر
شوال من السنة المذكورة فى مدة قدر ميعاد الكليم على نبينا وعليه
الصلوة والسلام وفرغ من تبييضه يوم الاربعاء سادس صفر سنة
احدى وسبعين وثمانمائة وهذا التفسير كثير المعنى ولب لباب
التفاسير مع صغر حجمه وغاية اختصاره وشهرة هذا التفسير المبارك
وقبوله عند عامة المسلمين مستغن عن بيان فضائله وشرح فواضله
ولا يخفى ان هذين الشيخين لم يتكلما على التسمية وتكلم عليها بكلام

اقل بعض علماء زبيد[١] **فائدة** المحلى نسبته الى محلة كبيرة التى تكون من بلاد
مصرية والسُيوط بضم السين واُسيوط مضموم الهمزة بلدة بالصعيد كذا
فى القاموس **فائدة اخرى** وعلى هذا التفسير حواشى كثيرة منها
حاشية الشيخ شمس الدين محمد بن علقمى المسماة بقبس النيرين اولها
احمدك اللهم حمدا لا انقطاع فرغ منها فى الجمادى الاولى سنة ٩٥٢ ومنها
حاشية الشيخ نور الدين على بن سلطان محمد القارى نزيل مكة المكرمة
المتوفى بها سنة اربع عشر والف وهذه الحاشية مفيدة جدا اولها
الحمد لله ذى الجلال والجمال والكمال فرغ منها فى اواخر ذى الحجة سنة ١٠١٠ و
منها حاشية الشيخ سليمان الجمل المسماة بالفتوحات الالٰهية بتوضيح
تفسير الجلالين للدقائق الخفية فى اربع مجلدات فرغ من كتابتها فى المجلد
الاول سنة ١١٩٦ اوله الحمد لله على افضاله وهذه الحاشية احسن حواشى
الجلالين وغير ذلك والله اعلم **فائدة اخرى** الدر المنثور فى التفسير
بالماثور فى ثمانى مجلدات للامام السيوطى اوله الحمد لله الذى احيا
بمن شاء مآثر الآثار بعد الدثور لخصه من ترجمان القرآن له المسمى

[١] قال بعض علماء اليمن عدد حروف القرآن وتفسير الجلالين فوجدتهما متساويين الى سورة المزمل
ومن سورة المدثر التفسير زائد على القرآن فعلى هذا يجوز حمله بغير الوضوء انتهى ١٢ كشف الظنون

التحصيل منه فوقع جامعا للفوائد الفرائد الا انه يحتاج الى التنقيح۔

فائدة اخرى الاتقان مجلد وله الحمد لله الذى انزل على عبده الكتاب الخ وهو اشبه آثاره وافيدها۔ **تنبيه** الامام السيوطى هو مجدد المائة التاسعة خاتم الحفاظ جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن كمال الدين الاسيوطى الشافعى المتوفى سنة ٩١١ احدى عشرة وتسعمائة۔ صاحب التصانيف التى سارت بها الركبان وانتفع بها الانس والجان وقد زادت على خمسمائة انتهى كذا فى التعليقات السنيه۔ وفى الناضح الكبير ولد السيوطى سنة ٨٤٩ تسع واربعين وثمانمائة اھ

تفسير شيخ الاسلام المحقق ابى السعود المسمى بارشاد العقل السليم الى مزايا الكتاب الكريم فى تفسير القرآن العظيم على مذهب النعمان۔ اوله سبحان من ارسل رسوله بالهدى[1] ودين الحق الخ ارويه بالاجازة العامة عن العلامة الشيخ يوسف ابن اسمعيل بن يوسف بن اسمعيل بن محمد ناصر الدين النبهانى عن[2]

ـــــ

[5] كذا اسائر تصانيفه ١٢ عبد

السيد محمد ابی الخیر عابدین عن[٣] ابن عمه العلامة السید محمد علاء الدین
ح وارویه ایضا عن[١] العلامة اسعد بن احمد الدهان عن[٦] العلامة حسین
الجسر الطرابلسی عن[٣] العلامة السید محمد علاء الدین عن[٤] والده السید
محمد امین الشهیر بابن عابدین ح وارویه عالیا عن[١] العلامة عبد الستار
الصدیقی عن[٢] الشیخ ادریس بن محمد المکی المتوفی سنة ١٣٠١ عن[٣] العلامة
ابن عابدین عن[٤] السید محمد شاکر عن[٥] الامام المحقق علی افندی الداغستانی
عن[٦] الشیخ محمود الانطاکی عن[٧] الشیخ محمد الکاملی عن[٨] الشیخ عبد القادر
الصفوری القرضی عن[٩] القاضی عبد الرحیم الشعراوی عن مؤلفه المولی المحقق
ابی السعود الرومی تنبیه ابو السعود هو شیخ الاسلام مفتی
الانام ابو السعود بن محمد العمادی ـ قد اشتهر بها دی صیت تفسیره
فی الافاق وانتشر نسخه فی الاقطار ـ ولما ارسله مع ابنه الی
السلطان سلیمان خان فاستقبله الی باب محله وزاد فی وظیفته
واضعف فی تشریفاته فلما وقع هذا التفسیر لطیفا فائقا علی امثاله
فسمی مؤلفه بخطیب المفسرین توفی رحمه الله تعالی سنة ٩٨٢ اثنتین و
ثمانین وتسع مائة ـ

تفسير العلامة الشمس محمد الخطيب الشربيني المسمى

بالسراج المنير في الاعانة على معرفة بعض معاني كلام

ربنا الحكيم الخبير — اوله الحمد لله الملك السلام المهيمن العلام الخ

اروبه بالسند الذي مر في تفسير البغوي الى الصفي القشاشي

عن ابي المواهب احمد بن زين الدين الخطيب عن مؤلفه العلامة

الشيخ شمس الدين محمد بن احمد الخطيب الشربيني الشافعي تنبيه

الشربيني هو الامام الخطيب محمد الشربيني الشافعي اخذ في تفسيره

عن الرازي وابن عادل وغيرهما ذكر فيه انه قال لي شخص من اصحابي

رأيت في منامي اما النبي صلى الله عليه وسلم او الشافعي يقول لي

قل لفلان يعمل تفسيرا على القرآن ثم سألني بعد ذلك جماعة من اصحابي

المخلصين ان اجعل لهم تفسيرا وسطا بين الطويل الممل والقصير

المخل فاجبتهم الى ذلك انتهى ملخصا توفي سنه٩٧٧ رحمه الله تعالى

فرغ من تاليفه كما ذكر في تفسيره يوم الاثنين المبارك ثالث عشر صفر

الخير من شهور سنه ٩٦٨ ثمان وستين وتسعمائة

ــه وغير ذلك من تصانيفه اروي بالسند المذكور في المتن ١٢ عبد

١٣ـ

تفسیر ابن عطیة المسمی بمحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز

ارویه عن الشیخ حسب الله عن عبد الغنی الدمیاطی عن العلامة الامیر الکبیر من طریق ابن ابی الاحوص عن ابن الاحوص عن ابن عبد الرزاق عن ابی حکم عن مؤلفه القاضی ابی محمد عبد الله بن عبد الحق بن ابی بکر بن غالب ابن عطیة الغرناطی المتوفی سنة ٥٤٢ھ تنبیه قال صاحب الکشف قد اثنی علیه ابو حیان وقال هو اجل ما صنف فی علم التفسیر وافضل من تعرض للتنقیح والتحریر وقیل کتاب ابن عطیة اقل واجمع واخلص وکتاب الزمخشری الخص واغوص انتهی

١٤ـ

تفسیر الثعلبی المسمی بالکشف والبیان فی تفسیر القرآن

احمد

للامام ابی اسحاق محمد النیسابوری الثعلبی ویقال الثعالبی وهو لقب لیس بنسب ـ اوله بحمد الله یفتتح الکلام وبتوفیقه یستتبع المطلب والمرام الخ ارویه وسائر مؤلفاته بالسند المذکور آنفا الی الامیر الکبیر من طریق ابن البخاری عن منصور بن عبد المنعم وعبد الله بن عمر الصفار والمؤید بن محمد الطوسی کلهم عن ابی محمد العباس ابن محمد بن ابی منصور الطوسی عن ابی سعید محمد بن سعید

ابن محمد عن مؤلفها ابی اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ ہو ابو اسحاق
احمد بن ابراھیم الثعلبی المتوفی سنہ ۴۲۷ سبع وعشرین واربعمائۃ

تفسیر الواحدی ثلثۃ البسیط والوسیط والوجیز وتسمی ھذہ الثلاثۃ الحاوی لجمیع المعانی للامام ابی الحسن الواحدی

اروبھا وسائر مصنفاتہ بالسند المذکور من طریق الحاتمی عن عبد اللہ
ابن عمر الصفار عن عبد اللہ بن الحواری عن مؤلفھا ابی الحسن الواحدی
تنبیہ الواحدی ھو ابو الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری المتوفی
سنہ ۴۶۸ ثمان وستین واربعمائۃ انتہی کشف الظنون۔

تفاسیر ابی حیان الثلاث البحر والنہر والساقیۃ وسائر مصنفاتہ

بالسند المتقدم الی الامیر الکبیر من طریق صاحب المنح عن التنوخی عن اثیر الدین
ابی حیان محمد بن یوسف النفری الغرناطی نزیل مصر تنبیہ ھو الشیخ اثیر الدین
ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنہ ۷۴۵ خمس واربعین و
سبعمائۃ۔ والبحر المحیط کتاب عظیم فی مجلدات ثم اختصرہ فی مجلدین و
سماہ النہر الماد من البحر ومختصر تلمیذہ الشیخ تاج الدین احمد بن
عبد القادر بن مکتوم المتوفی سنہ ۷۴۷ سبع واربعین وسبعمائۃ سماہ الدر اللقیط

اقتصر فيه على مباحثه مع ابن عطية والزمخشري ورده عليهما ووضع ش علامة للزمخشري وع لابن عطية وح لابي حيان اوله الحمد لله الذى انزل القرآن وجعله حجة الخ

١٩ تفسير الماوردي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم الى الامير الكبير من طريق الخشوعي عن ابي محمد الجزيري عن علي بن محمد بن نوح عن ابي الحسن علي بن محمد بن حبيب الماوردي المتوفى سنة ٤٥٠

٢٠ حقائق التفسير للسلمي وسائر مصنفاته بالسند المتقدم الى الامير الكبير من طريق الحاتمي عن السلفي عن محمد بن مصباح البيهقي عن ابي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي المتولد سنة ٣٣٠ المتوفى سنة ٤١٢

٢١ تفسير ياقوت التأويل في تفسير التنزيل للامام الغزالي رح

ارويه عن الحبيب حسين الحبشي عن والده محمد الحبشي عن محمد صالح الريس المكي عن ابن عبد البر الونائي عن الشهاب احمد جمعة البجيرمي عن المعمر احمد ابن رمضان بن عزام الشافعي الازهري عن البابلي عن سليمان ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامين محمد بن احمد ابن عيسى بن البخاري عن الشيخ جلال الدين بن الملقن عن

الی اسحٰق ابراهیم بن احمد التنوخی عن[13] سلیمان بن حمزة عن[14] عمر بن مکرم الدینوری

عن[15] عبد الخالق بن احمد ابن عبد القادر بن یوسف عن الامام حجة

الاسلام محمد بن محمد الغزالی تنبیه هو ابو حامد محمد بن محمد الامام

حجة الاسلام الغزالی الطوسی مجدد المائة الخامسة صاحب التصانیف

الکثیرة المفیدة فی جمیع الفنون وهذا التفسیر کبیر فی اربعین مجلدا توفی

رحمه الله تعالی سنه ٥٠٥ خمس وخمسمائة

٢٢ تفسیر ابن حبان وسائر تصانیفه عن[1] مولانا الحبیب المذکور انفا

عن[2] والده عن[3] عمر العطار عن[4] محمد الکزبری عن[5] علی الکزبری عن[6] الملا

الیاس الکورانی عن[7] الملا ابراهیم الکورانی عن[8] النور علی بن مطیر الیمنی

عن[9] الشهاب احمد بن محمد الهیتمی المعروف بابن حجر انا[10] عالیا محمد ابن

مقبل عن[11] الصلاح بن ابی عمر عن[12] ابی الفضل بن عساکر انا[13] ابو روح عبد العزیز

ابن محمد الهروی انا[14] تمیم بن ابی سعید الجرجانی انا[15] ابو الحسن محمد بن

احمد بن هارون الروزنی انا حاتم بن حبان بروایتصانیفه تنبیه

ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی[5] الشافعی المعروف

بابی الشیخ الحافظ الفقیه الواعظ القاضی قال الحاکم کان من اوعیة العلم

فی الفقہ واللغۃ والحدیث والوعظ المتوفی سنۃ ٣٥٤ اربع وخمسین وثلثمائۃ

تفسیر ابن عربی وسائر تصانیفہ بالسند المتقدم الی العطار عن محمد طاہر سنبل عن خالہ محمد عارف بن محمد جمال المکی عن حسن العجیمی عن صفی الدین احمد القشاشی عن احمد بن علی الشناوی عن والدہ علی الشناوی عن عبد الوہاب الشعرانی عن شیخ الاسلام زکریا عن ابی الفتح محمد المراغی عن القطب اسمٰعیل بن ابراہیم الجبرتی عن المعمر ابی الحسن علی الوانی اجازۃ عن الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن عربی الحاتمی قدس سرہ العزیز تنبیہ ہو محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی الطائی الاندلسی المتوفی سنۃ ٦٣٨ وقیل سنۃ ٦٢٨ من ولد عبد اللہ ابن حاتم اخی عدی بن حاتم یکنی ابا بکر ویلقب بمحی الدین ویعرف بالحاتمی وبابن عربی بدون الف ولام حیثما اصطلح علیہ اہل المشرق فرقا بینہ وبین القاضی ابی بکر بن العربی وکان بالمغرب یعرف بابن العربی بالالف واللام صنف تفسیرا کبیرا علی طریقۃ اہل التصوف فی مجلدات قیل انہ فی ستین سفرا وہو الی سورۃ الکہف ولہ تفسیر صغیر فی ثمانیۃ اسفار علی طریقۃ المفسرین۔

تفسیر الغزی[۱۴] اروبہ اجازۃ عن السید محمد علی بن طاہر الوتری و[۱]
مشافہۃ عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المکی وعن الشیخ عبد الجلیل[۱]
المدنی کلہم عن احمد منۃ اللہ عن[۲] احمد بن عبید العطار عن[۳] محدث[۴]
الشام اسماعیل العجلونی عن محمد نجم الدین عن[۵] محمد بدر الدین[۶]
ابن محمد رضی الدین الغزی العامری الشافعی المتوفی سنہ ۹۶۰
ستین وتسعمائۃ قال صاحب الکشف وہو تفسیر منظوم۔ وانکر
کثیر من العلماء علیہ نظمہ لانہ یؤدی الی اخراج القرآن العظیم من
نظمہ الشریف لادخالہ فی الوزن ما لم یکن من النظم الشریف
ذکرہ القطب المکی فی رحلتہ۔

قلت قال الجنینی فی دستور الاعلام۔ لہ ثلاثۃ تفاسیر المنثور
والمنظومان الکبیر فی مائۃ الف بیت وثمانین الف بیت انتہی
بقدر الضرورۃ۔ کذا فی کشف الظنون۔

تفسیر علی القاری[۱۵]۔ اروبہ عالیا عن الشیخ عبد الستار المکی[۱]
عن المنلا السویدی عن[۲] السید مرتضی الزبیدی عن[۳] المسند[۴]
محمد بن علاء الدین المزجاجی عن[۵] الشیخ العجیمی عن[۶] الشیخ محمد حسین

الخانی النقشبندی عن الشیخ المحدث عبد الحق الدهلوی
عن المؤلف تنبیه القاری هو علی بن سلطان الهروی نزیل مکة
المکرمة المعروف بالقاری الحنفی احد صدور العلم فرد عصره
الباهر السمت فی التحقیق ولد بهراة ورحل الی مکة واخذ عن
ابی الحسن البکری واحمد بن حجر المکی وعبد الله السندی
وقطب الدین المکی واشتهر ذکره وطار صیته والف التالیف
المفیدة وسیاتی ذکرها وکانت وفاته بمکة فی شوال سنة
اربع عشرة والف اه کذا فی التعلیقات السنیة قلت وقد
زرت قبره الشریف فی المعلی بمکة المکرمة۔

قد ذکرنا الی هنا اتصال سندنا ببعض الکتب من کتب التفسیر
وبقیت منها کثیرة لا تعد ولا تحصی کما قال العلامة
الزمخشری۔ ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد۔ وذلک
فی زمنه فما بالک الی امتداد زماننا هذا۔ فاقتصرنا علی
الکتب المشهورة منها ولیقاس غیرها علیها۔ وقد

اوردت كثيرا منها في تاليفي المستقل المسمى ببستان المفسرين - والآن نشرع في ذكر سندنا في بعض كتب الحديث المتداولة بين العلماء الكرام - وعلم الحديث وهو المقصود بالذات من ذكر الاسانيد - اعتنى به المحصلون وفاز بالشرف المحدثون فقد اخذناه عن ائمة اعلام واجلة عظام -

واما صحيح البخاري الامام الحجة محمد بن اسمٰعيل - اروية عن العلامة الامام الفهامة الهمام الحبيب حسين بن محمد بن حسين بن عبد الله الحبشي عن والده عن علامة اليمن القطب العارف وجيه الاسلام ابي زيد السيد عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد ابن محمد مقبول الاهدل عن شيخه وخاله السيد يحيى عمر مقبول الاهدل عن السيد ابي بكر بن علي البطاح الاهدل عن عمه السيد يوسف ابن محمد البطاح الاهدل عن الحافظ الديبع مؤلف تيسير الوصول الى جامع الاصول عن الحافظ السخاوي عن الحافظ ابي الفضل احمد ابن حجر العسقلاني ح ويروي السيد عبد الرحمن الاهدل اجازة

مکاتبۃ عن[٤] العلامۃ الاکبر امام اللغۃ والحدیث ابی الفیض السید
محمد مرتضی بن محمد الحسینی نزیل مصر اجازۃ عن[٥] الشہاب احمد بن رمضان
ابن عزام الزعبلی الشہیر بالسابق عن[٦] الحافظ شمس الدین البابلی عن[٧]
المسند نور الدین علی بن یحیی الزیادی عن[٨] کل من المسند یوسف بن زکریا و یوسف
ابن عبد اللہ الارمیونی کلاہما عن[٩] الحافظ محمد عبد الرحمن السخاوی عن[١٠] الحافظ ابن حجر العسقلانی
عن[١١] ابراہیم بن احمد التنوخی عن[١٢] ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار
عن[١٣] السراج حسین بن المبارک الزبیدی عن[١٤] الشیخ ابی الوقت عبد
الاول بن عیسی بن شعیب السجزی الہروی عن[١٥] الشیخ ابی الحسن
عبد الرحمن بن مظفر (المظفر) الداؤدی عن[١٦] ابی محمد عبد اللہ بن احمد
السرخسی عن[١٧] ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن
بشر الفربری عن مؤلف امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبد اللہ
محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ ابن بردزبۃ[له] البخاری الجعفی
رضی اللہ تعالی عنہ ونفعنا بہ آمین ح وارویہ اعلی من ہذا

له بردزبہ بموحدۃ مفتوحۃ فراء ساکنۃ فدال مہملۃ مکسورۃ فزای الساکنۃ فموحدۃ مفتوحۃ فہاء تانیث علی ما ہو المشہور فی ضبطہ وہی لفظۃ بخاریۃ معناہا الزراع کذا فی ثبت العلامۃ ابن عابدین ومسانید ابن حجر الہیتمی ١٢ عبد الہادی غفر لہ

(کاتب الحروف محمد فیاض خان غفر لہ)

عن العلامة المحقق الشيخ محمد بن سليمان حسب الله وعن العلامة النبيل الشيخ محمد عبد الجليل برّاده كلاهما عن الشيخ احمد منة الله والشيخ عبد الغني الدمياطي وهما عن العلامة محمد بن محمد بن احمد بن عبد القادر الامير الكبير عن ابي الحسن علي بن محمد السقاط عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري عن الشيخ محمد بن سليمان المغربي عن السراج عمر الاجهوري عن زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامي عن احمد بن ابي طالب الحجار الى اخر السند المتقدم واعلى اسانيدي في صحيح البخاري ما ارويه من طريق الختلاني[١] وهو اعلى سند يوجد في الدنيا كما قاله الاشياخ ح فارويه عن العلامة الفقيه شيخ الخطباء بالمسجد الحرام ابي الخير احمد بن عبد الله ميرداد وعن العلامة الجليل محمد سعيد بن عبد الله الاديب القعقاعي كلاهما عن القدوة مولانا السيد عبد الله بن محمد كوجك المكي عن الامام ذي المعارف والاسرار عمر بن عبد الكريم العطار وهو يرويه عن الشيخ صالح الفلاني وهو عن

---

[١] الختلاني نسبة الى الختل بضم الخاء المعجمة وتشديد الفوقية المفتوحة بعدها لام شعب من الترك. كذا اضبطه ابن خلدون ١٢ حسن الوفا لشيخنا العلامة الشيخ فالح المدني

عبد الهادي غفر له

الشیخ محمد بن سِنّة باجازته من المعمر الشیخ ابی الوفا احمد بن محمد بن العجل عن القطب الشیخ محمد النهروالی[١] عن والده احمد النهروالی ح وارویہ بسندی علی من ھذا بدرجة عن مولانا الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی المذکور وھو یرویہ عن المعمر مفتی المدینة المنورہ السید اسمٰعیل البرزنجی الشافعی عن الشیخ صالح الفلانی عن الشیخ محمد بن سِنّة الفلانی عن الشیخ ابی الوفاء احمد بن محمد بن العجل عن العلامة القطب النهروالی عن والدہ عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح احمد بن عبد اللّٰہ ابن ابی الفتوح الطاوسی عن المعمر بابا یوسف[٢] الهروی عن محمد بن شاذ بخت الفارسی الفرغانی بسماعہ لجمیعہ علی الشیخ احد الابدال بسمرقند ابی لقمان یحیی بن عمار ابن مقبل بن شاهان الختّلانی المعمر مائة و ثلاثا واربعین سنة وقد سمعہ جمیعہ عن محمد بن یوسف الفربری لبنما عن مؤلفہ امیر المؤمنین فی الحدیث فی القدیم والحدیث ابی عبد اللّٰہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رضی اللّٰہ عنہ وعنهم اجمعین۔ قال الشیخ صالح الفُلّانی فی قطف الثمر وقد ذکر بعض اهل الفهارس هو الشیخ عبد الاول

---

[١] النهروالی نسبة الی نهروالہ بلدة من توابع گجرات الهند کذا فی حاشیة ثبت العلامة ابن عابدین الشامی ١٢ عبد الهادی غفرلہ۔

[٢] بابا یوسف المشهور بسہ صد سالہ وهو فارسی ومعناہ المعمر ثلثمائة سنة ١٢ ابو عبد الله بن غفر

ابن علی المزجاجی انہ صح ان الشیخ قطب الدین محمد النہر والی روی
صحیح البخاری عن الحافظ نور الدین ابی الفتوح الطاوسی بلا واسطۃ
والدہ انتہی واللہ تعالیٰ اعلم واذا ثبت ہذا فیعلوا اسنادی بدرجۃ
فبینی وبین البخاری احد عشر[۱] واعلی اسانید البخاری فی الثلاثیات
ثلثۃ والحولہا تسعۃ فتکون جملۃ الوسائط بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی الثلاثیات خمسۃ عشر وہذا عال جداً واعلی اسانید
الشیخ محمد شاکر بن علی بن سعد بن علی بن سالم العمری شیخ العلامۃ ابن
عابدین صاحب رد المحتار المتوفی سنۃ ۱۲۲۲ اثنتین وعشرین ومائتین
والف ان یکون بینہ وبین البخاری عشرۃ فکانی اخذتہ عنہ والحمد للہ
رب العلمین علی ہذہ النعمۃ العظیمۃ بحیث یحصل بالسند العالی
القرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعرف ذلک واحرص
علیہ فان العلو فی الاسناد امر محبوب عند المحدثین

قال شیخ مشائخنا الامیر الکبیر فی ثبتہ الشہیر ما نصہ قال فی
المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ لسیدی محمد الفاسی شیخ ابن الحاج

---

[۱] وہی اثنان وعشر من حاشیا ۱۲

الذی هو شیخ شیخنا السقاط نقلا عن جده ابی البرکات ان روایة ابن سعادة افضل من الروایات التی عند ابن حجر ان ابن حجر لم یعثر علیها وهی المعتمدة عندنا بالمغرب وهی مسلسلة بالمالکیة انتهی

فاقول اروية من طريق ابن سعادة عن شيخنا عبد الجليل براده المدنی عن منة الله الازهری المالکی عن الامیر الکبیر عن نور الدین ابی الحسن علی ابن محمد العربی السقاط المالکی عن احمد بن الحاج عن ابی البرکات لعبد القادر الفاسی عن والده علی عن والده الامام یوسف بن محمد الفاسی وعن شیخ الجماعة احمد بن علی المنجور وعن الامام محمد ابن قاسم الغرناطی الشهیر بالقصار کلهم عن ابی عبد الله محمد بن عبد الرحمن الیستتینی عن سیدی زروق وعن ابن غازی وهما عن عبد الله القوری عن ابی عبد الله محمد القسانی المکناسی عن القاضی احمد بن محمد بن الغماز الخزرجی عن الرضی الطبری عن ابن خیرة عن عبد العزیز ابن سعادة عن ابی عبد الله بن سعادة عن ابی علی الصدفی عن الامام الباجی عن ابی ذر الهروی عن شیوخه الثلاثة ابی محمد عبد الله بن حمویه الحموی السرخسی وابی اسحق ابراهیم بن احمد بن ابراهیم

طریق ابن سعادة فی روایة البخاری

ابن داؤد البلخی المستملی وابی الهیثم محمد بن المکی بن زراع کغراب
المروزی الکشمیهنی واخذ الثلاثة عن الامام ابی عبد الله
محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری عن جامعه وعدد
احادیثه سبعة آلاف ومائتان وخمسة وسبعون بالاحادیث
المکررة وقیل انها باسقاط المکررة اربعة آلاف حدیث تنبیه
قال ابن حجر فی مسانیده البخاری هو ابو عبد الله محمد بن اسمعیل بن
ابراهیم بن المغیرة بضم فکسر ابن بردزبه بموحدة مفتوحة فراء ساکنة
فمهملة مکسورة فزای ساکنة فموحدة مفتوحة علی المشهور
وهو بالفارسیة الزراع الجعفی مولاهم البخاری مولی اسلام
علی مذهب من یری ان من اسلم علی ید شخص کان ولاؤه له وذلک
لان جده المغیرة کان مجوسیا ثم اسلم علی ید الیمان الجعفی والی
بخاری نسبته الجعفی ابن سعد العشیرة الی قبیلة من الیمن من
مذحج ووهم من قال انه اسم لبلد وجده ابراهیم قال الحافظ
ابن حجر لم اقف علی شیئ من اخباره وابوه اسمعیل کان من العلماء
العاملین وروی عن حماد بن زید ومالک وصحب ابن المبارک

وروى عنه العراقيون قال لا اعلم فى جميع مالى درهما من شبهة
توفى ابو البخارى صغيرا فنشأ فى حجر الدته ثم عمى فرأت ابراهيم الخليل
على نبينا وعليه افضل السلام والمرسلين اجمعين قائلا لها قد رد الله
على ابنك بصره بكثرة دعائك له فاصبح وقد رد الله عليه بصره وكانت
نشأته وتربيته فى حجر العلم مرتضعا ثدى الفضل ثم الهم طلب
الحديث وله نحو عشر سنين بعد خروجه من المكتب ولما بلغ
احدى عشر سنة رد على بعض مشائخه غلطا وقع له فى سند
حتى اصلح كتابه من حفظ البخارى ولما بلغ ست عشرة سنة
حفظ كثيرا من كتب الحديث وفى ثمانى عشرة صنف التاريخ
الكبير وغيره عند قبر النبى صلى الله عليه وسلم فى الليالى المقمرة
وكتبوا عنه الحديث ثم رحل واتسع فى الرحلة فاجتمع باكثر
مشائخ الحديث بعد ان سمع الكثير ببلده بخارى اعظم مدن
ما وراء النهر قال النووى والتاج السبكى وغيرهما ذكرهم ابو عاصم
العبادى فى طبقات اصحابنا الشافعيين انتهى وسأله اهل بلخ
فى الاملاء عليهم فاملاء عليهم الف حديث عن الف شيخ و

كان مسلم بن الحجاج يقول له دعني اقبل رجليك يا استاذ الاستاذين
وسيد المحدثين وكان بسمرقند اربعمائة محدث اجتمعوا سبعة ايام
لمغالطته فخلطوا الاسانيد بعضها في بعض وعرضوها عليه فما استطاعوا
مع ذلك ان يغلطوه في لفظة لا في اسناد ولا في متن ولما قدم بغداد
فعلوا معه نظير ذلك فعمدوا الى مائة حديث قلبوا متونها واسانيدها
ودفعوا الكل واحد عشرة ليلقيها عليه في مجلسه الخاص بالناس امتحانا
فقام احدهم وسأله عن حديث تلك العشرة فقال له لا اعرفه فقام
آخر فسأله عن الثاني فقال لا اعرفه ولا زالوا وزال كذلك الى ان
فرغت المائة ثم التفت الى الاول فقال اما صواب حديثك فهو
كذا وكذا والى الثاني وقال ذلك هكذا الى ان اتى على المائة
فبهر الناس واذعنوا له ولما قدم البصرة نادى مناديعلمهم بقدومه
فاحدقوا به وسالوه ان يعقد لهم مجلس الاملاء فاجابهم فنادى
المنادي يعلمهم بانه اجابهم فلما كان الغد اجتمع الوف من المحدثين
والفقهاء فاول ما جلس قال اهل البصرة انا شاب
وقد سألتموني ان احدثكم وساحدثكم احاديث عن اهل بلدكم

تستفيدوه منها يعني ليست عندكم واملى عليهم من احاديث اهل
بلدهم ما ليس عندهم حتى بهرهم - ورووا عنه الصحيح تسعون
الف رجل وكان ورده ختمة كل يوم وثلثها سحر كل ليلة
وصحيحه اصح الكتب بعد القرآن وقال اخرجته من زهاء ستمائة
الف حديث والفته بمكة في ست عشرة سنة وللائمة عليه من الثناء
ما يضيق عنه هذا المحل ومنه ما صح عن احمد بن حنبل ما اخرجت
خراسان مثله وقال غير واحد هو فقيه هذه الامة وجمع رضي الله
عنه من الحياء والسخاء لا سيما للطلبة والشجاعة والورع
والزهد ما لم يجمعه غيره وورث من ابيه مالا كثيرا فتصدق
به لافراطه في الكرم واعطى في بضاعة خمسة آلاف درهم فاخر
فاعطى عشرة آلاف ثم باعها للاول وقال كنت ملت الى بيعه
فلم اغير نيتي وامتحن رحمه الله تعالى بمحن كثيرة حسدا جماعة
من اهل عصره له ومن جملتها الواقعة المشهورة لمحمد بن يحيى
الذهلي معه وحاصلها ان اهل بخارى سمعوا بمقدمه اليهم من
نيسابور فقال لهم رئيسهم علما وغيره محمد المذكور اني مستقبل

فمن اراد فليستقبله فاستقبله هو وعامة علمائها ثم قال الذهلي
لاصحابه لا تسألوه عن شيئ من الكلام فلعله يجيب بما يخالفه فيه
فتقع الفتنة بيننا وبينه فيشمت بنا كل مبتدع فلم يكن بأسرع من
ان سئل عن اللفظ بالقرآن المخلوق هو فقال افعالنا مخلوقة والفاظنا
من افعالنا **والعجب** ان جواب البخاري هذا مع كونه في غاية الصحة
والقوة والوضوح والجريان على ما عليه اهل السنة لم يتركه حسدته بل
غيروا في وجه الحسن واتوا فيه الاحتمالات البعيدة والتجويزات
الغريبة ما ينبئ عن حسدهم وتجاهلهم ولما غلب الحسد على الذهلي و
سئل البخاري عن ذلك في حضرته واجاب بنحو ما اجاب به اولا
مرة في كلامه وقال القرآن كلام الله غير مخلوق ومن زعم لفظي
بالقرآن مخلوق فهو مبتدع لا يجلس الينا ولا نكلم بعد هذا من ذهب
الى محمد بن اسمعيل فانقطع الناس عنه الا مسلما فانه ارسل الى
الذهلي جميع ما كان كتبه لانه ظهر له ان الحق مع البخاري وان الذهلي انما
هو حاسد متعصب بما لا يروج الا على جهلة العوام والحكام الطغام ومن
ثم اتبع حسده فقال لا يساكنني محمد بن اسمعيل في البلد فخرج البخاري

منها خوفا على نفسه وكان هذا الفعل من البخاري والذهلي سببا لغاية
رفعة البخاري وامتلاء أقطار الأرض بذكره وإجلاله وتعظيمه البالغ
لنهايات التعظيم حتى من العامة ولغاية نزول الذهلي وانخفاضه و
انطماس ذكره وعدم معرفة الناس كلهم له إلا أفراد من أئمة الحديث
فتأمل معاملتك مع الله تعالى ومع الخلق وتمسكك بالله وإعراضك
عنه لتعلم ما يترتب على كل من هاتين المرتبتين من رفع الذكر وانتشار
العلم وتتابع الناس في الثناء على أهل المرتبة الأولى ومن أضداد
ذلك على أهل المرتبة الثانية وكم وقع للعلماء مع حاسديهم
نظائر لهذه القصة فإياك إياك أن تنزل عن الطريقة المثلى وأن
تضل عما أوضحه لك نبيك محمد صلى الله عليه وسلم من الكمالات التي
لا يزال صاحبها يترقى أن يكون وارث الخلافة العظمى وفوض
أمورك كلها إلى الله سبحانه وتعالى فإنك إن صدقت في ذلك
زال عنك كل حسد لا سيما للعلماء العاملين والأئمة العارفين والخلفاء
الوارثين وتأمل ما صح به الحديث القدسي - من[٥] آذى لي وليا فقد

[٥] اللہ پاک نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ جسنے میرے کسی دوست کے بارے میں مجھکو ایذا دی تو میں اس سے جنگ کرونگا ۱۲

ومن المعلوم ان من حاربه الله تعالى لا يفلح ابدا ـ وجرت له رحمه الله

تعالى محنة اخرى وهي انه لما رجع الى بخارى زادت شهرته وتعظيم الناس

له اكثر مما كان بمراتب وذلك انهم لما سمعوا بقدومه نصبت له القباب

على فرسخ منها واستقبله عامة اهلها ونثر عليه الدراهم والدنانير فبقى

مدة بحدثهم ثم تحرك له امير البلد خالد بن محمد الذهلي نائب الخلافة

احمد بن / الذهلي

العباسية فارسل اليه من يسأله ويتلطف به ان يأتيهم بالصحيح ويحدثهم

به في قصره فقال لرسوله قل له اني لا اذل ولا احمل الى ابواب السلاطين

فان احتاج لشيئ منه فليحضر في مسجدي او داري فان لم يعجبك

هذا فانت سلطان فامنعني من الجلوس على الناس ليكون ذلك لي عذرا

يوم القيمة عند الله تعالى ان لا اكتم العلم فراسله ان يعقد مجلسا

لاولاده ولا يحضر غيرهم فابى عن ذلك ايضا وقال لا يسعني ان اخص

بالسماع قوما دون قوم فاشتد غيظه فاستعان الامير عليه ببعض

حسدته من علماء بخارى ثم امره بالخروج من بلده فدعا عليه وكان

مجاب الدعوة فلم يأت شهر حتى ورد من الخلافة بان ينادى

على الامير فاركب حمارا ونودي عليه في البلد ثم حبس الى ان مات

ذليلا حقيرا وكذلك لم يبق احد ممن ساعده الا وابتلى ببلاء شديد و
لما خرج من بخارى كتب اليه اهل سمرقند يخطبونه الى بلدهم فسار اليهم
فلما كان بخرتنگ [1] بمعجمة مفتوحة فى الاشهر او مكسورة فراء ساكنة
ففوقية مفتوحة فنون ساكنة مكان وهو على فرسخين من سمرقند وجزم
بعضهم بان بينهما نحو ثلاثة ايام وسألت اهلها عن ذلك فقالوا هذا خطأ والصواب
الاول وعن معنى خرتنگ فقالوا معناه الضيق لكثرة الزائرين فقلت
لهم يلزم حدوث هذه التسمية بعد موت البخارى فقالوا هو كذلك
لانها كانت قبل موته تسمى بغير ذلك. بلغنا انه وقع بينهم اى اهل
سمرقند فتنة فقوم يريدونه وقوم يكرهونه وكان له اقرباء بها فنزل بها
حتى يتجلى الامر فاقام اياما فمرض حتى وجه اليه رسول من اهل سمرقند يلتمسون
خروجه اليهم فاجاب وتهيأ للركوب ولبس خفيه وتعمم فلما مشى عشرين
خطوة تقريبا الى الدابة ليركبها قال ارسلونى فقد ضعفت فارسلوه فدعا

تحقيق لفظ خرتنگ

[1] وسمعت من بعض شيوخى (وهو الشيخ على بن سلطان الليناوى الفارسى) ان اصل خرتنگ بالفارسى اسم للحزام الذى يشد به بطن الحمار لاثبات الرحل ويحتمل انه سمى ذلك المكان بخرتنگ لكثرة شد الرحال اليه اهـ والله اعلم بالصواب ١٢ -
محمد عبد الهادى كان له الله ذو الاياذى

بدعوات ثم اضطجع نقضى فسال منه عرق كثير لا يوصف وما سكن عنه العرق
حتى ادرج فى اكفانه وقيل ضجر ليلة فدعا بعد ان فرغ من صلوة الليل اللهم
قد ضاقت على الارض بما رحبت فاقبضنى اليك فمات فى ذلك الشهر
وقت العشاء ليلة السبت ليلة عيد الفطر سنة ست وخمسين ومأتين
عن اثنين وستين سنة الا ثلثة عشر يوما الا نه ولد يوم الجمعة بعد
الصلوة لثلاث عشر خلت من شوال سنة اربع وتسعين ومائة
انتهى مختصرا — مادة تاريخ ولادته صدق ١٩٤ ومادة تاريخ وفاته — نور ٢٥٦ —

وأما صحيح مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن كوساد القشيرى

رحمه الله تعالى فارويه عن العلامة الفاضل الشيخ صالح ابن العلامة
صديق كمال عن والده وارويه عاليا عن العلامة الشيخ عبد الله القدومى
كلاهما عن العلامة الشيخ عبد الرحمن بن العلامة محمد بن عبد الرحمن
الكزبرى عن والده عن العارف بالله الشيخ عبد الغنى النابلسى عن النجم
محمد الغزى عن والده البدر محمد الغزى عن البرهان ابى شريف
عن البدر القبابى عن ابن الخباز عن الامام النووى عن ابى اسحق
ابراهيم ابن ابى حفص عمر بن مضر الواسطى قال اخبرنا الامام ابو الفتح

منصور بن عبد المنعم الفراوی قال[١٣] اخبرنا الامام فقیه الحرم ابو عبد الله محمد

ابن الفضل الفراوی انا[١٤] ابو الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی انا[١٥]

(النیسابوری ١٢ مسانید ابن حجر)

ابو احمد محمد بن عیسی بن عمرویه الجلودی[١] عن[١٦] ابی اسحق ابراهیم بن محمد بن سفیان

(النیسابوری ١٢ مسانید)

عن مؤلفه الامام الحافظ مسلم بن الحجاج القشیری الا ثلاثة فوائت فی

ثلاثة مواضع لم یسمعها ابراهیم بن محمد بن سفیان من الامام مسلم

فروایته لها عن الامام مسلم بالاجازة او بالوجادة[٥٢] وقد غفل اکثر الرواة

عن تبیین ذلک وتحقیقه فی اجازاتهم بل یقولون فی جمیع الکتاب

اخبرنا ابراهیم ابن محمد بن سفیان قال اخبرنا مسلم بن الحجاج و

هو خطاء ح وارویه عالیا منه عن[١] المحقق الحسیب النسیب الحبیب حسین

ابن محمد الحبشی عن[٢] والده عن[٣] العلامة ابی حفص عمر بن عبد الکریم

العطار عن[٤] محدث دار الهجرة الشیخ صالح الفلانی ح وارویه عالیا

منه عن[١] العلامة النبیل الشیخ محمد عبد الجلیل عن[٢] السید اسمعیل

---

[١] بفتح الجیم بلا اختلاف نسبة لسکة الجلود ببین نیسابور دار الدراسة ١٢ محمد عبد الهادی غفرله

[٥٢] الوجادة - فرعوا قولهم وجادة فیما اخذ من العلم من صحیفة من غیر سماع ولا اجازة ولا مناولة من تفریق العرب بین مصادر وجد للتمیز بین المعانی المختلفة انتهی مختصرا وتمامه فی مقدمة ابن الصلاح ١٢ محمد عبد الهادی غفر الله له

البرزنجي مفتي المدينة عن الشيخ صالح الفلاني عن الشريف مولاي سليمان
الدرعي عن الشيخ حسن العجيمي عن الشيخ احمد العجل اليمني عن الامام يحيى
ابن مكرم الطبري عن جده الامام محب الدين محمد بن محمد الطبري عن
زين الدين ابي بكر بن الحسين المراغي عن ابي العباس احمد بن ابي طالب
الحجار عن الانجب ابن ابي السعادات الحماني عن ابي الفرج مسعود بن
الحسن الثقفي عن الحافظ ابي القاسم عبد الرحمن بن منده عن الحافظ
ابي بكر محمد بن عبد الله الجوزقي عن ابي الحسين مكي بن عبدان
عن مؤلفه الامام مسلم رحمه الله تعالى **تنبيه** الامام مسلم ابن الحجاج النيسابوري ابن جرير هو
القشيري من بني قشير قبيلة من العرب معروفة احد ائمة اعلام
هذا الشان وكبار المبرزين فيه والرحالين في طلبه الى ائمة الاقطار
والمجمع على تقدمه فيه على اهل عصره كما شهد له بذلك اماما وقتهما
حفظا وحديثا ومعرفة ابو زرعة وابو حاتم سمع من مشائخ شيخه البخاري
وغيرهم كاحمد وروى عنه جماعات من كبار ائمة عصره وحفاظه و
منهم مساويه درجة كابي حاتم الرازي والترمذي وامام الائمة
خزيمة وله المؤلفات الكثيرة الجليلة كالمسند الكبير والجامع الكبير

وكتاب الملل وكتاب اوهام المحدثين وكتاب التمييز وكتاب الطبقات
في المخضرم كتاب الاسماء والكنى وكتاب الوحدان وكتاب حديث عمرو بن
شعيب وكتاب مشائخ مالك وكتاب مشائخ الثوري ولاسيما صحيحه[1] الذي
امتن به على المسلمين وابقاله بالثناء الحسن الجميل الى يوم الدين فان من
اطلع على ما اودعه في اسانيده وترتيبه وحسن سياقه وبديع طريقته
من نفائس التحقيق وانواع الورع التام والاحتياط والتحري في الرواية
وتلخيص الطرق واختصارها وضبط متفرقها وكثرة اطلاعه واتساع
روايته علم انه امام لا يلحق وفارس لا يسبق **قال** صنفت المسند
الصحيح من ثلثمائة الف حديث مسموعة ولما قدم البخاري نيسابور
آخر مرة لازمه مسلم واكثر التردد اليه ومن ثم حذا حذوه في صحيحه
وكان هذا هو مراد الدارقطني بقوله لولا البخاري لما ذهب مسلم
ولا جاء **ولد** سنة اربع ومائتين **وتوفي** رضي الله عنه عشية
يوم الاثنين[2] لاربع بقين من شهر رجب سنة ٢٦١ احدى وستين ومائتين

---

[1] قال محمد بن اسحاق بن منده سمعت اباعلي النيسابوري يقول ما تحت اديم السماء اصح من كتاب مسلم في علم الحديث ١٢ اكمال في اسماء الرجال

[2] يوم الاحد لست بقين من رجب ١٢ اكمال -

ودفن يوم الاثنين بنيسابور وقبره بها مشهور يزار ويتبرك به
قيل سبب موته انه عقد له المجلس للمذاكرة فذكر له حديث فلم يعرفه
فانصرف الى منزله فقدمت سلة[1] تمر فكان يطلب الحديث ويأخذ تمرة تمرة
فاصبح وقد فنى التمر ووجد الحديث وكان ذلك سبب موته
ولذا قال ابن الصلاح وكانت وفاته بسبب غريب نشأ من
غمرة فكرة علمية انتهى ما فى ثبت ابن حجر رحمه الله تعالى

سنن[2] الامام ابى داؤد السجستانى رضى الله تعالى عنه

اولها الحمد لله الذى هدانا الدينه واكرمنا بسنة نبيه ـ ارويها
عن[1] العلامة الحبيب المذكور عن[2] والده عن[3] الشيخ عمر بن عبد الكريم
العطار عن[4] الشيخ صالح الفلانى ح وارويها عاليا عن[1] شيخى الشيخ
عبد الجليل عن[2] العلامة السيد اسمعيل البرزنجى عن[3] العلامة الفلانى
عن[4] الشيخ محمد ابن سنة عن[5] مولاى الشريف محمد بن عبد الله
عن[6] الشريف المعمر ابى الجمال ابن عبد الكريم عن[7] الشيخ يس المحلى والبابلى
الكرخى[3] والشيخ احمد الكلبى كلهم عن[8] الجلال السيوطى عن[9] ابى بكر

[1] سلة بالفتح وتشديد اللام ظرفى از طعام وجامه وميوه در روى نهند ۱۲ منتخب [2] علاح احاديثه (۴۰۰۸) كشف الظنون صفحه ۲/۳۲ ۱۲ [3] الكرخى نسبة الى كرخ محلة ببغداد ۱۲ كذا فى الارشاد

ابن صدقة المنادی عن[10] محمد بن المطرز عن[11] ابی النون یونس بن ابراهیم الدبوسی عن[12] ابی الحسن علی بن الحسین المغیر عن[13] الفضل بن سهل الاسفرائنی عن[14] ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی ح والسیوطی یروی عن[9] محمد ابن مقبل عن[10] الحراوی عن[11] فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المعروف بابن البخاری عن[12] عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی قال انا[13] به الشیخان ابو البدر ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد الدومی[1] سماعا علیهما ملفقا[2] قالا اخبرنا به[14] الحافظ الکبیر ابو بکر احمد ابن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن[15] ابی عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی عن[16] ابی علی محمد بن احمد اللؤلؤی عن مؤلفها الامام ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی رحمه الله تعالی

تنبیه ابو داؤد هو سلیمان بن الاشعث بن اسحق بن بشیر بن شداد ابن عمرو بن عمر السجستانی بکسر السین الاولی وبفتح وبکسر الجیم وسکون

---

[1] الدومی بالضم لغة وبالفتح عند اهل الحدیث منسوب الی دومة الجندل موضع بین الشام والعراق ۱۲ ارشاد

[2] ملفقا ای البعض من ابی البدر والبعض من ابی الفتح ۱۲ ارشاد

محمد عبد الهادی غفر له

السين الثانية معرب سيستان من نواحی هراة من بلاد خراسان
الازدی صاحب السنن **ولد** سنة ثنتين و مائتين وهو احد ائمة
المسلمين و الحفاظ والجهابذة المكثرين الذين يعتمد عليهم ويرجع اليهم
قال بعضهم وهو تالی الشيخين فی علمهما وفضلهما سكن البصرة
وروی سننه ببغداد فاخذها اهلها عنه وعرضه علی احمد بن حنبل
فاستجاده واستحسنه **وقال الجلال** لم يسبقه احد فی زمنه
الی معرفته بتخريج العلوم **وقال** غيره هو احد حفاظ الحديث سندا
وعلما وعللا ومتنا ثم قال جمع الين له الحديث كما الين الحديد لداود
علی نبينا وعلی سائر الانبياء والمرسلين افضل الصلوة والسلام
سمع خلائق كاحمد و القعنبی وسليمان بن حرب وقتيبة وروی عنه
خلائق كالترمذی والنسائی **قال** كتبت عن النبی صلی الله عليه وسلم
خمسمائة الف حديث انتخبت منها ما ضمنته كتاب السنن و احاديثه
اربعة الاف وثمانمائة ليس فيها حديث اجمع الناس علی تركه **قال**
ابن الاعرابی من عنده كتاب الله وسنن ابی داؤد لم يحتج معهما
الی شیئ من العلم **وكان** لابی داؤد كم واسع وكم ضيق فقيل له ما

هذا قال الواسع للكتب والضيق لا يحتاج اليه توفي سنة خمس و
سبعين ومأتين وذكر جماعة من الشافعية في كتبهم انه شافعي و
كان سبب ذلك كثرة اخذه من اصحاب الشافعي وفيه نظر ظاهر بل
الظاهر انه حنبلي انتهى ما في المسانيد وغير ذلك من كتب الرجال۔

الجامع الكبير اعني سنن الحافظ ابي عيسى الترمذي

رحمه الله تعالى ارويه عن شيخنا العلامة الشيخ محمد حسب الله
وعن شيخنا الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد منة الله عن الامام
الكبير عن السيد نور الدين ابي الحسن علي بن احمد الصعيدي
العدوي المالكي عن الشيخ محمد عقيلة المكي عن الشيخ حسن بن
علي العجيمي المكي عن الشيخ احمد العجل عن الامام المحب يحيى بن
مكرم عن جده الامام محمد بن محمد عن الزين المراغي عن احمد
ابن ابي طالب الحجار عن ابي المنجا عبد الله بن عمر اللتي عن
ابي الوقت عبد الاول بن عيسى السجزي انا القاضي ابو عامر محمود
ابن القاسم الازدي عن عبد الجبار بن محمد الجراحي عن محمد المحبوبي

المروزی عن الحافظ الحجۃ ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ الترمذی ہو ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک

السلمی والترمذی بتثلیث الفوقیۃ وکسر المیم او ضمہا کلہا مع اعجام

الذال نسبۃ لمدینۃ قدیمۃ علی طرف جیحون نہر بلخ وہو الامام

الحجۃ الاوحد الثقۃ الحافظ المتقن اخذ عن البخاری وغیرہ قال

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرضت کتابی ای کتاب السنن[1] المسمی

بالجامع علی علماء الحجاز والعراق وخراسان فرضوا بہ وقالوا

من کان فی بیتہ فکانما فی بیتہ نبی یتکلم۔ مات[2] الترمذی

بترمذ اواخر رجب سنۃ تسع وسبعین ومائتین کذا قالہ جمع

مؤرخون انتہی ما فی مسانید ابن حجر مختصراً ملخصاً

سنن النسائی الصغری المسماۃ بالمجتبیٰ او المجتنیٰ للامام

النسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ارویہا عن شیخنا الحبیب حسین

[1] ولہ تصانیف کثیرۃ فی علم الحدیث۔ وہذا کتابہ الصحیح احسن الکتب واحسنہا ترتیبا واکثرہا فائدۃ واقلہا تکرارا وفیہ ما لیس فی غیرہ من ذکر المذاہب وغیرہا من الفوائد ۱۲ اکمال

[2] و فی الاکمال لیلۃ الاثنین لثالث عشرۃ من رجب سنۃ ۲۷۹ انتہی واللہ تعالیٰ اعلم

(کاتب محمد فیاض خان غفر اللہ لہ)

عن[٢] والده عن[٣] الشيخ عمر العطار ح واروبها عن[١] فقيه عصره الشيخ
احمد ابي الخير شيخ الخطباء بالمسجد الحرام وعن[١] العلامة الشيخ
محمد سعيد القعقاعي كلاهما عن[٢] السيد عبد الله كوجك عن[٣] الشيخ
عمر العطار عن[٤] الشيخ ابي النور علي بن عبد البر الونائي عن[٥] الشهاب
احمد جمعة البجيرمي عن[٦] المعمر احمد بن رمضان الشافعي الازهري
عن الشمس البابلي ح ويرويها الشيخ[٣] عمر عن[٤] الشيخ محمد طاهر سنبل عن[٥] الشيخ
محمد عارف عن[٦] محدث[٧] وقته الشيخ حسن العجيمي عن[٨] البابلي عن[٨] الشهاب
احمد بن خليل السبكي وابي النجا سالم بن محمد السنهوري عن[٩]
الغيطي عن[١٠] زكريا عن[١١] الزين رضوان بن محمد عن[١٢] البرهان ابراهيم
ابن احمد التنوخي عن[١٣] ابي العباس احمد بن ابي طالب الحجار عن[١٤] ابي طالب
عبد اللطيف بن محمد بن علي القبيطي عن[١٥] ابي زرعة طاهر بن محمد
ابن طاهر المقدسي عن[١٦] ابي محمد عبد الرحمن بن احمد الدوني[١٥]
عن[١٧] احمد بن حسين الكسار عن[١٨] ابي بكر احمد بن محمد بن اسحاق بن السني

---

[١٥] الدون قرية بدينور ١٢ ثبت ابن عابدين - عبد الهادي غفر الله له

الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ النسائی ھو احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن عز بن

دینار الخراسانی احد الائمۃ الحفاظ العلماء الفقہاء بل احد ائمۃ الدنیا

فی الحدیث والمشھور فیہ اسمہ وکتابہ سمع من کثیرین من مشائخ

الشیخین البخاری ومسلم ومن ابی داؤد واٰخرین ببلاد کثیرۃ و

اقالیم مختلفۃ واتسع اخذہ ورحلتہ ولد رحمہ اللہ تعالیٰ بخراسان

سـ٢١٤ـنہ وکان شافعیا مذھبا وکان یصوم یوما ویفطر یوما قال

الدار قطنی ھو مقدم علی الحدیث اکثر من ان یذکر ومن نظر فی

کتابہ تحیر فی حسن کلامہ ودخل دمشق فسئل عن معاویۃ فضل

علیا علیہ رضی اللہ عنھما ولماذکروا لہ فضائل معاویۃ مریدین

بذلک تفضیلہ علی علی رضی اللہ عنہ قال لھم منکرا علیھم الا

یرضی معاویۃ ان یکون راسا برأس حتی یفضل و قولہ راسا برأس

انما ھو من باب التنزل مع الخصم لاجماع اھل السنۃ علی ان علیا

رضی اللہ عنہ افضل فاخرج من المسجد ودا سوہ بالارجل حتی

اشرف علی الموت فتوفی رضی اللہ عنہ یوم السبت ثالث عشر من

صفر الخير سنة ٣٠٣ ثلث وثلثمائة فحمل الى الرملة ومات بها ودفن بالبيت المقدس وقيل اوصى ان يحمل الى مكة فحمل اليها ودفن بين الصفا والمروة عن ثمان وثمانين سنة كما قاله الذهبي وغيره وكانه بناه على قول النسائي عن نفسه ليشبه ان يكون مولدي سنة خمس عشرة مائتين ونسا بفتح النون والسين المهملة من كور نيسابور وقيل من ارض فارس والنسبة اليها نسائى بهمزة الالف وقد يقال نسوى قيل وهو القياس وما اشتهر الان من حذف الالف بعد الهمزة لا اصل له الا ان يدعى انه للتخفيف انتهى مختصرا

سنن الامام ابي عبد الله ابن ماجه القزويني رحمه الله تعالى[1]

اروىها عن العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ عبد الغنى الدهلوى المدنى عن العلامة محمد عابد السندى عن الشيخ يوسف المزجاجى عن ابيه الشيخ محمد بن علاء الدين المزجاجى عن الشيخ عبد الله ابن سالم البصرى عن الشيخ علاء الدين البابلي عن خاله سليمان ابن عبد الدائم عن النجم الغيطى عن زكريا الانصارى عن ابن حجر

[1] عدد احاديثها (٤٠٠٠) ١٢

العسقلانی ح وارويها عاليا بالسند المذكور فی سنن النسائی
الشيخ عمر العطار عن العلامة محمد الكزبری والشيخ مصطفى الرحمتی
كلاهما عن الشيخ عبد الغنی النابلسی عن نجم الدين محمد الغزی عن
والده البدر عن الحافظ السيوطی وشيخ الاسلام زكريا عن ابن
حجر العسقلانی عن الشيخ ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن
الشيخ ابی العباس الحجار عن الانجب بن ابی السعادات عن الحافظ
ابی زرعة عن الفقيه ابی المنصور محمد بن الحسن بن احمد القزوينی
عن ابی طلحة القاسم بن ابی المنذر الخطيب عن ابی الحسن علی
ابن ابراهيم ابن سلمة بن بحر القطان عن ابی عبد الله محمد بن
يزيد المعروف بابن ماجه القزوينی رضی الله عنه تنبيه ابن
ماجه هو ابو عبد الله محمد بن يزيد بن عبد الله بن ماجه القزوينی
مولى ربيعة بن عبد الله الامام الحافظ احد الاعلام صاحب السنن
التی يكفيها شرفا انها جعلت من الكتب الستة والسنن الاربعة
بعد الصحيحين بعد ان كان المكمل لذلك هو موطا الامام مالك لصحيح
كونها شاركته عما حرض عليها اصحاب الكتب الخمسة من المقاصد

التي يتدبرها المحدث ومع كثرة احاديثها الضعيفة بل فيها احاديث منكرة بل نقل عن الحافظ المزی ان الغالب فيما انفرد به الضعف ولذا اجرى كثيرا من القدماء على اضافة المؤطاء وغيره الى الخمسة وطاف (ای ابن ماجه) البلاد حتى سمع اصحاب مالك والليث وروى عنه خلق كثير ومنهم ابو الحسن القطان توفي لثمان بقين من رمضان سنة ثلاث او خمس وسبعين ومائتين ومولده سنة تسع ومائتين

المؤطا الامام دار الهجرة ابي عبد الله مالك بن انس

رضي الله عنه - اخبرني به العلامة الشيخ عبد الحق عن العلامة الشيخ عبد الغني المحدث المدني عن العلامة الشيخ اسحاق المحدث الدهلوی ح وارويه عاليا بدرجة عن الشيخ محمد يعقوب علی الدهلوی عن الشيخ اسحاق المذكور وايضا ارويه مساويا له عن الشيخ احمد جمال المكي عن مولانا فضل الرحمن المراد ابادی كلاهما عن مولانا عبد العزيز الدهلوی عن والده قال اخبرنا بجميع ما في المؤطا رواية يحيى بن يحيى المصمودی الاندلسی رحمه الله تعالى الشيخ محمد وفد الله المالكي قرأة مني عليه من اوله الى اخره بحق سماعه لجميعه على شيخ الحرم

المکی حسن بن علی العجیمی و الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری المکی قالا اخبرنا
الشیخ عیسی المغربی سماعا من لفظہ فی المسجد الحرام بقرأتہ لجمیعہ علی
الشیخ سلطان بن احمد المزاحی بقرأتہ لجمیعہ علی[۹] الشیخ احمد بن خلیل
السبکی بقرأتہ لجمیعہ علی[۱۰] النجم الغیطی بسماعہ لجمیعہ علی[۱۱] الشرف عبد الحق
ابن محمد السنباطی بسماعہ لجمیعہ علی[۱۲] البدر الحسن بن ایوب الحسینی
النسابہ بسماعہ علی[۱۳] ابی عبد اللہ محمد بن جابر الوادیاشی عن[۱۴] ابی
محمد عبد اللہ بن محمد بن ھارون القرطبی سماعا عن[۱۵] القاضی
ابی القاسم احمد بن یزید القرطبی سماعا عن[۱۶] محمد بن عبد الرحمن
ابن عبد الحق الخزرجی القرطبی سماعا عن[۱۷] ابی عبد اللہ محمد بن فرج
مولی ابن الطلاع سماعا عن[۱۸] ابی الولید یونس بن عبد اللہ بن مغیث
الصفار سماعا عن[۱۹] ابی عیسی یحیی بن عبد اللہ سماعا قال اخبرنا[۲۰] عم والدی
عبید اللہ بن یحیی سماعا قال اخبرنا[۲۱] والدی یحیی بن یحیی اللیثی المصمودی
سماعا عن امام دار الھجرۃ مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ الا ابوابا
ثلثۃ من اخر الاعتکاف فعن زیاد بن عبد الرحمن عن الامام مالک
ابن انس رضی اللہ تعالی عنہ ح و ارویہ عن[۱] العلامتین الحبیبین حسین

ابن محمد الحبشی عن[٢] العلامۃ الشریف محمد بن ناصر عن[٣] العلامۃ
یوسف بن مصطفی الصاوی المصری عن[٤] العلامۃ الشیخ محمد بن محمد
ابن احمد بن عبد القادر الامیر وارویہ عالیا عن[١] العلامۃ الشیخ
محمد حسب اللہ المکی وعن[١] الشیخ عبد الجلیل المدنی کلاھما عن[٢] العلامۃ
عبد الغنی الدمیاطی عن[٣] الشیخ الامیر الکبیر عن[٤] الشیخ نور الدین
ابی الحسن علی بن محمد العربی السقاط المالکی عن[٥] شارح الامام
العلامۃ الشیخ محمد الزرقانی عن[٦] والدہ العلامۃ عبد الباقی الزرقانی
عن[٧] الشیخ علی الاجھوری عن[٨] الشیخ محمد بن احمد الرملی عن[٩] شیخ الاسلام
زکریا الانصاری عن[١٠] الحافظ ابن حجر العسقلانی عن[١١] نجم الدین محمد بن
علی بن عقیل البالسی عن[١٢] محمد بن علی المکفی عن[١٣] محمد بن محمد الداضی
عن[١٤] عبد العزیز بن عبد الوھاب بن اسماعیل عن[١٥] جدہ اسمعیل بن
الطاھر عن[١٦] محمد بن الولید الطرطوسی عن[١٧] سلیمان بن خلف الباجی
عن[١٨] یونس بن عبد اللہ بن مغیث عن[١٩] ابی عیسی یحیی بن یحیی
ابن یحیی عن[٢٠] عم ابیہ عبید اللہ ابن یحیی عن[٢١] ابیہ یحیی
ابن یحیی اللیثی الاندلسی عن[٢٢] الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ

ولنا فيه اسانيد كثيرة كما نرويه عن الشيخ عبد الله القدومي والشيخ
صالح والشيخ فالح والشيخ اسعد والشيخ شعيب والشيخ السيد سالم البار
والشيخ السيد محمد امين رضوان والشيخ المنصوري والشيخ احمد جمال
المكي وغير ذلك - لكن التطويل لا يخلو عن الملال والمقصود التبرك
بالانتظام في سلوك هذه المسالك - فاقتصرنا على هذا القدر فانه
كاف في ذلك - تنبيه قال العلامة الامير الكبير في ثبته نقلا
من المنح البادية في الاسانيد العالية ما نصه وقال ابو زرعة لو حلف
رجل بالطلاق على احاديث مالك التي في المؤطاء انها صحاح
كلها لم يحنث - وكان الشافعي يقول ما على الارض كتاب
اقرب الى القرآن من كتاب مالك بن انس وانما سمى كتابه
المؤطاء لانه عرضه على بضعة عشر تابعيا وكلهم واطاه على صحته
والحامل اذا امسكته بيدها وضعت في الحال انتهى وقال فيه
ايضا ويحيى الاندلسى هذا لا رواية له في شيء من الكتب الستة
وروى المؤطاء ايضا عن مالك يحيى بن يحيى التميمي النيسابوري
شيخ الشيخين وغيرهما وهو المروي عنه في الكتب الستة ومن

لاخبرة لم يلتبس عليه هذا بذالك **ومالك** وهو مالك بن انس بن
مالك بن ابى عامر بن عمرو الاصبحى ابو عبد الله المدنى الفقيه
امام دار الهجرة راس المتقنين حتى قال البخارى اصح الاسانيد
كلها مالك عن نافع عن ابن عمر من السابقة **وفى كتاب الانساب**
لابن عبد البر ان الامام مالك رحمه الله تعالى سمى عالم المدينة
وانتشر علمه فى الامصار واشتهر فى سائر الاقطار وضربت له اكباد
الابل وارتحل الناس اليه من كل فج عميق وانتصب للتدريس
هو ابن سبع عشرة سنة وعاش قريبا من تسعين ومكث يفتى الناس
ويعلم الناس نحوا من سبعين سنة وشهد له التابعون بالفقه والحديث اهـ
وفى الروض الفائق انه العالم الذى يشير به النبى صلى الله عليه
وسلم فى الحديث الذى رواه الترمذى وغيره وهو قوله صلى الله عليه
وسلم ينقطع العلم فلا يبقى عالم اعلم من عالم المدينة **وفى حديث**
اخر عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه يوشك الناس ان يضربوا
اكباد الابل فلا يجدون عالما اعلم من عالم المدينة **قال** سفيان بن
عيينة كانوا يرونه مالكا وقال عبد الرزاق كنا نرى انه مالك

فلا يعرف هذا الاسم لغيره ولا ضربت اكباد الابل الى احد مثل ما
ضربت اليه **وقال** ابن مصعب سمعت مالكا يقول ما افتيت حتى
شهد لى سبعون شيخا انى اهل لذالك **وقال** الشافعى لولا مالك
وسفيان لذهب علم الحجاز اھ **مات** مالك رحمه الله سنة
تسع وسبعين ومائة وكان **مولده** سنة ثلث وتسعين[ه]
وقال الواقدى بلغ تسعين سنة اھ تقريب التهذيب۔

مسند الامام الهمام ابى حنيفة النعمان رضى الله تعالى عنه

جمع الحافظ ابى محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحارث الحارثى

۔ ارويه عن[ا] الشيخ صالح كمال عن[ب] والده
العلامة صديق كمال عن[ج] الشيخ عبد الرحمن ابن الشيخ محمد الكزبرى
عن[د] والده عن[ه] الشيخ عبد الغنى النابلسى عن[ح] النجم محمد الغزى عن[ط]
والده البدر عن زكريا الانصارى عن[ي] عبد السلام بن احمد البغدادى
عن[ك] الشرف ابى الطاهر بن الكويك عن[ل] ام عبد الله زينب بنت الكمال

ه او خمس وتسعين ١٢ كمال

المقدسية عن عجيبة بنت الحافظ ابي بكر الباقداري عن ابي الخير محمد
ابن احمد الباغباني عن ابي عمرو عبد الوهاب بن ابي عبد الله محمد بن
يحيى بن منده عن ابيه عن مخرجه ابي محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب
الحارثي عن ابي الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن الوليد عن محمد بن يحيى الازدي
عن الهياج ابن بسطام عن الامام ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه عن
حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع الله العلماء يوم القيمة
فيقول اني لم اجعل حكمتي في قلوبكم الا وانا اريد بكم خيرا اذهبوا الى الجنة
فقد غفرت لكم ما كان منكم وبالسند الى ابي حنيفة رضي الله
تعالى عنه عن انس رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول طلب العلم فريضة على كل مسلم وارويه عن الشيخ
محمد حسب الله عن الشيخ ابراهيم السقا عن العلامة ثعيلب عن
الشهاب احمد الجوهري عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ محمد بن سليمان
المغربي عن السراج عمر الحانوتي عن الزين زكريا عن ابن الفرات
عن عمر بن الحسن عن ابن البخاري عن ابي الفرج عبد الرحمن بن علي

ابن الجوزی عن[۱۳] الحافظ محمد بن ناصر السلامی عن[۱۴] ابی عمرو عبد الوهاب ابن ابی عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحیی بن مندہ الی آخر السند المتقدم

مسند[۹] ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ جمع الحافظ الحسین ابن محمد بن خسرو رحمہ اللہ تعالی

ارویہ بالاسناد الی زکریا الانصاری عن[۹] ابن حجر العسقلانی عن[۱۰] الصلاح ابن ابی عمر عن[۱۱] الفخر ابن البخاری عن[۱۲] ابی طاہر برکات بن احمد الخشوعی الدمشقی عن[۱۳] جامعہ ابی[۵] عبد اللہ الحسین بن محمد بن خسرو البلخی قال البلخی اخبرنا[۱۴] ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون عن[۱۵] القاضی ابی سعد عبد الملک بن عبد الرحمن السرخسی عن[۱۶] ابیہ محمد بن عبد اللہ بن بنت الوزیر ابی العباس الاسفرائنی عن[۱۷] الحسن بن علی الاسواری عن[۱۸] جعفر بن محمد عن[۱۹] یونس بن حبیب عن[۲۰] ابی داؤد الطیالسی عن الامام المسند الہمام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ تنبیہ

---

[۵] وفاتہ سنۃ ست وسبعین وخمسمائۃ کذا فی ملاحج الاسناد ۱۲ محمد عبد الحی العاد غفر اللہ لہ

ابو حنیفة[١] هو النعمان بن ثابت الکوفی ولد سنة ثمانین وذهب
ثابت ابوه الی علی کرم الله وجهه وهو صغیر فدعا له بالبرکة فیه وفی ذریته
فکان هذا الامام من آثار تلک الدعوة وناهیک بذلک شرفا له
رضی الله تعالی عنه ومن ثم قدمه الله علی ائمة عصره الذی هو عصر
التابعین فانه من اوساطهم ولم یظهر الله لاحد منهم من الاتباع والشهرة
والتقدم ما اظهر له وکان رضی الله تعالی عنه عظیم الزهد والورع عرضت
علیه الدنیا بحذافیرها وولایة بیت المال والقضاء قالوا له المرة بعد المرة
اما ان تقبل واما ان نضربک مائة سوط فاختار عذابهم علی عذاب
الله تعالی وسخطهم علی سخط الله تعالی لانهم ضربوه وکرروا علیه الضرب
لیقبل وهو لا یزید الا اعراضا وتغلظ علیهم فی الجواب حتی انه قال للخلیفة
المنصور وقد قال له اقبل منی ولایة القضاء لا اصلح له فقال له الخلیفة
کذبت فقال له لقد قضیت علی نفسک لانی ان صدقت فانا الکذاب
وان کذبت فکیف تولینی فسکت المنصور لکنه کان فی نفسه منه

---

[١] من مسانید ابن حجر ملتقطا صفحه (٢٤)

لانہ رمی عندہ بانہ افتی العلویین بجواز الخروج علیہ لظلمہ فتعلل بما ذکر ثم
حبسہ وامر بان یکرر علیہ الضرب الی ان مات شہیدا فی الحبس ببغداد
سنۃ ۱۵۰ خمسین ومائۃ علی المشہور وہی سنۃ مولد الشافعی رضی اللہ تعالی
عنہما ودفن بمقابر الخیزران **تنبیہ اخر** اختلف العلماء فی روایۃ
الامام ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی عن بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم
والصحیح انہ رضی اللہ تعالی عنہ تابعی کما اثبت ذلک جماعۃ من
المحدثین والمشائخ المحققین **وفی الامم لایقاظ الھمم** للعلامۃ
ابراھیم الکورانی عن ابی حنیفۃ الامام قال ولدت سنۃ ثمانین
وحججت مع ابی سنۃ ست وتسعین وانا ابن ست عشرۃ سنۃ
فلما دخلت المسجد الحرام رأیت حلقۃ عظیمۃ فقلت لابی حلقۃ
من ھذا قال حلقۃ عبد اللہ بن جزء الزبیدی صاحب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فتقدمت فسمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من تفقہ فی دین اللہ کفاہ اللہ ھمہ ورزقہ من حیث لا یحتسب
قال الحافظ ابن حجر فی الاصابۃ عبد اللہ بن جزء الزبیدی ھو عبد اللہ
ابن الحارث بن جزء نسب الی جدہ انتھی **وقال الحافظ ابن عبد البر**

المالكی فی الاستیعاب ۔ عبد اللہ بن الحارث بن جزء بن عبد اللہ بن معدی کرب ابن عمرو بن عسم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید الزبیدی حلیف ابی وداعۃ السہمی سکن مصر وتوفی بہا بعد ان عمر طویلا کانت وفاتہ بعد الثمانین انتہی مختصراً **اقول** وبہذا تعلم ان اباحنیفۃ تابعی خلافاً لمن انکر تابعیتہ کالنووی فانہ قال ادرک جماعۃ من الصحابۃ لکنہ لم یلقہم فتدبر **قال محدث الشام العلامۃ العجلونی الشافعی** فی ثبتہ ان اباحنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی وہو الصحیح وقد نظم بعضہم الصحابۃ الذین روی عنہم ابوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فقال ؎

ابوحنیفۃ زین التابعین روی	عن جابر وابن جزء والرضی انس
معقل وحریثی واثلۃ[1]	وبنت عجرد علم الطیبین قبس

[1] ہو ابو الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی ادرک من حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی سنین نزل الکوفۃ وصحب علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی مشاہدہ کلہا فلما قتل علی انصرف الی مکۃ فاقام بہا حتی مات سنۃ مائۃ ام الاستیعاب ج ۲ صہ ۷۲۳ ۔
محمد عبد الہادی کان اللہ ذی الایادی

انتہی وقال العلامۃ ابن حجر فی مسانیدہ لا فی مناقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اخذ الفقہ عن حماد بن سلیمان وادرک اربعۃ من الصحابۃ بل ثمانیۃ
منہم انس[1] وعبد اللہ ابن اوفی[2] وسہل بن سعد وابو الطفیل لکن قیل
ادرکہم ولم یلق احداً منہم وقد حررت ذلک فی تالیفی المستقل فی
مناقبہ انتہی **قلت** ذکر العلامۃ المذکور مناقبہ وغیرہا من کراماتہ
فی الرسالۃ المستقلۃ سماہا الخیرات الحسان فی مناقب النعمان و
من اراد الاطلاع علیہا فلیراجعہا۔ **وقال فی الدر المختار** (ج ۱ صفحہ ۰۹)
وصح ان اباحنیفۃ سمع الحدیث من سبعۃ من الصحابۃ کما بسط فی
اواخر منیۃ المفتی وادرک بالسن نحو عشرین صحابیاً کما بسط فی
ای وجماعۃ فی زمنہم وان لم یرہم کلہم ۱۲ رد المحتار
اوائل الضیاء انتہی وقال العلامۃ ابن عابدین فی رد المحتار ما نصہ
وعلیٰ کل فہو من التابعین وممن جزم بذلک الحافظ الذہبی والحافظ
العسقلانی وغیرہما قال العسقلانی انہ ادرک جماعۃ من الصحابۃ

[1] مات انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قصرہ بالطف علیٰ فرسخین من البصرۃ سنۃ ۹۱
احدی وتسعین ودفن ہناک ۱۲ استیعاب صفحہ ۳۲ ج ۱ [2] شہد الحدیبیۃ وخیبر و
ما بعد ذلک من المشاہد ولم یزل بالمدینۃ حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم تحول الی الکوفۃ وہو آخر من بقی بالکوفۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مات سنۃ سبع وثمانین بالکوفۃ وکان ابتنی بہا داراً فی اسلم وکان قد کف بصرہ
(انتہی استیعاب ج ۱ صفحہ ۳۲۹) ۱۲ عبد الہادی

كانوا بالكوفة بعد مولده بها سنة ثمانين ولم يثبت ذلك لاحد من ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحمادين بالبصرة والثوري بالكوفة ومالك بالمدينة الشريفة والليث ابن سعد بمصر انتهى مختصرا **وقال جماعة** انه لقى منهم واخذ عنهم وهو الذي صححه على القاري في سند الانام شرح مسند الامام وكما تقدم آنفا من كتاب الامم **فالحاصل** انه امام يعجز اللسان عن تقرير محامده وتحرير مناقبه قد صنف جمع من العلماء الاعلام والمحدثين العظام في فضائله كتبا نفيسة وزبرا شريفة **منهم الامام الطحاوي** الف مجلدا سماه عقود المرجان **وموفق الدين الخوارزمي** مناقب النعمان **ومحي الدين عبد القادر** القريشي سماه البستان **وجار الله الزمخشري** المفسر المشهور الف شقائق النعمان **وعبد الله الحارثي** الف مجلدا سماه كشف الآثار **وظهير الدين** المرغيناني الف مناقب النعمان **والمؤرخ يوسف** سبط ابن الجوزي صنف الانتصار لامام ائمة الامصار **وابو عبد الله** حسين الصيمري الف مناقب النعمان **وابو العباس** احمد الحماني **ومحمد بن محمد**

الكردري وابو القاسم عبد الله السعدي المعروف بابن ابي العوام
والامام الجلال السيوطي الف كتابا سماه تبييض الصحيفه و
ابن كاس الف تحفة السلطان وابو عبد الله محمد الدمشقي
الصالحي الف عقود الجمان وابو يحيى زكريا النيسابوري وابو احمد
محمد الشعيبي وشمس الدين احمد السيواسي والقاضي ابو جعفر
احمد البلخي الف مختصرا سماه الابانة والقاضي ابن عبد البر المالكي صاحب
الاستيعاب الف كتابا في مناقب ابي حنيفة والشافعي ومالك رحمهم
الله تعالى سماه كتاب الانتهاء والامام الذهبي الف رسالة سماها
مناقب ابي حنيفة والعلامة ابن حجر المكي الف كتابا سماه الخيرات
الحسان وصارم الدين ابراهيم بن محمد الف كتابا في ثلث مجلدات
في فضله وفضل صاحبيه سماه نظم الجمان وغيرهم واما الذين ذكروا
مناقبه في كتبهم فجمع عظيم من اصحاب المذاهب المختلفة وارباب
المشارب المتفرقة لا يمكن عدهم كما لا يخفى على من يطالع كتب التاريخ
واسماء الرجال وغيرها من كتب الطبقات

مسند الامام المجتهد محمد بن ادريس الشافعي رضي الله عنه

١٠

ارویہ بالسند الی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن محمد بن علاء الدین البابلی عن محمد الحجازی الواعظ الشعراوی عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمرو عن فخر الدین ابن البخاری عن القاضی ابی المکارم احمد بن محمد اللبان عن ابی جعفر محمد ابن احمد الصیدلانی عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی عن ابی العباس محمد بن یعقوب الاصم عن الربیع بن سلیمان المرادی عن الامام المقدم محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی فیہ طرق اخری ولکن لما کان التطویل موجبا للملال۔ فاقتصرت علی ھذا القدر فانہ کاف لنیل الآمال **تنبیہ** قال العلامۃ ابن حجر فی مسانیدہ۔ الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ھو ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن المطلب بن عبد مناف ابن قصی القرشی المطلبی الحجازی المکی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلتقی معہ فی عبد مناف افرد الائمۃ ترجمتہ بالتآلیف فزادت المؤلفات فی ذلک علی اربعین تالیفا لکن فی کثیر منہا شیئی کثیر من الموضوع

المفترى لاسيما تاليف الفخر الرازى بل فى تاليف البيهقى مع جلالته فى
فن علم الحديث و توابعه لبعض الموضوع فاحذر ذلك وحاصل شيئى من
ترجمته لضيق المحل عن استيعاب مقصد من مقاصدها الكثيرة الواسعة
انه قرشى مطلبى اجماعا وامه ازدية وقد صح فى فضائل قريش والازد
احاديث كثيرة و ورد فى حقه قوله صلى الله عليه وسلم عالم قريش يملاء
طبق الارض علما طرقه كثيرة متى ما سلكته فليس بموضوع ولا قريب منه
خلافا لمن وهم فيه كما نبه عليه ائمة الحديث كاحمد والبيهقى والنووى
وغيرهم وممن حمله على الشافعى احمد تبعه العلماء على ذلك و
وجهوه بانه لم يظهر القرشى من العلوم المدونة المحفوظة المضبوطة
المشهورة المتبعة فى اقطار الارض المكتوبة كما تكتب المصاحف
المتحدث بها فى مجالس الحكام والامراء والفقراء والآثار ما ظهر له
من ذلك ولد بغزة فى سنة خمسين سنة وفاة ابى حنيفة بل
يوم موته ونشأ يتيما فى حجر امه فى ضيق عيش بحيث كانت تنزف
تعليمه لعجزها عن اجرة المعلم لكن الهمه الله تعالى ان ما تعلمه علمه بعد
ذهاب المعلم لغيره فرأى المعلم ان نفعه بذلك اكثر من اجرة تعليمه واخذها

فاسقطها عنه فاستمر حتى ختم القرآن لسبع ثم حبب اليه مجالسة العلماء
فكان يكتب ما استفاده منهم فى نحو العظم لعجزه عن الورق - ولما مضى
من عمره ثلاث عشر سنة وقد حفظ الموطاء رحل الى مالك بالمدينة
فلازمه فبالغ فى اكرامه لنسبه ولما رآه منه مما ازداد منه تعجبه منه
من الفهم والعلم والادب والعقل - واجازه شيخه مسلم الزنجى بالافتاء
وعمره نحو خمسة عشر سنة - واستمر عند مالك الى ان توفى فرحل
من المدينة وسنه نحو تسع وعشرين سنة الى اليمن وتولى القضاء
بها ثم رحل الى العراق فناظر محمد بن الحسن وغيره ونشر علم الحديث
ومن ثم سموه ناصر السنة واصحابه اهل الحديث وشاع فضله
الى ان ملاء البقاع والاسماع ودون علم اصول الفقه ولم يسبقه
احد الى ذلك فصنف فيه الرسالة فاجمع اهل عصره على انه من الخوارق
ومن ثم قال المزنى قرأته خمسمائة مرة ما من مرة الا واستفدت
فيه فائدة جديدة وانا انظر فيه خمسين سنة وما اعلم انى نظرت فيه
مرة الا واستفدت منه شيئا لم اكن عرفته - ومجموع مولفاته
مائة وثلثة عشر وسار ذكر مؤلفاته الجديدة فى شاسع الاقطار

فقصده الناس لاجلها ثم قصدوا لبعده راويها - كان رحمه الله تعالى
يحفظ من الشعر ما يبهر العقل من ذلك قوله اروى لثلاثمائة شاعر مجنون
اى فكم العقلاء وقوله احفظ خمسمائة قصيدة بخمسمائة امرأة وكان
حجة فى النحو واللغة كما صرح به الائمة حتى ابن الحاجب فى شافيته
ومن جملة ثناء محمد بن الحسن عليه قوله ان تكلم اصحاب الشافعى يوما فلسان
الشافعى يعنى لما اودع فى كتبه ومن ثم قال الزعفرانى كانوا رقودا
فايقظهم وقال احمد ما من احد بيده محبرة الا وللشافعى فى رقبته منة
وربما اوقد له المصباح فى الليلة ثلاثين مرة فاستنبطت منه فى
كل مرة احكاما كثيرة وانما لم يبق السراج دائم الوقود قال ابن ختنه
لا مر لان الظلمة اجلى للقلب وكان يكتب ثلث الليل ثم يصلى ثلثه
ثم ينام ثلثه ولعل المراد ان هذا غالب احواله حتى لا ينافى ما مرانه
كان يحيى الليل كله فى الاستنباط من القرآن وكان يختم كل يوم ختمة
وجمع الله فيه كل خير كما قاله احمد وقال ما كذبت قط ولا حلفت بالله
صادقا ولا كاذبا ولى منذ عشرين سنة ما شبعت وله فى السخاء
اليد الطولى قدم من صنعاء الى مكة بعشرة آلاف دينار واعطى من

اصلح له شسع نعله ستة دنانير واعتذر اليه بانه لم يجد غيرها
ورأى النبي صلى الله عليه وسلم في النوم قبل حلمه فقال يا غلام
قال لبيك يا رسول الله قال ممن انت قال من رهطك قال ادن مني
فدنوت منه ففتح فمه ثم امر ريقه على لسانه وفمه وشفتيه وقال امض
بارك الله فيك فما الحن بعد في حديث ولا شعر ما مر على شيء
الا حفظه وقال ايضا رأيت بمكة في زمن الصبا في الزمن رجلا
ذا هيئة يؤم الناس في المسجد فلما فرغ من صلوته اقبل على الناس
يعلمهم فدنوت منه فاخرج ميزانا من كمه فاعطاني اياه وقال
هذا لك قال فسألت المعبر فقال انك تصير اماما في العلم وتكون
على السنة لان امام المسجد الحرام افضل الائمة كلهم واما
الميزان فانك تعلم حقيقة الشيء على ما هو عليه قال الربيع ورأيت
انا قبل موته ان آدم صلى الله على نبينا وعليه وسلم مات ويريدون
ان يخرجوا جنازته فلما اصبحت سألت بعض اهل العلم عنه فقال هذا
موت اعلم اهل الارض لان الله تعالى علم آدم الاسماء كلها فما
كان يسيرا حتى مات الشافعي رضي الله تعالى عنه اخرجه

سنة اربع ومائتين عن اربع وخمسين سنة

ومن كراماته الباهرة انهم ارادوا تحويله الى بغداد فدافع المصريون فلم يقدروا وشرع في الحفر فلما وصلوا قرب اللحد فاحت منه رائحة طيبة ما شموا امثالها بحيث سكروا من طيب رائحته وما تمكنوا من الوصول اليه فكفوا وصار ذلك معدودا في اعظم مناقبه وقد اتفق العلماء قاطبة من سائر الفرق من اهل الفقه والاصول والحديث وغيرهما على ثقته وعدالته وامامته وورعه وتقواه وجوده وحسن سيرته وعلو قدره فالمطنب في وصفه مقصر والمسهب في مدحه مقتصر

انتهى ملتقطا

سند الامام المجتهد احمد بن حنبل رضي الله تعالى عنه

ارويه عن العلامة الحبيب حسين الحبشي عن الشريف محمد بن ناصر عن عابد السندي عن حسين المغربي مفتي المالكية بمكة المشرفة عن محمد ابن الطيب المغربي عن حسن العجيمي عن ابراهيم بن محمد الميموني عن الوسلي عن زكريا الانصاري ح وارويه ايضا عن الكمال عن والده وعن السيد احمد دحلان كلاهما عن عبد الرحمن

الکزبری ح وادویه عالیا عن[1] عبد الله القدومی النابلسی عن[2] عبد الرحمن
الکزبری عن[3] احمد بن عبید العطار عن[4] اسمعیل العجلونی عن[5]
عبد الغنی النابلسی عن[6] النجم محمد الغزی عن[7] والده البدر محمد الغزی
عن[8] زکریا الانصاری عن[9] العز عبد الرحیم عن[10] ابی العباس احمد الجرحی
عن[11] ام محمد زینب بنت مکی الحرانیة عن[12] ابی علی حنبل الرصافی
عن[13] ابی القاسم هبة الله الشیبانی عن[14] ابی الحسین التمیمی عن[15]
ابی بکر احمد القطیعی عن[16] عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن
ابیه الامام احمد الشیبانی رضی الله تعالیٰ عنه تنبیه
ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل بن هلال الشیبانی
المروزی ثم البغدادی قال العلامة ابن حجر فی کتاب مسانیده صفحہ ۹۱
هو الامام البارع المجمع علی امامته وجلالته وورعه وزهادته
ووفور علمه وسیادته رحل الی الحجاز والشام والیمن وغیرها
سمع من سفیان بن عیینة واقرانه وروی عنه جماعة من
شیوخه وخلائق اخرون لایحصون منهم البخاری ومسلم وکثر ثناء
الائمة علیه حتی قال بعضهم رأیت ثلثة لم یر مثلهم ابدا وذکر منهم

وقال بعضهم ما اعلم احدا يحفظ على هذه الامة امر دينها الا هو وقال
ابو زرعة كانت كتبه اثني عشر حملا وكان يحفظها على ظهر قلبه
وقال مرة اخرى كان يحفظ الف الف حديث وقال ابراهيم الحربي كان
الله جمع فيه علم الاولين والآخرين من كل صنف يقول ما شاء ويمسك
ما شاء وقال الشافعي ما رأيت اعقل من احمد وسليمان ابن داؤد
الهاشمي وجاء انسان بثلاثة آلاف دينار وقال ورثتها من ابي وما لي
حلال فابي ان يقبلها وقال لا حاجة لي فيها انا في كفاية ومن
دعائه اللهم كما صنت وجهي عن السجود لغيرك صنه عن السؤال
لغيرك وقال التاج السبكي مسنده اصل من اصول هذه الامة
انتهى ملتقطاً وقال صاحب الكشف في ذكر مسنده انه يشتمل على ثلاثين
الف حديث في اربعة وعشرين مجلدا من نسخة الوقف بالمستنصرية
وهو كتاب جليل من جملة اصول الاسلام وقد وقع له فيه ما ينوف عن
ثلاثمائة حديث ثلاثية الاسناد ذكروا ان احمد بن حنبل شرط فيه
ان لا يخرج الا حديثا صحيحا عنده قال ابو موسى المديني لكن يقال
ان فيه احاديث موضوعة كما ذكره البقاعي وزائده لولده عبد الله ام

فائدة في ثبت الامير ان سلسلة الذهب المشهورة بين المحدثين
احمد عن الشافعي عن مالك عن نافع عن ابن عمر لا يعرف بها الا اربع احاديث
اوردها احمد في مسنده وهي للشافعي في الام اه **قال العلامة**
ابن حجر في مسانيده **فائدة مهمة** يتعين حفظها لعظيم جدواها
وغزرة ما فيها. وحاصلها ان ابن الصلاح شذ فضل كتب السنن
على مسند احمد واعترضوه وردوا عليه بان الامر ليس كما
زعم كيف وهو اكبر المسانيد واحسنها وضعا وانتقاء فانه لم
يدخل فيه الا ما يحتج به مع كونه انتقاه من اكثر من سبعمائة الف
حديث وخمسين الف حديث وقال ما اختلف فيه المسلمون
من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعوا فيه الى
المسند فان وجدتموه والا فليس بحجة ومن ثم بالغ بعضهم
فاطلق الصحة على كل ما فيه والحق ان فيه احاديث كثيرة ضعيفة
وبعضها اشد في الضعف من بعض حتى ان ابن الجوزي قد ادخل
كثيرا منها في موضوعاته لكن تعقبه بعضهم في بعضها وفي سائرها
شيخ الاسلام والحافظ ابن حجر وحقق نفي الوضع عن جميع احاديثه

وانه احسن انتقاءً وتحريراً من الكتب التی لم يلتزم مصنفوها الصحة فی جمعها انتهی مختصراً وقال ايضا فی مسانيده وامتحن رضی الله عنه المحنة المشهورة التی كانت سببا لمزيد نعمة فی الدنيا والاخرة ثم ذكر العلامة المذكور تلك المحنة وتركتها خوفا من التطويل وفيه ايضا ان رمی لبعض ضاربيه بالبرص الشديد جدا وذكر هذا الابرص ان جملة ضاربيه مائة وخمسون رجلا وذكر الربيع ان الشافعی رضی الله تعالی عنه دفع اليه كتابا وهو بمصر امره ان يذهب به الی احمد ببغداد ويأتيه بالجواب فذهب اليه فصادفه عقب صلوة الصبح فذكرت له القصة ودفعت له الكتاب فلما قرأه تغرغرت عيناه فقلت ما فيه قال فيه انه رأی النبی صلی الله عليه وسلم فی النوم فقال له اكتب الی ابی عبد الله فاقرأ عليه السلام وقل له انك ستمتحن وتدعی الی خلق القران فلا تجبهم فيرفع الله لك علما الی يوم القيمة قال الربيع فقلت له البشارة يا ابا عبد الله فخلع احمد قميصه الذی علی جلده فاعطانيه فاخذت الجواب ورجعت الی مصر وسلمته الی الشافعی

رضی اللہ عنہما فقال ما الذی اعطاک قلت قمیصہ قال لا تنجعلہ
فیہ ولکن بلہ وادفع الی الماء لا تبرک بہ **ولد** رضی اللہ عنہ فی
شہر ربیع الاول سنۃ اربع وستین ومائۃ **وتوفی** سنۃ ۲۴۱
احدی واربعین ومائتین علی الاصح المشہور وکان قبرہ ظاہرا
ببغداد یتبرک بہ فطمستہ الروافض لما استولوا علیہا قریب زماننا
ثم اعادہ سلطاننا خلیفۃ الخلفاء الراشدین عز نصرہ وکبت
اعداؤہ بہیبۃ ظاہرۃ وابہۃ وافرۃ فہو بہا الآن یزار و
یتبرک بہ وکشف لامر فروی حتی کفنہ لم یتغیر فیہ شیئ
واختلفوا فی عدد المصلین علیہ ومن جملۃ ذلک ما قیل ان الارض
المبسوطۃ التی وقف الناس للصلوۃ علیہا مسحت فوسعت
بقدر ستمائۃ الف واکثر سوی ما کان فی الاطراف والسفن وقیل
کانوا الف الف وثلثمائۃ الف **قال** ابو زرعۃ بلغنی ان المتوکل
امر ان یمسح الموضع الذی وقف علیہ الناس للصلوۃ علی احمد فبلغ
مقام الفی الف وخمسمائۃ الف وعن بعض جیران احمد انہ اسلم
یوم موتہ من الیہود والنصاری والمجوس عشرون الفا انتہی واللہ

تعالیٰ اعلم

مسند الدارمی رحمہ اللہ تعالیٰ ارویہ عن شیخنا الحبیب حسین الحبشی وعن شیخنا السید عمر شطا عن السید عیدروس ابن عمر عن السید عبد اللہ بن الحسین بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید حسین عن والدہ السید عبد اللہ وخالہ السید عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ والامام محمد بن سھل مولی الدویلہ ثلاثتہم عن العلامۃ الوجیہ السید عبد الرحمن بن عبد اللہ بلفقیہ عن والدہ السید عبد اللہ بلفقیہ وعن علامۃ وقتہ الشیخ ابراھیم الکردی الکورانی کلاھما عن الشیخ احمد بن محمد القشاشی المدنی عن الرملی عن زکریا الانصاری ح وارویہ عن العلامۃ الشیخ صالح کمال عن والدہ صدیق کمال عن عبد الرحمن بن الشیخ محمد الکزبری ح وارویہ عالیا عن العلامۃ القدومی عن العلامۃ الکزبری المذکور عن والدہ عن عبد الغنی النابلسی عن النجم الغزی عن والدہ البدر الغزی عن زکریا الانصاری عن محمد بن مقبل عن جویریۃ بنت احمد الکردی عن ابی الحسن عن علی بن عمر الکردی عن ابی المنجا عبد اللہ بن عمر اللتی

ح والشيخ زكريا يروى عن الحافظ ابن حجر عن البرهان الشامى
عن شهاب الدين احمد الحجار عن ابى المنجا عبد الله بن عمر اللتى عن
ابى الوقت عبد الاول ابن عيسى السجزى عن الداؤدى عن عبد الله
ابن احمد السرخسى قال اخبرنا ابو عمران عيسى بن عمر السمرقندى عن
مؤلفه الحافظ ابى عبد الله محمد بن عبد الرحمن الدارمى رحمه الله تعالى
تنبيه قال العلامة ابو الفتح محمد عبد الرشيد بن محمد شاه الكشميرى
فى مقدمة هذا المسند الشريف ما نصه وهو الامام الحافظ شيخ
الاسلام قدوة الجهابذة النقاد الاعلام ذو الفضائل التى سارت
بها الركبان شرقا وغربا والفواضل التى اعترفت بها السيادة
عجما وعربا الحافظ الذى لا تعزب عن علمه شاردة - والضابط
الذى استوت لديه الطارفة والتالدة - كلمة شهد له بها كل موافق
ومخالف - واقر ببراعتها المعادى والموالف - ابو محمد عبد الله
ابن عبد الرحمن ابن الفضل بن بهرام بن عبد الصمد التميمى السمرقندى
الدارمى[ع] صاحب السنن المعروفة - والدارم بكسر الراء المهملة

ع قال الذهبى قال ابو حاتم ثقة صدوق وعن احمد بن حنبل وذكر الدارمى فقال
عرضت عليه الدنيا فلم يقبل ۱۲ تذكرة الحفاظ -

نسبة الى دارم ابن مالك بطن كبير من تميم - ولد سنة احدى و
ثمانين ومائة وتوفى يوم الجمعة من ايام عرفة سنة خمس وخمسين و
مائتين وله من العمر اربع وسبعون سنة ودفن يوم النحر ببلدة
مرو قدس الله تعالى روحه - وجعل فى جنات الفردوس غبوقه
وصبوحه - وكان رحمه الله تعالى اماما جليلا حافظا للحديث
والقرآن - ملازما لعبادة الله سبحانه وتعالى فى كل وقت وآن
ذا رحلة عظيمة - واسفار كثيرة - رحل الى بلدان الاسلام ومدن
الايمان - وجمع علم الحديث من عصابة هذا الشان - وفرسان
ذاك الميدان حتى برع وفاق الاماثل والاقران - فعنت له وجوه
الاكابر والاعيان - واستفاد منه جماء الغفيرى الكائنة فى ذلك الزمان
الى ان روى عنه مسلم بن الحجاج القشيرى صاحب الصحيح وابو داؤد
والترمذى من اصحاب السنن وعبد الله بن الامام احمد ومحمد بن يحيي
الذهلى رحمهم الله تعالى واقروا له بكمال الفضل وتمام الاحسان - و
اثنوا عليه بلسان الجنان والبيان - ولما نعى رحمه الله تعالى الى حضرة
البخارى رحمه الله تعالى استرجع وبكى - واطرق وابكى - وانشد هذا

الشعر ولم يكن ينشد شعرا قط الاما ورد فی الاحادیث ضرورةً للروایة
وابلاغاً للدرایة۔ ؎

ان عشت تفجع بالاحبة کلهم   وفناء نفسک لا ابا لک افجع

ولا ریب ان هذه شهادة صادقة من الامام البخاری علی صلاح الدارمی
وفلاحه انتهی وقال ایضاً فی مرتبة مسنده الشریف هو کتاب قدیم
مبارک فیه وعلیه۔ ومؤلف لطیف عالی السند المحتاج الیه۔ اصل
فی بابه۔ وفرد فی نصابه۔ فالقاری له لا یزال فی ریاضٍ ورلقیه۔
وعلومٍ متنفقة رشیقة۔ وفیه حلاوة مقطع۔ ولطافة متزع۔ و
عذوبة مشرع۔ وهو مرتب علی الابواب۔ جامع للاحادیث النبویة
وآثار الاصحاب۔ وحقه ان یسمی بالسنن دون المسند وهو الاقرب
الی الصواب۔ لکن اشتهر بالمسند علی خلاف اصطلاح المحدثین
حتی عده ابن الصلاح من المسانید علی وجه الیقین۔ وهذا وهم
من ابن الصلاح۔ کما صرح به شارح الالفیة الفارق بین السنن
والصحاح۔ قال السیوطی فی تدریب الراوی بشرح تقریب النواوی
قیل ومسند الدارمی لیس بمسند بل هو مرتب علی الابواب۔ وقد سماه

بعضهم بالصحیح۔ قال شیخ الاسلام ولم ار لمغلطائی سلفاً فی تسمیتہ
الدارمی صحیحا الا قولہ انہ رائ بخط المنذری وکذا قال شیخ الاسلام
لیس دون السنن فی الرتبۃ بل لو ضمّ الی الخمسۃ لکان اولی من ابن ماجۃ
فانہ امثل منہ بکثیر۔ وقال العراقی فی النکت اشتہر تسمیتہ بالمسند
کما سمی البخاری کتابہ بالمسند لکون احادیثہ مسندۃ قال الا ان
فیہ المرسل والمعضل والمنقطع والمقطوع کثیراً علی انہم ذکروا فی ترجمۃ
الدارمی ان لہ الجامع والتفسیر والمسند وغیر ذلک فلعل الموجود
الآن ھو الجامع والمسند فقط انتھی قال الحافظ الامام ابن حجر رحمہ اللہ
تعالی واول من اضاف ابن ماجۃ الی الخمسۃ الفضل بن طاھر فتابعہ
اصحاب الاطراف والرجال والناس وجعل غیر واحد السادس الموطاء
او مسند الدارمی انتھی ثم قال العلامۃ المذکور۔ وذکر الشیخ عابد
السندی فی ثبتہ[1] عن الشیخ الامام صلاح الدین العلائی انہ قال
لو قدم مسند الدارمی بدل ابن ماجۃ فکان سادساً لکان اولی انتھی

---

[1] المسمی بحصر الشارد ۱۲ عبد الھادی عفی لہ۔

قلت وقد عده الشيخ محمد عبد العزيز الدهلوی طیب اللہ ثراہ فی الطبقة الثالثة من طبقات کتب الحدیث المحتجة بها فی القدیم والحدیث والیه نحا والده الشیخ ولی الله رحمه الله فی مؤلفاته۔ وقال الشیخ عبد الحق الدهلوی قال بعضهم کتاب الدارمی احری والیق بجعله سادس الکتب لان رجاله اقل ضعفا ووجود الاحادیث المنکرة والشاذة نادر فیه وله اسانید عالیة وثلاثیاته اکثر من ثلاثیات البخاری کذا فی مقدمة المشکوة قال المغلطائی ان جماعة اطلقوا علی مسند الدارمی بکونه صحیحا فتعقبه الحافظ ابن حجر بانی لم ار ذلک فی کلام احد ممن یعتمد علیه کیف ولو اطلق ذلک من یعتد به لکان الواقع بخلافه ومع ذلک فلست اسلم ان الدارمی صنف کتابه قبل تصنیف البخاری الجامع لتعاصرهما ومن ادعی ذلک فعلیه البیان وتعقبه السید العلامة محمد بن اسمعیل الامیر فی شرحه توضیح الافکار علی تنقیح الانظار

له ای هذا المسند ١٢ عبد الهادی عفر الله له

بان من ادعى تقدم تصنيف البخاری علی تصنیف الدارمی فعلیه البیان
ایضا وذکر المغلطائی انه ینبغی ان یجعل مسند الدارمی سادسا
للخمسة بدل ابن ماجة فانه قلیل الرجال الضعفاء فلیس فیه الاحادیث
المنکرة والشاذة وان کان فیه احادیث مرسلة موقوفة فهو
مع ذلك اولی من سنن ابن ماجه الی اخر کلامه۔ قلت ویحتمل
انه اراد تفضیله علی ابن ماجة بخصوصه وان ابن ماجة رجاله
الضعفاء اکثر والاحادیث الشاذة والمنکرة غیر نادرة فیه کما
صرح به السید العلامة محمد بن اسمعیل الامیر فی الشرح المذکور اهـ

١٣ سنن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمه الله تعالی

بالسند الی العجیمی عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی ویحیی
الطبری عن السیوطی ح وارویها عن محمد حسب الله عن مصطفی
المبلط عن محمد الشنوانی عن السید مرتضی الزبیدی عن عمر بن
احمد بن عقیل السقاف باعلوی المکی عن الشیخ عبد الله البصری
عن علی بن عبد القادر الطبری عن عبد الواحد بن ابراهیم الحصاری
عن الجلال عبد الرحیم العباسی عن السیوطی ح وبرویها الحصاری

ایضا اجازۃ عن السیوطی عن محمد بن مقبل عن الحراوی عن عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی عن ابی الحسن علی بن الحسن المعروف بابن المقیر عن ابی الکرم المبارک بن الحسن الشہرزوری عن ابی الحسین محمد بن علی المہتدی باللہ عن الحافظ ابی الحسن علی بن عمر الدارقطنی رحمہ اللہ تعالی تنبیہ قال الامام الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ (ص۱۹۹ ج۳) الدارقطنی الامام شیخ الاسلام حافظ الزمان ابو الحسن علی بن عمر بن احمد مہدی البغدادی الحافظ الشہیر صاحب السنن مولدہ سنۃ ست وثلثمائۃ (۳۰۶) سمع البغوی وابن ابی داؤد وابن صاعد والحضرمی وابن درید وابن نیروز وعلی بن عبداللہ بن مبشر ومحمد بن القسم المحاربی وابا علی محمد بن سلیمان المالکی وابا عمر القاضی وابا جعفر احمد بن البہلول وابن زیاد النیسابوری وبدر بن الہیثم القاضی واحمد بن القسم الفرائضی وابا طالب الحافظ وخلائق ببغداد والبصرۃ والکوفۃ وواسط وارتحل فی کہولتہ الی مصر والشام وصنف التصانیف حدث عنہ الحاکم وابو حامد الاسفرائنی

وتمام الرازی والحافظ عبد الغنی الازدی وابو بکر البرقانی وابوذر
الهروی وابو نعیم الاصبهانی وابو محمد الخلال وابو القسم بن
المحسن و ابو طاهر بن عبد الرحیم والقاضی ابو الطیب الطبری
وابو بکر بن بشران وابو القسم حمزة السهمی وابو محمد الجوهری
وابو الحسن بن الانبوسی وعبد الصمد بن المأمون وابو الحسین
ابن المهتدی بالله وامم سواهم قال الحاکم صار الدارقطنی اوحد
عصره فی الحفظ والفهم والورع واماما فی القراء والنحویین وفی اقمت
فی سنة سبع وستین ببغداد اربعة اشهر وکثر اجتماعنا فصادفته
فوق ما وصف لی وسالته عن العلل والشیوخ وله مصنفات یطول
ذکرها فاشهد انه لم یخلف علی ادیم الارض مثله — وقال
الخطیب کان فرید عصره وامام وقته وانتهی الیه علم الاثر والمعرفة
بالعلل واسماء الرجال مع الصدق والثقة وصحة الاعتقاد و
الاخذ من علوم کالقرآت فان له فیها مصنفا سبق فیه الی
عقد الابواب بل فرش وقال وحدثنی الازهری قال بلغنی ان
الدارقطنی حضر فی حداثته مجلس اسمعیل الصفار فقعد ینسخ

جزأ والصفار يملی فقال رجل لا يصح سماعك وانت تنسخ فقال فهمی
للاملاء خلاف فهمك اتحفظ كم املاء الشيخ قال لا ادری قال
املاء ثمانية عشر حديثا الحديث الاول عن فلان عن فلان
ومتنه كذا وكذا والثانی عن فلان عن فلان ومتنه كذا وكذا و
مر فی ذلك حتی اتی علی الاحاديث فتعجب الناس منه او كما قال
وقال ابو ذر الحافظ قلت للحاكم هل رأيت مثل الدارقطنی
فقال هو لم ير مثل نفسه فكيف انا وا ها الخطيب فی تاريخه
قلت هنا يخضع للدارقطنی ولسعة حفظه الجامع لقوة
الحافظة ولقوة الفهم والمعرفة واذا شئت ان تتبين براعة هذا الامام
فطالع العلل له فانك تندهش ويطول تعجبك توفی فی ثامن
ذی القعدة سنة خمس وثمانين وثلثمائة رحمه الله تعالی انتهی
ملتقطا مختصرا ودفن قريبا من قبر معروف الكرخی اه مسانيد
ابن حجر فائدة الدارقطنی بفتح الراء وسكن وبضم القاف وسكون
الطاء بعدها نون نسبة لدار القطن وكانت محلة كبيرة ببغداد
انتهی كذا فی المرقات -

ص ۱۴ ص ۱۵ ص ۱۶

المعاجم الثلاثة الكبير[14] والاوسط[15] والصغير[16] للحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني رحمه الله تعالے

وبالسند الى الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ ابراهيم الكردي عن الشيخ احمد القشاشي عن الشيخ الرملي عن زكريا الانصاري عن الحافظ ابن حجر عن الصلاح ابن ابي عمر المقدسي عن الفخر بن البخاري عن ابي جعفر الصيدلاني عن فاطمة بنت عبد الله الجوزدانية عن ابي بكر محمد بن عبد الله ابن زيد[1] الاصفهاني عن الحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني **تنبيه** قال في كشف الظنون ص ۲۶۵ ج ۲ رتب في الكبير الصحابة على الحروف وهو مشتمل على نحو خمسمائة وعشرين الف حديث ورتب في الاوسط والصغير شيوخه على الحروف ايضا ثم رتب الكبير الامير علاؤ الدين علي ابن بلبان الفارسي ترتيبا حسنا وتوفي سنة احدى وثلاثين وسبعمائة انتهى مختصرا وفي ثبت الامير

---

[1] ابن زيد كذا في مدارج الاسناد وفي الارشاد ابن زيدة وفي ثبت ابن عابدين ابن ريذة

الكبير ما نصه يشتمل المعجم الكبير على ستين الف حديث تجزئة أثنا
عشر مجلدا وفيه قال ابن دحية هو اكبر مسانيد الدنيا اهـ قال
الامام الذهبى فى طبقاته الطبرانى الحافظ الامام العلامة
الحجة ابو القسم سليمان بن احمد بن ايوب ابن مطير الشامى اللخمى
الطبرانى مسند الدنيا ولد سنة ٢٦٠ ستين ومائتين وسمع فى
سنة ٢٧٣ ثلث وسبعين ورحل جرا بمدائن الشام والحرمين واليمن
ومصر وبغداد والكوفة والبصرة واصبهان والجزيرة وغير ذلك
وحدث عن الف شيخ ويزيدون وصنف المعجم الكبير وهو المسند
سوى مسند ابى هريرة فانه افرده فى مصنف والمعجم الاوسط
فى ست مجلدات كبار على معجم شيوخه ياتى فيه كل شيخ بماله
من الغرائب والعجائب فهو نظير كتاب الافراد للدارقطنى بين فيه
فضيلته وسعة روايته وكان يقول هذا الكتاب روحى فانه
تعب عليه وفيه كل نفيس وعزيز ومنكر وصنف المعجم الصغير و
هو عن كل شيخ له حديث واحد صنف اشياء كثيرة
وكان من فرسان هذا الشان مع الصدق والامانة انتهى مختصرا

قلت وله تصانيف كثيرة مقبولة عند المحدثين وقد ذكر الذهبي تواليفه في طبقاته والحال الكلام فيه۔ توفي الطبراني لليلتين بقيتا من ذي القعدة سنة ٣٦٠ ستين وثلثمائة۔

السنن الصغرى والكبرى وكتاب الاسماء والصفات ودلائل النبوة وشعب الايمان كلها للامام ابي بكر احمد البيهقي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه اروبها

١٧ ١٨ ١٩
٢٠ ٢١

عن العلامة الشيخ عبد الحي وعن العلامة الشيخ محمد حسب الله وعن العلامة السيد امين رضوان المدني ثلاثتهم عن العارف بالله الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن الشيخ الفلاني ح واروبها عاليا عن العلامة عبد الجليل عن السيد اسمعيل البرزنجي وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ الفلاني عن الشيخ محمد سعيد سفر عن الشيخ محمد بن عبد الله المغربي عن الشيخ عبد الله ابن سالم البصري ح واروبها مساويا له بطريق اخر عن

سه بالاجازة العامة ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

العلامة الحبيب الحبشی عن والده عن عمر العطار عن محمد طاهر سنبل
عن الشهاب الجوهری المصری عن عبد الله البصری ح واروبها
عالیا منه بدرجة عن العلامة احمد جمال المکی عن العلامة
علیم الدین عن ابیه العلامة رفیع الدین القندهاری عن الشیخ
محمد بن عبد الله المغربی وعن الشریف الادریسی کلاهما عن
الشیخ عبد الله البصری عن الشیخ علی بن عبد القادر الطبری عن
عبد الواحد الحصاری عن الشمس محمد بن ابراهیم الغمری
عن ابن حجر ح ویروی الشیخ الفلانی عالیا عن الشیخ محمد بن
سنة عن الشریف ابی عبد الله الوولاتی عن ابن ارکماش
عن ابن حجر عن الحافظ العراقی عن ابی الفضل محمد ابن اسمعیل
الحموی عن الفخر ابن البخاری عن منصور بن عبد المنعم الفراوی
عن محمد بن اسمعیل الفارسی عن ابی بکر احمد بن الحسین البیهقی
تنبیه قال الذهبی فی الطبقات ـ البیهقی هو الامام الحافظ العلامة
شیخ خراسان ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن موسی الخسرو
جردی البیهقی صاحب التصانیف ولد سنة ۳۸۴ اربع وثمانین

وثلثمائة فى شعبان وسمع ابا الحسن محمد بن الحسين العلوى وابا
عبد الله الحاكم وابا طاهر بن محمش وابا بكر ابن فورك وابا على
الروذبارى وعبد الله بن يوسف بن نامويه وابا عبد الرحمن
السلمى وخلقا بخراسان وهلال بن محمد الحفار وابا الحسين بن بشران
وابن يعقوب الايادى وعدة ببغداد والحسن بن احمد بن فراس
وطائفة وجناح بن نذير وجماعة بالكوفة ولم يكن عنده سنن النسائى
ولا جامع الترمذى ولا سنن ابن ماجة بلى كان عنده الحاكم ثم
عنه وعنده عوال وبورك له فى علمه لحسن مقصده وقوة فهمه
وحفظه وعمل كتبا لم يسبق الى تحريرها انتهى مختصرا قلت
ثم ذكر الذهبى تصنيفاته ثم ذكر عن امام الحرمين ابى المعالى
انه قال ما من شافعى الا وللشافعى عليه منة الا ابا بكر البيهقى
فان له المنة على الشافعى لتصانيفه فى نصرة مذهبه ثم قال
وتواليفه تقارب الف جزء مما لم يسبقه اليه احد حضر فى
اخر عمره من بيهق الى نيسابور وحدث بكتبه ثم حضر الاجل

سلہ بیہق علی وزن صیقل بلد قرب نیسابور ۱۲ مرقات صہ ۲۳ — عبد الجامع غفرلہ

في عاشر جمادى الاولى سنة ثمان وخمسين واربعمائة فنقل في تابوت الى قريته وهي ناحية من اعمال نيسابور على يومين منها وخسروجرد هي ام تلك الناحية انتهى ملتقطا وله من العمر اربع وسبعون سنة قيل مولده سنة اربع وثمانين وثلثمائة كذا في المرقاة

٢٢

شرح معاني الآثار للامام ابي جعفر احمد بن محمد الطحاوي رحمه الله تعالى

وبالسند الى ابن حجر عن الشرف ابي الطاهر ابن الكويك عن زينب بنت الكمال المقدسية عن محمد بن الهادي عن الحافظ ابي موسى محمد بن ابي بكر المديني عن ابي الفتح اسمٰعيل ابن الفضل بن احمد السراج عن ابي الفتح منصور بن حسين التالي[١] عن الحافظ ابي بكر محمد بن ابراهيم المقري المتوفى سنة ٣١١ عن مؤلفه ابي جعفر الطحاوي ح وارويه عن العلامة ابي الخير ميرداد الحنفي عن السيد عبد الله كوجك عن الشيخ عابد ح وارويه عاليا عن[١] الشيخ عبد الجليل عن[٢] الشيخ عابد عن[٣] الشيخ

---

[١] التالي بالمثناة كذا في كفاية المتطلع ١٢ عبد

محمد طاهر سنبل عن الشيخ محمد عارف بن محمد جمال المكي عن الشيخ العجيمي وارويه عن الشيخ عبدالله القلعي عن الشيخ عبدالرحمن الكزبري عن الشيخ حسين المغربي عن الشيخ محمد بن الطيب المغربي عن الشيخ العجيمي عن الشيخ احمد العجل عن الامام يحيى الطبري عن زكريا الانصاري عن ابن حجر الى اخر السند المتقدم تنبيه الطحاوي هو الامام العلامة الحافظ صاحب التصانيف البديعة ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة الازدي الحجري المصري الطحاوي الحنفي (وطحا) من قرى مصر سمع هرون بن سعيد الايلي وعبدالغني بن رفاعة ويونس ابن عبدالاعلى وعيسى بن مثرود ومحمد بن عبدالله بن عبدالحكم وبحر بن نصر وطبقتهم - روى عنه احمد بن القسم الخشاب و ابوالحسن محمد بن احمد الاخميمي ويوسف الميانجي وابوبكر بن المقرئ والطبراني واحمد بن عبدالوارث الزجاج وعبدالعزيز بن محمد الجوهري قاضي الصعيد ومحمد بن بكر بن مطروح واخرون خرج الى الشام سنة ثمان وستين ومائتين فتفقه بالقاضي ابي حازم وبغيره

قال ابن يوسف ولد سنة سبع وثلاثين ومائتين وكان ثقة ثبتا فقيها عاقلا لم يخلف مثله قال ابو اسحق الشيرازي في الطبقات انتهت الى ابي جعفر رياسة ابي حنيفة بمصر اخذ العلم عن ابي جعفر بن ابي عمران وابي حازم القاضي وغيرهما وكان اولا شافعيا يقرأ على المزني فقال له يوما والله لاجاء منك شيئ فغضب من ذلك وانتقل الى ابن ابي عمران فلما صنف مختصره فقال رحم الله ابا ابراهيم لو كان حيا لكفر عن يمينه - قال ابن يونس مات ابو جعفر في مستهل ذي القعدة سنة ٣٢١ احدى وعشرين وثلثمائة عن بضع وثمانين سنة انتهى كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي رح صه ٢٩ ج ٣ وكان الطحاوي يقرأ على المزني الشافعي وهو خاله وكان الطحاوي يكثر النظر في كتب ابي حنيفة فقال له المزني والله لا يجيئ منك شيئ فغضب وانتقل من عنده وتفقه في مذهب ابي حنيفة وصار اماما فكان اذا درس او اجاب في شيئ من المشكلات يقول رحم الله خالي لو كان حيا لكفر عن يمينه وسمع الحديث من كثير من المصريين والغرباء القادمين الى مصر وله تصانيف جليلة معتبرة منها احكام

القران وشرح معانی الآثار والمختصر وشرح الجامع الکبیر وشرح الجامع الصغیر وکتاب الشروط الکبیر والصغیر والاوسط والمحاضر والسجلات والوصایا والفرائض وکتاب مناقب ابی حنیفہ وتاریخ کبیر والنوادر الفقہیۃ والرد علی ابی عبید فی ما اخطأ فی اختلاف النسب وغیر ذلک **والطحاوی** بفتح الطاء والحاء المہملتین نسبۃ الی طحیۃ قریۃ بصعید مصر وقد ذکرہ السیوطی فی حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرۃ فی حفاظ الحدیث وقال کان ثقۃ ثبتا فقیہا لم یخلف بعدہ مثلہ انتہت الیہ ریاسۃ الحنفیۃ بمصر اھ وفی انساب السمعانی الطحاوی نسبۃ الی طحا بفتح الطاء المہملۃ والحاء المہملۃ قریۃ باسفل ارض مصر وقیل غیر ذلک انتہی ملخصا من الفوائد البہیۃ۔ ص ۳۷

۲۳ **مشکوٰۃ المصابیح للامام ولی الدین ابی عبد اللہ محمد ابن عبد اللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ تعالی**

ادیہا عن السید عمر شطا وعن الحبیب حسین الحبشی کلاہما عن السید عیدروس بن عمر عن عمہ السید محمد بن عیدروس

عن السيد زين العابدين ابن علوي جمل الليل عن محمد بن سليمان
الكردي المدني عن ابي الطاهر الكوراني ح وارويها عن عبد الحق
عن قطب الدين عن محمد اسحاق عن عبد العزيز ح وارويها
عاليا عن احمد بن عثمان المكي عن فضل الرحمن العمري عن عبد العزيز
عن والده عن ابي طاهر الكوراني عن والده عن احمد القشاشي
عن احمد بن علي الشناوي عن السيد غضنفر النهروالي عن
شيخ الحرم المكي محمد سعيد الشهير بمير كلان عن نسيم الدين
ميرك شاه عن والده المحدث جمال الدين عطاء الله بن
غياث الدين عن عم اصيل الدين عبد الله بن عبد الرحمن
عن شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم الجرهي نسبته الى
الجره قرية من قرى شيراز عن علي بن مبارك شاه عن مؤلفها
رحمه الله تعالى ح ولنا طريق آخر كما نرويها عن المفسر الشيخ
محمد حسب الله وعن الشيخ عبد الجليل كلاهما عن احمد منة
الله عن الامير الكبير عن السيد نور الدين ابي الحسن علي
ابن احمد الصعيدي العدوي عن محمد عقيلة المكي عن حسن

العجيمي عن احمد النخلي عن الامام يحيى عن الحافظ عبد العزيز بن
فهد والقاضي زكريا الانصاري قالا اخبرنا الشيخان العلامة
الرحلة تقي الدين ابو الفضل محمد بن محمد بن فهد والامام العارف
بالله تعالى شرف الدين ابو الفتح محمد بن ابي بكر الحسين المراغي
قالا انبانا العلامة الرحلة الزين ابو بكر بن الحسين المراغي زاد
الاول فقال اخبرنا الامام شرف الدين عبد الرحيم بن عبد الكريم
الجرهي قالا اخبرنا العلامة امام الدين علي بن مبارك شاه الصديقي
الساوجي زاد الثاني فقال اخبرنا الامام حسام الدين الحسن بن
علي الابيوردي سماعا عليه لشيئ من اولها واجازة لسائرها قال اخبرنا
بها الامام صدر الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الله القزويني
قال هو والصديقي اخبرنا بها مؤلفها تنبيه قال في كشف الظنون
بعد ذكر كتاب مصابيح السنة وشرحه ثم ان الشيخ ولي الدين
ابا عبد الله الخطيب كمل المصابيح وذيل ابوابه فذكر الصحابي الذي
روى الحديث عنه وذكر الكتاب الذي اخرجه منه وزاد على كل
باب من صحاحه وحسانه الا نادرا فصلا ثالثا وسماه مشكوة المصابيح

فصار كتابا كاملا فرغ من جمعه آخر يوم الجمعة من رمضان سنة ۷۳۷ه‍ سبع وثلاثين وسبعمائة وله اسماء رجال المشكوة وشرحه العلامة حسن بن محمد بن الطيبي المتوفى سنة ۷۴۳ه‍ ثلاث واربعين وسبعمائة وسماه الكاشف عن حقائق السنن اوله الحمد لله مشيد اركان الدين الحنيف الخ انتهى مختصراً۔

۲۴ — ۲۵

الشفا في تعريف حقوق المصطفى. والمشارق[۵] كلاهما

للقاضي ابي الفضل عياض بن موسى بن عياض

المالكي الاندلسي اليحصبي بفتح المثناة وسكون المهملة وتحريك الصاد المهملة بالحركات الثلاث بعدها موحدة نسبة الى يحصب حي باليمن من حمير المتوفى بمراكش مسموما سمه يهودي سنة ۵۴۴ه‍ اربع واربعين وخمسمائة قاله العلامة ابن عابدين العلامة الامير الكبير في ثبتيهما ارويهما عن العلامة الحبشي عن[۲] والده عن[۳] عمه العطار عن[۴] صالح الفلاني ح وارويهما عاليا عن[۱] العلامة عبد الجليل

---

[۵] مشارق الانوار على صحاح الآثار في تفسير غريب الحديث ۔ ومن تصانيفه الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع ذكره في كشف الظنون ۱۲ عبد الهادي غفرالله له

برادہ عن السید اسمعیل البرزنجی عن صالح الفلانی عن الشیخ
محمد بن سند عن مولای الشریف محمد بن عبد اللہ عن الشیخ
علی الاجہوری وشہاب الدین الخفاجی شارح الشفا والشہاب
احمد بن عبد الوارث البکری والشہاب احمد الغنیمی الانصاری
اجازۃ عن الشمس محمد بن احمد الرملی عن زکریا الانصاری
عن محمد بن مقبل الحلبی قال اخبرنا الصلاح بن ابی عمر قال
اخبرنا ابو الحسن علی بن عبد الواحد السعدی بن البخاری
قال اخبرنا ابو الحسن یحیی بن محمد الصائغ عن مؤلفہما تنبیہ
قال فی الکشف فی ذکر الشفا وهو کتاب عظیم النفع کثیر الفائدۃ
لم یؤلف مثلہ فی الاسلام شکر اللہ سبحانہ وتعالی سعی
مؤلفہ وقایلہ برحمتہ وکرمہ۔ اولہ الحمد للہ المتفرد باسمہ
الاسمی المختص بالملک الاعز الاحمی الخ وقال فی ذکر المشارق
انہ فی تفسیر غریب الحدیث المختص بالصحاح الثلاثۃ وهی

لہ و در بستان المحدثین بعد مدح این کتاب گفتہ کہ یا الجملہ این کتاب از عجائب کتب مصنفہ این باب است مفید و مقبول افتادہ ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

الموطا والبخاري ومسلم وهو كتاب مفيد جدا اوله الحمد لله مظهر دينه
على كل دين الخ انتهى ملتقطا مختصرا - والقاضي عياض هو ابو الفضل
ابن موسى اليحصبي المغربي السبتي المالكي ولد سنة ۴۷۶ ست
وسبعين واربعمائة ولي القضاء بسبتة ومات بمراكش اهـ كذا في
مسانيد ابن حجر ومن تصانيفه ترتيب المدارك وتقريب المسالك
لمعرفة اعلام مذهب مالك وكتاب الاعلام بحدود قواعد الاسلام
وكتاب الالماع في ضبط الرواية وتقييد السماع وبغية الرائد لما تضمنه
حديث ام زرع من الفوائد وكتاب الغنية والمعجم ونظم البرهان
على صحة جزم الاذان وغير ذلك اهـ كذا في بستان المحدثين معربا

عمره وفات في سنة ۵۴۴

۲۶ شرح الشفا للعلامة شهاب الدين الخفاجي وسائر تصانيفه

رحمه الله تعالى ارويها بالسند المذكور الى المصنف الشهاب
الخفاجي تنبيه الخفاجي هو شهاب الدين احمد بن محمد الخفاجي
المصري الحنفي قرأ علوم العربية على خاله ابي بكر الشنواني واخذ عن شيخ
الاسلام محمد الرملي وغيره من الاعلام ورحل مع والده الى الحرمين

ودر بستان المحدثين نوشته - وآن كتابيست كه در حق او گفته اند كه اگر آب زر نويسند و بجواهر وزن كنند خوب است
عبد الهادي غفر الله له

وقرأ هناك على ابن جار الله وارتحل الى قسطنطنية وهي اذ ذاك مشحونة بالفضلاء والف حواشي البيضاوي وشرح الشفاء وغير ذلك ووصفه المحبي بانه من افراد الدنيا المجمع على تفوقه وبراعته انتهى كذا في التعليقات صـ ٣١٦ - **توفي** سنة ١٠٦٩ تسع وستين والف و هذا الشرح شرح كبير في غاية التدقيق والتحقيق ثلاث مجلدات اهـ كذا في كشف الظنون صـ ٦٤ ج ٢ **قلت** ومن شروحه المدد الفياض بنور الشفا للقاضي عياض لمولانا خادم السنة وضياء الدجنة - الكوثر الراوي - الشيخ الهمام حسن العدوي الحمزاوي - فرغ من تاليفه سنة ١٢٧٦ ست وسبعين ومائتين والف -

الجامع الكبير [٢٧] والصغير [٢٨] للامام جلال الدين السيوطي رحمه الله تعالى وسائر تصانيفه

٢٧ ٢٨

اروبها عن الشيخ حسب الله وعن الشيخ احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القزني المكيين كلهم عن الشيخ القاوقجي عن الشيخ عابد السندي عن الشيخ عبد الخالق المزجاجي عن والده علي المزجاجي عن حسن بن علي العجيمي ح واروبها عن الحبيب الحبشي عن الشيخ السيد محمد نور الادريسي المغربي

المدنی عن ابی عبد الله محمد بن علی السنوسی الحسنی ح وارویها
عالیا بالاجازة العامة عن الشیخ فالح المدنی عن الشیخ ابی عبد الله
محمد بن علی السنوسی عن ابی العباس العرائشی عن عبد الوهاب
التازی الحسنی عن الشیخ حسن بن علی العجیمی عن الشیخ احمد العجل
عن البدر محمد بن رضی الدین الغزی عن الجلال السیوطی تنبیه
الجامع الکبیر وسمی جمع الجوامع قال فی الکشف (صفحه ٣٩٨ ج ٢) وهو کبیر اوله
سبحان الذی مبدئ الکواکب اللوامع الخ ذکر فیه انه قصد
استیعاب الاحادیث النبویة وقسمه قسمین الاول ساق
فیه لفظ الحدیث بنصه یذکر من خرجه ومن رواه من واحد الی
عشرة او اکثر یعرف منه حال الحدیث مرتبا ترتیب اللغة علی حروف
المعجم والثانی الاحادیث الفعلیة المحضة او المشتملة علی قول و
فعل او سبب او مراجعة ونحو ذلک مرتبا علی مسانید الصحابة
قدم العشرة ثم بدأ بالباقی علی حروف المعجم فی الاسماء ثم بالکنی کذلک
ثم بالمبهمات ثم بالنساء ثم بالمراسیل وطالع لاجله کتبا کثیرة قال
فی الجامع الصغیر قصدت فی جمع الجوامع جمع الاحادیث النبویة

یاسرها قال شارحه المناوی هذا بحسب ما اطلع علیه المؤلف لا باعتبار
ما فی نفس الامر لتعذر الاحاطة بها علی ما جمعه الجامع المذکور
لو تم وقد اخترمته المنیة قبل اتمامه وفی تاریخ ابن عساکر عن احمد صح
من الحدیث سبعمائة الف وکثیر وقال ابو زرعة کان احمد یحفظ
الف الف حدیث وقال البخاری احفظ مائة الف حدیث
صحیح ومائتی الف حدیث غیر صحیح وقال مسلم صنفت الصحیح
من ثلثمائة الف حدیث الی غیر ذلک انتهی اقول هذه الاعداد
المذکورة لیست علی الحقیقة وانما المراد منها معنی الکثرة فقط ومع ذلک
لا مجال الی دعوی الاحاطة والاستیعاب وان کان من الکتاب
لتعذر الوصول الی جمیع المرویات والمسموعات ثم ان الشیخ العلامة
علاء الدین علی بن حسام الدین الهندی الشهیر بالمتقی[ا] رتب
هذا الکتاب الکبیر کما رتب الجامع الصغیر وسماه کنز العمال فی
سنن الاقوال والافعال ذکر فیه انه وقف علی کثیر مما دونه
الائمة من کتب الحدیث فلم یر فیها اکثر جمعا منه حیث جمع فیه بین
اصول السنة واجاد مع کثرة الجدوی وحسن الافادة وجعله

[ا] المتوفی سنه سبع وسبعین وتسعمائة کذا فی کشف الظنون ج ١٢

قسمين لكن كان عاريا من فوائد جليلة منها انه لا يمكن كشف
الحديث الا اذا حفظ رأس الحديث ان كان قوليا واسم راويه
ان كان فعليا ومن لا يكون كذلك فبوب اولا كتاب الجامع
الصغير وزوائده وسماه منهج العمال في سنن الاقوال ثم بوب
بقية قسم الاقوال وسماه غاية العمال في سنن الاقوال ثم بوب
قسم الافعال من جمع الجوامع وسماه مستدرك الاقوال ثم جمع الجميع
في ترتيب كترتيب جامع الاصول وسماه كنز العمال ثم انتخبه ولخصه
فصار كتابا حافلا في اربع مجلدات اه **واما الجامع الصغير له**
قال ايضا في الكشف صـ ۱ج۱۲۷۶ وهو مجلد لخصه من كتابه جمع الجوامع مرتبا
على الحروف وذكر فيه انه اقتصر على الاحاديث الوجيزة وبالغ في تحرير
التخريج وصانه عما تفرد به وضاع او كذاب ففاق بذلك الكتب
المؤلفة في هذا النوع واشتهر وذكر في اخره انه فرغ من تاليفه
في ثماني عشرة ربيع الاول سنة سبع وتسعمائة وربما اورد فيه
الاحاديث الضعيفة والمدخولة ثم ذيله في مجلد اخر وسماه
زيادة الجامع الصغير انتهى مختصرا ما التقطا۔

الترغیب والترهیب للامام زکی الدین ابی محمد عبد العظیم المنذری رحمه الله تعالیٰ[۲۹]

ارویه عن الشیخ حسب الله عن الشیخ عبد الغنی المدنی عن الشیخ اسمعیل ابن ادریس الرومی عن الشیخ صالح الفلانی ح وارویه عالیا عن العلامة عبد الجلیل المدنی عن السید اسماعیل البرزنجی عن الشیخ الفلانی قال قرأته من اوله الی آخره علی الشیخ احمد بن محمد سعید سفر عن والده محمد سعید وقد اجازنیه والده محمد سعید عن الامام محمد بن محمد بن عبد الله المغربی عن عبد الله البصری عن الشیخ عیسی الجعفری عن الشیخ علی الاجهوری عن البرهان العلقمی عن عبد الحق السنباطی عن ابن حجر ح ویرویه الفلانی عالیا عن محمد بن سنة عن مولای الشریف عن محمد ابن ارکماش الحنفی اجازة عن ابن حجر عن عبد الرحمن بن احمد ابن المبارک الشهیر بابن الشحنة عن علی بن اسماعیل بن قریش

---

[۱] ومن مؤلفاته کالاربعین حدیثا فی قضاء الحوائج ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له

[۲] اخذ الفلانی بالاجازة عن محمد سعید بلا واسطة الشیخ احمد ۱۲

عن مؤلفه تنبيه المنذری هو الامام الحافظ زکی الدین ابو محمد
عبد العظیم بن عبد القوی ابن عبد الله بن سلامة بن سعد بن
المنذر الشامی ثم المصری المنذری رحمه الله تعالیٰ المتوفی سنة ٦٥٦
ست وخمسین وستمائة کما فی کشف الظنون وکتابه الترغیب
والترهیب کتاب کبیر فی مجلدین اوله الحمد لله المبدئ المعید الخ

صحیح ابن حبان المسمی بالتقاسیم والانواع للحافظ ابی حاتم محمد بن حِبّان التمیمی رحمه الله تعالیٰ

ث٣٠

اروی عن الحبیب حسین الحبشی عن والده السید محمد عن عمر العطار
عن محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن
الملا ابراهیم الکورانی عن النور علی بن مطیر الیمنی عن الشهاب
احمد بن حجر الهیتمی قال اخبرنی به ابو الفضل بن حصین انا ابو
اسحق التنوخی عن ابی عبد الله محمد بن احمد ابی الهیجا ابن
الزراد انا الحافظ ابو علی الحسن بن محمد البکری ح ویرویه
العلامة ابن حجر عالیا عن محمد بن مقبل عن الصلاح ابن ابی
عمر عن ابی الفضل بن عساکر قالا اعنی البکری وابن عساکر

حصن ث

ف حِبّان بکسر المهملة وبالموحدة ١٢ عبد الهادی غفر الله له

انا ابو روح عبد العزيز بن محمد الهروى انا تميم بن ابي سعيد الجرجاني انا ابو الحسن محمد بن احمد بن هارون الرودني انا ابو حاتم بن حبان

تنبيه ابن حبان هو ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ ابن معبد بن شهيد التميمي البستى الدارمى الشافعى الثقة الثبت الفقيه الواعظ القاضى قال الحاكم كان من اوعية العلم فى الفقه واللغة والحديث والوعظ سمع من ابن خزيمة وابي عبد الرحمن النسائى وعمران بن موسى بن مجاشع والحسن بن سفيان وابي يعلى الموصلى وغيرهم كتب عن اكثر من الفى شيخ روى عنه الحاكم وغيره وربما غلط الغلط الفاحش ولى قضا سمرقند وكان من فقهاء الدين وحفاظ الانام عالما بالنجوم والطب وفنون العلم صنف الصحيح والتاريخ والضعفاء واما من نسبوه الى التساهل لانه ربما يخرج عن المجهولين وقد قال العماد بن كثير ان ابن حبان وابن خزيمة التزما الصحة وهما خير من المستدرك توفى ابن حبان سنة ٣٥٤ اربع وخمسين وثلاث مائة انتهى ما فى تذكرة الحفاظ للذهبى وثبت الامير ومسانيد ابن

حجر رحمهم الله تعالى ۔

المستدرک ويقال له المستدرك للامام الحاكم ابي عبد الله

محمد بن عبد الله النيسابوري رحمه الله تعالى ويقال له ابن
البيّع بفتح الموحدة وكسر المثناة التحتية وتشديدها بعدها عين
مهملة اروية عن الشيخ عبد الجليل وعن الشيخ صالح كمال وعن
الشيخ محمد حسب الله ثلاثتهم عن الشيخ منة الله عن الامير الكبير
قال اروية بالسند الى ابن المقير عن ابي الفضل احمد بن طاهر الميهني
عن ابي بكر احمد بن علي بن خلف الشيرازي عن الحاكم اجازة ۔ تنبيه
قال ابن حجر في مسانيده الحاكم هذا هو ابو عبد الله الضبي النيسابوري
الحافظ الثقة لكنه معروف عند اهل العلم بالتساهل في الصحيح انتهى مختصرا
ولد سنة ۳۲۱ احدى وعشرين وثلاثمائة وتوفي سنة خمس واربعمائة
سمع بنيسابور وحدها نحوا من الفي شيخ وبغيرها نحو الفي شيخ ايضا وله خمسمائة
تاليف وكان فيه تشيع وكان عالما صالحا فاضلا وغلط في احاديث
ضعيفة او موضوعة قال ابو حاتم وغيره قام الاجماع على انه ثقة
وقال السبكي اتفق العلماء انه من اعظم الائمة الحفاظ الذين

حفظ الله بهم الدين - استملى على ابن حبان وتفقه على
ابن ابی هریرة وغیره روی عنه الائمة الدار قطنی و
القفال والبیهقی وغیرهم وابو القاسم القشیری
ورحل الناس الیه - وکتاب المستدرک علی الصحیحین
قصد به ضبط الزوائد علیهما مما هو علی شرطهما او شرط احدهما او هو
صحیح ففی الفیة العراقی وکالمستدرک علی تساهل وقال ما انفرد
به فذاک احسن ما لم یرد قال السخاوی ای علی تساهل منه فیه
بادخاله فیه عدة موضوعات حمله علی تصحیحها اما المیل المارمی من
التشیع واما غیره فضلا عن الضعیف وغیره بل یقال ان السر فی
ذلک انه صنفه فی آخر عمره وقد حصلت له غفلة وتغیر اوله فی المنح البادیة
انتهی کذا فی ثبت الامیر الکبیر -

٣٢ عمل الیوم واللیلة لابن السنی رحمه الله تعالی آرویه عالیا
اجازة عن السید محمد علی بن طاهر الوتری المدنی ومشافهة عن
محمد بن سلیمان حسب الله المکی وعن عبد الجلیل براده المدنی ثلاثتهم
عن احمد منة الله عن احمد بن عبید العطار عن العلامة اسمعیل

العجلونی عن یونس المصری ثم المکی الدمرداشی طریقۃ عن ابراھیم
الکورانی بسندہ الی القاضی زکریا عن عمر بن فہد المکی عن الجمال
محمد بن ابراھیم بن محمد المرشدی عن عمر بن مزید المراغی عن علی بن
احمد بن البخاری عن زید بن الحسن الکندی عن سعد بن الخیر
الانصاری عن عبد الرحمن بن احمد الدونی بسماعہ من احمد بن
الحسین الدینوری بسماعہ من مؤلفہا ابن السنی رحمہ اللہ تعالی

تنبیہ ابن السنی ھو الحافظ الامام الثقۃ ابوبکر احمد
ابن محمد بن اسحاق بن ابراھیم بن اسباط الدینوری مولی
جعفر بن ابی طالب الہاشمی ویعرف بابن السنی راوی سنن
النسائی۔ سمع النسائی وابا خلیفۃ الجمحی وزکریا الساجی وعمر بن
ابی غیلان والباغندی وابا خلیفۃ المنجنیقی وجماھر بن محمد
الزملکانی وعبد اللہ بن زیدان البجلی وابا عروبۃ الحرانی۔
واکثر الترحال۔ روی عنہ احمد بن عبد اللہ الاصبہانی ومحمد
ابن علی العلوی وعلی بن عمر الاسدابادی واحمد بن الحسین
الکسار واخرون۔ قال القاضی ابو زرعۃ روح بن محمد سبط

ابن السنی سمعت عمی علی بن احمد بن محمد یقول کان ابی یکتب الحدیث
فوضع القلم فی انبوبۃ المحبرۃ ورفع یدیہ یدعو اللہ تعالیٰ فمات
رحمہ اللہ تعالیٰ وذلک فی آخر سنۃ ٣٦٤ اربع وستین وثلثمائۃ
(قلت) رحمہ اللہ تعالیٰ کان دینا خیرا صدوقا اختصر السنن
وسماہ المجتبی عاش بضعا وثمانین سنۃ اھ کذا فی تذکرۃ
الحفاظ للامام الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ (صـ ١٥١ ج ٣) وقال صاحب کشف الظنون عن الامام
المنذری انہ قال صنف العلماء فی عمل الیوم واللیلۃ والدعوات والاذکار کتبا کثیرۃ
من احسنہا للامام ابی عبد الرحمٰن النسائی المتوفی سنۃ ٣٠٣ ثلاث وثلثمائۃ واحسن
منہ لصاحبہ الحافظ احمد بن محمد المعروف بابن السنی الذی ہو
المتوفی سنۃ ٣٦٤ وھو اجمع الکتب فی ہذا الفن انتہی۔ (صـ ٣٦٢ ج ٢)

٣٣ ٣٤ ٣٥

الحلیۃ والمستخرج علی صحیح البخاری والمستخرج علی صحیح مسلم لابی نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحٰق بن موسیٰ الاصبہانی۔

ارویہا بالسند الی الفخر
ابن البخاری عن ابی جعفر محمد بن احمد بن نصر عن ابی علی
حسن الحداد عن مؤلفہا تنبیہ ابونعیم الحافظ الکبیر محدث

العصر هو احمد بن عبد الله بن احمد اسحق ابن موسى بن مهران الاصبهانی
الصوفی الاحول سبط الزاهد محمد ابن یوسف البناء (ولد) سنة ٣٣٦
ست وثلاثين وثلثمائة واجاز له مشائخ الدنيا سنة نيف وار بعين
وثلثمائة وله ست سنين فاجاز له من واسط المعمر عبد الله بن عمر
ابن شوذب ومن نيسابور شيخها ابو العباس الاصم ومن الشام
شيخها خيثمة بن سليمان الاطرابلسى ومن بغداد جعفر الخلدى
وابو سهل بن زياد وطائفة تفرد فى الدنيا باجازتهم كما تفرد بالسماع
من خلق ورحلت الحفاظ الى بابه لعلمه وحفظه وعلو اسناده - اول
ما سمع فى اربع واربعين وثلثمائة من مسند اصبهان المعمر ابى
محمد ابن فارس - وسمع من ابى احمد الغسال وابى على بن الصواف
وخلائق بخراسان والعراق فاكثر وتهيأ له من لقى الكبار ما لم يقع لحافظ
روى عنه كوشيار بن ليا ليروز الجيلى وابو بكر بن ابى على الذكوانى
وغيرهما من العلماء الاعلام قال احمد بن محمد بن مردويه كان
ابو نعيم فى وقته مرحولا اليه لم يكن فى افق من الآفاق احد احفظ
منه ولا اسند منه كان حافظ الدنيا قد اجتمعوا عنده وكل يوم

نوبته واحد منهم يقرأ ما يريده الى قريب الظهر فاذا قام الى داره ربما كان يقرأ عليه في الطريق جزء ولم يكن له غذاء سوى التسميع والتصنيف وقال حمزة بن العباس العلوي كان اصحاب الحديث يقولون لما صنف كتاب الحلية حمل الكتاب في حيوته الى نيسابور فاشتروه باربعمائة دينار وله تصانيف مشهورة ككتاب معرفة الصحابة وكتاب دلائل النبوة في مجلدين وتاريخ اصبهان وصفة الجنة وكتاب الطب وكتاب فضائل الصحابة وكتاب المعتقد اهـ مختصرا كذا في تذكرة الحفاظ للامام الذهبي (صـ ٢٩٤ ج ٣ / صـ ٢٥٢ ج ١) وقال صاحب الكشف في ذكر كتاب الحلية اوله الحمد لله محدث الاكوان الخ وهو كتاب حسن معتبر يتضمن اسماء جماعة من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من الائمة الاعلام المحققين والمتصوفة والنساك وبعض احاديثهم وكلامهم توفي رحمه الله تعالى سنة ثلاثين واربعمائة اهـ مختصرا

٢٦ مسند القضاعي للامام شهاب الدين ابي عبد الله القضاعي رحمه الله تعالى ارويه بالسند الى الفخر ابن البخاري عن الامام ابي احمد عبد الوهاب بن علي شيخ شيوخ بغداد عن القضاعي تقبيبه

القضاعی هو الامام شهاب الدین ابو عبد الله محمد بن جعفر بن سلامة
القضاعی قاضی مصر المتوفی بها سنة ٤٥٤ھ اربع وخمسین واربعمائة۔

٣٧ مسند الطیالسی رحمہ اللہ تعالی ارویہ بالسند الی
الامیر الکبیر عن شیخہ الحفنی عن البدیری عن الملا ابراهیم عن
القشاشی عن الشمس محمد الرملی عن زکریا الانصاری عن الحافظ
ابن حجر عن الصلاح ابن ابی عمر عن الفخر بن البخاری عن القاضی
ابی المکارم احمد بن محمد اللبان وابی حفص محمد بن احمد الصیدلانی
عن ابی علی الحسن بن احمد الحداد عن الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد الله
الاصبہانی قال حدثنا عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصفہانی
حدثنا یونس ابن حبیب العجلی حدثنا ابو داؤد الطیالسی تنبیہ الطیالسی
ہو سلیمان ابن داؤد بن الجارود ابو داؤد الطیالسی البصری ثقة
حافظ غلط فی احادیث من التاسعة مات سنة ٢٠٤ھ انتہی
تقریب التہذیب۔

٣٨ الادب المفرد للامام محمد بن اسمعیل البخاری صاحب
الصحیح رحمہ اللہ تعالی وہو کتاب ضخم نحو عشرة اجزاء بالسند

الی الحافظ ابن حجر قال قرأته علی ابی بکر بن عبد العزیز الشہیر بابن جماعۃ بسماعہ علی جدہ البدر محمد بن ابراہیم قال اخبرنا بہ مکی بن مسلم بن علان اجازۃ عن ابی طاہر السلفی حدثنا محمد بن حسن الباقلانی اخبرنا القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی حدثنا ابو النصر احمد بن محمد بن الحسن بن البنا زکی حدثنا ابو الخیر احمد بن محمد العبقسی حدثنا مؤلفہ الامام البخاری رحمہ اللہ تعالے۔

۳۹

السیرۃ لابی اسحق تہذیب ابن ہشام عن اشیاخی الثلاثۃ

الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی و الشیخ صالح کمال المکی و الشیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ المصری المکی عن الشیخ احمد منۃ اللہ عن الامیر الکبیر عن شیخہ الجوہری عن البصری عن البابلی بقرأۃ الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ محمد حجازی الواعظ و سالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد الغیطی عن الشیخ زکریا عن ابی النعیم رضوان بن محمد العقبی عن ابی الحسن علی ابن عبد الکریم الغربی عن ابی العباس احمد بن اسحق الابرقوہی عن ابی البرکات عبد القوی بن عبد العزیز السعدی عن ابی الحسن علی بن حسن الخلعی عن ابی محمد عبد الرحمن بن عمر

النحاس قال اخبرنا عبد الله بن جعفر بن الورد قال اخبرنا الامام الحافظ محمد بن عبد الله بن زنجويه البغدادی قال حدثنا الحافظ ابو یوسف عبد الرحیم المعروف بابن البرقی قال حدثنا الحافظ ابو محمد عبد الملک ابن هشام المؤلف قال اخبرنا زیاد بن عبد الله قال اخبرنا الامام الحافظ محمد بن اسحق المطلبی فذکره وکان الشافعی یعظم ابن اسحق کذا فی ثبت الامیر الکبیر

مسند الحافظ عبد بن حمید بن نصر الکشی[1] رحمہ اللہ تعالی

۴۰

عن[1] الاشیاخ الثلاثة المذکورین عن[2] احمد منة الله عن[3] الامیر عن[4] شیخه الحفنی عن[5] البدیری عن[6] الملا ابراهیم عن[7] القشاشی عن[8] الشمس الرملی عن[9] زکریا عن[10] محمد بن مقبل الحلبی عن[11] جویریة بنت احمد الکردی الهکاری انا[12] ابو الحسن الکردی انا[13] ابو المنجا انا[14] ابو الوقت انا[15] الداودی انا[16] السرخسی انا ابراهیم بن خریم الشاشی انا عبد بن حمید تنبیه قال الذهبی فی تذکرة الحفاظ عبد بن حمید بن نصر الامام الحافظ ابو محمد الکسی[2] مصنف المسند الکبیر

---

[1] الکشی بالفتح قریة بجرجان ۱۲ بستان المحدثین عن القاموس۔

[2] الکس بالکسر والفتح بلد قریب سمرقند ولا یقال بالشین المعجمة ۱۲ بستان عن القاموس۔

والتفسير وغير ذلك واسمه عبد الحميد الحافظ رجل على رأس المائتين في
شبيبته فسمع يزيد بن هارون ومحمد بن بشر العبدي وعلي بن عاصم
وابن ابي فديك وحسين بن علي الجعفي وابا اسامة وعبد الرزاق
وطبقتهم - وعلق له البخاري في دلائل النبوة من صحيحه فسماه عبد الحميد
وكان من الائمة الثقات مات سنة ۲۴۹ تسع واربعين ومائتين انتهى

مسند الحافظ ابي يعلى احمد بن علي التميمي الموصلي رحمه الله تعالى

۲۱

اروية بالسند المتقدم الى الفخر بن البخاري عن ابي روح عبد المعز
ابن محمد الهروي حدثنا تميم عن ابي سعيد الجرجاني حدثنا ابو سعيد
محمد بن عبد الرحمن الكنجروذي حدثنا احمد بن احمد بن حمدان حدثنا ابو يعلى
تنبيه قال الذهبي ابو يعلى (هو) الحافظ الثقة محدث الجزيرة
احمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي صاحب المسند الكبير
سمع علي بن الجعد ويحيى بن معين ومحمد بن المنهال الضرير وغسان
ابن الربيع وشيبان بن فروخ ويحيى الحماني واما سواهم - وحدث
عنه ابو حاتم بن حبان وابو علي النيسابوري وحمزة بن محمد الكناني
وخلق سواهم قال يزيد بن محمد الازدي كان ابو يعلى من اهل الصدق

والامانة والدين والحلم غلقت اكثر الاسواق يوم موته وحضر جنازته
من الخلق امر عظيم - ووثقه ابن حبان ووصفه بالاتقان والدين
ثم قال وبينه وبين النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثة انفس قال السمعاني
سمعت اسمعيل بن محمد بن الفضل الحافظ يقول قرأت المسانيد
كمسند العدني ومسند ابن منيع وهي كالانهار ومسند
ابي يعلى كالبحر يكون مجتمع الانهار كان مولده في شوال سنة
عشر ومائتين وارتحل وهو ابن خمس عشرة سنة مات سنة
سبع وثلثمائة اهـ تذكرة الحفاظ ص ٢٢٢ ج ٢

السنة لابي بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم الضحاك

رحمه الله تعالى - وجميع تآليفه ارويها بالسند الى الصفي
القشاشي المتقدم الى الحافظ الدمياطي عن الحافظ يوسف بن خليل
ابن عبد الله الدمشقي بسماعه عن ابي جعفر الصيدلاني انا ابو منصور
محمود بن اسمعيل بن محمد بن محمد الصيرفي الاصبهاني انا ابو بكر محمد بن
عبد الله بن شاذ انا الاعرج حدثنا ابو بكر عبد الله بن محمد بن فورك
القباب حدثنا ابو بكر احمد بن عمرو بن ابي عاصم - تنبيه ابو بكر احمد

هو ابن عمرو بن ابی عاصم الضحاک بن مخلد الشیبانی البصری قاضی اصبهان توفی سنة ۲۸۷ سبع و ثمانین و مائتین - کذا فی ثبت الامیر الکبیر

۴۳ مسند الفردوس للحافظ ابی منصور شهردار ابن الحافظ ابی شجاع شیرویہ الدیلمی الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۳

رویناہ بالسند الی الحافظ احمد بن حجر العسقلانی عن التنوخی عن الحجار عن محب الدین محمود بن محمد بن البخاری عن الدیلمی

تنبیہ قال فی بستان المحدثین ما معربہ - الدیلمی هو الحافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ سکن همدان ومن تصانیفہ تاریخ همدان اخذ الحدیث عن یوسف بن محمد بن یوسف المستملی وعبد الحمید بن الحسن القضاعی وعبد الوهاب بن مندہ واحمد بن عیسی الدینوری وابی القاسم بن البسری وسواهم عن کثیر من الاعلام وسافر الی اصفهان وبغداد وقزوین وغیرها من بلدان الاسلام قال الحافظ یحیی بن مندہ فی حقہ انہ شاب فطین حسن الخلق متصلب فی مذهب السنة معتزل عن الاهل قلیل الکلام شجیع القلب اما کان قاصرا فی اتقان المعرفة والعلم

لا يميز فى الاحاديث السقيمة والصحيحة ولهذا السبب وقع فيه جملة
كثيرة من الموضوعات فى هذا المسند توفى رحمه الله تعالى تاسع
رجب سنة تسع وخمسمائة اه مختصرا

٤٢

كتاب الفرج بعد الشدة للحافظ ابى بكر عبد الله بن ابى الدنيا رحمه الله تعالى

ارويه بالاسناد الى الفخر بن
البخارى عن ابى قدامة عن ابى الفتح بن البطى عن شهدة الكاتبة
عن الحسين ابن احمد بن طلحة عن محمود بن عمر العكبرى عن ابى الحسن
على بن الفرج عن مؤلفه رحمه الله تعالى صـ ٣٠ ج ٢ **تنبيه** قال الذهبى ابن
ابى الدنيا هو المحدث العالم الصدوق ابو بكر عبد الله بن عبيد بن سفيان
ابن ابى الدنيا القرشى الاموى مولاهم البغدادى صاحب التصانيف
ولد سنة ثمان ومائتين[٥] وسمع سعيد بن سليمان وعلى بن الجعد
وسعيد بن محمد الجرمى وخلف بن هشام وخالد بن خداش وعبد الله
بن خيران صاحب المسعودى وابا نصر التمار وعبد الله العبسى و

٥ كما فى ثبت الامير ١٢ عبد الهادى غفر الله له

وخلائق - حدث عنه الحرث بن ابی اسامة مع تقدمه واحمد بن محمد
اللبنانی والحسین بن صفوان البرذعی وابو بکر النجاد واحمد بن خزيمة
وابو بکر الشافعی وآخرون - قال ابن ابی حاتم کتبت عنه مع ابی وهو
صدوق وقال الخطیب ادب غیر واحد من اولاد الخلفاء قال
ابن کامل هو مؤدب المعتضد انتهی مختصرا وفی ثبت الامیر انه
کان اذا جالس احدا ان شاء اضحکه وان شاء ابکاه فی آن واحد
لتوسعه فی العلم والاخبار وله الف تالیف قاله فی المنح البادیه
توفی سنة ٢٨١ ومن مؤلفاته کتاب ذم الملاهی وکتاب قصر الامل
وکتاب التوکل وکتاب محاسبة النفس وکتاب الیقین وکتاب الدعاء
وکتاب الشکر وغیر ذلک انتهی -

٣٥ کتاب المنتقی للامام ابی محمد عبد الله بن الجارود
النیسابوری رحمه الله تعالی ارویه من طریق ابی علی الغسانی
عن ابی القاسم حاتم بن محمد عن ابی الحسن القابسی عن ابی بکر احمد بن
عبد الله بن محمد بن عبد المؤمن النیسابوری عن ابی محمد عبد الله
ابن علی بن الجارود النیسابوری تنبیه قال الذهبی فی طبقاته

وهو الحافظ الامام الناقد ابو محمد عبد الله بن علي بن الجارود النيسابوري المجاور بمكة سمع اباسعيد بن الاشج ومحمد بن آدم وعلي بن خشرم خلقا حدث عنه ابو حامد ابن الشرقي ومحمد بن نافع المكي ويحيى ابن منصور وآخرون وكان من العلماء المتقنين المجودين توفي سنة ۳۰۷ سبع وثلثمائة[۱] اهـ مختصراً

۴۶ مسند ابن ابي شيبة رحمه الله تعالى ـ من طريق ابن

الفرات عن تاج الدين السبكي المتوفي سنة عن الحافظ شمس الدين ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن قايماز الذهبي المتولد سنة ۶۷۳ والمتوفي سنة ۷۴۸ عن الحافظ ابن طرخان عن ابي عبد القادر عن سعيد بن احمد عن ابي بكر عبد الله بن محمد بن ابي شيبة العبسي مولاهم الكوفي الحافظ الثبت العديم النظير صاحب المسند والاحكام والتفسير وغيرها روى عن شريك وابن المبارك وابن عيينة وغيرهم وعنه البخاري ومسلم وابوداؤد وابن ماجه وابو زرعة

---

[۱] وفي ثبت الامير ست وثلثمائة والله تعالى اعلم ۱۲ عبد الهادي غفر الله له

وابوحاتم وابویعلی وغیرهم توفی سنہ ۳۳۱ھ وکان یحفظ اربعمائۃ الف حدیث
کذا فی ثبت الامیر الکبیر۔

۴۷ مسند ابی عوانہ رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی عن ابی الوفا
ویقال لہ المستخرج علی صحیح مسلم ۱۲
احمد بن عبید اللہ بن عدنان التمشلی قاضی زنجان عن ابی القاسم القشیری
عن ابی نعیم عن الحافظ ابی عوانہ تنبیہ قال الذہبی ابوعوانہ ھو الحافظ
الثقۃ الکبیر یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیم بن یزید الاسفراینی النیسابوری
الاصل صاحب الصحیح المسند المخرج علی صحیح مسلم ولہ فیہ زیادات عدۃ
طوف الدنیا وعنی بھذا الشان وسمع یونس بن عبد الاعلی واحمد بن
الازہر والزعفرانی وغیرہم حدث عنہ الحافظ احمد بن علی الرازی
وابوعلی النیسابوری ویحیی بن منصور القاضی وابن عدی والطبرانی
وغیرہم توفی سنہ ۳۱۶ھ ست عشرۃ وثلثمائۃ وقبر ابی عوانۃ علیہ مشہد
مبنی باسفرائین یزار وھو بداخل المدینۃ وکان اول من ادخل
کتب الشافعی ومذھبہ الی اسفرائین اخذ ذلک عن الربیع والمزنی
وھو ثقۃ جلیل انتہی۔

۴۸ سنن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق السلفی

عن ابی الحسن محمد بن رزوق بن عبد الرزاق عن ابی الغنائم محمد بن محمد البصری المقری ببیت المقدس عن ابی القاسم عبد الرحمن بن الحسن عن ابی محمد الحسن ابن رشیق العسکری العدل بمصر عن ابی عبد اللہ محمد بن رزین بن جامع المدینی عن سعید بن منصور رحمہ اللہ تعالیٰ

تنبیہ سعید بن منصور بن شعبہ الحافظ الامام الحجۃ ابو عثمان المروزی ویقال الطالقانی ثم البلخی المجاور صاحب السنن سمع مالکا و فلیح بن سلیمان واللیث بن سعد وعبید اللہ بن ایاد وابا معشر وابا عوانۃ وطبقتهم وعنہ احمد وابو بکر الاثرم ومسلم وابو داؤد و بشر بن موسی وابو شعیب الحرانی ومحمد بن علی الصائغ وخلق قال سلمۃ بن شبیب ذکرت سعید بن منصور لاحمد بن حنبل فاحسن الثناء علیہ وفخم امرہ وقال حرب الکرمانی املی علینا نحوا من عشرۃ آلاف حدیث من حفظہ۔ مات سعید بمکۃ فی رمضان فی سنۃ ۲۲۷ سبع وعشرین ومائتین انتہی کذا فی تذکرۃ الحفاظ للذہبی۔

۲۹ صحیح ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابی نجیح فضل اللہ بن عثمان احمد الجوزجانی عن ابی بکر عبد الرحمن

ابن عبد الله البحیری عن احمد بن منصور بن خلف عن ابی طاہر محمد بن الفضل
ابن محمد بن اسحاق بن خزیمۃ عن والدہ ابی بکر محمد بن اسحاق بن
خزیمۃ نسبہا **ابن خزیمۃ** ہو محمد بن اسحق بن خزیمۃ بن المغیرۃ
ابن صالح بن بکر السلمی النیسابوری امام الائمۃ شیخ الاسلام ابو بکر
محمد بن اسحق بن خزیمۃ ابن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری
ولد سنۃ ۲۲۳ ثلاث وعشرین ومائتین وسمع من اسحق بن راہویہ
ومحمد بن حمید ولم یحدث عنہما لصغرہ ونقص اتقانہ اذ
ذاک وسمع من محمود بن غیلان وعتبۃ بن عبد اللہ الیحمدی
المروزی وطبقتہم فاکثر وجود وصنف واشتہر اسمہ و
انتہت الیہ الامامۃ والحفظ فی عصرہ بخراسان۔ حدث عنہ
الشیخان خارج صحیحیہما۔ **قال** ابو عثمان الحیری حدثنا
ابن خزیمۃ قال کنت اذا اردت ان اصنف الشیئ دخلت
فی الصلوۃ مستخیرا حتی یقع لی فیہا ثم ابتدئ ثم **قال** ابو عثمان
الزاہد ان اللہ لیدفع البلاء عن اہل نیسابور با بن خزیمۃ و
قال ابو علی النیسابوری کان ابن خزیمۃ یحفظ الفقہیات من

من حديثه كما يحفظ القاري السورة قال الحاكم فی كتاب علوم الحديث فضائل ابن خزيمة مجموعة عندي في اوراق كثيرة ومصنفاته تزيد على مائة واربعين كتابا سوى المسائل والمسائل المصنفة مائة جزء وكانت وفاته في ثاني ذي القعدة سنة ۳۱۱ احدى عشرة وثلثمائة انتهى مختصراً ما فی طبقات الذهبی من مقامات شتی۔

۵۰ مسند حارث بن ابی اسامہ رحمہ الله تعالى اروية بالسند الى ابی نعيم[1] الاصبهانی عن ابی بكر احمد بن يوسف بن خلاد عن مؤلفه وارويه ايضا من طريق الفخر ابن البخاری عن محمد الصيدلانی الى المؤلف تنبيه ابن ابی اسامہ هو الحارث ابن ابی اسامہ محمد التميمی المتوفی سنة ۲۸۲ اثنتين وثمانين ومائتين كذا فی كشف الظنون صفحه ۲۳۰ ج ۲ وقال فی ثبت الامير انه بغدادی ولد فی سنة ۱۸۶ وتوفی يوم عرفة سنة ۲۸۲ انتهى۔

۵۱ صحيح الاسماعيلی۔ بالسند الى ابی ذر الهروی عن ابی عبد الله

---

[1] هو احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحق بن موسى بن مهران الاصبهانی صاحب حلية الاولياء فی ۱۲ (؟)

عبد الهادی غفر الله له

الحاکم عنہ۔ تنبیہ ھو الحافظ ابوبکر احمد بن ابراھیم بن اسمٰعیل امام اھل جرجان ولد ۲۲۳ھ و توفی ۳۷۱ھ لہ تصانیف کثیرۃ منہا المستخرج علی الصحیح والمعجم ولہ مسند کبیر فی نحو مائۃ مجلد قال الشیرازی تصنیفہ ھذا یدل علی غزارۃ علمہ فانہ علی شرط البخاری ولہ تصانیف علی البخاری ومسلم اھ ثبت الامیر الکبیر

مصنف عبد الرزاق الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ

ص۵۲

بالسند الی الفخر ابن البخاری عن محمد ابی جعفر الصیدلانی عن فاطمۃ بنت عبد اللہ الجوزجانیۃ قالت اخبرنا ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن ریذۃ الاصبہانی قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم الطبرانی عن اسحاق بن ابراھیم الدبری عن مؤلفہ رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ عبد الرزاق ھو الامام ابوبکر عبد الرزاق ابن ھمام بن نافع الحمیری الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ احد الاعلام المتوفی ۲۱۱ھ احدی عشرۃ ومائتین (ومصنفہ فی المجلدین) وھو اصغر من مصنف ابن ابی شیبۃ ومرتب علی الکتب والابواب علی ترتیب الفقہاء کشف الظنون صفحہ ۴۵ ۔ قلت وقد ظفرت علی مطالعۃ مجلدہ الثانی بمکۃ

المكرمة عند اخی فی الله الشیخ الحافظ نظر احمد الهندی المهاجر
الی بلد الله الامین۔

٥٣ مسند البزار المقلب بالبحر الزخار للامام ابی بکر

البزار رحمه الله تعالیٰ ارویه بالسند الی الحافظ ابن حجر
عن احمد المقدسی عن یحیی بن محمد بن سعید عن جعفر بن
علی عن محمد بن عبد الرحمن الحضرمی عن عبد الرحمن بن عتاب عن القاضی
سلیمان بن خلف عن القاضی محمد بن احمد بن یحیی بن مفرج
عن محمد الرقی المعروف بالصموت عن الامام ابی بکر البزار رحمه
الله تعالیٰ تنبیه البزار هو الحافظ ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق
البزار العتکی بفتح العین والتاء المخففة البصری المتوفی سنه ۲۹۲
اثنین وتسعین ومائتین بالرملة قال ابن ابی خیثمة هو رکن من ارکان
الاسلام وکان یشبه بابن حنبل فی زهده وورعه له المسند
الکبیر رحل فی اخر عمره الی الشام واصبهان فنشر علمه ومات بالرملة
من الشام اھ ثبت الامیر وتذکرة الحفاظ

٥٤ مشکوٰة الانوار فیما روی عن الله تعالیٰ من الاخبار

للشيخ الاكبر قدس سره الانور بالسند الى الحجار عن الحافظ
محب الدين بن البخاری عن الشیخ محی الدين ابن عربي الطائی
رحمہ اللہ تعالی تنبیہ ابن عربي هو الشيخ محی الدين محمد بن علی
المعروف بابن عربی الطائی الاندلسی المتوفی سنہ ۶۳۸ ثمان و
ثلاثين وستمائة اوله الحمد لله رب العلمين الخ قال جمعت هذه
الاربعين بمكة المكرمہ فی شهور سنہ ۵۹۹ تسع وتسعين وخمسمائة
وشرطت فيها ان تكون من الاحاديث المسندة الى الله سبحانہ
وتعالی خاصۃ وربما اتبعتها باحاديث عن الله تعالى مرفوعة
اليہ غير مسندة الى رسول الله صلی الله عليہ وسلم مما رويتها
وقیدتها ثم اردفتها باحدی وعشرين حديثا فجعلت واحد و
مائة حديث الحميۃ وشرحہ الامام محی الدين يحيي بن شرف
النووی اھ کشف الظنون صفحہ ۴۲

۵۵ السنن لابی مسلم الكشی بفتح الكاف وتشديد الشين
المعجمۃ نسبۃ الى قريۃ من اعمال جرجان - ارويها
بالسند الى ابن طبرزد عن ابی بكر محمد ابن عبد الباقی عن

ابی اسحٰق ابراھیم بن عمر البرمکی عن ابی محمد عبداللہ بن ابراھیم ابن ایوب بن ناشر البزار عن ابی مسلم الکشی مؤلفھا۔ تنبیہ الکشی وھو الامام ابو مسلم ویقال ابو زرعۃ محمد بن یوسف بن محمد بن الجنید الکشی الجرجانی (وکش) قریۃ علی ثلثۃ فراسخ من جرجان سمع ابا نعیم بن عدی وابا العباس الدغولی وسکی بن عبدان و طبقتھم بخراسان والعراق والحرمین۔ روی عنہ ابو العلاء محمد بن علی الواسطی وابو القاسم الازھری وعبدالعزیز الازجی جاور بمکۃ الی ان توفی بھا فی سنۃ ۳۹۰ تسعین وثلثمائۃ ا ھ

طبقات الذھبی ج صہ ۲۰۵ ج ۳

۵۶ تاریخ الامام الحافظ ابن عساکر لدمشق الشام۔ بالسند الی الشیخ محی الدین بن عربی عن مؤلفہ ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابن عساکر ھو الحافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ بن عبداللہ بن الحسن بن عساکر الدمشقی المتولد سنہ ۴۹۹ تسع وتسعین واربعمائۃ والمتوفی سنہ ۵۷۱ وقیل احدی وثمانون و

سلہ وسائر تصانیفہ کالاربعین وغیرہ ۱۲

خمسمائة بدمشق وله الشيخ من النساء بضع وثمانون امرأة قال
الحافظ عبد القادر الرهاوي ما رأيت احفظ من ابن عساكر اهـ كذا
في ثبت الامير قال صاحب الكشف ان هذا التاريخ في نحو ثمانين مجلدا ذكر تراجم
الاعيان والرواة ومرويا تهم على نسق تاريخ بغداد للخطيب لكنه
اعظم منه حجما قال ابن خلكان قال لي شيخنا الحافظ زكي الدين
عبد العظيم وقد جرى ذكر هذا التاريخ وطال الحديث في امره ما اظن
هذا الرجل الا عزم على وضع هذا التاريخ من يوم عقل على نفسه وشرع
في الجمع من ذلك الوقت والا فالعمر يقصر عن ان يجمع الانسان
مثل هذا الكتاب انتهى مختصراً

۵۶ **واما تاليف ابي الشيخ رحمه الله تعالى فمن طريق ابن النجاري**
عن ابي المفاخر خلف بن احمد بن محمد الفراء عن ابي الفتح اسمٰعيل
ابن الفضل عن ابي طاهر الكاتب عن الحافظ ابي محمد عبد الله ابي
الشيخ **تنبيه** ابو الشيخ هو الحافظ ابو محمد عبد الله بن محمد
ابن جعفر بن حيّان بفتح الحاء وتشديد المثناة تحت يلقب بابي
الشيخ **ولد** سنه ۲۹۴ اربع وتسعين ومائتين **وتوفي** سنه ۳۶۹

تسع وستين وثلثمائة روى عن ابي يعلى الموصلي وغيره وروى عنه ابونعيم وغيره كذا في ثبت الامير۔

٥٨

تاريخ ابن معين فی احوال الرجال وهو مرتب على حروف المعجم

وبالسند الى الحافظ ابن جعفر عن ابي اسحق التنوخي عن يحيى بن يوسف المصري عن ابي الحسن علي بن هبة الله بن الجميزي عن ابي طاهر السلفي عن محمد بن احمد الرازي عن علي بن محمد الفارسي عن ابي احمد عبد الله بن محمد المفسر عن ابي بكر احمد بن علي المروزي عن مؤلفه رحمه الله تعالى **تنبيه** ابن معين هو يحيى بن معين الامام الفرد سيد الحفاظ ابو زكريا المري مولاهم البغدادي **مولده** سنة ثمان وخمسين ومائة وكان ابوه من نبلاء الكتاب تخلف له الف الف درهم فيما قيل سمع هشيما وابن المبارك واسماعيل بن مجالد وغيرهم وعنه احمد وهناد والبخاري ومسلم وابوداؤد وابوزرعة وابويعلى وخلائق **قال** ابن المديني لا نعلم احدا من لدن آدم عليه السلام كتب من الحديث ما كتب يحيى بن معين **قال** عباس الدوري سمعت يحيى بن معين يقول لو لم يكتب الحديث

خمسين مرة ماعرفناه وعن يحيي بن معين قال كتبت بيدى
الف الف حديث وقال ابن المدينی انتهی علم الناس الی يحيي
ابن معين قال حنيس بن مبشر احد الثقات رأيت يحيي بن معين
فی النوم فقلت ما فعل الله بک فقال اعطانی وحبانی وزوجنی
ثلثمائة حوراء ومهد لی بين الناس۔ توفی فی ذی القعدة غريبا
بمدينة النبی صلی الله عليه وسلم سنة ثلاث وثلاثين ومائتين
رحمه الله تعالیٰ اھ تذکرة الحفاظ للامام الذهبی رح

٥٩

شرح السنة للبغوی رحمه الله تعالیٰ

وبالسند الی النجار عن الانجب بن ابی السعادات الحمامی عن ابی منصور محمد
ابن اسمعيل بن عوفة عن مؤلفه۔ تنبيه البغوی هو الامام
حسين بن مسعود البغوی وقد تقدم ذکره فی سند تفسيره۔

٦٠

الزهد والرقائق لابن المبارك رحمه الله تعالیٰ

وبالسند الی الفخر ابن البخاری عن ابن طبرزد عن ابی غالب
احمد بن الحسن بن البناء عن الحسن بن علی الجوهری عن ابی بکر محمد
ابن اسمعيل الوراق عن يحيي بن محمد بن صاعد عن الحسين بن الحسن

المروزی عن المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ تنبیہ ابن المبارک
ھو الامام ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک ابن واضح الحنظلی
التمیمی مولاھم المتوفی سنہ ۱۸۱ قال احمد لم یکن فی زمن ابن المبارک
اطلب للعلم منہ وکان کتابہ الذی حدث بہ عشرین الفاً کذا فی شرح
الامیر وقال الذہبی فی طبقاتہ عبد اللہ بن المبارک بن واضح
الامام الحافظ العلامۃ شیخ الاسلام فخر المجاھدین قدوۃ
الزاھدین ابو عبد الرحمن الحنظلی مولاھم المروزی الترکی الاب
الخوارزمی التاجر السفار صاحب التصانیف النافعۃ والرحلات
الشاسعۃ ولد سنۃ ثمانی عشرۃ ومائۃ او بعدھا بعام وافنی
عمرہ فی الاسفار حاجاً ومجاھداً وتاجراً سمع سلیمان التیمی و
عاصم الاحول وحمید الطویل والربیع بن انس وھشام بن
عروۃ واما سواھم حتی کتب عمن ھو اصغر منہ دوّن العلم
فی الابواب والفقہ وفی الغزو والزھد والرقائق وغیر
ذلک حدث عنہ خلق لا یحصون من اھل الاقالیم فانہ من
صباہ ما فتر عن السفر منھم عبد الرحمن بن مہدی ویحیی

ابن معین. وحیان بن موسی و ابوبکر بن ابی شیبة وغیرهم وعن
اسمعیل بن عیاش قال ما علی وجہ الارض مثل ابن المبارک و
قال شعیب بن حرب لو جهدت جهدی ان اکون فی السنة
ثلاثة ایام مثل ابن المبارک لم اقدر وقال ابو اسامة هو
امیر المؤمنین فی الحدیث انتهی مختصراً ملتقطاً۔

نوادر الاصول للحکیم الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ من طریق

ابن حجر من ابی الحسن علی بن محمد بن ابی المجد عن سلیمان بن حمزة
عن عیسیٰ بن عبد العزیز عن ابی سعد عبد الکریم بن محمد السمعانی
عن ابی الفضل محمد بن علی بن سعید بن المطهر عن ابی اسحاق
ابن ابراهیم بن محمد البوقی الخطیب عن ابی بکر محمد عبد الرحمن
المقری عن ابی نصر احمد بن احید بن حمدان البیکندی
عن ابی عبد اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی تنبیہ قال فی
الکشف هو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن ابن بشیر المؤذن الحکیم
الترمذی المتوفی شهیداً سنہ ۲۵۵ خمس وخمسین ومائتین و
وقد ذکر ثلاثة مائة اصل الا اثنی عشر هو الملقب بسلوة

سلہ فی معرفة اخبار الرسول ۱۲ ۲ہ وعند العجلونی محمد عبد الرحمن ۱۲ عبد الهادی

العارفين وبستان الموحدين روي انه قال ما وضعت حرفا
لينقل عني ولا لينسب الي شيئ منه ولكن كان اذا اشتد علي
وقتي التسلي به وفي تصانيفه يلوح صدق ما يقول لاسيما في
هذا الكتاب حيث لم يقدم خطبة ولا ترتيبا وهي ثمان وثمانون
ومأتي اصل وقد قيل ان الاصول ثلاثمائة وستون انتهى مختصرا
وقال العلامة الامير الكبير في ثبته ولما صنف (الحكيم) كتاب
ختم الولاية وكتاب علل الشريعة كفروه ونفوه من ترمذ فجاء الى
بلخ فقبلوه انتهى رحمه الله تعالى

مسند ابن راهويه رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر

عن التنوخي وابن ابي المجد عن ابي الحسن علي بن محمد بن مردود
البندنيجي وابي نصر محمد بن محمد بن هبة الله الشيرازي
عن ابي العباس احمد ابن يوسف البغدادي وابي الحسن بن مسعود
ابن بركة عن ابي الخير احمد بن اسماعيل بن يوسف الطالقاني
عن ابي محمد هبة الله الصعلوكي المعروف بالموفق عن ابي علي الحسن
ابن ابي القاسم بن خوجويه عن ابي سعد عبد الرحمن بن حمدان بن محمد

النضروی عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن علی بن زیاد السندی
عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن سیدویہ الازدی وابی احمد
ابن ابراهیم بن نصر عن ابی یعقوب اسحاق بن ابراهیم بن مخلد المروزی
الحنظلی المعروف بابن راهویه نزیل نیسابور تنبیہ ابن راهویه
قال احمد لا اعلم له نظیرا وقال الدارمی ساد اهل المشرق والمغرب بصدقہ وقال الذهلی
اجتمع فی الرصافة اعلام اصحاب الحدیث منهم احمد و ابن معین
وغیرهما وکان صدر المجلس اسحاق وهو الخطیب وقال اسحاق
ماسمعت شیئا الاحفظته وما حفظت شیئا قط فنسیته وکانی
انظر الی سبعین الف حدیث وقال اعرف مکان مائة الف
حدیث کانی انظر الیها ولد ابن راهویه سنہ ۱۶۶ وتوفی سنہ ۲۳۸
اھ ثبت الامیر۔

۶۳

اقتضاء العلم العمل للخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۶۳

بالسند الی الفخر بن البخاری عن ابن طبرزد عن ابی منصور
عبد الرحمن بن محمد القزاز عن ابی بکر احمد البغدادی رحمہ اللہ
تعالیٰ تنبیه الخطیب البغدادی هو ابو بکر احمد بن علی بن ثابت

ابن احمد بن مہدی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۶۴ **الذریۃ الطاہرۃ للدولابی رحمہ اللہ تعالیٰ** بالسند الی القاضی زکریا عن محمد بن مقبل الحلبی عن محمد بن علی الحرادی عن الشرف عبد المؤمن الدمیاطی عن ابی الحسن بن المقیر عن الحافظ ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعہ علی الخطیب ابی طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سنہ ۴۷۲ھ بقرأتہ علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن الطیب ابن عبد اللہ الفرا بمصر سنہ ۴۲۵ھ بسماعہ عن ابی محمد الحسین بن رشیق العسکری قال حدثنا محمد بن احمد الدولابی المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ **تنبیہ** الدولابی ہو الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الانصاری الشہیر بالدولابی۔ وفی کشف الظنون ان وفاتہ فی سنہ ۳۱۰ عشرۃ وثلثمائۃ اھ **قال الذہبی** الدولابی الحافظ العالم سمع احمد بن ابی شریح الرازی ومحمد ابن منصور الجواز ومحمد بن بشار وغیرہم **قال** ابو سعید بن یونس کان ابو بشر من اہل الصنعۃ وکان یضعف مات بین مکۃ

والمدينة بالعرج فی ذی القعدة سنہ ۲۸۳ (قلت) ومولدہ کان فی سنہ ۲۲۴ اربع وعشرین ومائتين انتهى

۶۵ مسند بقی بن مخلد رحمہ اللہ تعالی من طریق عیاض عن ابی القاسم احمد بن محمد بن احمد بن مخلد بن عبد الرحمن بن احمد ابن بقی بن مخلد عن ابیہ محمد عن ابیہ احمد وعمہ عبد الرحمن عن ابیهما مخلد عن ابیہ عبد الرحمن عن ابیہ احمد عن ابیہ بقی بن مخلد عن ابن حبیب عن ابن الماجشون **تنبیہ** قال الذہبی فی طبقاتہ بقی بن مخلد الامام شیخ الاسلام ابو عبد الرحمن القرطبی صاحب المسند الکبیر والتفسیر الجلیل الذی قال فیہ ابن حزم ماصنف تفسیر مثلہ اصلا مولدہ فی رمضان سنہ ۲۰۱ احدی ومائتين وسمع یحیی بن اللیثی القرطبی وابا مصعب الزہری ویحیی بن بکیر وابن ابی شیبۃ وغیرہم وطاف الشرق والغرب وشیوخہ مأتان وثمانون ونیف - روی عنہ ابنہ احمد واحمد بن عبد اللہ الاموی واسلم بن عبد العزیز وغیرہم وکان اماما علما قدوۃ مجتہدا لا یقلد احدا ثقۃ حجۃ صالحا عابدا متہجدا اواھا علیم

۶۵

النظير في زمانه ذكره احمد ابن ابي خيثمة فقال ما كنا نسميه
الا المكنسة وهل يحتاج بلد فيه بقي ان يأتي منه الينا احد قال
ابو الوليد الفرضي ملأ بقي الاندلس حديثا وعن بقي قال لما
رجعت من العراق اجلسني يحيى بن بكير الى جنبه وسمع مني
سبعة احاديث وعنه قال لقد غرست للمسلمين غرسا
بالاندلس لا يقلع الا بخروج الدجال وكان مجاب الدعوة
وقيل انه كان يختم القرآن كل ليلة في ثلاث عشرة ركعة و
يسرد الصوم وحضر سبعين غزوة مات في جمادى الآخرة سنة ۲۷۶
ست وسبعين ومائتين انتهى مختصرا

۶۶ مصنف الامام وكيع رحمه الله تعالى

من طريق عياض وابن بشكوال عن ابن عتاب عن ابيه عن ابي بكر بن
عبد الرحمن بن احمد التجيبي عن اسماعيل بن صبور عن محمد بن
وضاح عن موسى بن معاوية عن ابي سفيان وكيع بن الجراح
بن مليح الرواسي الكوفي تنبيه قال الامير في ثبته توفي وكيع
سنة ۱۹۶ ست وتسعين مائة قال احمد ما رأيت اوعى العلم منه

بطن من قيس غيلان ۱۲ ذهبي

ولا احفظ ولا رأيت معه كتابا قط ولا رقعة وقال ابن معين ما رأيت افضل منه كان يستقبل القبلة ويحفظ حديثه اهـ قال الذهبي ولد (وكيع) سنة ١٢٩ تسع وعشرين ومائة سمع هشام ابن عروة والاعمش واسمعيل بن ابي خالد وابن عون وابن جريج وسفيان وغيرهم وكان ابوه على بيت المال واراد الرشيد ان يولى وكيعا قضاء الكوفة فامتنع قال يحيى بن يمان لما مات سفيان جلس وكيع موضعه كان يصوم الدهر ويختم القرآن كل ليلة ويفتي بقول ابي حنيفة وكان يحيى القطان يفتي بقول ابي حنيفة ايضا قال سلم بن جنادة جالست وكيعا سبع سنين فما رأيته بزق ولا مس حصاة ولا جلس مجلسه فتحرك ولا رأيته الا مستقبل القبلة وقيل كان وكيع اعور توفي بفيد راجعا من الحج سنة ١٩٧ سبع وتسعين ومائة يوم عاشوراء قال وكيع الجهر بالبسملة بدعة سمعه منه ابو سعيد الاشج اهـ مختصراً ملتقطاً

تاليف ابن شاهين رحمه الله تعالى من طريق ابن حجر عن

ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن جمہور البجلی عن جدہ ابن عبد اللہ
محمد بن ابراہیم بن المظفر الحسین عن شمس الدین ابی الفرج
ابن ابی عمر عن ابی الیمن الکندی عن ابی محمد عبد اللہ بن
عمر بن احمد بن شاہین عن ابیہ ابی حفص عمر بن شاہین البغدادی
تنبیہ قال السیوطی فی مشتہی العقول ما نصہ منتہی
التصانیف فی الکثرۃ ابن شاہین صنف ثلاثمائۃ وثلاثین
مصنفا منہم التفسیر الف جزء والمسند خمسۃ عشر مائۃ
والتاریخ مائۃ وخمس مجلدات ومداد التصانیف الف قنطار
وثمانمائۃ قنطار وسبعۃ وسبعون قنطارا قال السیوطی ہذا من کرامات
طی الزمان کالمکان من وراثۃ الاسراء ولیلۃ القدر توفی
ابن شاہین سنہ ۳۸۵ھ قالہ الامیر فی ثبتہ

مسند الحمیدی رحمہ اللہ تعالی من طریق الغانی عن ابن
عبد البر عن سعید بن نصر عن قاسم بن اصبغ عن محمد بن اسماعیل
الترمذی عن ابی بکر عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی المکی تنبیہ
قال الامیر الحمیدی المکی المتوفی بمکۃ سنہ ۲۱۴ اربعۃ عشر و

مائتين قال احمد الحميدى عندنا امام اه

٦٩ معجم ابن قانع رحمه الله تعالى - بسند صاحب المنح من طريق الصدفى والسلمى عن ابى القاسم عبد الواحد بن على بن محمد بن فهد العلاف عن ابى الحسن على بن احمد بن عمر بن حفص الحمامى عن الحافظ النامى ابى الحسين عبد الباقى ابن قانع رحمه الله تعالى

تنبيه ابن قانع هو الحافظ القاضى ابو الحسين عبد الباقى بن قانع بن مرزوق بن الحسن الاموى مولاهم البغدادى ولد فى سنة ٢٦٥ واختلط قبل موته بسنتين ومات سنة ٣٥١ اه كذا فى ثبت الامير

٧٠ عشاريات القلقشندى رحمه الله تعالى - بالسند الى صاحب المنح قال اخبرنا بها ابو المكارم محمد بن احمد القابسى عن ابى الخير القصار عن النجم الغزى والبدر القرافى كلاهما عن المؤلف

تنبيه القلقشندى هو الشيخ جمال الدين ابراهيم بن على ابن احمد بن اسماعيل بن علاء الدين القرشى الشافعى القلقشندى بقاف مفتوحة ثم لام ساكنة ثم قاف مفتوحة ثم شين معجمة

مفتوحة ثم نون ساكنة ثم دال مهملة مكسورة بعدها ياء نسبة الى
قرية من قرى مصر ينسب اليها جماعة هذا وتقي الدين ابو بكر محمد بن
اسماعيل وابن اخيه عبد الكريم المقدسي وابو الفتوح علي بن
علاء الدين وكلهم اخذوا عن ابن حجر قال صاحب المنح فتقع لنا
عشاريات باربعة عشر ولله الحمد اه كذا في ثبت الامير

١٧ الاربعون التساعية لعز الدين ابن جماعة رحمه الله تعالى

من طريق صاحب المنح ايضاً قال اخبرنا بها ابو الاسرار علي عن ابن
عجيل عن ابن ظهيرة عنه تنبيه قال صاحب المنح فتقع لنا بثلاثة
عشر ولله الحمد قال الامير قلت فتقع لنا بستة عشر لانا
نروي عن السقاط عن ابن الحاج عنه قال الجامع المسكين
فتقع لنا بتسعة عشر لانا نروي عن الشيخ محمد ابن سليمان
حسب الله عن عبد الغني الدمياطي عن الامير الكبير عن الشيخ
السقاط عن ابن الحاج عن صاحب المنح۔

١٨ تآليف الحسن بن عرفة رحمه الله تعالى بالسند الى صاحب
المنح وهو يرويها من طريق السلفي عن علي بن الحسن الربعي من

ابی الحسن محمد ابن محمد بن محمد بن مخلد البزاز عن اسماعیل بن محمد ابن اسماعیل الصفار عن الحسن بن عرفہ العبدی المتوفی سنہ ۲۵۷

مکارم الاخلاق للخرائطی وسائر مؤلفاتہ رحمہ اللہ تعالی

بالسند الی صاحب المنح من طریق ابن خلیل عن الخشوعی عن ابی محمد ھبۃ اللہ الاکفانی عن محمد بن عقیل الخطیب احمد بن بندار وابی الحسن احمد بن عبد الواحد بن ابی الحدید عن ابی بکر بن محمد بن احمد بن عثمان بن ابی الحدید عن ابی بکر الخرائطی تنبیہ الا ھو محمد ابن حفید بن سہل الخرائطی رحمہ اللہ تعالی

الموطا وکتاب الآثار للامام محمد رحمہ اللہ تعالی

وسائر تصانیفہ ارویھا مسلسلا بالسادۃ الحنفیۃ عن الشیخ عبد الستار المکی الحنفی عن الشیخ ادریس بن محمد الحنفی المتوفی سنہ ۱۳۱۱ عن العلامۃ ابن عابدین عن العلامۃ السید محمد شاکر الحنفی عن فقیہ الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن المفتی علاء الدین الحصفکی الحنفی عن خیر الدین الرملی الحنفی عن محمد ابن السراج

الحانوتی الحنفی عن [۱۰] احمد بن یونس الشهیر بابن الشلبی[۱] الحنفی عن [۱۱]
ابراهیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن [۱۲] امین الدین یحیی بن محمد
الاقصرائی الحنفی عن [۱۳] محمد بن محمد البخاری الحنفی عن [۱۴] حافظ الدین محمد بن
محمد الطاهر الحنفی عن [۱۵] صدر الشریعة عبید الله بن مسعود الحنفی
عن [۱۶] جده تاج الشریعة محمود الحنفی عن [۱۷] والده صدر الشریعة احمد الحنفی
عن [۱۸] ابیه جمال الدین عبید الله بن ابراهیم المحبوبی الحنفی عن [۱۹] محمد
ابن ابی بکر البخاری المشهور بامام زاده الحنفی عن [۲۰] شمس الائمة
ابی بکر بن محمد الزرنجری الحنفی عن [۲۱] شمس الائمة عبد العزیز بن احمد
الحلوانی[۲] الحنفی عن [۲۲] القاضی ابی علی الحسین النسفی بن علی الحنفی عن [۲۳]
ابی بکر محمد بن الفضل البخاری الحنفی عن [۲۴] عبد الله بن محمد الحارثی
الحنفی عن [۲۵] حفص محمد البخاری الحنفی عن [۲۶] والده ابی حفص الکبیر احمد
ابن حفص الحنفی عن الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی رضی الله

---

[۱] بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدة ۱۲ رد المحتار
[۲] الحلوانی اتفقوا علی انه نسبة الی بیع الحلواء واما النسبة الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط هذا اللفظ ثلثة اقوال بفتح الحاء المهملة وبالهمزة فی آخره وبفتح الحاء وآخره نون وبضم الحاء مع النون یشیر الیه کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء اه مختصراً ملخصاً من مقدمة عمدة الرعایه ۱۲ عبد الهادی غفر له

تعالی عنہ تنبیہ محمد بن الحسن الشیبانی ہو ابو عبد اللہ محمد بن
الحسن بن فرقد الشیبانی نسبتہ ولاء الی شیبان بفتح الشین
المعجمۃ قبیلۃ معروفۃ الکوفی صاحب الامام ابی حنیفۃ اصلہ
من دمشق من اہل قریۃ یقال لہا حرستا بفتح الحاء المہملۃ وسکون
الراء المہملۃ وفتح السین المہملۃ سمع الحدیث عن مسعر بن
کدام وسفیان الثوری وعمرو بن دینار والامام مالک والاوزاعی
والقاضی ابی یوسف وروی عنہ الامام الشافعی وابو سلیمان
موسی بن سلیمان الجوزجانی وہشام بن عبد اللہ الرازی
وابو حفص الکبیر وغیرہم من اکابر المحدثین وائمۃ الدین قال
الشافعی ما رأیت سمینا اخف روحا من محمد بن الحسن وما رأیت
افصح منہ کنت اظن اذا رأیتہ یقرء القرآن کان القرآن نزل
بلغتہ وقال ایضا ما رأیت اعقل من محمد بن الحسن وروی
عنہ ان رجلا سألہ عن مسألۃ فاجابہ فقال لہ الرجل خالفک
الفقہاء فقال لہ الشافعی وہل رأیت فقیہا قط اللہم الا
ان یکون رأیت محمد بن الحسن وقال ابو عبد اللہ الذہبی

فی میزان الاعتدال محمد بن الحسن الشیبانی ابو عبد اللہ احد
الفقہاء یروی عن مالک بن انس وغیرہ وکان من بحور العلم
والفقہ قویا فی مالک اھ وقال الربیع سمعت الشافعی یقول
حملت عن محمد وقر بعیر کتبا اھ روی الخطیب باسنادہ
الی الشافعی قال قال محمد بن الحسن اقمت علی باب مالک
ثلاث سنین وکسرا قال وکان یقول انہ سمع لفظا اکثر من
سبعمائۃ حدیث وکان اذا حدثہم عن مالک امتلأ منزلہ وکثر الناس حتی
یضیق علیہ الموضع وعنہ کان اذا اخذ فی المسئلۃ کانہ قرآن ینزل لا یقدم حرفا
ولا یؤخرہ وعنہ قال حملت عنہ وقر بختی کتبا وعن یحیی بن معین قال کتبت الجامع
الصغیر عن محمد بن الحسن وعن ابی عبید ما رأیت اعلم من کتاب اللہ منہ وعن
ابراہیم الحربی قال قلت لاحمد من این لک ہذہ المسائل الدقیقۃ قال
من کتب محمد بن الحسن انتہی مختصرا ملتقطا من التعلیق الممجد علی
مؤطا محمد رح قال المحقق اللکنوی رحمہ اللہ تعالی فی التعلیق الممجد
بعد ما ذکر مناقب الامام محمد قلت بہذہ العبارات الواقعۃ
من الاثبات وغیرہا من کلمات الثقات التی ترکنا ذکرہا

خوفا من التطويل يظهر جلالة قدره و فضله الجميل فمن طعن عليه
كانه لم تقرع سمعه هذه الكلمات ولم يصل بصره الى كتب النقاد
الاثبات وكفاك مدح الشافعی له بعبارات رشيقة وكلمات لطيفة
وروايته عنه انتهى۔

قد ذكرت اولا بحمد الله تعالى وحسن توفيقه خمسة وعشرين
كتبا من كتب التفسير باسانيدها وهذه خمسة وسبعون
كتابا من كتب الحديث مع اسانيدها المتصلة الى مصنفيها
فصارت بجميعها مكملة للمائة كتابا وبقيت منها كثيرة
لا يمكن استقصائها۔ وقد جمعت اكثرها فى غير هذا المحل
والآن اشرع فى ذكر الكتب الفقهية من كتب المذاهب
الاربعة وغير ذلك من كتب الاصول والتصوف
والاوراد بعون رب العباد۔

ونقدم سند فقه الحنفى فنقول فقه الامام الهمام المجتهد
المقدم امام الائمة وسراج الامة ابى حنيفة النعمان
ابن ثابت رضى الله تعالى عنه نرويه عن العلامة ملا

كمال عن والده صديق كمال عن الشيخ عبد الله سراج عن عمر العطار
عن علي الونائي عن السيد مرتضى الزبيدي ح وارويه عاليا عن
الشيخ عبد الستار المكي عن العلامة المعمر احمد بن الملا صالح السويدي
البغدادي عن السيد مرتضى الزبيدي عن السيد عمر بن عقيل
عن الشيخ عبد الله البصري عن الشيخ منصور الطوخي عن سلطان
المزاحي عن احمد بن يونس الشهير بابن الشلبي ح ويروي صديق
كمال عن عبد الرحمن الكزبري عن والده محمد الكزبري عن عبد الغني
النابلسي عن والده اسماعيل شارح الدرر والغرر عن الشيخين
الجليلين الشهاب احمد الشوبري والشيخ حسن الشرنبلالي
صاحب الحاشية على الدرر روايتا الاول عن السراج عمر بن نجيم
مؤلف النهر الفائق شرح كنز الدقائق والشمس الحانوتي صاحب
الفتاوى والشيخ على المقدسي شارح نظم الكنز وبرواية الثاني
عن شيخ الاسلام الشيخ عبد الله النحريري والشيخ محمد بن عبد الحق
المسيري والشيخ محمد بن احمد الحموي والشيخ محمد المحبي برواية
كل واحد من مشائخ هذين الشيخين المذكورين عن الشيخ احمد

ابن یونس الشلبی صاحب الفتاوی عن سری الدین عبد البر بن الشحنة
شارح الوهبانیة عن الکمال محمد بن الهمام صاحب فتح القدیر شرح
الهدایة عن سراج الدین عمر بن علی الکنانی الشهیر بقاری الهدایة
ح وأرویه عن الفقیه شیخ الخطباء بالمسجد الحرام الشیخ احمد
میرداد عن السید کوجک عن الشیخ عابد عن عمه الشیخ محمد حسین
ابن محمد مراد بن یعقوب الانصاری السندی عن ابیه عن
الشیخ محمد هاشم بن عبد الغفور السندی عن مفتی الاحناف
بمکة عن الشیخ عبد القادر الصدیقی عن الشیخ حسن العجیمی
أخبرنا مفتی الانام السید محمد صادق بن احمد بادشاه
الحسینی اجازة عن الشیخ سراج الدین عمر الحانوتی عن الشیخ
ابراهیم بن عبد الرحمن الکرکی صاحب الفیض عن الشیخ محب الدین
احمد بن محمد بن احمد الاقصرائی عن سراج الدین عمر بن علی
الکنانی الشهیر بقارئ الهدایة عن علاء الدین السیرافی[1] عن السید
جلال شارح الهدایة عن علاء الدین عبد العزیز البخاری صاحب

[1] نسبة الی سیراف بلدة من بلاد فارس مما یلی حد کرمان ١٢ الفوائد البهیة۔

[1] و فی ثبت ابن عابدین السیرامی ١٢ عبد الهادی عفی الله عنه

الكشف والتحقيق عن الاستاذ حافظ الدين الكبير عن شمس الائمة
محمد بن عبد الستار الكردري ح وارويه عن العلامة اسعد الدهان
المتوفى سنة ٩٩٥
عن العلامة حسين الطرابلسي عن السيد علاء الدين عابدين
عن والده العلامة الفقيه خاتم المحققين السيد محمد امين بن
عابدين ح وارويه بالاجازة العامة عن العلامة يوسف بن
اسمعيل النبهاني عن العلامة الفقيه السيد محمد ابي الخير
عابدين امين الفتوى بدمشق ابن العلامة السيد احمد عابدين
شقيق السيد محمد امين عابدين عن والده السيد احمد عابدين
المذكور وهو عن اخيه السيد محمد امين المعروف بابن عابدين
ح وارويه عاليا عن الشيخ عبد الستار المكي عن الشيخ ادريس
ابن محمد المكي المتوفى سنة ١٣ عن العلامة ابن عابدين عن العلامة
السيد محمد شاكر عن الامام الشيخ مصطفى زين الدين ابي البركات
ابن محمد رحمة الله الايوبي الشهير بالرحمتي عن الشيخ صالح بن
ابراهيم بن سليمان الجينيني وهو عن والده عن شيخ الفتيا في
رد المحتار ١٢
زمانه الشيخ خير الدين الرملي عن الشيخ محمد بن محمد سراج الدين

له وفي ثبت ابن عابدين جلال الدين الكبير والله اعلم ١٢ العبد الهادي غفر الله له

الحانوتی عن والدہ محمد الحانوتی عن العلامۃ محب الدین بن جرباش

عن ابی الخیر محمد بن محمد الرومی عن المجد ابی الفتح محمد بن محمد

الحریری عن والدہ عن القدام امیر کاتب بن عمر الاتقانی عن السغناقی

عن صاحب الکنز النسفی عن شمس الائمۃ محمد بن عبد الستار الکردری

عن شیخ الاسلام برہان الدین صاحب الہدایۃ عن فخر الاسلام

علی البزدوی عن شمس الائمۃ السرخسی عن شمس الائمۃ الحلوانی

عن القاضی ابی علی النسفی عن الامام ابی بکر محمد بن الفضل

البخاری عن الامام ابی عبد اللہ السبذمونی عن الامیر ابی

عبد اللہ بن ابی حفص البخاری عن ابیہ عن الامام محمد بن

الحسن الشیبانی عن الامام الاعظم والولی الافخم ابی حنیفۃ النعمان

الکوفی صاحب المذہب وہو عن حماد بن زید بن ابی سلیمان

عن ابراہیم النخعی عن علقمۃ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب المبسوط للامام السرخسی رحمہ اللہ تعالی ارویہ

بالسند المذکور عن مصنفہ رحمہ اللہ تعالی تنبیہ السرخسی ہو

شمس الائمة محمد بن احمد بن ابی سهل السرخسی المتوفی سنة ٤٨٣
ثلاث وثمانين واربعمائة وهذا الكتاب اجل الكتب التی دونت
لمذهب الامام الاعظم لانه يحتوی علی جميع المسائل التی كتبها
الامام محمد والامام ابو يوسف والامام الاعظم والامام زفر
والامام الحسن البصری رحمهم الله تعالی قال فی الفوائد البهية
السرخسی كان اماما علامة حجة متكلما مناظرا اصوليا مجتهدا
عده ابن كمال باشا من المجتهدين فی المسائل لازم شمس الائمة
عبد العزيز الحلوائی واخذ عنه حتی تخرج به وصار اوحد زمانه
وتفقه عليه برهان الائمة عبد العزيز بن عمر بن مازه ومحمود
ابن عبد العزيز الاوزجندی وغيرهما - املی المبسوط نحو خمس عشرة
مجلدا وهو فی السجن باوزجند كان محبوسا فی الجب بسبب كلمة
نصح بها الخاقان وكان يملی من خاطره من غير مطالعة كتاب
وهو فی الجب واصحابه فی اعلی الجب وقال عند فراغه من شرح
العبادات هذا آخر شرح العبادات باوضح المعانی واوجز العبارات
املاء المحبوس عن الجمع والجماعات - وقال فی آخر شرح الاقرار

انتهى شرح الاقرار المشتمل من المعانى على ما هو من الاسرار املاه المحبوس فى محبس الاشرار ـ والسرخسى نسبة الى سرخس بفتح السين وفتح الراء وسكون الخاء بلدة قديمة من بلاد خراسان وهو اسم رجل سكن هذا الموضع وعمره واتم بناءه ذو القرنين ذكره السمعانى انتهى مختصرا

الهداية للامام برهان الدين على بن ابى بكر المرغينانى

رحمه الله تعالى ـ ارويها عن العلامة الشيخ احمد ابى الخير ميرداد ومولانا الشيخ محمد سعيد الاديب عن السيد عبد الله كوجك عن عمر العطار وعن الشيخ عابد كلاهما عن الشيخ محمد طاهر سنبل عن خاله محمد عارف بن محمد جمال المكى عن العلامة العجيمى عن احمد القشاشى عن ابى المواهب احمد بن على العباسى الشناوى ثم المدنى عن عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد المكى العلوى عن عمه جار الله بن عبد العزيز بن فهد المكى عن المفتى سراج الدين عمر بن عبد الرحيم القاهرى ثم المدنى عن مجد الدين محمد بن عبد الله الزرندى المدنى الحنفى عن شيخ

الحنفية امين الدين يحيى بن محمد بن ابراهيم الاقصرائي القاهري عن
القاضي زين الدين ابي بكر بن الحسين العثماني المراغي ثم المدني
عن القاسم ابن محمد بن يوسف البرزالي عن مظفر الدين احمد
ابن علي الساعاتي الحنفي عن ظهير الدين محمد بن عمر بن محمد البخاري
النوجاباذي بفتح النون قرية ببخارى عن محمد بن عبد الستار
الكردري عن مؤلفها تنبيه المرغيناني[1] هو علي بن ابي بكر بن
ابن عبد الجليل الفرغاني المرغيناني صاحب الهداية كان اماما فقيها
حافظا محدثا مفسرا جامعا للعلوم ضابطا للفنون متقنا محققا
نظارا مدققا زاهدا ورعا فاضلا ماهرا اصوليا اديبا شاعرا
لم تر العيون مثله في العلم والادب وله اليد الباسطة في الخلاف
والباع الممتد في المذهب تفقه على الائمة المشهورين منهم مفتي
الثقلين نجم الدين ابو حفص عمر النسفي ومن تصانيفه كتاب المنتقى
ونشر المذهب والتجنيس والمزيد ومناسك الحج ومختارات

---

[1] ولد سنة احدى عشر وخمسمائة ۱۲ مقدمة الهداية [2] المرغيناني نسبة الى مرغينان بفتح الميم وسكون الراء المهملة وكسر الغين المعجمة وسكون الياء بعدها نون ثم الف بعدها نون بلدة من بلاد فرغانة ۱۲ الفوائد البهية - محمد عبد الهادي غفر الله له

النوازل وكتاب فی الفرائض - وقال فی اول البدایة قال ابو الحسن
علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل کان یخطر ببالی عند ابتداء حالی ان
یکون کتاب فی الفقه فیه من کل نوع صغیر الحجم کبیر الرسم وحیث
وقع الاتفاق بتطواف الطرق وجدت المختصر المنسوب الی القدوری
اجمل کتاب فی احسن ایجاز واعجاب ورأیت کبراء الدهر یرغبون
الصغیر والکبیر فی حفظ الجامع الصغیر فهممت ان اجمع بینهما
ولا اتجاوز فیه عنهما الا ما دعت الضرورة الیه وسمیته
بدایة المبتدی ولو وفقت لشرحه سمیته بکفایة المنتهی اه
وقد وفق لشرحه وسماه بکفایة المنتهی ثم اختصره وسماه الهدایة
وکانت وفاته سنة ۵۹۳ ثلث وتسعین وخمسمائة وتفقه علیه
جم غفیر اه مختصرا الفوائد البهیة صفہ ۵۷

فتح القدیر شرح الهدایه للعلامة کمال الدین محمد بن
عبد الواحد بن الهمام رحمه الله تعالی - وبالسند
الی الشیخ العجیمی عن خیر الدین الرملی عن محمد بن سراج الدین
الحانوتی عن العلامة احمد بن الشلبی عن القاضی شمس الدین

محمد بن احمد التوزي والعلامة سري الدين عبد البر بن محب الدين
محمد بن الشحنة كلاهما عن مؤلفه العلامة المحقق كمال الدين
الشهير بابن الهمام السكندري السيواسي كان والده قاضيا
بسيواس من بلاد الروم ثم قدم القاهرة وولي خلافة الحكم
بها عن القاضي الحنفي ثم ولي القضاء بالاسكندرية وتزوج بها
بنت القاضي المالكي فولد له الكمال محمد سنة ثمان وثمانين
وسبع مائة وكان اماما نظارا فارسا في البحث فروعي اصولي
محدث مفسر حافظ نحوي كلامي منطقي جدلي وله تصانيف
مقبولة معتبرة منها شرح الهداية المسمى بفتح القدير والتحرير
في الاصول وغير ذلك - وسمع على جماعة منهم حافظ العصر
ابن حجر وذكره في بعض تصانيفه فقال شيخنا واجاز له كثيرون
مسانيدهم عالية وخرج له الحافظ السخاوي اربعين من مروياته
بالسماع والاجازة فحدث بها وسمعها منه الفضلاء وادمن
الاشتغال برهة ففاق اقرانه فضلا تاما وفكرا مستقيما
وذكاء مفرطا وكان له نصيب وافر مما لارباب الاحوال

من الكشف والكرامات - مات يوم الجمعة سابع رمضان سنة ٨٦١
احدى وستين وثمانمائة انتهى مختصرا ملتقطاً وتمامه فى ثبت
ابن حجر والفوائد البهية فى تراجم الحنفية

الكفاية شرح الهداية للعلامة السيد جلال الدين
الكرمانى رحمة الله عليه بالسند المتقدم الى مؤلف
فتح القدير عن السراج عمر بن على المعروف بقارى الهداية عن
الشيخ علاء الدين احمد بن محمد السيرافى عن مؤلفها تنبيه اختلف
فى مؤلف الكفاية شرح الهداية والحق انها للعلامة السيد
جلال الدين بن شمس الدين الخوارزمى الكرمانى وكان عالما
فاضلا تضرب به الامثال وتشد اليه الرحال اخذ عن حسام الدين
الحسن السغناقى صاحب النهاية عن حافظ الدين الكبير محمد بن
محمد البخاري عن شمس الائمة محمد بن عبد الستار الكردرى عن
صاحب الهدايه واخذ ايضا عن عبد العزيز البخارى صاحب
كشف البزدوى عن حافظ الدين الكبير انتهى ملخصاً من الفوائد

البناية شرح الهداية ورمز الحقائق شرح كنز الدقائق

كلاهما للعلامة الحافظ القاضي محمود العيني رحمه الله تعالى
بالسند المتقدم في فتح القدير الى مؤلفه ابن الهمام وهو عن القاضي
شيخ الاسلام محمود العيني تنبيه العيني هو قاضي القضاة
بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسى بن القاضي
شهاب الدين العيني اصله من حلب ولد في عنتاب في سابع
رمضان سنة ٧٦٢ اثنتين وستين وسبع مائة وتربى بها وكان
ابوه قاضيها واخذ افضل علمائها ثم جعل نائبا عن ابيه في سنة ۷۸۳
ثلاث وثمانين وسبع مائة سافر الى دمشق وزار القدس اجتمع
هناك بعلاء الدين احمد بن محمد السيرافي فاصحبه معه الى
القاهرة وانزله بالبرقوقية فلازمه واخذ عنه الهداية
والكشاف وغيرهما ثم اخذ عن الشهاب بن خاص تركي الحنفي
ولبس الخرقة من الشيخ ناصر الدين القرطبي ثم عاد الى دمشق
سنة ۷۹۲ ثم رجع الى القاهرة وفي سنة ۸۲۳ سافر الى بلاد قرمان من
قطعة اسيا ثم رجع الى مصر جعل محتسب القاهرة وامره
امير تتار ان يترجم باللغة التركية كتاب القدوري في الفقه فترجمه

وكان عالما بعلوم شتى واقفا على كثير من الامور التاريخية دائما
مشتغلا بالمطالعة ونسخ كتبا كثيرة بخطه والف كتبا شتى وكان
يكتب بسرعة ويقال انه نسخ القدوری بتمامه فى ليلة واحدة
ابتداه مع غروب الشمس واتمه مع شروقها وله جملة تصانيف
منها عمدة القارى واحد وعشرون مجلدا ومعانى كتاب الآثار
للطحاوى فى عشر مجلدات وشرح جزء من كتاب سنن ابى داؤد
فى مجلدين وشرح سيرة ابن هشام سماه كشف اللثام والكلم
الطيب وتحفة الملوک وشرح الكنز وشرح التحفة وشرح
الهداية وشرح البحار الزاهرة فى مجلدين وشرح شواهد
الالفية الكبرى والصغرى وكتاب مراح الارواح وشرح
العوامل المائة للجرجانى وشرح قصيدة الصاوى فى العروض
وشرح العروض لابن الحاجب واختصر الفتاوى الظهيرية وكتاب
سير الانبياء وتاريخ كبير فى تسعة عشر مجلدا واختصره فى ثمانية
وتاريخ الاكاسرة بالتركى وطبقات الشعراء وطبقات الحنفية
ومعجم هؤلاء المشائخ فى مجلد واحد ورحلة الطحاوى ومختصر

ابن ملكان وشارح الصدور في الخطب ثمان مجلدات وكتاب النوادر وكتاب سيرة المؤيد شعرا ونثرا والتذكرة المتنوعة وتمشيات على الكشاف وتفسير ابي الليث والبغوي وغير ذلك توفي رحمه الله تعالى يوم الاربعاء من شهر ذي الحجة سنة خمس وخمسين وثمانمائة ودفن بمدرسته بقرب بيته بحارة كتامة بالقرب من الازهر انتهى مختصراً من در النقول للشيخ العلامة عبد الستار الصديقي المكي

ش كنز الدقائق للعلامة ابي البركات عبد الله بن احمد ابن محمود النسفي[1] رحمة الله عليه وسائر تصانيفه مرّ سنده في ذكر تفسيره المسمى بمدارك التنزيل۔

ص كشف الاسرار والحقائق في شرح كنز الدقائق للامام قوام الدين مسعود ابن ابراهيم الكرماني رحمه الله تعالى

[1] كان اماما كاملا عديم النظير في زمانه رأسا في الفقه والاصول بارعا في الحديث ومعانيه تفقه على شمس الائمة محمد الكردي وعلى حميد الدين الضرير وبدر الدين خواهر زاده وله تصانيف مفيدة منها المصفى شرح المنظومة النسفية والمستصفى وكشف الاسرار وغير ذلك وقد سبق ذكره ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

بالسند المتقدم فی کنز الدقائق الی مؤلفه مسعود بن ابراهیم تنبیه هو ابو الفتوح مسعود الکرمانی المتوفی بمصر ۷۴۸ ثمان واربعین وسبعمائة اھ کذا فی الکشف۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق والاشباه والنظائر للعلامة

زین العابدین بن نجیم رحمه الله تعالی۔ وبالسند الی الشیخ العجیمی عن الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن سراج الدین الحانوتی عن مؤلفهما تنبیه اھ فی کشف الظنون هو الفقیه الفاضل زین العابدین بن ابراهیم بن محمد بن نجیم المعروف بابن نجیم المصری الحنفی المتوفی بها سنة ۹۷۰ سبعین وتسعمائة اھ وفی التعلیقات السنیة اخذ العلوم عن جماعة منهم شرف الدین البلقینی وشهاب الدین الشلبی والشیخ امین الدین بن عبد العال واجازوه بالافتاء والتدریس وانتفع به خلائق وله عدة مصنفات منها شرح الکنز والاشباه النظائر المذکوران واخذ الطریق عن العارف بالله سلیمان الخیضری قال عبد الوهاب الشعرانی صحبته عشر سنین فما رأیت علیه شیئا یشینه وحججت معه فی

سنہ ۹۵۲ اثنتین وخمسین وتسعمائۃ فرأیتہ علی خلق عظیم مع جیرانہ و
غلمانہ مع ان السفر یسفر عن اخلاق الرجال اھ ملخصًا

شرح الوقایۃ ومختصرھا النقایۃ کلاھما للعلامۃ صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود ابن تاج الشریعۃ رحمہ اللہ تعالٰی

وبالسند الی الشیخ العجیمی عن الشیخ عبد الفتاح الخاص عن الشیخ
محمد بن عبد القادر النحریری عن العلامۃ سراج الدین عمر
الحانوتی عن البرھان ابراھیم الکرکی عن الامین یحیٰی بن محمد
الاقصرائی عن الشیخ محمد بن محمد البخاری عن الشیخ حافظ
الدین ابی طاھر محمد بن محمد بن علی الطاھری عن مؤلفھما
ح وارویھما بالسند المتقدم فی الترغیب والترھیب الی
الحافظ ابن حجر عن الشیخ محمد بن محمد بن محمد البخاری المعروف
بخواجہ پارسا المدفون بالبقیع عن حافظ الدین ابی طاھر
عن صدر الشریعۃ تنبیہ ھو صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ
ابن مسعود ابن تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ احمد
ابن جمال الدین عبید اللہ المحبوبی صاحب شرح الوقایۃ المعروف

بین الطلبة بصدر الشریعة هو الامام المتفق علیه والعلامة المختلف الیه حافظ قوانین الشریعة ملخص مشکلات الاصل والفرع شیخ الفروع والاصول عالم المعقول والمنقول فقیه اصولی خلافی جدلی محدث مفسر نحوی لغوی ادیب نظار متکلم منطقی عظیم القدر جلیل المحل غذی بالعلم والادب اخذ العلم عن جده الامام تاج الشریعة محمود بن صدر الشریعة عن ابیه صدر الشریعة عن ابیه جمال الدین المحبوبی عن الشیخ الامام المفتی امام زاده الخ شرح کتاب الوقایة من تصانیف جده تاج الشریعة وهو احسن شروحه ثم اختصر الوقایة وسماه النقایة والف فی الاصول متنا لطیفا سماه التنقیح ثم صنف شرحا نفیسا سماه التوضیح وله المقدمات الاربعة وتعدیل العلوم والشروط والمحاضر۔ مات سنة سبع واربعین وسبع مائة ومرقده فی شرع آباد بخارا اھ کذا فی الفوائد البهیة۔

مصنفات الامام ابی الحسین احمد بن محمد القدوری

رحمه الله تعالی منها مختصره المعروف وشرح مختصر الکرخی

والتجريد[١٦] فى الخلاف بين الشافعية والحنفية وغير ذلك - بالسند
المذكور فى الهداية الى القاضى[١٤] زين الدين العثمانى عن[١٥] ابى
العباس احمد بن ابى طالب الحجار عن جعفر[١٦] بن على الهمدانى عن[١٧]
الحافظ ابى طاهر احمد بن محمد السلفى عن[١٨] ابى الحسن المبارك
ابن عبد الجبار الطيورى عن مؤلفها **تنبيهات** القدورى هو احمد
ابن محمد بن احمد ابو الحسين البغدادى القدورى بالضم قيل
انه نسبة الى قرية من قرى بغداد يقال لها قدورة وقيل نسبة
الى بيع القدور وهو صاحب المختصر المبارك المتداول بين ايدى الطلبة
كان ثقة صدوقا انتهت اليه رياسة الحنفية فى زمانه
صنف المختصر هو متن متين معتبر متداول بين الائمة
الاعيان وشهرته تغنى عن البيان **قال** صاحب مصباح انوار
الادعية ان الحنفية يتبركون به فى ايام الوباء وهو كتاب مبارك
من حفظه يكون امينا من الفقر حتى قيل ان من قرأه على استاذ
صالح ودعا له عند ختم الكتاب بالبركة فانه يكون مالكا للدراهم
على عدد مسائله وفى بعض شروح المجمع انه مشتمل على اثنى عشر

الف مسئلۃ انتہی وشروحہ کثیرۃ جدا اھ کشف الظنون والفوائد البہیۃ مختصرًا وقد عدّ شروحہ فی الکشف الی احدی وثلثین شرحًا مات القدوری رحمہ اللہ تعالی یوم الاحد الخامس من رجب ۴۲۸ھ ثمان وعشرین واربعمائۃ ببغداد ودفن من یومہ بدارہ فی درب ابی خلف ثم نقل الی تربۃ فی شارع المنصور ودفن ہناک بجنب ابی بکر الخوارزمی الحنفی۔

تصانیف الشیخ علاء الدین الحصکفی رحمہ اللہ تعالی

الحصکفی

شرحیہ علی التنویر وعلی الملتقی وشرحہ علی المنار وشرحہ علی القطر

ارویہا عن العلامۃ اسعد الدھان عن الشیخ حسین الطرابلسی عن الشیخ علاء الدین عن والدہ الشیخ محمد امین المعروف بابن عابدین عن السید محمد شاکر عن الشیخ علی الترکمانی عن الشیخ عبد الرحمن المجلد عن المؤلف تنبیہ الحصکفی ہو الشیخ علاء الدین محمد بن علی بن محمد بن علی بن عبد الرحمن بن محمد جمال الدین بن حسن الدمشقی المتوفی ۱۰۸۸ھ سنۃ ثمان وثمانین بعد الالف کذا فی الہدایۃ وفی حاشیۃ مقدمۃ عمدۃ الرعایہ۔

الحصكفي بفتح الحاء والكاف بينهما صاد مهملة نسبة الى حصن
كيفا اسم بلدة اھ

۲۱ رد المحتار حاشية الدر المختار للعلامة السيد محمد امين عابدين رحمه الله تعالى وسائر مؤلفاته۔

بالسند المذكور عن المؤلف رحمه الله تعالى ح وارويها
بالاجازة العامة عن الشيخ يوسف النبهاني عن السيد
محمد ابي الخير عابدين عن والده السيد احمد عابدين عن اخيه
العلامة السيد محمد امين عابدين تنبيه هو العلامة المتقن
والامام المتفنن السيد محمد امين عابدين ابن السيد الشريف
عمر عابدين ينتهي نسبه الشريف الى الامام جعفر الصادق
بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه
فله رحمه الله تعالى من التاليف رد المحتار على الدر المختار و العقود
الدرية في تنقيح الفتاوى الحامدية وحاشية على البيضاوي و
حاشية على المطول وحاشية على شرح الملتقى وحاشية
على النهر الا انهما لم يجردا والحاشية على البحر وله مجموعة

فی الادب ونحو الثلاثین رسالة وغیر ذلک وکان حسن الاخلاق
والسمات مقسما زمنه الشریف علی انواع الطاعات وربما
استغرق لیله اجمع بقراءة القرآن والبکاء ولا یدع وقتا من اوقاته
من غیر طهارة وکان کثیر التصدق بعیدا عن الشبهات لا یاکل
الا من مال تجارته **ولد** رحمه الله تعالی سنة ۱۱۹۸ **ومات**
رحمه الله تعالی ضحوة یوم الاربعاء الحادی والعشرین من ربیع
الثانی سنة ۱۲۵۲ عن اربع وخمسین سنة تقریبا بدمشق الشام
ودفن بمقبرتها بباب الصغیر لا زالت علیه سحائب الرحمات
تمطر ولا برحت دار الخلد له فیها المقام الا نور انتهی هکذا
وجدت مکتوبا علی ظهر کتاب البحر الرائق۔

در البحار للشمس القونوی رحمه الله تعالی۔

۲۲

ارویه وسائر مؤلفاته عن الشیخ محمد بن سلیمان حسب الله
عن احمد منة الله عن احمد بن عبید العطار عن العلامة
العجلونی عن الشیخ عبد الغنی النابلسی بسنده الی مؤلفها ح
وارویها ایضا بالسند المذکور الی العجلونی عن شیخه محمد

ابی الطاهر عن والدہ ابراهیم الکورانی بسندہ الی شمس بن الجوزی عن مؤلفها تنبیہ القونوی هو شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن الیاس القونوی الدمشقی الحنفی المتوفی سنۃ ثمان وثمانین وسبعمائۃ وهذا الکتاب متن مشهور مختصر ذکر فیہ انہ جمع بین مجمع البحرین وبین مذهب ابن حنبل والشافعی ومالک وفرغ فی اواخر جمادی الاولی سنۃ تسع واربعین وسبعمائۃ وکان مدۃ تالیفہ فی شهر و نصف تقریبا ولہ شروح اھ مختصرا کشف الظنون۔

۲۳ مؤلفات الامام ابی منصور الماتریدی رحمہ اللہ تعالیٰ

اْرویها عن[۱] العلامۃ صالح کمال عن[۲] والدہ عن[۳] الشیخ عبداللہ سراج عن[۴] عمر العطار عن[۵] مرتضی الزبیدی عن[۶] احمد بن عبد الفتاح الملوی عن[۷] عبداللہ البصری عن[۸] ابراهیم الکورانی عن[۹] احمد القشاشی عن[۱۰] محمد الرملی عن[۱۱] الزین زکریا عن[۱۲] الحافظ ابن حجر عن[۱۳] شمس الدین محمد بن علی القرشی عن[۱۴] عبداللہ بن الحجاج الکاشغری عن[۱۵] الحسام حسین ابن علی السغناقی عن[۱۶] حافظ الدین محمد بن

محمد بن نصر النسفي الكبير عن[٤٠] المنجم عمر بن محمد النسفي عن[٤٩] القاضي صدر الدين محمد بن محمد بن الحسين النسفي عن[٥٧] ابيه محمد عن[٥٨] جده الحسين بن عبد الكريم النسفي عن[٣١] ابيه عبد الكريم عن الامام الحجة ابي منصور الماتريدي رحمه الله تعالى تنبيه ابو منصور هو محمد ابن محمد بن محمود ابو منصور الماتريدي امام المتكلمين ومصحح عقائد المسلمين تفقه على ابي بكر احمد الجوزجاني عن ابي سليمان الجوزجاني عن محمد وتفقه عليه الحكيم القاضي اسحق بن محمد السمرقندي وعلي الرستغفني وابو محمد عبد الكريم بن موسى البزدوي وصنف التصانيف الجليلة ورد اكاذيب اقوال اصحاب العقائد الباطلة - له كتاب التوحيد وكتاب المقالات وكتاب اوهام المعتزلة ورد الاصول الخمسة لابي محمد الباهلي ورد الامامة لبعض الروافض والرد على القرامطة ومأخذ الشرائع في الفقه والجدل في اصول الفقه وغير ذلك مات سنة ٣٣٣ ثلث وثلثين وثلثمائة وقيل اثنتين وثلثين وثلثمائة قال الجامع نسبة الى ماتريد بفتح الميم ثم الالف ضم التاء المنقوطة باثنتين من فوق

وكسر الراء المهملة وسكون الياء المثناة التحتية في آخره دال مهملة ويقال ماتريت محلة بسمرقند ذكره السمعاني اه كذا في الفوائد البهية

٢٢ **مؤلفات الجامي رحمة الله عليه** - أرويها عن شيخنا عبد الجليل والشيخ حسب الله والشيخ عبد الحق ثلاثتهم عن المحدث عبد الغني عن مولانا اسحاق عن أوحد زمانه عبد العزيز عن والده عن أبي طاهر المدني عن والده الكوراني عن شيخ الاسلام صفي الدين احمد بن محمد القشاشي عن أبي المواهب احمد الشناوي عن السيد غضنفر بن السيد جعفر النهرواني المدني عن العارف بالله ملا محمد امين عن خاله مولانا عبد الرحمن الجامي رحمه الله تعالى تنبيه قال في الفوائد - الجامي هو عبد الرحمن ابن نظام الدين احمد بن محمد الدشتي ثم الجامي الحنفي المشتهر بنور الدين ولد بجام في الثالث والعشرين من شعبان سنة ٨١٧ سبع عشرة وثمانمائة - اشتغل اولا بالمعقول والمنقول وبرع فيهما ثم عرض له داعية الطلب فصحب مشائخ الصوفية وتلقن من سعد الدين الكاشغري عن المولى نظام الدين خاموش عن خواجه

علاء الدين العطار عن خواجه بهاء الدين نقشبند وبلغ رتبة
الفضل والكمال وله تصانيف كثيرة مقبولة ذكرها عبد الغفور
اللاري في تذئيل نفحات الانس منها نقد النصوص واشعة اللمعات
وشرح نصوص الحكم وشرح حديث ابي رزين العقيلي ورسالة في
الوجود ورسالة مناسك الحج والفوائد الضيائية شرح الكافية
وغير ذلك مات بهراة ٨٩٨ه‍ ثمان وتسعين وثمان مائة
وهو من نسل الامام محمد رحمه الله تعالى انتهى ـ

٢٥

مؤلفات السيد الشريف على الجرجاني الحنفي رحمه الله

وبالسند الى احمد الشناوي عن والده على بن عبد القدوس
عن احمد بن حجر المكي عن الشرف عبد الحق السنباطي عن المحقق
شمس الدين محمد الشرواني الشافعي عن السيد محمد بن على
الجرجاني عن والده الامام زين الدين الجرجاني تنبيه قال
في الفوائد البهية الجرجاني هو زين الدين على بن محمد بن على
الجرجاني الحنفي الحسني عالم نحرير ولد في جرجان في ثمان
بقين من شعبان سنة ٧٤٠ه‍ اربعين وسبعمائة ومن تصانيفه حاشية

على اوائل الكشاف وحاشية على المطول وحاشية على شرح المطالع
وحاشية على شرح حكمة العين وحاشية على شرح الطوالع وغير
ذلك من التعليقات والرسائل وكان قد اخذ علم الصوفية عن
خواجه علاء الدين العطار البخاري وهو من اعزة خلفاء الشيخ
بهاؤ الدين نقشبند وكانت وفات السيد بشيراز يوم الاربعا
السادس من الربيع الاول سنة ست عشرة وثمانمائة اه ملخصا

مصنفات ملا علي القاري عليه رحمة الله الباري

كشرح المشكوة وشرح الشفاء وشرح المنسك وشرح النقايه
وشرح الفقه الاكبر وغيرها من الرسائل المفيدة - اروبها عن
الفقيه احمد ابي الخير ميرداد عن السيد عبد الله كوجك
عن عابد السندي عن حسين المغربي عن محمد بن طيب المغربي عن ابي عبد الله
ابن عبد السلام الفاسي عن ابي اسحق الشهراني عن محمد
فريد الصديقي الاحمد ابادي عن السيد معظم حسين البلخي عن
مؤلفهما علي القاري رحمه الله الباري سنة ١٠١٤ھ واروبها عاليا
عن عبد الستار الصديقي عن الملا السويدي عن السيد

مرتضى الزبيدى عن محمد بن علاء الدين المزجاجى عن العجيمى
عن محمد حسين الخافى النقشبندى عن الشيخ المحدث عبد الحق
الدهلوى عن المؤلف رحمه الله تعالى وقد مر هذا السند فى
سند تفسيره سابقاً تنبيه القارى هو على بن سلطان محمد الهروى
نزيل مكة المعروف بالقارى الحنفى وقد سبق ذكره الف
رحمه الله التاليف النافعة منها شرح الشمائل وشرح شرح النخبة
وشرح الشاطبية وشرح الجزرية والآثار الجنية فى اسماء الحنفية
ونزهة الخاطر الفاتر فى مناقب الشيخ عبد القادر وغيرها
وتصانيفه مفيدة بلغت الى مرتبة المجددية على رأس الف ام كذا
فى التعليقات السنية

٢٧

مصنفات الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوى رحمه الله القوى

كشرح المشكوة ومدارج النبوة وجذب القلوب وغيرها ارويها
بالسند المذكور الى الشيخ عبد الحق المحدث رحمه الله تعالى تنبيه
هو المتضلع من الكمال الصورى والمعنوى والعاشق الصادق
من عشاق الجمال النبوى رزق من الشهرة قسطا جزيلا

واثبت المؤرخون ذكره اجمالا وتفصيلا - هو من مبادي الشعور
شديد طاقة على طاعة الحق وطلب العلم وقريبا من اوان البلوغ تناول
الاكثر من العلوم الدينية وفرغ من تحصيلها كلها وله اثنان وعشرون
سنة وحفظ القرآن وجلس على مسند الافادة وفي عنفوان
الشباب اخذته جذبة الهية قطع علاقة محبته من الخلان والاوطان
وتوجه الى الحرمين المحترمين واقام بتلك الاماكن مدة وصحب
بها اقطاب الزمان والاولياء الكبار اخذ اجازة الحديث عن الشيخ
عبد الوهاب المتقي تلميذ الشيخ علي المتقي وهو تلمذ على حسام الدين
الملتاني وابي الحسن البكري المكي وكان الشيخ ابن حجر صاحب الصواعق
استاذا للمتقي وفي الآخر تلمذ على المتقي ثم عاد الى الوطن المألوف
مع بركات وافرة واستقر به اثنين وخمسين سنة في جمعية
الظاهر والباطن واشتغل بتكميل الاولاد والطالبين ونشر العلوم
لاسيما الحديث الشريف بحيث لم يتيسر مثله لاحد من العلماء
السابقين واللاحقين في ديار الهند - صنف في العلوم خصوصا
في الحديث كتبا معتبرة اعتنى بها علماء الزمان وجعلوها

دستوراً لعملهم وتصانيفه من الكبار والصغار بلغت مائة مجلد
ولد في المحرم سنه ٩٥٨ ثمان وخمسين وتسعمائة وتوفي سنه ١٠٥٢
اثنين وخمسين والف انتهى مختصراً كذا في سبحة المرجان

تأليفات العلامة محمد مرتضى الزبيدي رحمه الله تعالى

أرويها عن عبد الستار الصديقي المذكور عن المنلا السويدي
عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه هو محمد بن محمد بن محمد بن
عبد الرزاق الشهير بمرتضى الحسيني الزبيدي الحنفي ولد سنه ١١٤٥
كما اخبر عن نفسه ونشاء ببلاده وارتحل في طلب العلم وحج مرارا
ثم ورد الى مصر في تاسع صفر سنه ١١٦٧ واجازه العلماء مثل الشيخ
احمد الملوي والجوهري والحفني وغيرهم وشهدوا بعلمه وفضله
وجودة حفظه واشتهر ذكره عند الخاص والعام وصنف
عدة رحلات في تنقلاته في البلاد القبلية والبحرية وكناه سيدي
السيد ابو الانوار بن وفا بابي الفيض وشرع في شرح القاموس
حتى اتمه في عدة سنين في نحو اربعة عشر مجلدا اسماه بتاج العروس
وله من المؤلفات عقود الجواهر المنيفه وشرح الاحياء والتكملة

القدوسيه والعقد الثمين فى طرق الالباس والتلقين وحكمة
الاشراق وشرح الصدر فى شرح اسماء اهل البدر والتفتيش فى
معنى لفظ درويش ورسائل كثيرة جدا - ولم يزل رحمه الله
يخدم العلم ولما بلغ ما لامزيد عليه من الشهرة وعظم القدر
والجاه عند الخاص والعام وكثرت عليه الوفود من سائر
الاقطار واقبلت عليه الدنيا بجذافيرها من كل ناحية لزم
داره واحتجب عن اصحابه واعتكف حتى آذنت شمسه بالزوال
وغربت من بعد ما طلعت من مشرق الاقبال وتوفى شهيدا
بالطاعون فى شعبان سنة ۱۲۰۵ه ودفن بالمشهد المعروف
بالسيدة رقية رضى الله تعالى عنها وعنه انتهى مختصرا - هكذا
مكتوب على ظهر كتاب عقود الجواهر المنيفة ناقلا من كتاب
نور الابصار للعلامة الشيخ سيد الشبلنجى -

مؤلفات ملك العلماء مولانا عبد العلى اللكنوى المعروف

بحر العلوم رحمه الله تعالى - ادويها عن الشيخ محمد
خوشدل الله عن شاه محمد گیسودراز القادرى عن محمد شهاب الدين

عن المؤلف تنبیہ بحر العلوم هو الامام الهمام قدوة المحققین الکرام زبدة المدققین العظام ناهج مناهج الصلاح والسداد وهادی مسالك الهدی والرشاد غواص بحار المعارف والمعانی والفهوم مخزن شرائف التصوف ومعدن لطائفه لتعرف ملك العلماء وبحر العلوم ابو العیاش عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد اللکنوی علیه رحمة الله القوی من القبیلة الانصاریة قرأ الکتب الدرسیة علی والده وفرغ من العلوم الظاهریة وله سبع عشرة سنة وفی مدة قلیلة من الزمان فاق فی الکمالات الظاهریة والباطنیة علی الاقران وله مؤلفات کثیرة فی المعقولات منها شرح السلم والحاشیة علی حاشیة میرزاهد الجلالی وحاشیة علی شرح هدایة الحکمة وغیرها وفی اصول الفقه شرح مسلم الثبوت وتکملة شرح تحریر الاصول لابن الهمام وشرح منار الانوار وغیرها والارکان الاربعة فی الفقه وشرح المثنوی لمولانا الرومی وهذا کتاب مبسوط فی التصوف دال علی تبحر علمه وقد تشرف رحمه الله تعالی فی المنام بلقاء سیدنا ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه وامرشده الی تعلیم طریقته واخذ عنه البیعة توفی فی رجب ۱۲۲۵ھ

خمس وعشرين ومائتين والف انتهى معربا من شرح المثنوي

۳۰ نـ

مؤلفات العلامة الطحطاوي محشي الدر المختار

رحمه الله تعالى - ارويها[1] عن مولانا الفاضل محمد گل عن[2] السيد محمد المكي الكتبي عن[3] شيخه ووالده السيد محمد الكتبي الخطيب الامام المدرس بالمسجد الحرام عن[4] والده مفتي الاحناف بالبلد الحرام السيد محمد بن حسين الكتبي عن السيد احمد الطحطاوي رحمه الله تعالى -

۳۱

مؤلفات العلامة مولانا الشاه ولي الله المحدث

الدهلوي رحمه الله تعالى الحجة الله البالغة وفيوض الحرمين والقول الجميل وغيرها - ارويها عن الشيخ عبد الحق النقشبندي المكي عن مولانا قطب الدين ومولانا عبد الغني كلاهما عن مولانا محمد اسحق وارويها عاليا عن[1] الشيخ يعقوب علي الدهلوي عن[2] مولانا اسحق المذكور عن[3] مولانا عبد العزيز الدهلوي عن والده ولي الله رحمة الله عليه تنبيه الشيخ ولي الله هو قطب الدين احمد الحنفي الدهلوي حافظ عصره

ومسند وقته الشيخ الاجل الفاضل الاكمل محدث الهند العمري رحمه الله
تعالى ابن عبد الرحيم بن وجيه الدين الشهيد ينتهي نسبه الى عمر
الفاروق رضى الله تعالى عنه - **ولد** رحمه الله تعالى كما ذكر في
بعض رسائله يوم الاربعاء رابع شوال من سنة ١١١٤ اربع عشرة بعد
الف ومائة وختم حفظ القرآن وسنه سبع سنين واشتغل
بتحصيل العلوم حضرة والده وكان من تلامذة السيد الزاهد الهروي
ولاجله صنف السيد الزاهد واشيه المشهورة على
شرح المواقف وفرغ من جميع الفنون الرسمية حين كان عمره
خمس عشرة سنة وتوفي والده حين كان عمره سبع عشرة سنة
فجلس مجلسه في التدريس والافادة وراح الى الحرمين الشريفين
سنة ١١٤٣ ثلاث واربعين واخذ عن جمع من المشائخ منهم الشيخ
ابو طاهر المدني وعاد سنة ١١٤٥ خمس واربعين وكانت وفاته
سنة ١١٧٦ ست وسبعين بعد مائة والف وقيل اربع وسبعين
وله تصانيف كثيرة كلها تدل على انه كان من اجلة النبلاء و
كبار العلماء موفقا من الحق سبحانه بالرشد والانصاف متجنبا

عن التعصب والاعتساف ماهرا فی العلوم الدینیة متبحرا
فی المباحث الحدیثیة۔ منها ازالة الخفاء عن خلافة
الخلفاء کتاب عدیم النظیر فی بابہ وحجة اللہ البالغة وقرة
العینین فی تفضیل الشیخین والفوز الکبیر فی اصول التفسیر
وغیرها اھ مقدمة التعلیق الممجد علی المؤطاء للامام
محمد رحمہ اللہ تعالی قلت ومن تصانیفہ المسوی والمصفی
کلاهما فی شرح المؤطاء للامام مالک والتفهیمات الالهیة
کتاب ضخیم عظیم القدر عدیم النظیر فی بابہ ومنها الطاف
القدس والانصاف فی التقلید والانتباه والدر الثمین
وحسن العقیدة وسر المخزون والارشاد الی مهمات
الاسناد وغیرها۔

۳۲ فقه الامام الهمام الشافعی رضی اللہ تعالی عنہ

ارویہ عن العلامة الحبشی الشافعی عن والدہ عن السید
عبد الرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاهدل عن والدہ عن السید احمد
ابن مقبول الاهدل عن احمد النخلی عبد اللہ البصری کلاهما عن البابلی والقشاشی

فالاول عن سالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد
ابن علي الغيطي والثاني عن الشمس الرملي فهو والغيطي كلاهما
يرويان عن زكريا الانصاري ح واروية عن الشيخ حسب الله
الشافعي عن مصطفى المبلط عن الشنواني قال اخذت الفقه
رواية ودراية مع البحث والتدقيق عن ائمة كرام ونبلاء
اعلام منهم الشيخ محمد الفارسي ومنهم الشيخ عطية الاجهوري
كلاهما عن احمد العشماوي المصري عن علي الشبراملسي عن الشيخ
نور الدين الزيادي والشيخ سالم الشبشيري والشيخ سليمان البابلي
وقد اخذ الاول عن الشهاب الرملي واخذ الاثنان بعده عن
الشمس الخطيب الشربيني وهما اخذا من جمع من اجلهم زكريا الانصاري
وهو اخذ عن المحقق الجلال المحلي وعن الحافظ ابن حجر وعن
الجلال البلقيني وهؤلاء الثلاثة اخذوا عن الشيخ عبد الرحيم
العراقي عن الشيخ علاء الدين العطار عن الامام الشيخ محي الدين
النووي وهو عن ائمة منهم الكمال سلار الاردبيلي عن الشيخ محمد
ابن محمد صاحب الشامل الصغير عن عبد الرحمن القزويني صاحب

الحاوی عن[17] ابی القاسم عبد الکریم الرافعی شیخ المذہب عن[18] ابی الفضل
محمد بن یحیی عن[19] حجة الاسلام الغزالی عن[20] الامام ابی المعالی
عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف امام الحرمین عن[21] والدہ الشیخ
ابی محمد الجوینی عن[22] ابی بکر القفال المروزی عن[23] الامام ابی زید
المروزی عن[24] الامام ابی اسحق الشیرازی عن[25] الامام ابی العباس
ابن سریج عن[26] الامام ابی سعید الانماطی عن[27] الامام ابی ابراھیم
اسماعیل بن یحیی المزنی عن الامام المجتہد محمد بن ادریس
الشافعی رضی اللہ عنہ وھو تفقہ علی جم غفیر منھم سفیان بن عیینة
ومسلم بن خالد الزنجی والامام مالک رضی اللہ عنھم وھؤلاء
تفقھوا علی نافع مولی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب وھو تفقہ
علی عبد اللہ مولاہ رضی اللہ عنہ

[۳۳] احیاء علوم الدین لحجة الاسلام ابی حامد محمد بن محمد الغزالی وسائر تصانیفہ رحمہ اللہ تعالی ۔

۳۳

اروبھا عن[1]
الشیخ الحبشی عن[2] والدہ عن[3] محمد صالح الریس المکی عن[4] ابن
عبد البر الونائی عن[5] شھاب الدین احمد جمعة البجیرمی عن[6] المعمر

احمد بن رمضان بن عزام الشافعي الازهري عن البابلي عن سليمان
ابن عبد الدائم عن النجم محمد بن احمد عن الامين محمد بن احمد
ابن عيسى بن البخاري عن الشيخ جلال الدين بن الملقن عن
ابي اسحق ابراهيم بن احمد التنوخي عن سليمان بن حمزة عن عمر بن
مكرم الدينوري عن عبد الخالق بن احمد بن عبد القادر بن يوسف
عن الامام حجة الاسلام الغزالي رحمه الله تعالى ح وارويها عاليا عن
الكمال عن والده عن عبد الرحمن الكزبري ح وارويها عاليا منه
عن الشيخ عبد الله القدومي عن عبد الرحمن الزبري عن والده
عن عبد الغني النابلسي عن عبد الباقي عن محمد الميداني عن
الشهاب الطيبي عن الكمال بن حمزة عن القاضي ابي حفص
الحنبلي عن سليمان بن المحب عن محمد بن العماد عن ابي سعد
السمعاني عن محمد بن ثابت عن مؤلفها حجة الاسلام عليه
رحمة الملك العلام تنبيه الغزالي هو محمد بن محمد الغزالي
الشافعي المتوفى بطوس سنة خمس وخمسمائة وهذا الكتاب
اجل كتب المواعظ واعظمها حتى قيل فيه انه لو ذهبت كتب الاسلام

ونقی الاحیاء لاغنی عما ذهب انتهی مختصرا کذا فی الکشف ـ وهو مجدد
المائة الخامسة قاله ابن عساکر وجزم به النووی وغیرهما اه
کذا فی الروض الباسم وتصانیفه کثیرة حتی نقل المناوی فی طبقات
الاولیاء عن النووی انه قال فی بستانه احصیت کتب الغزالی
التی صنفها ووزعت علی عمره فخص کل یوم اربع کراریس انتهی کذا
فی ثبت العجلونی وثبت ابن عابدین قلت ـ ومن تصانیفه
المنقذ من الضلال والمقصد الاقصی ومنهاج العابدین والدرة
الفاخرة فی کشف علوم الآخرة وبدایة الهدایة ومکاشفة القلوب
وکتاب الحکمة فی مخلوقات الله عز وجل والمقصد الاسنی شرح
اسماء الله الحسنی وفیصل التفرقة بین الاسلام والزندقة
وقواعد العقائد والقسطاس المستقیم واسرار الحج وغیرها ـ

تصانیف امام الحرمین ابی المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد الله النیسابوری رحمة الله علیه

۳۳

ارویها عن العلامة الحبشی والعلامة عمر شطا کلاهما عن السید
عیدروس بن عمر العلوی عن عمه السید محمد الحبشی عن الشریف

ابی الحسن علی الونائی عن ابی الفیض محمد مرتضی الزبیدی عن السید

احمد بن عمر بن عقیل عن مسند الحجاز عبد اللہ بن سالم البصری عن ابراہیم

الکورانی عن احمد القشاشی عن محمد بن احمد الرملی عن زکریا

الانصاری عن المسند محمد بن مقبل الحلبی عن الصلاح ابن ابی

عمر عن الفخر بن البخاری عن ابی سعید عبد اللہ بن عمر الصفار

عن زاہر بن طاہر السحامی عن امام الحرمین رحمہ اللہ تعالے

تنبیہ ہو ابو المعالی عبد الملک بن ابی محمد عبد اللہ بن یوسف

ضیاء الدین النیسابوری الشافعی امام الحرمین رئیس الشافعیۃ

بنیسابور مولدہ فی المحرم ۴۱۹ھ وتفقہ علی والدہ وتوفی ولہ

عشرون سنۃ فقعد مکانہ للتدریس وذہب بمکۃ وجاور اربع سنین

ثم رجع الی نیسابور وبقی قریبا من ثلثین سنۃ مسلم لہ المحراب

والمنبر والتدریس والوعظ وتفقہ بہ جماعۃ من الائمۃ ومن تصانیفہ النہایۃ

والرسالۃ النظامیۃ ومغیث الخلق فی اتباع الحق والبرہان

فی اصول الفقہ والارشاد فی الکلام وغیر ذالک وتوفی

۴۷۸ھ ثمان وسبعین واربعمائۃ ام التعلیقات السنیہ۔

مؤلفات شیخ الاسلام یحیی بن شرف النواوی[1]

رحمہ اللہ تعالی - ارویها عن الشیخ الحبشی عن[2] السید

احمد بن عبد اللہ بن عیدروس البار عن[3] الشیخ عبد الرحمن بن

محمد بن عبد الرحمن الکزبری عن ابیہ عن والدہ ح ویروی الحبشی

عن والدہ عن عمر العطار عن محمد الکزبری عن والدہ عن محمد

ابن عقیلۃ عن العجیمی عن النجم الغزی عن والدہ البدر عن

السیوطی عن شیخ الاسلام علم الدین البلقینی عن ابی اسحاق

التنوخی عن علاء الدین بن العطار عن مؤلفها النواوی رحمہ اللہ علیہ

تنبیہ قال الامام الذهبی - (ص ۲۵۹ ج ۴) النواوی الامام الحافظ الاوحد

القدوۃ شیخ الاسلام علم الاولیاء محی الدین ابو زکریا یحیی

ابن شرف بن مری الحزامی الحواربی الشافعی صاحب التصانیف

النافعۃ مولدہ فی المحرم سنہ ۶۳۱ احدی وثلاثین وستمائۃ وقدم

دمشق سنۃ تسع واربعین فسکن فی الرواحیۃ یتناول خبز

المدرسۃ فحفظ التنبیہ فی اربعۃ اشهر ونصف وقرأ ربع المهذب

---

[1] نوی اسم بلد کما هو ظاهر من طبقات الحفاظ للذهبی ۱۲ عبد الهادی غفر اللہ لہ

حفظا فی باقی السنة علی شیخه الکمال بن احمد ثم حج مع ابیه واقام بالمدینة
شهرا ونصفا ومرض اکثر الطریق فذکر شیخنا ابو الحسن بن العطار ان
الشیخ محی الدین ذکر له انه کان یقرأ کل یوم اثنی عشر درسا علی
مشایخه شرحا وتصحیحا درسین فی الوسیط ودرسا فی المهذب
ودرسا فی الجمع بین الصحیحین ودرسا فی صحیح مسلم ودرسا فی اللمع
لابن جنی ودرسا فی اصلاح المنطق ودرسا فی التصریف ودرسا
فی اصول الفقه ودرسا فی اسماء الرجال ودرسا فی اصول الدین[له]
سمع من الرضی بن البرهان وشیخ الشیوخ عبد العزیز بن محمد الانصاری
وزین الدین ابن عبد الدائم وطبقتهم ولازم الاشتغال والتصنیف
ونشر العلم والعبادة والاوراد والصیام والذکر والصبر علی
المعیشة الخشنة فی المأکل والملبس کلیة لامزید علیها ملبسه
خام وعمامته سجانیة صغیرة قال ابن العطار ذکر لی شیخنا رحمه الله
تعالی انه کان لایضیع له وقتا لافی لیل ولافی نهار حتی فی الطریق
کان حافظا للحدیث وفنونه ورجاله وصحیحه وعلیله راسا
فی معرفة المذهب وکان یاکل فی الیوم واللیلة اکلة وشربة

[له] ولم یذکر ثانی عشر درسا لعله سهو من الذهبی او سقط من الناسخ والله تعالی اعلم ۱۲
عبد الهادی غفر له

شهرته واحدة عند السحر۔ ومن تصانيفه شرح صحيح مسلم ورياض
الصالحين والاذكار والاربعين والارشاد فى علوم الحديث
والتقريب مختصرة وكتاب المبهمات وتحرير الالفاظ للتنبيه والعمدة
فى تصحيح التنبيه والتبيان فى آداب حملة القرآن وغير ذلك
وكان لا يقبل من احد شيئا الا فى النادر ممن لا يشتغل عليه
اهدى له فقير ابريقا فقبله وكان يواجه الملوك والظلمة
بالانكار ويكتب اليهم ويخوفهم بالله تعالى۔ وكتب مرة من
عبد الله يحيى النواوى سلام الله ورحمته وبركاته على المولى
المحسن ملك الامراء بدر الدين ادام الله له الخيرات و
تولاه بالحسنات وبلغه من خيرات الدنيا والآخرة كل آماله
وبارك له فى جميع احواله آمين وينهى الى العلوم الشريفة ان
اهل الشام فى ضيق وضعف حال بسبب قلة الامطار وذكر
فصلا طويلا وفى طى ذلك ورقة الى الملك الظاهر فرد
ردا عنيفا مؤلما فتنكدت خواطر الجماعة۔ وانتقل الى
رحمة الله فى الرابع والعشرين من رجب سنة ست وسبعين وستمائة

وقبره ظاهر يزار انتهى مختصرا ملتقطا۔

٣٦ مؤلفات شيخ الاسلام ابي الفضل الحافظ احمد بن حجر العسقلاني رحمه الله تعالى۔ ارويها عن الشيخ احمد جمال الحسين بن الشيخ شرف الدين وعن الشيخ حسب الله كلهم عن القاضي عن ابيه السندي عن الفلاني ح وارويها عاليا عن عبد الجليل عن السيد اسماعيل البرزنجي عن الفلاني عن محمد بن سنه الفلاني عن مولاي الشريف محمد بن عبد الله عن محمد بن اركماش عن الحافظ احمد بن حجر رحمه الله تعالى تنبيه قال في التعليقات السنية ما نصه العسقلاني هو امام الحفاظ ابو الفضل احمد بن علي بن محمد بن محمد العسقلاني المصري الشافعي ولد سنه ثلث وسبعين وسبعمائة وتعلم الشعر فبلغ الغاية ثم طلب الحديث فسمع الكثير ورحل وتخرج بالحافظ العراقي وبرع وانتهت اليه الرحلة والرياسة في الحديث في الدنيا باسرها كذا ذكره السيوطي في حسن المحاضرة ومن تصانيفه الدرر الكامنة في اعيان المائة الثامنة والمجمع المؤسس ذكر فيه شيوخه ومن عاصره وتهذيب التهذيب ولسان الميزان

كلاهما في اسماء الرجال والاصابة في احوال الصحابة ونخبة الفكر
في اصول الحديث وشرحه وتلخيص الحبير في تخريج احاديث
شرح الوجيز الكبير وتخريج احاديث الاذكار وغير ذلك اهـ
ملخصا وقال الشيخ عبد القادر العيدروس في الزهر الباسم ص ۲۴۶
من روض السيد حاتم ورأيت عنه في بعض اجازاته ان
مؤلفاته تزيد على المائة والخمسين اكثرها في عشرين مجلدا
كبارا وهو فتح الباري في شرح صحيح البخاري وهو اجلها مطلقا
ومن مطولاتها ايضا اتحاف المهرة باطراف العشرة في نحو عشرة
اسفار كبارا جمع فيه اطراف عشرة كتب غير الستة التي جمعها
الحافظ المزي ومن المتوسطات الاصابة بتسمية الصحابة في
اربعة اسفار كبار وقال فيه ايضا وكان مولده في حدود سبع
وسبعين وسبعمائة واجتمع له من الشيوخ الذين يشار اليهم
ويعول في حل المشكلات عليهم مالم يجتمع لاحد في عصره كالتنوخي
والعراقي والهيتمي والبلقيني وابن الملقن والابناسي والمجد
الشيرازي والعمادي والعز بن جماعة بحيث ان على كل واحد

من المذكورين كان فائقاً في سائر العلوم واذن له جل هؤلاء المشائخ بل كلهم وكانت وفاته في اواخر ذي الحجة الحرام سنه ۸۵۲ اثنين وخمسين وثمانمائة ودفن بالقرافة انتهى۔

مصنفات مجد الدين محمد الفيروزابادي رحمه الله تعالى

ارويها عن العلامة الحبشي عن والده عن منصور بن يوسف البديري عن السيد مشيخ بن علوى باعبود باعلوى عن السيد عبد الرحمن بلفقيه عن العجيمي عن البابلي ح ويروى والد شيخنا عن عمر العطار عن الوفائي عن شهاب الدين احمد جمعة البجيرمي عن احمد بن رمضان بن عزام الشامي الازهري عن البابلي عن الشهاب احمد بن محمد الغنيمي عن احمد بن قاسم ناصر الدين الطبلاوي عن السيوطي عن الفخر محمد بن محمد بن فهد عن الامام مجد الدين الفيروزابادي رحمة الله عليه تنبيه هو مجد الدين ابو طاهر محمد بن يعقوب بن محمد الشافعي الشيرازي الفيروزابادي له تصانيف كثيرة تنيف على اربعين مصنفاً[1]

---

[1] وله تفسير القرآن وشرح البخاري وشرح المشارق ۱۲ التعليقات السنية
محمد عبد الهادي غفرله

ومن اجل مصنفاته اللامع العلم العجاب بين المحكم والعباب وكان تام في ستين مجلدا ثم لخصها في مجلدين وسماه ذلك الملخص بالقاموس المحيط ولد سنه ۷۲۹ تسع وعشرين وسبعمائة بكازرون وتوفي قاضيا بزبيد من بلاد اليمن ليلة العشرين من شوال سنه ۸۱۶ ست اوسبع عشرة وثمانمائة انتهى كذا في الزهر الباسم

۳۸ مؤلفات محمد بن الجزري الشافعي رحمه الله تعالى

وسائر تصانيفه وبالسند الى عمر العطار عن صالح الفلاني عن سليمان الدرعي ومحمد بن سنة عن الشريف محمد بن عبد الله عن السراج عمر بن الجائي وبدر الدين الكرخي ومحمد بن عبد الرحمن العلقمي كلهم عن الحافظ السيوطي عن ابي القاسم عمر بن فهد عن استاذ القراء والمحدثين محمد الجزري رحمه الله تعالى تنبيه الجزري هو الامام العلامة الحافظ المقري المحدث شمس الدين ابو الخير محمد بن محمد بن محمد الجزري[1] الشافعي الدمشقي صاحب الحصن الحصين وحاشيته المسماة بمفتاح الحصن ومختصر الحصن

[1] الجزري منسوب الى جزيرة ابن عمر قريب موصل ۱۲ بستان المحدثين ۱۲ عبد الهادي

المسمى بعدة الحصن الحصين وكتاب النشر فى القرأات العشر و
طبقات القراء وغير ذلك من التصانيف النافعة ولد فى رمضان
سنة ٧٥١ احدى وخمسين وسبعمائة بدمشق وحفظ القرآن وصلى
به سنة ٧٦٥ وسمع الحديث وافرد القرأات على بعض الشيوخ
وجمع السبعة سنة ٧٦٨ وحج فى هذه السنة ثم رحل
الى الديار المصرية سنة ٧٦٩ وجمع العشرة اثنتى عشرة ثم القرأة
الثلثة عشرة ثم رحل الى دمشق وسمع الحديث من الدمياطى
والفقه عن الاسنوى ثم رحل الى الديار المصرية وقرأ بها الاصول
والمعانى والبيان ورحل الى اسكندرية فسمع من اصحاب
ابن عبد السلام واجازله اسمعيل بن كثير سنة ٧٧٤ والبلقيني سنة ٧٨٥
ثم جلس للاقراء وتوجه الى شيراز سنة ٨٢٧ وتوفى هناك يوم الجمعة
لخمس خلون من الربيع الاول سنة ٨٣٣ ثلث وثلثين وثمانمائة
وكانت جنازته مشهودة ١٢ هـ كذا فى التعليقات السنية صـ ١٧٩

٣٩ مؤلفات السعد التفتازانى رحمة الله عليه بالسند ٣٩
عن على بن يحيى الزيادى عن السيد يوسف بن عبد الله الارميوى

عن السيوطي عن ابي القاسم احمد بن محمد العقيلي عن حسام الدين الحسين ابن علي بن محمد الابيوردي عن المؤلف رحمه الله تعالى تنبيه التفتازاني هو عمر بن مسعود سعد الدين التفتازاني له تاليف الدالة على مزيد فطنته وذكائه ومزيد فهمه وارتفاعه منها الشرحان الكبير والصغير على تلخيص المفتاح ومنها التلويح وله حواشي على الكشاف ولم تتم وله شرح العقائد في اصول الدين وشرح التصريف للزنجاني هو اول تاليفه الفه لابنه والتهذيب وله شرح الشمسية وشرح خطبة الهداية اراد ان يبدئ في شرحها ولم يكمله وله مختصر شرح تلخيص الجامع للشيخ مسعود وتوفي في يوم الاثنين الثاني والعشرين من المحرم سنة ٧٩٢ اثنتين وتسعين وسبعمائة بسمرقند ونقل الى سرخس يوم الاربعاء التاسع من الجمادى الاولى انتهى ملخصا من الفوائد البهية صفحہ ١٤٣

مؤلفات شيخ الاسلام زكريا الانصاري رحمه الله

الكريم الباري وبالسند الى الشيخ علي الشبراملسي عن احمد خليل السبكي عن النجم الغيطي عن زكريا الانصاري تنبيه هو

القاضی زین الدین ابو یحیی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی سنة ۹۲۶ ست وعشرین وتسعمائة ومن تآلیفه فتح الرحمن بکشف ما یلتبس فی القرآن فی التفسیر اھ کذا فی کشف الظنون۔ قلت اخذ الشیخ زکریا عن الحافظ ابن حجر وعن ابن الفرات ومحمد بن مقبل وغیرھم وعنه العارف عبد الوھاب الشعرانی وابو الحسن البکری والشیخ احمد الرملی وغیرھم کما مر سابقا

۲۱ مؤلفات العارف باللہ عبد الوھاب الشعرانی رحمہ اللہ تعالی

وبالسند الی محمد الکزبری عن الشھاب احمد المنینی عن ابی المواھب عن والدہ عبد الباقی عن المعمر احمد البقاعی عن العارف الشعرانی تنبیہ ھو العلامة العارف باللہ القطب الربانی والھیکل الصمدانی ابو المواھب عبد الوھاب بن احمد بن علی الشعرانی الشافعی الانصاری لہ ما بث ثراہ لہ تآلیف جلیلة مفیدة منھا لواقح الانوار فی طبقات السادة الاخیار والمیزان الشعرانیة المدخلة لجمیع اقوال الائمة المجتھدین ومقلدیھم فی الشریعة المحمدیة وکتاب الیواقیت والجواھر وغیر ذلک۔ تغمدہ رحمہ اللہ تعالی

حتی وصل الی الغایۃ فی مذھب السادۃ الشافعیۃ۔ توفی ۹۷۳ھ سنۃ
ثلث وسبعین وتسعمائۃ۔

۴۲ مؤلفات شیخ الاسلام احمد بن حجر الھیتمی الشافعی

رحمۃ اللہ تعالی۔ وبالسند الی محمد الکزبری عن علی الکزبری عن الملا الیاس الکورانی عن ابراھیم الکورانی عن النور علی ابن مطیر الیمنی عن المؤلف تنبیہ الھیتمی ھو احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر المکی الشافعی الازھری الصوفی الجنیدی الاشعری رحمہ اللہ تعالی سنۃ ۹۰۹ھ تسع وتسعمائۃ وبرع فی علوم کثیرۃ من التفسیر والحدیث والکلام واصول الفقہ وفروعہ والفرائض والحساب والنحو والصرف والتصوف والمنطق وغیر ذلک۔ وقدم الی مکۃ فی اواخر سنۃ ۹۳۳ھ فجاور ثم عاد الی مصر ثم حج بعیالہ سنۃ ۹۳۷ھ ثم حج سنۃ ۹۴۰ھ وجاور من ذلک الوقت بمکۃ واقام بھا یفتی ویدرس الی ان توفی فیھا ووفاتہ کانت سنۃ ۹۹۵ھ وذکر بعضھم سنۃ ۹۷۴ھ ومن مؤلفاتہ شرح منھاج النووی والصواعق المحرقۃ وکف الرعاع عن محرمات اللھو والسماع والزواجر عن

اقتراف الكبائر ومناقب ابی حنیفة وشرح عین العلم وغیر ذلک ویقال فی نسبته الهیتمی نسبته بمحلة ابی الهیتم من اقالیم مصر الغربیة اهـ کذا فی التعلیقات۔

مؤلفات الشهاب احمد بن محمد القسطلانی رحمه الله تعالی

٣٣

اَرویها عن السید الحبشی عن السید احمد بن عبد الله بن عیدروس البار عن عبد الرحمن الکزبری عن احمد العطار ح واَرویها اجازة عن السید محمد علی بن ظاهر الوتری وشافهنی عن الشیخ حسب الله وعن عبد الجلیل ثلاثتهم عن احمد منة الله عن احمد العطار عن العلامة العجلونی عن ابی المواهب بن عبد الباقی وعبد الغنی النابلسی کلاهما عن النجم عن والده البدر عن احمد القسطلانی تنبیه القسطلانی هو العلامة احمد شهاب الدین ابو العباس بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن محمد بن الحسین بن علی القسطلانی القاهری الشافعی ولد رحمه الله تعالی فی اثنین وعشرین وعند بعضهم فی الثانی عشر من ذی القعدة سنة احدی وخمسین وثمانمائة بمصر واشتغل

اولا بعلم القرأة وحفظ السبع وعدة من الكتب منها الشاطبية ثم
اشتغل بفنون اخر فقرأ صحيح البخاری علی احمد بن عبد القادر
فی خمسة مجالس واخذ عن جماعة منهم البرهان العجلونی والجلال
الكبير والشيخ خالد الازهری والحافظ السخاوی وشيخ الاسلام
زکريا والف الارشاد الساری ثم اختصره فی اخر سماه الاسعاد فی
مختصر الارشاد ولم يكمل وشرح صحيح مسلم الی اثناء الحج وشرح
الشاطبية والبردة وصنف مسالك الحنفا فی الصلوة علی
المصطفی وصنف كتاب المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ولطائف
الاشارات فی القراآت الاربع عشرة وله غير ذلك وكان
يصحب الشيخ ابراهيم المتبولی وجلس للوعظ بالجامع العتيق وتوفی
يوم الخميس مستهل المحرم وقال بعضهم ليلة الجمعة سابع محرم سنة ۹۲۳
ثلث وعشرين وتسعمائة بمنزله بالعينية وتعذر الخروج به الی
الصحراء ذلك اليوم لانه اليوم الذی دخل فيه السلطان سليم
مصر ودفن علی الامام العينی شارح البخاری بمدرسته المذكورة
بقرب الجامع الازهر انتهی معربا كذا فی بستان المحدثين وغيره

فقه الامام الهمام مالك رضی الله تعالیٰ عنه - اروية

عن الشيخ محمد بن عبد الله المنصوری المالکی مفتی المالكية بمكة المكرمة
عن احمد الدمياطی عن عبد الغنی الدمياطی عن محمد الامير الكبير ح
وارويه عن محدث عصره وفريده هو حافظ الحديث والقرآن
مولانا الشيخ شعيب بن عبد الرحمن المغربی المالکی المدرس للامام
بالمسجد الحرام عن سليم البشری عن احمد منة الله عن الامير الكبير
ح وارويه عاليا عن الشيخين الجليلين الشيخ عبد الجليل والشيخ
حسب الله عن منة الله عن الامير الكبير عن علی الصعيدی
العدوی عن عبد الله البنانی والسيد محمد السلمونی عن الخرشی
وعبد الباقی الزرقانی کلاهما عن علی الاجهوری وابراهيم اللقانی
كل منهما عن محمد البنوفری عن عبد الرحمن الاجهوری عن
شمس الدين اللقانی عن علی السنهوری عن طاهر بن علی بن
محمد النويری عن حسين بن علی وهو عن ابی العباس احمد بن
عمر بن هلال الربعی وهو عن القاضی فخر الدين ابن المخلطة
وهو عن ابی حفص عمر بن قداح الكندی وهو عن ابی محمد عبد الكريم

ابن عطاء الله السكندری وهو عن[18] ابی بکر محمد بن الولید بن خلف الطرطوسی وهو عن[19] ابی الولید سلیمان بن خلف الباجی وهو عن[20] الامام مکی القیسی الاندلسی وهو عن[21] الامام ابی محمد عبد الله بن ابی زید القیروانی صاحب الرسالۃ وهو عن[22] الامام ابی بکر محمد ابن اللباد الافریقی وهو عن[23] الامین سحنون وعبد الملک الاندلسی وهما عن[24] الامام عبد الرحمن بن القاسم والامام اشهب بن عبد العزیز العامری القیسی وهما عن الامام مالک بن انس رضی الله عنه وهو تفقہ علی نافع مولی عبد الله بن عمر ابن الخطاب و هو تفقہ علی عبد الله مولاہ رضی الله تعالی عنہ۔

التوضیح[25] ومختصر[26] خلیل کلاهما للشیخ خلیل المالکی فی الفقہ

وبالسند الی علی الصعیدی عن[3] محمد عقیلۃ المکی عن[4] العجیمی عن البابلی عن[6] سالم بن محمد عن[7] محمد بن عبد الرحمن العلقمی عن[8] الحافظ السیوطی عن[9] عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن[10] شمس الدین محمد بن محمد الغماری عن مؤلفهما الامام ضیاء الدین خلیل بن اسحاق المالکی تنبیہ قال صاحب الکشف وهو خلیل بن اسحق

۲۵ ۲۶

الجندی المالکی المتوفی ٧٦٧ھ سبع وستین وسبعمائة ۔ اھ

المدونة جمع سحنون بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ وبالسند الی السیوطی قال انبانی بہا ابو الیمن محمد بن محمد الزفتاوی والقاضی نجم الدین عبد الرحمن بن عبد الوارث البکری المالکی عن الحافظ ابی الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی عن ابی علی عبد الرحیم بن عبد اللہ الانصاری انا ابو القاسم بن سراقہ العامری عن ابی القاسم احمد ابن یزید بن بقی القرطبی عن ابی عبد اللہ محمد بن عبد الحق الخزرجی القرطبی عن عبد اللہ محمد بن فرج مولی ابن الطلاع انا ابو عمر احمد بن محمد بن عیسی عن عبد الرحمن بن احمد التجیبی عن اسحق بن ابراهیم التجیبی عن ابی عمرو احمد بن خالد بن یزید عن محمد بن وضاح عن سحنون رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ عن

فقہ الامام الہمام ناصر الاسلام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ

اَرویہ عن العلامۃ الحبشی عن الشریف ابن ناصر عن عابد السندی ح وارویہ عن العلامۃ النبیل الشیخ عبد الجلیل عن عابد السندی اجازۃ عن یوسف المزجاجی عن عبد القادر بن خلیل

كذلك زاده عن محمد بن احمد الحنبلي عن عبد القادر التغلبي عن
عبد الرحمن البهوتي الحنبلي عن تقي الدين بن احمد البخاري عن
الفتوحي الحنبلي عن والده القاضي شهاب الدين احمد بن عبد العزيز
ابن البخاري الفتوحي الحنبلي القاهري عن القاضي شهاب الدين ابي
حامد احمد بن نور الدين ابي الحسن علي بن احمد البشبيشي القاهري البشيشي
الحنبلي عن القاضي عز الدين ابي البركات احمد بن القاضي برهان
الدين ابراهيم بن القاضي ناصر الدين نصر الله الكناني الحنبلي
عن الجمال عبد الله بن القاضي علاء الدين بن علي الكناني الحنبلي
عن علاء الدين ابي الحسن علي بن احمد بن محمد القرضي الدمشقي
الحنبلي عن الفخر ابي الحسن علي بن احمد المعروف بابن البخاري
عن ابي علي حنبل بن عبد الله بن الفرج الرصافي الحنبلي عن
ابي علي الحسن بن علي التميمي الواعظ الحنبلي عن ابي بكر احمد بن جعفر
القطيعي الحنبلي عن عبد الله بن الامام احمد بن حنبل عن ابيه
الامام احمد بن حنبل عن سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن
عمر رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

۴۹ المقنع فی الفقه الحنبلی ارویه عن الشیخ حسب الله عن
عبد الحمید الداغستانی عن ابراهیم الباجوری عن محمد الفضالی
عن عبد الله الشرقاوی عن عطیة الاجهوری عن محمد العشماوی
عن عبد الله البصری عن البابلی عن محمد الحجازی الواعظ عن
العارف عبد الوهاب الشعرانی عن شیخ الحدیث جلال الدین
السیوطی عن محمد بن مقبل عن الصلاح بن ابی عمر عن الفخر علی
ابن احمد البخاری عن مؤلفہ ابن قدامۃ الحنبلی تنبیہ ابن قدامۃ
ھو الحافظ موفق الدین ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامۃ
المقدسی الحنبلی رحمہ الله تعالیٰ توفی سنۃ احدی و اربعین
وستمائۃ۔

۵۰ الاقناع وسائر تصانیف ابی الحسن علی بن عبید الله بن
نصر البغدادی رحمہ الله تعالیٰ۔ وبالسند الی الفخر بن
البخاری عن ابی الفرج بن الجوزی عن المؤلف۔

۵۱ تصانیف الشمس محمد بن ابی بکر القیم رحمہ الله تعالیٰ
ارویہا عن الحبیب الحبشی باسانیدہ الی القشاشی عن الشیخ

الرملي عن الزين زكريا عن النجم عمر بن فهد المكي عن الشيخ زين
الدين سليمان بن داؤد بن عبد الله الموصلي ثم الدمشقي عن
الحافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب البغدادي ثم الدمشقي عن
الشمس محمد بن ابي بكر بن القيم تنبيه هو الشيخ شمس الدين
محمد بن ابي بكر بن قيم الجوزية الحنبلي الدمشقي المتوفى لسنة احدى
وخمس وسبعمائة ا ه كشف الظنون

تصانيف العلامة ابن تيمية الحراني رحمه الله تعالى

بالسند المذكور الى ابن القيم عنه ح و بالسند الى زكريا
الانصاري عن العز عبد السلام عن ابي الطاهر عن زينب بنت
الكمال عن مؤلفها۔ تنبيه قال الامام الذهبي في التذكرة
ابن تيمية الشيخ الامام العلامة الحافظ الناقد المفسر المجتهد
البارع شيخ الاسلام علم الزهاد نادرة العصر تقي الدين ابو العباس
احمد بن المفتي شهاب الدين عبد الحليم بن الامام المجتهد شيخ
الاسلام مجد الدين عبد السلام بن عبد الله بن ابي القاسم

---

[1] ومن تصانيفه منتقى الاحكام ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

الحرانی احد الاعلام ولد فی ربیع الاول سنة احدی وستین
وستمائة وقدم مع اهله سنة سبع فسمع من ابن عبدالدائم
وابن ابی الیسر والکمال وخلق کثیر وعنی بالحدیث ونسخ
الاجزاء ودار علی الشیوخ وخرج وانتقی وبرع فی الرجال وعلل الحدیث
وفقهه وفی علوم الاسلام وعلم الکلام وغیر ذلک وکان من
بحور العلم والاذکیاء المعدودین والزهاد الافراد والشجعان
الکبار والکرماء الاجواد اثنی علیه الموافق والمخالف وسارت
بتصانیفه الرکبان لعلها ثلاثمائة مجلد - حدث بدمشق و
مصر والثغور قد امتحن واوذی مرات وحبس بقلعة مصر والقاهرة
والاسکندریة وبقلعة دمشق مرتین - وبها توفی فی العشرین
من ذی القعدة سنة ٧٢٨ ثمان وعشرین وسبعمائة فی قاعة معتقلا
ودفن الی جنب اخیه الامام شرف الدین عبدالله بمقابر الصوفیة
رحمهما الله تعالی ام مختصرا ومعنا تیمیة فقال جد ابی او جابی
انا اشک ایهما قال فکانت امرأته حاملا فلما کان بتیماء رأی
جویریة حسنة الوجه قد خرجت من خباء فلما رجع الی حران وجد

امرأته قد وضعت جارية فلما رفعوها اليه قال يا تيمية يا تيمية يعني انها تشبه التي رأها بتيماء فسمي بها ١٢ (ابن خلكان)

٥٣ مؤلفات الامام الشوكاني رحمه الله تعالى ارويها عن السيد رحمة الله الرانديري عن الشريف محمد بن ناصر عنه

ولنختم هذه الحصة الثانية على ذكر بعض كتب الصوفية الكرام وكتب الاوراد فنقول

٥٤ ٥٥ غنية الطالبين و فتوح الغيب لامام اهل الطريقة قطب الاقطاب و فرد الانجاب مطلع الانوار الجلية مظهر الاسرار الخفية الغوث الاعظم الولي الافخم مولانا الائمة ابي محمد محي الدين السيد عبد القادر الجيلاني[1] الحسني الحسيني رضي الله تعالى عنه وسائر تصانيفه ارويها عن الشيخ عبد الحق والشيخ عبد الجليل والشيخ حسب الله ثلاثتهم عن محدث دار الهجرة الشيخ عبد الغني النقشبندي عن

[1] الجيلاني منسوب الى جيل بكسر الجيم وسكون الياء ولام آخر الحروف وهي بلاد متفرقة وراء طبرستان وبها ولد بقصبة ويقال فيها جيلان وكيلان على دجلة ما يلي طريق واسط انتهى كذا في الفتح المبين صفحه ٣ ١٢ عبد الهادي غفر الله له -

ابی زاہد اسماعیل بن ادریس الرومی المدنی عن الشیخ محمد بن
عبد الرحمن الکزبری عن الشیخ عبد الغنی النابلسی عن الشیخ عبد الباقی الحنبلی
الحنبلی عن المیدانی عن الشہاب الطیبی عن الکمال بن حمزة الحسینی
قال انبانا ابو العباس بن عبد الهادی انبانا الصلاح بن ابی عمر
انبانا موفق الدین ابن قدامة عن قطب الاولیاء ابی محمد السید عبد القادر
الجیلانی قدس سرہ العزیز تنبیہ ھو مؤید الائمة سید الطوائف
ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی الحسنی الحسینی الصدیقی
ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست بن الامام عبد اللہ ابن الامام
یحییٰ الزاہد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام
موسیٰ بن الامام عبد اللہ بن الامام موسیٰ الجون بن الامام
عبد اللہ المحض بن الامام الحسن المثنیٰ بن الامام امیر المؤمنین
سیدنا الحسن السبط ابن الامام الھمام اسد اللہ الغالب الذی
ارتقی اعلیٰ مراتب امیر المؤمنین امام الاشجعین سیدنا علی بن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی عنہ وعنھم اجمعین ولد رضی اللہ عنہ

---

[1] فتوح الغیب ۱۲ [2] لقب بہ لانہ ادم اللون ۱۲ عقد الیواقیت الجوہریہ [3] المحض لانہ الخالص فی الشرف ۱۲ عقد الیواقیت [4] من عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

سنة ٤٧٠ او سنة ٤٧١ وتوفى سنة ٥٦١ احدى وستين وخمسمائة وفى
بهجة الاسرار صـ ٢٢ كان الشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى يمشى فى
الهواء على رؤس الاشهاد فى مجلسه ويقول ما تطلع الشمس
حتى تسلم على وتجيئ السنة الى وتسلم على وتخبرنى بما يجرى
فيها ويجيئ الشهر ويسلم على ويخبرنى بما يجرى فيه ويجيئ الاسبوع
ويسلم على ويخبرنى بما يجرى فيه ويجيئ اليوم ويسلم على ويخبرنى
بما يجرى فيه وعزة ربى ان السعداء والاشقياء ليعرضون
على عينى فى اللوح المحفوظ انا غائص فى بحار علم الله ومشاهدته
انا حجة عليكم جميعكم انا نائب رسول الله ووارثه فى الارض
انتهى وفى تاريخ الامام اليافعى وأما كراماته فخارجة عن
الحصر اهـ مختصرا

عوارف المعارف للشيخ الكامل شهاب الدين السهروردى

قدس سره — وبالسند الى الشيخ عبد الباقى الحنبلى عن المعمر
المسند ابى عبد الرحمن محمد الحجازى عن المعمر محمد بن اركماش الحنفى
عن الحافظ ابن حجر عن ابى الحسن بن ابى المجد الدمشقى

عن التقی سلیمان حمزة المقدسی عن شیخ شیوخ العالم شهاب الدین ابی حفص عمر ابن محمد السهروردی قدس سره تنبیه کتب الامام الیافعی فی القابه استاذ زمانه فرید اوانه مطلع الانوار منبع الاسرار دلیل الطریقة وترجمان الحقیقة استاذ الشیوخ الاکابر الجامع بین علم الباطن والظاهر قدوة العارفین وعمدة السالکین العالم الربانی شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد البکری السهروردی قدس الله تعالی سره کان من اولاد ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه ونسبته فی التصوف الی عمه ابی النجیب السهروردی وصحب الشیخ عبد القادر الجیلانی وکثیرا من المشائخ وقالوا کان ملاقا مع بعض الابدال بجزیرة عبادان ولقی الخضر علیه السلام وله تصانیف کالعوارف ورشف النصائح واعلام التقی وغیرها وکان ولادته فی رجب سنة ۵۳۹ تسع وثلثین وخمسمائة ووفاته سنة ۶۳۲ اثنتین وثلثین وستمائة اه ملخصا

الفتوحات المکیة للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی

قدس سره — اروبها بالسند المتقدم فی تفسیره الی الشیخ

الاکبر رحمہ اللہ تعالی تنبیہ قال فی نفح الطیب ولد رضی اللہ عنہ
یوم الاثنین او لیلۃ سابع عشرین رمضان سنہ ۵۶۰ستین بن خمسمائۃ
فی مُرسیۃ وھی فی شرق الاندلس وھو قدوۃ القائلین بوحدۃ الوجود
وطعن فیہ کثیر من الفقہاء وعلماء الظاھر وعظمہ شرذمۃ من الفقہاء
وجماعۃ من الصوفیۃ وفخموہ تفخیما عظیما ومدحوا کلامہ مدحا
کریما ووصفوہ بعلو المقامات واخبروا عنہ بما یطول ذکرہ من
الکرامات ھکذا ذکرہ الامام الیافعی رحمہ اللہ تعالی ولہ اشعار
لطیفۃ غریبۃ واخبار نادرۃ عجیبۃ ولہ مصنفات کثیرۃ جمع احد
من کبراء شیوخ بغداد فی مناقبہ کتابا وقال فیہ ان تصانیف الشیخ
ازید من خمسمائۃ وتوفی رحمہ اللہ تعالی لیلۃ الجمعۃ الثانیۃ والعشرین
من شھر الربیع الاخر سنہ ۶۳۸ثمان وثلثین وستمائۃ بدمشق ودفن
بظاھرھا فی سفح جبل قاسیون والآن ذلک الموضع مشھور
بالصالحیۃ اھ ملخصا

قوت القلوب للعارف ابی طالب محمد بن علی المکی

رحمہ اللہ تعالی۔ ارویہ عن الشیخ الحبشی والسید عمر شطا

(Margin: التاسع عشر؛ ۵۱)

كلاهما عن السيد عيدروس بن عمر عن السيد عبد الله بن
حسين بن طاهر عن السيد الامام علوى بن الحبيب السقاف بن
محمد السقاف عن الحبيب عمر بن سقاف عن الحبيب عيدروس
ابن عبد الرحمن بلفقيه عن الجامع السيد ابى علوى محمد بن ابى
بكر الشلى عن الامام ابى عبد الله محمد بن علاء الدين البابلى
عن احمد بن عيسى بن جميل الكلبى عن على بن ابى بكر القرافى
عن الجلال السيوطى عن الشهاب احمد الحجازى عن ابى اسحق
التنوخى عن ابى العباس احمد الحجار عن عبد العزيز بن
دلف عن ابى الفتح محمد بن يحيى البردانى عن ابى على
محمد بن محمد عبد العزيز المهدوى عن عمر بن ابى طالب محمد
ابن على المكى عن والده المؤلف تنبيه ابو طالب هو محمد
ابن على بن عطية المكى رحمه الله تعالى قال فى الانتباه
فى وصف الكتاب المذكور انه قالوا لم يصنف فى الاسلام
مثله فى دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب هو اصل التصوف
وكل ما صنف فى السلوك فهو مخرج على قوت القلوب مثل الاحياء

وغنیة الطالبین العوارف انتهی ملخصاً توفی لست خلون من جمادی الآخرة سنة ٣٨٦ ست وثمانین وثلثمائة ببغداد ودفن بمقبرة المالکیة وقبره بالجانب الشرقی اھ کذا فی تاریخ ابن خلکان صفحہ ١ج ٤٩٢

٥٩ الرسالة القشیریة للعلامة ابی القاسم عبد الکریم القشیری رحمه الله تعالے وبالسند الی الشیخ البابلی عن محمد حجازی الواعظ عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن العز بن الفرات عن ابی عمر عبد العزیز بن جماعة عن ابی الفضل ابن عساکر عن المؤید الطوسی عن ابی الفتوح عبد الوهاب بن شاه الشاذباخی عن مؤلفها القطب القشیری رحمه الله تعالی تنبیه القشیری اسمه عبد الکریم بن هوازن له لطائف کثیرة فی کل فن من الفنون وتصانیف لطیفة - اخذ الطریقة عن ابی علی الدقاق وتلمذ علیه ولد فی الربیع الاول سنة ٣٧٦ ست وسبعین وثلثمائة وتوفی صبیحة یوم الاحد السادس عشر من الربیع الآخر سنة ٤٦٥ خمس وستین واربعمائة ودفن بنیسابور وقال صاحب کشف المحجوب سالت الامام القشیری عن ابتداء حاله قال کان لی حاجة بجر لسد نقب فی البیت

فكل حجر كنت آخذه كان ينقلب جوهرة فكنت اطرحها انتهى مختصرا

الحكم لابن عطاء الله وسائر تصانيفه رحمه الله تعالى ٦٠

وبالسند الى البابلي عن الشيخ عبد الرؤف وسالم بن محمد السنهوري عن النجم محمد بن احمد الغيطي عن زكريا عن العز عبد الرحيم بن الفرات عن التاج عبد الوهاب بن علي السبكي عن والده التقي علي بن الكافي السبكي عن مؤلفها تنبيه هو تاج الدين ابو الفضل احمد بن محمد بن عبد الكريم بن عطاء الله الاسكندراني الشاذلي المالكي المتوفى بالقاهرة سنة ٧٠٩ تسع وسبعمائة قال في كشف الظنون في ذكر الحكم صـ ٤٢٣ ج ١ وهي حكم منشورة على لسان اهل الطريقة ولما صنفها عرضها على شيخه ابي العباس المرسي فتأملها وقال له لقد اتيت يا بني في هذه الكراسة بمقاصد الاحياء وزيادة ولذلك تعشقها ارباب الذوق لما رق لهم من معانيها وراق وبسطوا القول فيها وشرحوا كثيرا انتهى مختصرا

واجازني خاصة في القول الجميل وما فيه من الاعمال والاذكار والادعية العلامة الفهامة شمس العلماء ٦١

الفحول سیدی ومولائی الحاج غلام رسول ابن العلامة الشیخ غلام مصطفی وهو یرویه عن نادر عصره وعلامة دهره الفقیه النبیه الشیخ عبد الرحمن ح واجازنی ایضا علامة وقته وفرید عصره شمس العلماء مولانا الشاه رکن الدین السید محمد القادری الحسنی الحسینی الویلوری المتوفی سنة ١٣٢٥ کلاهما عن قطب الاوتاد ٢٠ رمضان ١٢ الجامع بین شرفی العلم والنسب مولانا السید عبد اللطیف القادری عن مولانا یعقوب الدهلوی عن مولانا عبد العزیز الدهلوی عن والده ح وحصل الاجازة ایضا لشیخی غلام رسول عن قطب الوقت صاحب المقامات العلیة والکرامات الجلیة الشیخ امداد الله المهاجر المکی عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزیز عن والده المؤلف وقد تقدم ذکره۔

٦٢ کتاب دلائل الخیرات للامام ابی عبد الله السید محمد ابن السید سلیمان الجزولی الحسنی رحمه الله تعالی

٦٢

ارویه قراءة عن مخدومی ومولائی محمد عمر الخراسانی عن السید محمود عن السید حمید النظهری عن السید صفی الدین

الحلبی عن ابی البرکات محمد بن احمد بن احمد المنینی ح وارویه
ایضاً قرأةً عن شیخ الدلائل الشیخ عبد الحق المکی وعن شیخ الدلائل
المدنی السید محمد سعید المغربی وعن شیخ الدلائل بالمسجد
النبوی السید محمد امین رضوان ثلاثتهم عن العارف باللہ
الشیخ علی بن یوسف ملک باشلی المدنی عن السید محمد بن
السید احمد المدغری الشریف الحسنی عن ابی البرکات المذکور عن احمد بن الحاج عن عبد القادر
الفاسی عن احمد المقری عن احمد بن ابی العباس الصمعی عن السملالی عن عبد العزیز التباع عن مؤلفه
ولنا فیه طریق آخر کما نرویه المسلسل بالآباء عن العلامة عمر
الخراسانی عن ابی الخیر محمد علی الحریری عن ابیه محمد رضوان
عن ابیه قطب الدین عن ابیه مجد الدین عن ابیه ابی
الفیض حامد الدین عن ابیه ابی العلاء مهیمن الدین عن
ابیه نجم الدین الکبری عن ابیه غیاث الدین عن ابیه محمد عن
مؤلفه رحمهم اللہ تعالی۔

واما الطریقة العالیة فیه وهوا علی سند یوجد فی الدنیا
الآن کما اخبرنا بذلک ارباب هذا الشان فعن شیخنا عبد الجلیل

برادہ عن مولانا عبد الغنی عن اسماعیل افندی عن محمد
افندی عن مرتضی الزبیدی عن محی الدین نور الحق الحسینی
عن السید سعد الله بن محمد الهندی عن المعمر الشیخ عبد الشکور
الحسنی عن مؤلفه الامام الجزولی تنبیہ الامام الجزولی هو
العالم العامل الولی الکامل المحقق الفاضل العارف الواصل
فرید عصره وحید دهره ابو عبد الله محمد بن سلیمان بن عبد الرحمن
ابن ابی بکر بن سلیمان بن یعلی بن یخلف بن موسی بن علی بن یوسف
ابن عیسی بن عبد الله بن جندر بن عبد الرحمن بن محمد بن احمد
ابن حسان بن اسماعیل بن جعفر بن عبد الله بن حسن بن الحسین
بن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه المتوفی سنه وفی کشف
الظنون سنه والله تعالی اعلم وفیه ایضا ان هذا الکتاب
آیة من آیات الله فی الصلوة علی النبی علیه الصلوة والسلام یواظب
بقرأته فی المشارق والمغارب لاسیما فی بلاد الروم انتهی مختصرا
وفی وجه تالیف هذا الکتاب قصة طویلة مذکورة فی الشرح
قاله المسکین محمد عبد الهادی غفر الله له

ادل الخیرات لمولانا العلامة اسماعیل الاید نجکلی رحمہ
اللہ تعالےٰ۔ اَرویہ مناولۃ عن العلامۃ محمد زاہد المدرس
بمدرسۃ باب السلام الامام بالمسجد النبوی عن ابیہ الشیخ عمر زاہد
عن جدہ مؤلفہ تنبیہ ہو جامع الشریعۃ والطریقۃ مولانا الحافظ
اسماعیل بن ادریس افندی ولد بآید نجکل وتوفی بالمدینۃ المنورۃ
رحمہ اللہ تعالےٰ۔

٦٤ الحزب الاعظم لمولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری
اَرویہ عن الشیخ عبد الحق عن مولانا عبد الغنی الی المؤلف وتقدم
ذکرہ مرارا

٦٥ حزب البحر للعارف باللہ الغوث الجامع الشہید
الاکبر الحسیب ذی النسبتین الطاہرتین الجسدیۃ
والروحیۃ المحمدی العلوی الفاطمی الحسنی ابی الحسن
نور الدین علی الشاذلی رضی اللہ تعالی عنہ بالسند
المذکور الی ابی الطاہر الکورانی عن احمد النخلی عن محمد بن العلاء
عن سالم السنہوری عن النجم الغیطی عن زکریا الانصاری عن

العز عبد الرحيم عن التاج السبكي عن والده علي بن عبد الكافي
السبكي عن احمد بن عطاء الله عن ابي العباس احمد بن عمر المرسي
عن ابي الحسن الشاذلي ح وارويه سماعا وقرأة عن مولائي و
شيخي محمد عمر عن محمد عبد الرحيم القرشي عن عبد الحي المكي عن فصيح
الله عن القاضي عبد الصمد عن سلامة الله عن رضي الدين
ابي الخير عن القاضي سناء الله الفاني[1] فتح ح وارويه ايضا
عاليا عن الشيخ عبد الحق عن الشيخ محمد قطب الدين والشيخ
عبد الغني كلاهما عن محمد اسحق عن عبد العزيز الدهلوي كلاهما
عن ولي الله المحدث الدهلوي عن ابي الطاهر عن الشيخ عيسى المغربي
عن الشيخ الناصري عن شمس الدين الطبري عن ابي احمد المقري
عن ابي محمد المقري عن ابي الطيب المكي عن محمد المرزوق
الحلبي عن ابي عبد الله البخاري عن ابي العزائم الاشفقي
عن مولانا ابي الحسن الشاذلي قدس سره تنبيه قال في

---

[1] وبعضهم يكتبونه بالثاء المثلثة ١٢

كشف الظنون حزب البحر للشيخ نور الدين ابي الحسن علي بن عبد الله
ابن عبد الحميد المغربي الشاذلي اليمني المتوفى سنة ٦٥٦ ست وخمسين
وستمائة وهو دعاء مشهور سمي به لانه وضعه في البحر للسلامة
فيه حين سافر في بحر القلزم فتوقف عليهم الريح ويسمى ايضا
بالحزب الصغير اوله يا الله يا علي يا عظيم يا حليم الخ قال العلماء بالله
تعالى ان فيه الاسم الاعظم وجاء عن الشيخ ابي الحسن الشاذلي
انه قال لو ذكر حزبي في بغداد لما اخذت وهو العدة الكافية التي
فيها تفريج الكروب وما قرئ في مكان الا سلم من الآفات وهو
دعاء النصر والغلبة على الخصوم وخواصه كثيرة انتهى مختصرا وقال
في نور الابصار في مناقبه كان الشاذلي ضريرا وهو الشريف
الحسيب ابو الحسن علي الشاذلي بن عبد الله بن عبد الجبار
ابن تميم بن هرمز بن حاتم بن قصي بن يوسف بن يوشع بن
ورد بن بطال بن احمد بن محمد بن عيسى بن محمد بن الحسن بن
علي بن ابي طالب اهـ توفي الشاذلي بصحراء عيذاب قاصدا
للحج ودفن هناك في شهر القعدة سنة ٦٥٦ وكان مبدؤه ومنشؤه

عبد الجبار

بالمغرب الاقصى اهـ كذا فى عقد اليواقيت الجوهرية لشيخ شيخنا السيد عيدروس رحمه الله تعالى

٦٦ حزب النصر له بالسند المذكور الى مؤلفه المشهور رحمه الله تعالى

٦٧ حزب الامام النووى رحمه الله القوى وبالسند الى محمد الحفناوى قال اجازنى به الشيخ محمد بن اليمنى العلوى عن محمد بن سعد الدين عن محمد بن الترجمان عن عبد الوهاب الشعرانى عن البرهان بن ابى شريف المقدسى عن البدر القبانى عن محمد بن الخباز عن مؤلفه تنبيه النووى وربما يقال النواوى بزيادة الالف بين الواوين هو الامام محى الدين ابو زكريا يحيى بن شرف بن مرى بن حسن بن حسين بن خزام النووى الشافعى ولد سنة ٦٣١ وقدم به والده بدمشق سنة ٦٤٩ وسكن المدرسة ولازم كمال الدين المغربى وحج مع ابيه سنة ٦٥١ وبرع فى العلوم وصار محققا فى فنونه مدققا فى علمه حافظا للحديث عارفا بانواعه وكان لا يضيع وقتا الا فى وظيفة من الاشغال وكان لا ياكل الا اكلة بعد العشاء ولم يتزوج

قط وتوفى بعد ما زار القدس فى رجب سنة ست وسبعين و
ستمائة وكان ولادته سنة ٦٣١ كذا فى التعليقات ص ١٢ وقال فى ثبت
ابن عابدين ما نصه قال الشهاب النحلى فى ثبته عن شيخه على بن
الجمال وهو ذكر عن مشائخه رحمهم الله تعالى ان قارئ هذا الحزب
يحفظ من شر الانس والجن ومن اهل السموات واهل الارض
ومن سطوات الاولياء اهل القلوب المتصرفين فى الباطن
بالسلب ومن مكائد المفسدة فى الظاهر جميع ما يفعلونه من سحر
وشعبذة ومكر وه وغير ذلك اه

حزب المسمى بالدور الاعلى المنسوب الى شيخ العارفين محى الدين محمد بن عربى رحمه الله تعالى

وبالسند الى عبد الوهاب الشعرانى عن زين الدين زكريا بن محمد القاهرى عن العارف
ابى الفتح محمد بن زين الدين المراغى العثمانى عن شرف
الدين اسماعيل بن ابراهيم بن عبد الصمد الهاشمى العقيلى الجبرتى
الزبيدى عن المسند المعمر ابى الحسن على بن عمر الوانى الصوفى
عن استاذ اهل التحقيق ابى عبد الله محى الدين بن عربى وقد تقدم

١٨

ذکرہ مرارحمہ اللہ تعالیٰ

القصیدۃ الغوثیۃ للقطب الربانی الجیلانی رضی اللہ عنہ ٦٩

ارویہا قراءۃ مسلسلۃ بالسادات فی غالبہا عن الشیخ عمر الخراسانی عن السید الشاہ قدرۃ اللہ عن السید نور الحسن عن السید النور الاعظم عن السید نور الاتقیاء عن السید الشاہ خلیل اللہ عن السید الشاہ اسد اللہ عن السید المخدوم الساوی القادری عن الشیخ بہاء الدین باجن عن السید الشاہ رحمۃ اللہ عن السید فتح محمد المحدث البرہان فوری عن السید الشاہ سعد اللہ عن السید وجیہ الدین البخاری عن القاضی شمس الدین الیمنی عن السید الشاہ مطلوب الحسنی القادری عن السید الشاہ نعمۃ اللہ عن السید عبد اللہ الشطاری عن السید عبد الرزاق تاج الدین عن القطب الربانی رضی اللہ عنہ

قصیدۃ البردۃ[1] للامام شرف الدین البوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ ٧٠

ارویہا قراءۃ علی شیخی غلام رسول واجازۃ عن مولانا عبد الحق النقشبندی عن ابی البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی

[1] الموسومۃ بالکواکب الدریہ فی مدح خیر البریہ الشہیرۃ بالبردۃ المیمیہ ۱۲

عن العلامة مخدوم عن ولی الله المحدث عن ابی الطاهر عن
احمد النخلی عن البابلی عن السنهوری عن الغیطی عن زکریا عن ابی
اسحق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن عامر جابر
الهاشمی عن ناظمها البوصیری رحمه الله تعالی تنبیه هو شیخ
الاسلام قدوة الانام ابو عبد الله محمد بن سعید بن حماد الدولاصی
ثم البوصیری المتوفی سنه ۶۹۴ اربع وتسعین وستمائة والقصیدة
مائة بیت واثنان وستون بیتا منها عشر فی المطلع وستة
عشر فی النفس وهواها وثلثون فی مدائح الرسول علیه الصلوة
والسلام وتسعة عشر فی مولده وعشرة فی من دعایه وعشرة فی مدح
القران و ثلاثة فی ذکر معراجه واثنان وعشرون فی جهاده و
اربعة عشر فی الاستغفار وبقیتها فی المناجات وهذه
القصیدة الزهراء والمدیحة الغراء برکاتها کثیرة ولا یزال الناس
یتبرکون بها فی اقطار الارض وروی عن بعض الکبراء انه اصابه
مرض فطلب القصیدة فجاء صاحبها وقرأها فشفاه الله سبحانه
وتعالی من ساعته فاعطاه بردا فسمیت بالبردة تیمنا کذا فی

صفحه ٢٢٥
كشف الظنون من مواضع شتى اهـ

يقول العبد المسكين - ولا يخفى عليكم يا اخواننا ان
هذه نبذة من ما تلقيناه من مشايخنا الكرام - والعلماء العظام
ائمة الهدى ومصابيح الظلام - ولنا فيه طرق كثيرة بحول
الله المتعال - ولكن لما كان التطويل موجبا للملال - وكان
المقصود في هذه الورقات التبرك بالانتظام في سلك
اهل الفضل والكمال - فاقتصرنا على هذا القدر فانه كاف
لنيل الآمال - ومن اراد الزيادة فعليه بالكتب المطولات
المؤلفة في هذا الفن الشريف - كثبت[1] الشيخ الكوراني المسمى
بالامم لايقاظ الهمم - وكثبت الشيخ عابد السندي المسمى

[1] الثبت بفتح المثلثة والموحدة اسم بمعنى الحجة والبرهان ومنه سمي الكتاب المجموع
واما العدل الضابط المتثبت فيقال فيه كذلك ويقال بسكون الموحدة ايضا في المصباح
ثبت الامر يثبت ثبوتا دام واستقر فهو ثابت وبه سمي ثبت الامر صح ويتعدى بالهمزة والتضعيف
فيقال اثبته وثبته والاسم الثبات واثبت الكاتب الاسم لثبته عنده واثبت
فلانا لازمه فلا يكاد يفارقه ورجل ثبت ساكن الباء متثبت في اموره وثبت
الجنان اي ثابت القلب وثبت في الحرب فهو ثبيت مثل قرب فهو قريب والاسم
ثبت بفتحتين ومنه قيل للحجة ثبت ورجل ثبت ايضا بفتحتين اذا كان عدلا ضابطا
والجمع اثبات مثل سبب واسباب انتهى مجموعة الاقوال في اسماء الرجال للجامع المسكين
غفر الله له نافلا عن العجلوني رح

بحصر الشارد - الراوي لكل صادر ووارد - وكثبت العلامة
الشيخ اسمعيل العجلوني وكثبت العلامة ابن عابدين الشامي وكثبت
العلامة ابن حجر المكي المسمى بكتاب المسانيد وكثبت الامام
السنوسي المسمى بالبدور الشارقة في اثبات سادتنا المغاربة
والمشارقة وكثبت العلامة البديري المسمى بالجواهر الغوالي
في ذكر الاسانيد العوالي وكثبت الامير الكبير وكثبت
العلامة الشيخ صالح الفلاني المسمى بقطف الثمر في رفع
اسانيد المصنفات في الفنون والاثر وكثبت
العلامة الكزبري وكثبت العلامة السيد عيدروس المسمى
بعقد اليواقيت الجوهرية وكثبت العلامة العجيمي المسمى
بكفاية المتطلع وكثبت العلامة يوسف النبهاني وكثبت
مولانا عبد الغني المدني وكثبت العلامة الشنواني وكثبت
الامام الجزري وكثبت العلامة ابي سالم العياشي وغير
ذلك وهي كثيرة - وسأذكر بعضها في خاتمة هذا الكتاب

الحصة الثالثة من كتاب هادی المسترشدين الى اتصال المسندين وتسمى بهادی الطالبين الى مسلسلات النبی الامين فان فيها تذكر الاحاديث المسلسلات۔ المتصلة الى سيد الكائنات عليه افضل الصلوات وازكى التسليمات

مخفی نہ رہے کہ اس کتاب مستطاب کے تین حصوں میں سے دو حصے گزر چکے ۔ حصہ اول میں
میں نے اپنے ۶۵ اشیاخ کرام کا ذکر اور ۵۵ کے اتصالات کے طرق بیان کئے ہیں
حصہ دوم میں قرآن مجید اور کتب معتبرہ مشہورہ تفسیر و حدیث و فقہ مذاہب اربعہ و
تصوف و اوراد کا اتصال مجھ سے مصنفین تک پہنچایا گیا ہے ۔ اور اب یہاں سے
حصہ سوم کا آغاز ہے جسمیں ستر احادیث و آثار مسلسلات مع اسمائے رواۃ جنمیں سے اکثر بالاتصال
مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور بعض آپکے صحابہ تک پہنچتے ہیں ذکر کئے جاتے ہیں
اور بغرض فاہ عام انکا اردو ترجمہ بھی کیا جاتا ہے اور اس حصہ کا نام ہادی الطالبین الی
مسلسلات النبی الامین اور لقب اسکا مسلسلات المسکین ہے ۱۲

ولنذكر الآن ما وقع لنا من المسلسلات من الاحاديث الجليلات - وهي
كثيرة - وقد اعتنى بجمعها ائمة شهيرة - ولا يمكن استقصائها في هذا الكتاب
ولكن نتبرك بذكر بعضها بتيسير الملك الوهاب - قال العلامة المحدث الشيخ
ولي الله الدهلوي في الارشاد ما نصه كل شيئ تعلق به علمك من جهة اخبار
غيرك عنه لابد بينك بينه طريق اما مخبر واحد او اكثر من واحد - ولابد لكل واحد
من وجه في تحمل الخبر عن صاحبه من سماع وعرض وكتابة ونحو ذلك فمتى بينت الطريق
ووجه التحمل فقد اسندت ومتى تركت البيان فقد اغفلت اهـ فعلى هذا تكون
المسلسلات على اقسام منها المسلسل بتاريخ الرواية كالاولية ومنها بزمن منها
بالعيد - ومنها ما هو مسلسل بصفة الراوي الحالية كالفقه - والحفظ - والنحو
والتعبير - والتصوف - والثقة - او كونه مصريا - او مدنيا - او كون اسمه
محمدا - او علمية لنسبة مثل كونه حنفيا - او شافعيا - وغير ذلك كما سيظهر
عليك من سياق المسلسلات - فهذه قاعدة جامعة لكل جزئي من جزئيات المسلسلات وفي ظفر
الاماني ما نصه وللمسلسل من فضيلة اشتماله على مزيد الضبط من الرواة اهـ واردت
ان اذكر بعض ما ظفرت به من المسلسلات بانواعها على طريقة اهل الحديث رافعا الاسانيد
العاليات ليكون نافعا لمن نظر فيه وذخيرة لي يوم يفر المرء من اخيه

ولله در سيدنا الامام الشافعي رحمه الله تعالى حيث قال[۱]

كل العلوم سوى القرآن مشغلة	إلا الحديث وإلا الفقه في الدين
الدين ما كان فيه قال حدثنا	وما سواه فوسواس الشياطين

وقال قائل رحمه الله تعالى

طوبى لمن له الله أهله	وصرف عمره فيه وشغله

وقال قائل رحمه الله تعالى

عليكم بالحديث فليس شيئ	يعادله على كل الجهات
نصحت لكم فإن الدين نصح	ولا أخفى لصالح ولجبات
وجدنا في الرواية كل فقه	وأحكام ومن كل اللغات
لذكر المسندات جعلت خطي	وحفظ العلم خير العائدات
أئمته النجوم وهل رشيد	تكلم في النجوم الزاهرات

وقد اخترت وجمعت في هذه الورقات سبعين حديثا

[۱] یہاں سے احادیث مسلسلہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ اردو داں حضرات بھی اس کتاب سے منتفع ہو سکیں۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں ستر احادیث مسلسل جمع کئے گئے ہیں جنہیں سے اکثر مع مسکین سے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع و متصل مروی ہیں اور ستر کی عدد اسلئے اختیار کیگئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب میقات الہی کیلئے کوہ طور پر تشریف لیگئے تو اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب فرما کر لیگئے تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ پس مجھ عاصی کو بھی (اس مرحومہ کی نفع رسانی کیلئے ستر احادیث مبارکہ کے انتخاب کرنے سے) امید ہے کہ انکی برکت سے قیامت میں میری بخشش ہو گی ۱۲ عبد الہادی عفا اللہ عنہ

من المسلسلات - اكثرها مرفوعا متصلا الى سيد الكائنات - تأسيا
بسيدنا موسى الكليم - على نبينا وعليه التحية والتسليم - بانه
اختار سبعين رجلا من قومه - لما ذهب لميقات ربه - كما
نطق به القرآن كتاب ربنا - واختار موسى قومه سبعين رجلا
لميقاتنا - متوسلا بها متشفعا فيها الى جنابه الكريم - راجيا
برحمته وغفرانه الفخيم - جعلها الله ذخيرة لى يوم الدين يوم
يقوم الناس لرب العلمين
فها انا اشرع فى المقصود - بعون الله الملك المعبود - واستفتح
بحديث الرحمة المسلسل بالاولية لوجوه ذكرها العلامة العجلونى
رحمه الله تعالى فى ثبته عن مسالك الابرار الى احاديث النبى
المختار للشيخ ابراهيم الكورانى رحمة الله عليه احدها ان الله تعالى
خاطب نبيه صلى الله عليه وسلم بقوله وما ارسلناك الا رحمة للعلمين
ولنوره اول مخلوق ومنه خلق بقية الكائنات فكان اول سلسلة
الكائنات فناسب ان يكون حديث الرحمة العام المتعلق بمن
فى الارض اول الاحاديث المسلسلة ثانيها ما دل عليه الحديث

القدسى من سبق الرحمة بقوله تعالى سبقت رحمتى غضبى فناسب
ان يسبق حديثها ايضا ثالثها تقدم كتابة الحق لسبق الرحمة بعد
التوحيد فعن ابن عباس رضى الله تعالى عنه كما رواه الديلمى
اول شيئى خطه الله فى الكتاب الاول اننى انا الله لا اله الا
انا سبقت رحمتى غضبى فمن شهد ان لا اله الا الله وان محمدا
رسول الله فله الجنة فناسب ان يكون حديث الرحمة متصفا
باولية كتابة الخلق له كما كانت الرحمة متصفة باولية كتابة الحق
لها انتهى يقول العبد المسكين وبالسند الى ابن عابدين
عن الشيخ احمد بن عبيد العطار عن الكزبرى عن المولى الياس
الكردى الكورانى ان الاحاديث المسلسلة بالاولية ثلاثة
احدها حديث عبد الله بن عمر المشهور وثانيها حديث انس
ابن مالك رضى الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول من احب ان يكثر خير بيته فليتوضأ اذا حضر
غداؤه واذا رفع رواه ابن ماجه وثالثها حديث عبد الله
ابن مسعود رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله

علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیمۃ فیقول لھم انی لم اجعل حکمتی فی

قلوبکم الا وانا ارید بکم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان

منکم رواہ الامام ابو حنیفۃ فی مسندہ قا قول

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۳) واسطے ہیں

الحدیث الاول المسلسل بالاولیۃ[1]

حدثنی بہ ولی اللہ الحبیب الحبشی وھو اول حدیث سمعتہ منہ

قال حدثنی بہ علامۃ وقتہ الشریف محمد بن ناصر وھو اول حدیث

سمعتہ منہ ح وحدثنی بہ العلامۃ السید سالم البار وھو اول

قال حدثنی بہ اسماعیل النواب وھو اول قال حدثنی بہ الشریف

محمد بن ناصر وھو اول عن العلامۃ السید عبد الرحمن الاھدل

عن والدہ السید سلیمان عن عبد الخالق المزجاجی عن محمد المعروف

والدہ بعقیلہ ح وشیخنا الحبشی یرویہ ایضا عن السید احمد بن

عبد اللہ البار عن عبد الرحمن الکزبری قال حدثنی بہ شیخنا

بدر الدین محمد بن احمد المقدسی الشھیر بابن بدیر فی دارہ

الملاصقۃ بالمسجد الاقصی وھو اول حدیث سمعتہ منہ ثنی

[1] اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث اپنے شیخ سے اول سُنی ہے ۱۲

به شيخنا مصطفى ابو النصر الدمياطى وهو اول حديث حدثنى به الشيخ محمد المعروف والده بعقيلة وهو اول ح والسيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل يرويه ايضا عاليا عن الشيخ امر الله المزجاجى عن الشيخ محمد عقيلة عن الشيخ احمد الدمياطى المشهور بابن عبد الغنى قال وهو اول حديث سمعته منه بحضرة جمع من اهل العلم ثنا به المعمر محمد بن عبد العزيز المنوفى قال وهو اول ثنا به الشيخ المعمر ابو الخير بن عموس الرشيدى وهو اول ثنا به شيخ الاسلام زكريا وهو اول ح وارويه ايضا عن الشيخ محمد حسب الله وعن الشيخ ابي الخير احمد جمال وعن الشيخ شرف الدين القزانى سمعته منهم فى اول ساعة اجتمعت بهم فيها فى المسجد الحرام تجاه البيت الامين فمن الاول فى خامس عشرة من شهر ذى القعدة ومن الثالث ايضا بين العشائين ليلة الاربعاء سادس عشر من شهر ذى الحجة الحرام سنة ١٣٢٤ الف وثلاثمائة واربع وعشرين قال الاولان حدثنا به الشيخ محمد الفاوقجى الطرابلسى الشامى وهو اول حديث سمعناه منه وقال الثالث سمعته منه فى حالة احرامه بعدما طاف وسعى من العمرة وهو

اول قال ثنی به الشیخ عابد السندی وهو اول عن الشیخ یوسف
ابن محمد بن علاء الدین المزجاجی قال وهو اول حدیث سمعته
منه فی سنه ۱۲۱۲ بزبید المحروسة انا به احمد بن عبد الاشبولی المصری
قال وهو اول مطلقا بزبید المحروسة سنه ۱۱۷۱ احدی وسبعین و
مائة والف اخبرنی به عبد الرؤف البشبیشی وهو اول ح
انا به احمد بن عبد اللطیف البشبیشی المصری وهو اول انا به
ابو العزائم سلطان بن احمد بن سلامة المزاحی المصری وهو اول
انا به احمد بن خلیل السبکی وهو اول انا به المحقق احمد بن حجر الهیتمی
وهو اول انا به زکریا الانصاری وهو اول ثنی به الحافظ ابن
حجر وهو اول انا به الحافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن
الحسین العراقی وهو اول ثنی به الصدر ابو الفتح محمد بن محمد
ابن ابراهیم المیدومی وهو اول ح والشیخ ابو الخیر جمال یرویه
کذالک عن شیخه المعمر البرکة المدخر الشیخ فضل الرحمن وهو اول
حدیث سمعه منه فی سنه ۱۳۰۰ قال حدثنی الشیخ عبد العزیز الدهلوی
وهو اول ثنی والدی ولی الله عن الحاج محمد افضل عن العارف

حجة الله محمد النقشبندی المجددی عن[٧] والده العارف بالله حضرة
الشیخ محمد معصوم عن[٨] ابیه المجدد رضی الله تعالی عنه بسماعه
عن[٩] القاضی بهلول البدخشی عن[١٠] المحدث عبد الرحمن بن فهد عن[١١]
الحافظ عز الدین عبد العزیز بن فهد عن[١٢] الحافظ تقی الدین محمد
ابن محمد بن فهد الهاشمی العلوی المکی عن[١٣] العلامة برهان
الدین الابناسی والقاضی ابی حامد المطری کلاهما عن[١٤] الصدر
ابی الفتح المیدومی الخطیب ح وارویه عن[١] الشیخ عمر الخراسانی
وهو اول حدیث سمعته منه فی الجمادی الآخرة سنة ١٣١٩ الف و
ثلاثمائة وتسعة عشر قال ثنی[٢] به السید محمود عاقبت شاه وهو
اول عن[٣] مولانا اسحاق وهو اول ثنی[٤] به عبد العزیز الدهلوی
وهو اول ح وحدثنی[١] به العلامة الشیخ عبد الجلیل وهو اول
حدیث سمعته منه فی ذی القعدة الحرام سنة ١٣٢٤ قال ثنا[٢] به الشیخ
سخاوت علی وهو اول ثنی[٣] به الشیخ محمد یعقوب الدهلوی
المهاجر المکی وهو اول عن[٤] الشیخ عبد العزیز المذکور ثنی[٥] به والدی
الشیخ ولی الله وهو اول م ثنی[٦] به السید عمر من لفظه عجاله

قبر النبي صلى الله عليه وسلم وهو اول ثنى الشيخ عبد الله البصري ح
وثنى به الشيخ محمد سعيد الاديب وهو اول حث سمعته منه في ثمان
وعشرين من رجب سنة الف وثلثمائة واربع وعشرين عن
احمد جمال المكي ح وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله سراج ح
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار ح وحدثني به العلامة
الشيخ عبد الله القدسي النابلسي وهو اول حث سمعته منه في
بيت شيخي الشيخ شعيب المغربي بمكة المكرمة عام الف وثلثمائة واربع
وعشرين عن الشيخ فالح المدني . والسيد الحبشي والسيد سالم
البار المذكوران يرويانه كذلك عنه اي عن الشيخ فالح المدني
قالوا وهو اول حديث سمعناه منه وارويه اجازة عن الشيخ
فالح المذكور عن السيد ابي عبد الله محمد بن علي بن السنوسي قال
وهو اول عن عمر بن عبد الكريم العطار انا به ابو الحسن علي الونائي
قال وهو اول انا البرهان ابراهيم بن محمد النمرسي قال وهو اول
عن عبد الله البصري قال وهو اول ثنا يحيى بن محمد الشهير
بالشاوي وهو اول حث سمعناه منه انا به سعيد بن ابراهيم

الجزائری المفتی الشهیر تقدمہ قال ح هو اول انا به سعید بن محمد
المقری قال ح هو اول عن الولی الکامل احمد حجی الوهرانی قدو هو اول
عن شیخ الاسلام العارف سیدی ابراهیم التازی قدو هو اول قال قرأته علی
المحدث الربانی ابی الفتح محمد بن ابی بکر بن حسین المراغی قدو هو اول
قرأته علیه قدسمعت من لفظ شیخنا زین الدین عبد الرحیم بن
الحسین العراقی قدو هو اول ثنا ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراهیم البکری
المیدومی الخطیب قدو هو اول ح والشیخ عبد الله البصری یروی
ایضا عن الشیخ محمد بن علاء الدین البابلی قدو هو اول انا به الشیخ
المسند احمد بن محمد الشلبی الحنفی قدو هو اول انا الجمال یوسف
ابن زکریا الانصاری و هو اول انا به برهان الدین ابراهیم بن
علی بن احمد القلقشندی و هو اول قد اخبرنا به الشهاب احمد
ابن ابی بکر المقدسی و هو اول انا به الصدر ابو الفتح المیدومی و هو
اول انا به النجیب ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم الحرانی و هو
اول انا به ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی و هو اول انا به ابو سعید
اسمعیل بن ابی صالح المؤذن النیسابوری و هو اول انا والدی ابو صالح

احمد بن عبد الملک المؤذن وھو اول انا به ابو طاہر محمد بن محمد
محمش بفتح المیم وسکون المہملۃ وکسر المیم الثانیۃ آخرہ شین معجمۃ[1]
الزیادی وھو اول انا به ابو حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز
بالزای المکررۃ وھو اول انا به عبد الرحمن بن بشر بن الحکم النیسابوری
وھو اول انا به سفیان بن عیینۃ وھو اول عن عمرو بن دینار عن
ابی قابوس مولی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما عن
عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہ قال الراحمون[2] یرحمہم الرحمن تبارک وتعالی

ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اخرجہ
بالتسلسل ابو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح وفی بعض الروایات
بزیادۃ انما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء کذا فی ظفر الامانی
قال الشیخ عابد فی حصر الشارد وابو قابوس راوی ھذا الحدیث
لا یعرف اسمہ ذکرہ ابو احمد الحاکم وذکرہ ابن حبان فی الثقات

[1] ھکذا ضبطہ فی حصر الشارد ۱۲ مسکین عبد الہادی غفرلہ
[2] رحم کرنیوالوں پر رحمن رحم فرماتا ہے (اے لوگو) تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کریگا ۱۲ عبد الہادی

ولم ينفرد به عن مولاه بل تابعه على بعض المتن حيان بن زيد الشرعبي انتهى مختصرا وفيه
ايضا قال ابن عبد البر وذكره بعضهم فى الصحابة ولا تصح له صحبة كما قاله العراقى
انتهى وقال المشائخ رحمهم الله تعالى فى اثباتهم والمشهور ان التسلسل فى هذا
الحديث الى ابن عيينة ومن سلسله الى منتهاه فهو مخطئ او كاذب اهـ وجزم الحافظ
العراقى والسخاوى ايضا بعدم صحة تسلسله الى منتهاه ولقد احسن الخطيب النوري حيث قال

سمعنا حديثا مسندا ومسلسلا	باول مسموع لنا قد تسلسلا
وصح من سفيان دون تسلسل	الى آخر مبعوث الى الناس مرسلا
بقول ارحموا خلق الاله لترحموا	ومن يرحم اهل الارض يرحمه العلا

خير

ح واروى المسلسل بالاولية بروايتى الجن عن العلامة عمر شطا وهو اول
اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ کے درمیان ۲۶ واسطے ہیں ۱۲
حديث سمعته منه تجاه بيت الله الحرام يوم الجمعة سيد الايام تاسع رجب عام
الف وثلثمائة واربعة وعشرين من هجرة سيد المرسلين وعن العلامة سعيد بن
محمد اليمانى امام المقام بالمسجد الحرام فى يوم الفطر من العام المذكور وعن العلامة
ابى الخير احمد جمال المكى ثلاثتهم عن ابى خضير مفتى الدمياطى قالوا وهو اول حديث
سمعناه منه زاد الاول عند باب الوفود بالمسجد النبوى بالمدينة المنورة عن
عبد الفتاح الكفراوى الشافعى قال وهو اول حديث سمعته منه عن عبد الله الشرقاوى

قال وهو اول عن محمد الحفنی قال و هو اول عن شمہورش القاضی الجنی الصحابی رضی اللہ عنہ وھو اول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ الراحمون یرحمہم اللہ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء حدیث حسن صحیح اخرجہ الامام احمد فی مسندہ وابوداؤد عن مسدد و الترمذی فی جامعہ والحمیدی وابن ابی شیبۃ والبخاری فی الادب المفرد عن عبدالرحمن ابن بشر لکنہم لم یسلسلوہ وقولہ یرحمکم رویناہ بکلا الوجہین بالجزم علی انہ جواب الامر وبالرفع علی الدعاء وجملۃ التنزیہ رواھا جماعۃ من رواۃ ھذا الحدیث واسقطہا اٰخرون لانہا لیست من الحدیث ورو ایۃ شمہورش المذکور ایضا مثلہ کما ذکرہ ابو خضیر فی ترجمۃ اجازات قال شیخنا ابو الفیض عبدالستار المکی توفی شمہورش الجنی فی سنۃ ١٢٩ھ واخبر بوفاتہ الاستاذ الشیخ عبد الغنی النابلسی ووافق تاریخ وفاتہ فقد الجنی شمہورش ذکرہ المرادی فی ترجمۃ الشیخ احمد المنینی انتہی قال محدث الشام العلامۃ العجلونی فی ثبتہ و یقال اسمہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اھ واللہ تعالیٰ اعلم فائدۃ مہمۃ فی الروایۃ عن الجن قال ابن حجر فی ثبتہ فی القاعدۃ الرابعۃ من خاتمتہ فی الباس الخرقۃ السہروردیۃ ما نصہ سبق لنا عن

حاشیہ: الرحمن — وفات شمہورش الجنی — ماسبق ...

سلہ توفی رحمہ اللہ تعالیٰ فی اواخر شعبان سنۃ ١١٤٣ھ وقد بلغ من العمر ٩٣ سنۃ ١٢ ثبت العجلونی

شيخنا الامام الحامل المسلك الصوفي الجامع بين العلوم الظاهرة والمعارف الباطنة وبين الشريعة والحقيقة ذي الكرامات الظاهرة والاحوال الباهرة طريقة اقرب من طريقة الخوافي المذكورة ولا يلزم عليها مخالفة للقواعد الشرعية بوجه اصلا وهي ما كان يذكره رضي الله عنه لاخصاء اصحابه ويتحفهم بها من ان الجن كانت تجتمع به تاخذ عنه ويأخذ عن بعضهم وانه كان من جملة هؤلاء شخص يذكر له انه تابعي لانه من اصحاب بعض الجن الذين اجتمعوا بالنبي صلى الله عليه وسلم وآمنوا به واقرأهم القرآن وامرهم ان يبلغوه عنه لمن ورائهم وانه اخذ عن التابعي وانه اجازه بما اجازه به شيخه الجني الصحابي وان شيخنا اجاز لنا ولبقية اخصاء اصحابه ما اجازه به ذلك الجني وهذا كله وان لم يفد شيئا على طريقة المحدثين وعلماء الظاهر لكنه يفيد عند ارباب الباطن الذين الهموا صدق ذلك الجني فيما اخبر به ويفيد اتباع هؤلاء الملهمين التبرك والانتظام في سلك هذا السند الذي بفرض صحته فيه

ك وهو الزين ابوبكر محمد الخوافي شيخ شيخ شيخ الاسلام زكريا الانصاري ١٢ احمد عبد الهادي عفي له

من الفوائد والمراتب العلیۃ والامدادات العرفانیۃ انتہی وقال ایضا فی الفتاوی الحدیثیۃ بعد ذکر روایۃ الحدیثین عن الجن واعلم ان الاستدلال بہذین الحدیثین مبنی علی جواز الروایۃ عن الجن وقد روی عنہم الطبرانی وابن عدی وغیرہما لکن توقف فی ذلک بعض الحفاظ بان شرط الراوی العدالۃ والضبط وکذا مدعی الصحبۃ شرطہ العدالۃ۔ والجن لاتعلم عدالتہم مع انہ وردالانذار بخروج شیاطین یحدثون الناس والتوقف متجہ انتہی قلت وممن روی عنہم العلامۃ نجم الدین الغیطی فہو قرأ الفاتحۃ علی شمہورش المتقدم ذکرہ کما ذکرہ العجلونی رحمہ اللہ تعالٰی وقد وقع تضمین ہذا الحدیث فی النظم ایضا لبعض الائمۃ فمنہا ما رویناہ من طرق عدیدۃ للحافظ ابی القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ ابن عساکر الدمشقی رحمہ اللہ تعالٰی لنفسہ حیث قال ؎[۱]

تضمین حدیث الرحمۃ لبعض الائمۃ ۱۲

بادر الی الخیر یاذا اللب مغتنما	ولا تکن عن قلیل الخیر محتشما
واشکر لمولاک مااولاک من نعم	فالشکر یستوجب الافضال والکرما

[۱] ای حدیث الرحمۃ ۱۲ عبدالہادی غفر اللہ لہ

وارحم بقلبك خلق الله وارعهم   فانما يرحم الرحمن من رحما

وللحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى

ان من يرحم من في الارض قد   آن ان يرحمه من في السما

فارحم الخلق جميعا انما   يرحم الرحمن منا الرحما

وللقاضي زكريا رحمه الله تعالى

من يرحم اهل السفل يرحمه العلي   فارحم جميع الخلق يرحمك الولي

ولابن حجر المكي رحمه الله تعالى

ارحم هديت جميع الخلق انك ما   رحمت يرحمك الرحمن فاغتنما

وله ايضا

ارحم عباد الله يرحمك الذي   عم الخلائق جوده ونواله

فالراحمون لهم نصيب وافر   من رحمة الرحمن جل جلاله

ولابن فهد رحمه الله تعالى

الراحمون لمن في الارض يرحمهم   من في السماء كذا عن سيد الرسل

فارحم بقلبك خلق الله وارعهم   به تنال الرضى والعفو عن زلل

وللشيخ زين الدين رضوان العقبي رح

الحب منك مسلسل فی الاول	فاحنن ولا تسمع کلام العذل
وارحم عباد الله یا من قد علا	من یرحم السفلی یرحمه العلی

بالاول العذل

فارحم

ولزین الدین العراقی رحمه الله تعالی

ان کنت لا ترحم المسکین ان عدما	ولا العلیم اذا اشکی لک العدما
فکیف ترجوا من الرحمن رحمته	وانما یرحم الرحمن من رحما

یشکو

وله ایضا

ان ترد رحمة واسعة	فی الدنی ثم فی القارعة
فارحم الحق طرا تجد	راحما رحمة واسعة

وللقیراطی رحمه الله تعالی

لی فیک حب اول اروبه من طرق علیه وحدیث شوقی هواک مسلسل بالاولیه - قال ابن الطیب رحمه الله تعالی وقد کنت ضمنته مرات واقتبسته فی مقطعات جمة علق بالبال منها قولی

یا عباد الله بلوا الرحما	وبخلق الله کونوا رحما
ارحموا من فی الثری یرحمکم	من سما سلطانه فوق السما

وللشیخ اسماعیل العجلونی رحمه الله تعالی

كن يا اخي رحيم القلب طاهره	يرحمك مولاك بل يونسك ايناسا
ففي الصحيحين ما معناه متصلا	لا يرحم الله من لا يرحم الناسا
والراحمون روى الاشياخ مرتفعا	بالاولية في التحديث نبراسا

وللشيخ طه بن يحيى الكردي رحمه الله تعالى

طوبى لراحم اهل الارض قاطبة	قولا وفعلا وقلبا صادق العمل
الراحمون ورد يرحمهم ابدا	رب السماء هو الرحمن انعم لي
قال ارحموا من في الارض المصطفى خبرا	يرحمكم مسرعا من في السماء على

وللعارف الاستاذ النابلسي قدس سره

لقد اتانا حديث عن مشائخنا	مسلسلا اوليا قد رويناه
قال النبي صلى الله دائمة	مع السلام عليه عند ذكراه
الراحمون هم الرحمن يرحمهم	برحمة مناثر ويه بمعناه
من كان يرحم من في الارض يرحمه	من في السماء وان الراحم الله

وللشيخ احمد بن عثمان الجزائري لطف الله به

تخلق باخلاق الرسول فانها	سبيل رضى الرحمن في كل مورد
وراقب لطيف انس من نفحات الرضى	تعرض لها ان كنت ذا لب مشهد

وا وصافه جلت عن الحصر غمراة	ولكن ببعضها فكن خير معتد
ر ؤوفا بخلق الله وارحم ضعفهم	بنص رحيم للعوالم منجد
فاولى عباد الله رحم منعم	لفردى بها شكرا اروح ونغتدى
فقد جاء عن خير الانام مسلسلا	عظيم بشارة بفضل ممجد
برحمة اهل الارض ترحم من السما	ويرحمك الرحمن فى كل مقصد

وللشهاب المصرى رحمه الله تعالى

الخلق بمن يظلم ان يظلما	وبالذى يرحم ان يرحما
من لم يكن يرحم بالقلب من	فى الارض لم يرحمه من فى السما

وللامام محمد بن محمد الجزرى رحمه الله تعالى

تجنب الظلم عن كل الخلائق فى	كل الامور فيا ويل الذى ظلما
وارحم بقلبك خلق الله كلهم	فانما يرحم الرحمن من رحما

اس حدیث میں میرے ۔۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۲) واسطے ہیں

الحديث الثانى المسلسل بالمصافحة

صافحت السيد حسين الحبشى المعروف بالحبيب قال صافحت السيد عيدروس بن عمر قال صافحت السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله الفقيه قال صافحت والدى السيد الحسين بن عبد الله قال صافحت خالى

السید عیدروس بن عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی
السید عبد الرحمن بلفقیہ قال صافحت والدی السید عبد اللہ
بلفقیہ قال صافحت الشیخ احمد القشاشی قال[9] صافحت احمد بن
حجر المکی قال[10] صافحت شیخ الاسلام زکریا ق صافحت[11] القرطبی ق صافحت[12]
ابا المجد القزوینی ق صافحت[13] ابا بکر المقری ق صافحت[14] ابا الحسن بن
ابی زرعۃ ق صافحت[15] ابا منصور البزازی ق صافحت[16] عبد الملک
ابن نجید ق صافحت[17] ابا القاسم عبدان بن حمید المنبجی ق صافحت[18]
عمر بن سعید ق صافحت[19] احمد بن دھقان قال[20] صافحت خلف
ابن تمیم ق صافحت[21] ابا ھرمز حین دخلت علیہ اعودہ [1] قال[22] دخلنا
علی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نعودہ فقال صافحت
بکفی ھذہ کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مسست خزا ولا
حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ھرمز

سلہ ابوہرمز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی عیادت کو گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کیا۔ پس میں نے کسی ریشم کو آپکے دست مبارک سے زیادہ نرم نہ پایا (یہ سنکر) ابوہرمز نے عرض کیا کہ جس ہاتھ سے آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کیساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے ہمارے ساتھ مصافحہ کیجئے پس ابوہرمز فرماتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے مصافحہ فرمایا۔ یہ سلسلہ آخر تک اسیطرح پہنچا ہے حتی کہ میں نے میرے شیخ حبیب بن حبشی سے کہا کہ آپ نے جس ہاتھ سے اپنے مشائخ کے ساتھ مصافحہ کیا ہے اس ہاتھ سے میرے ساتھ مصافحہ کیجئے تو انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

فقلنا لانس بن مالك رضي الله عنه صافحنا بالكف التي صافحت بها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فصافحنا قال خلف بن تميم فقلت لابي
هرمز صافحني بالكف التي صافحت بها انسًا فصافحني قال احمد بن
دهقان قلت لخلف صافحني بالكف التي صافحت بها ابا هرمز فصافحني
قال عمرو بن سعيد قلت لاحمد بن دهقان صافحني بالكف التي صافحت
بها خلف بن تميم فصافحني قال عبدان قلنا لعمرو بن سعيد صافحني
بالكف التي صافحت بها احمد بن دهقان فصافحني قال عبد الملك قلت
لعبدان صافحني بالكف التي صافحت بها عمرو بن سعيد فصافحني
قال منصور قلت لعبد الملك صافحني بالكف التي صافحت بها عبدان
فصافحني قال ابو الحسن بن زرعة قلت لابي منصور صافحني بالكف
التي صافحت بها عبد الملك فصافحني قال ابو بكر المقري قلت لابي
الحسن بن ابي زرعة صافحني بالكف التي صافحت بها ابا منصور
فصافحني قال ابو المجد القزويني قلت لابي بكر المقري صافحني بالكف
التي صافحت بها ابا الحسن بن ابي زرعة فصافحني قال القرطبي قلت
لابي المجد القزويني صافحني بالكف التي صافحت بها ابا بكر

المقري فصافحني قال ثنا زكريا قلت للقرطبي صافحني بالكف التي صافحت
بها ابا المجد القزويني فصافحني قال ثنا احمد بن حجر المكي قلت لزكريا صافحني
بالكف التي صافحت بها القرطبي فصافحني قال ثنا احمد القشاشي
قلت لاحمد بن حجر صافحني بالكف التي صافحت بها زكريا فصافحني
قال ثنا السيد عبد الله بلفقيه قلت لاحمد القشاشي صافحني بالكف
التي صافحت بها ابن حجر فصافحني قال ثنا السيد عبد الرحمن بلفقيه
قلت لوالدي السيد عبد الله بلفقيه صافحني بالكف التي
صافحت بها احمد القشاشي فصافحني قال ثنا السيد عيدروس قلت
لوالدي السيد عبد الرحمن صافحني بالكف التي صافحت بها
والدك فصافحني قال ثنا السيد حسين بن عبد الله قلت لخالي
السيد عيدروس صافحني بالكف التي صافحت بها والدك فصافحني
قال ثنا السيد عبد الله بن حسين قلت لوالدي صافحني بالكف التي
صافحت بها السيد عيدروس فصافحني قال ثنا السيد عيدروس
ابن عمر الحبشي قلت للسيد عبد الله بن حسين صافحني بالكف
التي صافحت بها والدك فصافحني قال ثنا شيخنا السيد حسين

الحبشي قلت للسيد عيدروس بن عمر صافحني بالكف التي صافحت
بها شيخك فصافحني يقول المفتقر الى كرم ربه المتمادي - ابو سعيد
محمد عبد الهادي - ابن الحاج محمد عبد الكريم - تغمدهما
الله بفضله الجسيم - قلت لشيخي الحبيب حسين الحبشي صافحني بالكف التي
صافحت بها مشايخك فصافحني - ثم [1] العلامة العجلوني رحمه الله
تعالى في ثبته ما نصه وقد اخرجه (اي حديث المصافحة) ابن
عساكر في تاريخه من طريق ابي منصور عبد الرحمن ابن عبد الله
الطبري مسلسلا بها وقال ايضا فيه قال شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته
واخرج هذا الحديث الديباجي في مسلسلاته وابن المفضل
التميمي في مسلسلاته والحديث متكلم فيه بالتضعيف والوضع

---

[1] قال شيخنا ابو الفيض دام مجده قال الاستاذ العلامة السيد علي ظاهر الذي تلقيناه
عن المشايخ ان للمصافحة ثلث كيفيات - الاولى ان تكون بيد واحدة من كل من المتصافحين
مع التصاق باطن ابهاميهما مع القيام - الثانية ان تكون باليد الواحدة ايضا مع
اشتباك اليدين معا - الثالثة ان تكون باليدين من الطرفين - واصح الثلاثة الاول انتهى
والله تعالى اعلم قلت وهذا كله عندهم في هذا المسلسل واما المصافحة العمومية فالسنة فيها
ان تكون باليدين كما في مجالس الابرار ما نصه والسنة فيها ان تكون بكلتا اليدين
انتهى ومن فوائد المصافحة زيادة حصول البركة ويروى بسنده الى النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال من صافحني او صافح من صافحني الى يوم القيمة دخل الجنة اه كذا في ظفر الاماني ١٢
عبد الهادي غفر له

وان كان المتن صحيحا كما اخرجه البخاری واحمد عن انس رضی الله عنه

ما مسست خزا ولا حريرا الين من كف رسول الله صلی الله عليه وسلم

اھ ولھذا المقام بحث طويل ذكرها العجلونی رحمه الله تعالی فی ثبته

فمن يرد الاطلاع عليه فليراجع اليه ولی فيه طرق اخرفا قول صافحت

الشيخ محمد بن سليمان حسب الله والشيخ عبد الجليل برادة قالا صافحنا

الشيخ عبد الغنی صافحت الشيخ عابد صافحت السيد عبد الرحمن الاهدل

صافحت الشيخ امر الله صافحت الشيخ محمد المعروف والده بعقيلة صافحت

الشيخ احمد النخلی والشيخ عبد الله المصری صافحنا الشيخ محمد البابلی

صافحت ابا بكر الشنوانی صافحت الشيخ ابراهيم العلقمی صافحت الجلال

السيوطی صافحت تقی الدين احمد الشمنی صافحت ابا الطاهر بن الكويك

صافحت ابا اسحق ابراهيم صافحت ابا عبد الله الخويبی (بضم الخاء مصغرا

بثلاث يا آت نسبة الی خوی بلدة باذربيجان) صافحت ابا المجد

القزوينی صافحت ابا بكر السنجاذی صافحت ابا الحسن بن ابی ذرع

الی آخر السند المتقدم ۔ واما المصافحة الانسية من

طريق محمد ابن كامل نار ديها عن مولانا المحدث عبد الباری

وقد صافحته[1] وارويها عن شيخي[2] الوتري وقد صافحته عن عبد الغني[3]
المجددي وهو صافح الشيخ[4] محمد عابد الانصاري وهو صافح[5] الشيخ
صالح بن محمد الفلاني العمري وهو صافح[6] الشيخ محمد بن سنة الفلاني[7]
وهو صافح[8] مولاى الشريف محمد بن عبد الله الوزلاتي وهو صافح[9]
ابا سالم العياشي وهو صافح[9] الشهاب الخفاجي وهو[10] ابراهيم العلقمي وهو[11]
اخاه الشمس والسيد يوسف الارموي وهما[12] الجلال السيوطي
وهو[13] كمال الدين وهو[14] ابن الجزري وهو[15] ابا المحاسن يوسف بن محمد
ابن على السرمري وهو[16] ابا الثناء محمود بن على البغدادي وهو[17]
ابا محمد يوسف بن عبد الرحمن البغدادي وهو[18] اباه ابا الفرج
عبد الرحمن الجوزي وهو[19] الحافظ محمد بن ناصر الخزاعي وهو[20] ابا
الغنائم الهراسي وهو[21] الشيخ محمد بن على العلوي وهو[22] ابا الفضل
محمد بن جعفر الخزاعي وهو[23] ابا العباس احمد بن سعيد المطوعي
وهو[24] ابا غانم محمد بن محمد بن زكريا وهو[25] محمد بن كامل وهو[26] ابان
العطار وهو ثابت البناني وهو قد صافح[28] انس بن مالك رضى الله تعالى عنه

اس طریقہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۸) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ له

وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صافحت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ارخز ولا قزا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم

المصافحة[۵۱] الحبشية المعمرية صافحت[۱] الحبيب الحبشي المذكور قال صافحت[۲] والدي السيد محمد صافحت[۳] الشيخ عمر بن عبد الكريم صافحت[۴] الشيخ صالح الفلاني ح اروبها عن[۱] الشيخ عبد الجليل براده وقد صافحته قال صافحت[۲] الشيخ عبد الغني صافحت[۳] الشيخ عابد صافحت[۴] الشيخ صالح الفلاني صافحت[۵] الشيخ محمد بن سنة صافحت[۶] مولاي الشريف محمد صافحت[۷] الشيخ المعمر احمد بن محمد العجل اليمني صافحت[۸] الشيخ تاج الدين الهندي صافحت[۹] الشيخ عبد الرحمن الشهير بحاجي رمزي صافحت[۱۰] الشيخ حافظ علي الاوبهي صافحت[۱۱] الشيخين محمود الاسفرائي والسيد امير علي الهمداني صافحنا[۱۲] ابا سعيد الحبشي الصحابي المعمر صافحت النبي صلى الله عليه وسلم فائدة وقد روى شيخ مشائخنا العلامة ابن عقيلة رحمه الله تعالى في مسلسلاته عن احمد بن محمد الدمياطي عن الشيخ احمد بن محمد العجل بهذا السند ايضا وقال هذا السند

---

[۵۱] اس طریقہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۱۲) واسطے ہیں ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ

كله مشتمل على الثقات الاجلاء العلماء العرفاء وابو سعيد الحبشي[1] الصحابي
هذا لا يعرف في الصحابة ولعله ممن لم يشتهر وعلى هذا السند
رونق القبول والله اعلم انتهى۔

المصافحة الجنية۔ صافحت الشيخ محمد محي الدين حسين الويلوري
قد صافحت مولانا محمد لطف الله صافحت الشيخ عبد المحسن بن
محمد طاهر سنبل المكي ثم المدني في حين نزوله ببلدة بنارس ۲ شعبان
سنة ۱۲۵۰ه صافحت الشيخ صالح البخاري صافحت السيد عبد الوهاب
البابلي صافحت الشيخ اسماعيل صافحت الشيخ محمد المنيني صافحت
الشيخ عبد الغني المقدسي صافحت ابا محمد القاضي شمهورش الجني
الصحابي رضي الله عنه قال صافحت رسول الله صلى الله عليه
وسلم۔ فبيني[2] وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند
تسعة واما الطريقة العالية فيها ما رويتها عن مولانا محمد
السيد حيدر[3] الحسيني وقد صافحته وهو صافح مولانا السيد عبد الحق

---

[1] الحبشي بفتحتين نسبة الى الحبشة وحبش بطن من حمير ايضا وبالضم والسكون لغة فيهما ايضا انتهى لب اللباب في تحرير الانساب ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له
[2] اس سند میں آپ کے اور رسول الله صلی الله علیه وسلم کے درمیان نو واسطے ہیں ۱۲
[3] وهذا الشيخ ليس له ذكر في ذكر اشياخي لا في ما اخذت عنه الا المصافحة الجنية ۱۲
[4] وقد صافحته بغير واسطة في سنة ۱۳۱۹ه فبيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية وسائط ۱۲ عبد الهادي غفر الله له۔

المحدث الكانفوري وهو الحافظ نظام الدين وهو شاه ابا سعيد

وهو مولانا خالد الرومي وهو مولانا عبد الرحمن الجني الصحابي رضي الله

تعالى عنه وهو قد صافح رسول الله صلى الله عليه وسلم فبيني[1] وبين

رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند ستة وهذا عال

جدا فلله الحمد على هذه النعمة العظيمة۔

صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔	الحديث الثالث المسلسل بالمشابكة[2]	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ

شبك بيدي العلامة الشيخ صالح كمال ثم شبك بيدي السيد علي

ظاهر الوتري ثم شبك بيدي الشيخ عبد الغني ح وشبك بيدي

العلامة الشيخ محمد حسب الله واستاذنا الفاضل عبد الجليل

برادة المدني قالا شابكنا العلامة عبد الغني شبك بيدي الشيخ

عابد المدني شبك بيدي عمي محمد حسين شبك بيدي محمد هاشم

السندي شبك بيدي عبد القادر مفتي الحنفية بمكة شبك بيدي

احمد بن محمد النخلي شبك بيدي الشيخ عيسى الثعالبي شبك بيدي

نور الدين علي بن محمد الاجهوري المالكي شبك بيدي نور الدين علي بن

[1] اس سند میں میرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں یہ بڑی عالی سند ہے ۱۲ عبد الهادی غفر اللہ لہ

[2] دو آدمی اپنے ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے کو شابکہ کہتے ہیں ۱۲ عبد الهادی

ابی بکر القرافی الشافعی شبک بیدی الحافظ[11] السیوطی شبک بیدی
کمال[12] الدین امام المالکیۃ شبک بیدی الشمس[13] محمد الجزری
شبک بیدی ابو حفص[14] عمر بن حسن المزی شبک بیدی ابو الحسن[15] المقدسی
شبک بیدی عمر[16] بن سعید الحلبی ابو[17] الفرج یحیی بن محمود الثقفی
شبک بیدی اسماعیل[18] بن ابی الصیف الیمنی شبک بیدی
ابو[19] محمد الحسن بن احمد السمرقندی شبک بیدی ابو[20] العباس
جعفر بن محمد المستغفری شبک بیدی ابو[21] بکر احمد بن عبد العزیز
ابن الحسن بن بکر بن عبد اللہ بن الشرود الصغانی شبک بیدی
ابی[22] شبک بیدی ابراھیم[23] بن[1] ابی یحیی شبک بیدی صفوان[24] بن سلیم
شبک بیدی ایوب[25] بن خالد الانصاری شبک بیدی عبد اللہ[26]
ابن رافع شبک بیدی ابو ہریرۃ[27] رضی اللہ تعالی عنہ شبک بیدی

ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم وقال ,, خلق اللہ الارض

التیمی

[1] ھو ابن محمد بن ابی یحیی الفقیہ المحدث ابو اسحاق المدنی احد الاعلام - روی عن الزھری وابن المنکدر وصفوان بن سلیم وصالح مولی التوأمۃ وخلق کثیر - حدث عنہ الشافعی وابن جریج وھو من شیوخہ وابراھیم بن موسی السدی وغیرھم وکان الشافعی یدلسہ وھو ضعیف عند الجماعۃ ترکہ ابن المبارک والناس کذا فی تذکرۃ الامام الذھبی رحمہ اللہ تعالی - عبد الھادی غفر اللہ لہ -

يوم السبت[١] والجبال يوم الاحد والشجر يوم الاثنين والمكروه

يوم الثلاثاء والنور يوم الاربعاء والدواب يوم الخميس وآدم

يوم الجمعة" قال الشيخ عابد فی حصر الشارد وقد جمع السخاوی

غالب طرق هذا المسلسل ثم قال۔ ومدار تسلسله علی ابراهيم بن

ابی يحيی وهو ضعيف واما المتن[٢] بلا تسلسل فصحيح اخرجه مسلم

عن ابی هريرة رضی الله تعالی عنه قال اخذ رسول الله صلی

الله عليه وسلم بيدی فقال خلق الله التربة[٣] يوم السبت وخلق

ما فيها من الجبال يوم الاحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه

يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الاربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس

---

[١] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے زمین کو شنبہ اور پہاڑوں کو یکشنبہ اور درختوں کو دوشنبہ اور ناپسند چیزوں کو سہ شنبہ اور نور کو چہارشنبہ اور چوپایوں کو پنجشنبہ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے روز پیدا کیا ۱۲ [٢] قوله واما المتن بلا تسلسل فصحيح خلافاً يخالف ما ذكره المصنف فی شرحه لتفسير البيضاوی الذی وقفت عليه بخطه بالمكتبة المحمودية بالمدينة المنورة حيث قال عند قوله تعالی ان ربكم الله الذی خلق السموات والارض فی ستة ايام الی آخره من سورة الاعراف بعد ذكر هذا الحديث ما لفظه وهذا الحديث وان كان فی صحيح مسلم ففيه مقال وقد انكره بعض العلماء لما فيه من المخالفة للآية الكريمة لان الله تعالی يقول خلق السموات والارض فی ستة ايام والذی فی الحديث ان بعض الخلق وقع فی سبعة ايام فلهذا السبب انكره كثير من العلماء لكن قد ذكر الازهری فی كتابه تهذيب اللغة ما يقوی الحديث الی آخر ما قال انتهی ما قاله شيخنا الشيخ ابو الفيض عبد الستار المكی دام فيضه ۱۲ [٣] اس حدیث کا ترجمہ آگے گزرا ۱۲ عبد الهادی غفر له۔

وخلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة في آخر الخلق وآخر ساعة من النهار فيما بين العصر الى الليلة۔ وقال العجلوني بعد ذكر تسلسله وهذا الحديث كما قال السيوطي اخرجه مسلم لكن من غير تسلسل وكذا النسائي من طريق ايوب بن خالد عن عبد الله بن رافع به انتهى و قال العلامة ابن عقيلة في مسلسلاته اخرج هذا الحديث الديباجي في مسلسلاته وغيره والمتن بغير تسلسل صحيح واخرجه احمد في مسنده ومسلم في صحيحه وفيه بعض زيادة في اللفظ وذكره۔ و قال السخاوي وحديث من شابك من شابكني الى يوم القيمة دخل الجنة ونحوه قال في المنح انه رؤيا ولا بأس به للتبرك اھ كذا في ظفر الاماني۔

صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں	الحديث الرابع المسلسل باعوذ بالله من الشيطان الرجيم	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ

قرأت على شيخي الشيخ عبد الباري فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت على شيخنا الشيخ محمد على الوتري فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من

الشيطان الرجيم وقال قرأت[٤] على الشيخ عبد الغني فقلت اعوذ بالسميع
العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال قرأت[٥] على الشيخ
محمد عابد فقلت كذلك فروى لي عن عمه[٦] محمد حسين عن ابيه[٧] محمد
مراد عن[٨] شيخه محمد هاشم عن الشيخ عبد القادر عن[٩] حسن العجيمي
عن الشهاب الخفاجي عن[١١] البرهان العلقمي عن[١٢] الحافظ السيوطي
عن[١٣] الحافظ ابن حجر عن[١٤] الكمال احمد ابن علي بن عبد الحق عن[١٥]
ابي الحجاج المزي عن[١٦] الفخر البخاري عن[١٧] الحافظ منصور بن عبد المنعم
عن[١٨] ابي محمد العباس بن محمد بن ابي منصور عن[١٩] محمد بن جعفر
الخزاعي عن[٢٠] ابي الحسين عبد الرحمن بن محمد عن[٢١] ابي محمد عبد الله
ابن عجلان عن[٢٢] ابي عثمان اسماعيل بن ابراهيم الاهوازي (الزنجاني)
عن[٢٣] محمد بن عبد الله بن بسطام عن[٢٤] روح بن عبد المؤمن عن[٢٥]
يعقوب الحضرمي عن[٢٦] سلام ابي المنذر عن[٢٧] عاصم بن ابي النجود
عن[٢٨] زر بن حبيش قال كل واحد من الرواة اعوذ بالسميع العليم
فيقول الشيخ قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قال زر ولقد
قرأت على عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما فقلت اعوذ

بالسميع العليم فقال لي قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فلقد قرأت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اعوذ بالسميع العليم فقال لي يا ابن[١] ام عبد قل اعوذ بالله من الشيطان الرجيم هكذا اقرأنيه جبرئيل عليه السلام عن القلم عن اللوح المحفوظ قال المسكين والذى يقتضى القياس تقديم ذكر اللوح على القلم ولكن الرواية هكذا بالعكس والله تعالى علم۔

اس حدیث کی دو طریقے ہیں پہلے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	## الحديث الخامس المسلسل[٢] بقرأة سورة الفاتحة	علیہ وسلم تک ۱۳ اور دوسرے میں دس واسطے ہیں

۵۰

قرأت على الشيخ عبد الجليل برادہ سورة الفاتحة واجازني قرأتها قال قرأتها على الشيخ عبد الغنى قرأتها على الشيخ عابد المسندى قرأتها على السيد ابي القاسم بن سليمان قرأتها على ولى الله السيد احمد بن محمد الشريف مقبول الاهدل قرأتها على الشيخ احمد النخلى

[١] اسکے ہر راوی نے اپنے شیخ کے روبرو اعوذ بالسميع العليم پڑھا اور شیخ نے کہا کہ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم کہو۔ اسکی سند پڑھتے وقت میرے دل میں آیا کہ محض بقائے سلسلہ کیلئے خواہ مخواہ عمداً اسطرح پڑھنا تکلف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بر موقع بے ساختہ میری زبان سے اعوذ بالسميع العليم ہی نکلا تو فوراً شیخ نے کہا قل اعوذ بالله الخ اس سند کے راوی اول حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو اعوذ بالسميع العليم پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ اے ام عبد کے بیٹے اعوذ بالله من الشيطان الرجيم کہو جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو ایسا ہی پڑھایا ہے وہ قلم سے وہ لوح محفوظ سے ایسا ہی لائے ہیں ۱۲ عبد الباری

[٢] اس سلسلہ کے ہر راوی نے اپنے شیخ کو سورۂ فاتحہ سنا کر اسکے پڑھنے کی اجازت حاصل کی ہے ۱۲ محمد عبد الهادی غفر لہٗ

قرأتها على الشيخ عيسى الثعالبي قرأتها على الشيخ على الاجهوري قرأتها
على نور الدين القرافي قرأتها على القاضي شمس الدين محمد بن
ابراهيم قرأتها على برهان الدين ابراهيم بن محمد اللقاني قرأتها
على علم الدين سليمان مؤدب الجن قرأتها على شمهورش قرأتها على من
انزلت عليه سيد الوجود ومنبع الكرم والجود ابي القاسم محمد
صلى الله عليه وسلم - قلت ذكره ابن عقيلة في مسلسلاته من
هذا الطريق وقال ولما كان هذا الحديث ليس فيه شيء من الاحكام
بل هو امر تبرك به قبلته الائمة الاعلام بهذا السند اه
وارويه عاليا منه بالسند المذكور الى الشيخ الاجهوري فانه
قال قرأتها على الشيخ نجم الدين الغيطي وهو قرأها على القاضي شمهورش
الجني الصحابي وهو قرأها على النبي صلى الله عليه وسلم فبيني وبين
رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا السند عشرة والحمد لله على ذلك

فائدة في قراءة سورة الفاتحة في خاتمة المجالس ينبغي المواظبة
عليها لكل راغب في الخير - اخبرني شيخي عبد الباري اخبرني الشيخ
الوتري اخبرني الشيخ عبد الغني عن الشيخ عابد عن السيد عبد الرحمن

عن ابيه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد
احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول
الاهدل عن السيد ابي بكر البطاح الاهدل عن السيد طاهر بن
الحسين الاهدل قال اخبرني القاضي العدل جمال الدين محمد بن
عبد السلام الناشري قال اخبرني الفقيه محمد بن عبد الله بعيش
وهو رجل ثقة قال اخبرني الفقيه احمد بن عبعب وهو ثقة صالح قال
تزوجت امرأة شابة وانا كبير السن وكان اهلها يحبونني و
يعتقدونني وهي كارهة بباطنها لصحبتي من حيث كبري ومظهرة
الود لاجل اهلها فاتفق ان امرأة دخلت عليها فشكت اليها و
انا اسمعها وهي لا تشعر فكانت كلما تكلمت كتبتها في ورقة عندي
ثم ان المرأة ارادت ان تخرج فقالت لها زوجتي اصبري حتى
نقرأ الفاتحة كما يفعل الفقيه واصحابه فقرأت هي والمرأة الفاتحة
فكتبت ايضا قراءتهما ثم اني ذكرت لاخوتها وقلت لهم لا تكرهوها
واردت ان افارقها فكرهوا ذلك وغضبوا عليها فانكرتهم جميع
ما صدر منها فقلت لهم قد كتبت كلامهما في ورقة ثم جئت

بالورقة لا رحيم كلامهما فلم اجد في الورقة سوى الفاتحة اهـ كذا في

الباقيات الصالحات لشيخنا عبد الباري اللكنوي رحمه الله تعالى

الحديث السادس المسلسل بقرأة اول سورة النحل

ارويه بالسند السابق الى الشيخ احمد النخلي عن محمد بن علاء الدين

البابلي عن سالم السنهوري عن محمد الغيطي عن محمد بن احمد

الدلجي العثماني عن النبي صلى الله عليه وسلم في المنام بمكة المشرفة

فقرأ علي اول السورة المذكورة - قال العلامة ابن حجر في الفتاوى

الحديثية ناقلا عن الواحدي انه قال فلما نزلت هذه الآية قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين واشار

باصبعيه ان كادت لتسبقني انتهى وروى انه لما نزلت اقتربت

ف۱ علامہ ابن حجر نے فتاوی حدیثیہ میں واحدی سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ نحل کی ابتدائی آیۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت ان ہر دو انگلیوں کی طرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں۔ اور اپنی ہر دو انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔ اور تفسیر شربینی و غرائب البیان میں ہے کہ جب آیت اقتربت الساعۃ نازل ہوئی تو کفار نے آپس میں کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زعم ہے کہ قیامت قریب ہے لہذا تم اپنی گفتگو کو بند رکھو کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے پھر جب ظہور قیامت میں تاخیر ہوئی تو پھر وہی انکاری گفتگو کرنے لگے تو نازل ہوئی اقترب للناس حسابہم یعنی لوگوں کے حساب کا دن قریب آگیا تو کفار گھبرائے اور قیامت کے منتظر رہے لیکن جب اسکا ظہور نہ ہوا تو کہنے لگے کہ اے محمد ہم تمہارے ڈرانے کا کوئی اثر نہیں دیکھتے ہیں پس نازل ہوئی اتی امر اللہ یعنی آگئی قیامت پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کھڑے ہو گئے اور لوگ اپنے سر اٹھا کر دیکھنے لگے اور سمجھے کہ درحقیقت قیامت آہی گئی تو نازل ہوا فلا تستعجلوہ الخ یعنی قیامت کے بارے میں جلدی مت کرو وہ ضرور آنیوالی ہے۔ بس گھبراؤ نہیں۔

عبد الباری غفر اللہ لہ

الساعة قال الكفار بعضهم لبعض ان هذا اى محمدا صلى الله عليه وسلم
يزعم ان القيمة قد اقتربت فامسكوا عن بعض ما تقولون حتى ننظر ما هو
كائن فلما تأخرت قالوا ما نرى شيئا فنزل ۔ اقترب للناس حسابهم
فاشفقوا وانتظروا فلما امتدت الايام قالوا يا محمد ما نرى
شيئا مما تخوفنا به فنزل اتى امر الله فوثب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورفع الناس رؤسهم وظنوا انها قد اتت حقيقة فنزل
فلا تستعجلوه فاطمأنوا فكان الكفار قالوا اسلمنا لك يا محمد الا انا
نعبد هذه الاصنام لتشفع لنا عند الله تعالى فتخلصنا من هذا
العذاب المحكوم به فاجابهم الله سبحانه وتعالى بقوله سبحانه و
تعالى عما يشركون انتهى كذا فى السراج المنير للشربينى وغرائب البيان للنيسابوري

اصل میں (۳۶) اور طریق دوم میں (۳۳) واسطے ہیں۔	الحديث السابع المسلسل لقرأة سورة الصف	اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک [illegible]

ارويه عن الشيخ عبد الجليل عن الشيخ عبد الغنى عن الشيخ عابد
عن عمه محمد حسين الانصارى عن ابيه محمد مراد عن محمد هاشم
عن عبد القادر مفتى الحنفية بمكة عن احمد النخلى عن محمد البابلى
عن احمد بن محمد الشلبى الحنفى عن محمد الغيطى عن زكريا الانصارى

ح وارويه عن السيد حسين الحبشي عن السيد عيدروس بن عمر
عن السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده البدر
الحسين عن خاله عيدروس بن عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه
عن والده عبد الرحمن وهو عن والده عبد الله بلفقيه عن احمد القشاشي
عن احمد بن حجر المكي عن زكريا الانصاري عن الحافظ ابي نعيم
رضوان العقبي عن ابي اسحاق التنوخي عن ابي العباس احمد
الحجار عن ابي المنجا عبد الله بن عمر البغدادي عن ابي الوقت
عبد الاول بن عيسى الهروي عن ابي الحسن عبد الرحمن الداودي
(ابن شعيب السجزي ۱۲) (ابن محمد ۱۲)
عن ابي محمد عبد الله بن احمد بن عيسى بن عمر السرخسي انا ابو عمران
(هو احمد بن حمويه الحموي ۱۲)
عيسى بن عمر بن العباس السمرقندي انا ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن
الدارمي نا محمد بن كثير عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي
سلمة ابن عبد الرحمن بن عوف عن عبد الله بن سلام رضي الله عنه

---

۱ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ہم اصحابِ رسول اللہ کی ایک جماعت بیٹھکر آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ اگر ہمکو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم اسپر عمل کرتے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا سبح للہ آخر سورۃ تک حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ مذکورہ پورا ہمکو پڑھکر سنایا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے چنانچہ میرے شیخ عبد الجلیل اور شیخ حبیب حسین نے مجھے پورا سورہ پڑھکر سنایا ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

قال قعدنا نفرا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا
لو نعلم اى الاعمال اقرب الى الله تعالى لعملناه فانزل الله عز وجل

"سبح لله ما فى السموات وما فى الارض وهو العزيز الحكيم

يا ايها الذين آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون كبر مقتا عند الله

ان تقولوا ما لا تفعلون" حتى ختمها قال عبد الله بن سلام
رضى الله عنه فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ختمها
هكذا قال ابو سلمة قرأها علينا عبد الله بن سلام قال يحيى قرأها علينا
ابو سلمة قال الاوزاعى قرأها علينا يحيى ثم محمد بن كثير قرأها علينا الاوزاعى
ثم الدارمى قرأها علينا محمد بن كثير ثم ابو عمران السمرقندى فقرأها
علينا الدارمى ثم السرخسى فقرأها علينا ابو عمران ثم الداودى
قرأها علينا السرخسى ثم ابو الوقت قرأها علينا الداودى ثم ابو المنجا
قرأها علينا ابو الوقت ثم الحجار قرأها علينا ابو المنجا ثم ابو اسحاق قرأها
علينا الحجار ثم ابو نعيم قرأها علينا ابو اسحق ثم القاضى زكريا قرأها
علينا ابو نعيم قال النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى قرأها علينا القاضى زكريا
ثم احمد القشاشى قرأها علينا النجم الغيطى واحمد بن حجر المكى ثم البابلى

قرأها علينا الشهاب ح النخلي قرأها علينا البابلي ح الشيخ عبد القادر

قرأها علينا النخلي ح الشيخ محمد هاشم قرأها علينا الشيخ عبد القادر ح

جد الشيخ عابد قرأها علينا الشيخ محمد هاشم ح عم الشيخ عابد ح قرأها على ابي ح الشيخ محمد عابد قرأها

على عمي الشيخ محمد حسين ح الشيخ عبد الغني قرأها علينا الشيخ عابد ح

شيخنا الشيخ عبد الجليل قرأها علينا الشيخ عبد الغني ح العبد المسكين

محمد عبد الهادي قرأها علينا الشيخ عبد الجليل ح وقال احمد القشاشي

قرأها علينا الشيخ احمد بن حجر المكي ح العفيف عبد الله بلفقيه قرأها

علينا الشهاب احمد القشاشي ح عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه

قرأها علينا والدي عبد الله بلفقيه ح السيد عيدروس قرأها علينا

والدي عبد الرحمن ابن عبد الله بلفقيه ح السيد الحسين بن عبد الله

قرأها علينا خالي عيدروس بن عبد الرحمن قال السيد عبد الله بن الحسين قرأها

علينا ابي السيد الحسين ح السيد عيدروس بن عمر قرأها علينا السيد عبد الله بن

الحسين ح شيخنا الحبيب حسين الحبشي العلوي قرأها علينا السيد عيدروس بن عمر قال العبد المسكين

ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم

تغمدهما الله بفضله الجسيم قرأها علينا الحبيب حسين الحبشي العلوي

رحمہ اللہ تعالےٰ

قال شیخ مشائخنا مولانا عابد فی حصر الشارد ما نصہ قال جار اللہ ابن فہد ہذا حدیث صحیح متصل الاسناد والتسلسل ورجال الاسناد ثقات بل قال بعض الحفاظ ہو اصح حدیث وقع لنا مسلسلا بل واصح مسلسل یروی فی الدنیا ورواہ الترمذی فی جامعہ والدارمی والحاکم فی مستدرکہ مسلسلا وصححہ علی شرط الشیخین ورواہ احمد وابو یعلی والطبرانی فی معجمہ الکبیر وغیرہم من عدۃ طرق انتہی وذکر الشیخ زکریا فی شرحہ علی الالفیۃ عن شیخہ الحافظ انہ المسلسل بسورۃ الصف من اصح مسلسل یروی فی الدنیا اھ وقال العجلونی فی ثبتہ ورواہ البیہقی ایضا فی شعب الایمان من طریق محمد ابن کثیر مسلسلا اھ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۱۳	الحدیث الثامن المسلسل بالضیافۃ علی الاسودین	واسطے ہیں۔ یہ کھجور اور پانی سے ضیافت کرنے کی حدیث ہے۔

أخبرني العلامة الشيخ محمد حسب الله المكي والعلامة النبيل الشيخ عبد الجليل
المدني واضافني كل واحد منهما بمكة المكرمة على الاسودين التمر والماء
قالا اضافنا الشيخ عبد الغني ثم اضافني العلامتان المسندان الشيخ
عابد والشيخ اسماعيل بن ادريس قال الاول اضافني السيد عبد الرحمن
ابن سليمان الاهدل ثم اضافني الشيخ امر الله المزجاجي وقال الثاني
اضافني محمد بن عبد الرحمن الكزبري ثم اضافني والدي قالا أي المزجاجي
والكزبري اضافنا الشيخ محمد بن عقيلة ثم اضافني حسين بن عبد الرحيم
ثم اضافني الشيخ احمد بن محمد بن ناصر ثم اضافني العلامة عبد الله العياشي
ثم اضافني ابو مهدي عيسى الثعالبي الجعفري ثم اضافني ابو عثمان
سعيد ابن ابراهيم الجزائري عرف بقدوره على الاسودين ثم اضافني
الشيخ سعيد بن احمد المقري القرشي على الاسودين التمر والماء ثم اضافني
الشيخ الصدر الاوحد احمد حجي الوهراني على الاسودين التمر والماء ثم اضافني شيخ
الاسلام موضح طريقة الاسلام ابو سالم ابراهيم التازي البلنسي على الاسودين التمر والماء ثم اضافني
ابو الفتح محمد بن ابي بكر بن الحسين المراغي المدني في منزله بالمدينة تمراً وماءً في يوم الخميس شهر الله
المحرم الحرام سنة احدى وثلاثين وثمانمائة وقرأ علينا اخبرنا الحافظ نفيس المدني

سلیمان بن ابراہیم العلوی الیمانی بقرأتی علیہ بتعز قال[18] ثنی والدی اجازۃ قال
انی[19] الفقیہ تقی الدین عمر بن علی الشعبی قال اضافنا القاضی فخر الدین
الطبری فی منزلہ بزبید علی الاسودین التمر والماء قال[20] اضافنا الامام
فخر الدین محمد بن ابراہیم الجیری الفارسی علی الاسودین التمر والماء قال
اضافنا[21] شیخنا الحافظ ابو العلاء الہمدانی بہا علی الاسودین التمر
والماء قال[22] اضافنا ابو بکر ہبۃ اللہ بن الفرج الکاتب الہمدانی علی الاسودین
التمر والماء قال[23] اضافنا ابو جعفر محمد بن الحسین بن محمد الصوفی علی الاسودین
التمر والماء قال[24] اضافنی ابو الحسن علی بن الحسن الواعظ علی الاسودین التمر والماء قال
اضافنا[25] ابو شیبۃ احمد بن ابراہیم العطار المخزومی بالودان علی الاسودین
التمر والماء قال[26] اضافنا جعفر بن محمد بن عاصم الدمشقی علی الاسودین
التمر والماء قال[27] اضافنا نوفل بن الہادی علی الاسودین التمر والماء قال
اضافنا[28] عبد اللہ بن میمون القداح علی الاسودین الخ قال[29] اضافنا
جعفر بن محمد الصادق علی الاسودین الخ قال[30] اضافنا ابی محمد بن علی الباقر
علی الاسودین الخ قال[31] اضافنا ابی علی بن الحسین بن علی علی الاسودین الخ قال
اضافنی[32] ابی علی الاسودین الخ قال اضافنی علی کرم اللہ وجہہ علی الاسودین الخ

قال اضافنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاسودین التمر والماء ثم قال
من[1] اضاف مؤمنا فکانما اضاف آدم صلی اللہ علیہ وسلم ومن اضاف
مؤمنین فکانما اضاف آدم وحواء علیہما السلام ومن اضاف
ثلاثۃ فکانما اضاف جبریل واسرافیل ومیکائیل ومن اضاف اربعۃ
فکانما قرأ التورٰیۃ والانجیل والزبور والفرقان ومن اضاف خمسۃ
فکانما صلی الصلوات الخمس فی الجماعۃ من یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیمۃ
ومن اضاف ستۃ فکانما اعتق ستین رقبۃ من ولد اسماعیل ومن
اضاف سبعۃ غلقت عنہ سبعۃ ابواب جہنم ومن اضاف ثمانیۃ فتحت
لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن اضاف تسعۃ کتب اللہ لہ حسنات بعدد
من عصاہ من اول یوم خلق اللہ الخلق الی یوم القیمۃ ومن اضاف
عشرۃ کتب اللہ لہ اجر من صلی وصام وحج واعتمر الی یوم القیمۃ۔
قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالی فی ثبتہ وھذا مما تفرد بہ القداح وصح

---

[1] اس حدیث کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو کھجور اور پانی سے ضیافت کی ہے اسیطرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ تک پہنچا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور پانی سے ضیافت کرنیکے بعد فرمایا کہ جسنے ایک مومن کی ضیافت کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کی ضیافت کی اور جس نے دو مومن کی ضیافت کی تو گویا اس نے آدم وحواء علیہما السلام کی ضیافت کی اور جس نے تین مومن کی ضیافت کی اُسنے گویا جبریل و اسرافیل ومیکائیل علیہم السلام کی ضیافت کی۔ اور جس نے چار کی ضیافت کی گویا اس نے تورات وانجیل وزبور وفرقان

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

غير واحد بانه متهم بالكذب والوضع - قال السخاوي ولوائح الكذب عليه ظاهرة ولا استبيح ذكره الا مع بيانه - لكن المحدثين مع كثرة كلامهم فيه ومبالغتهم في تضعيفه ورميه بالوضع لا يزالون يذكرونه ويسلسلونه بالتبرك وحسن النية والله ولي التوفيق انتهى وفي ثبت الامير الكبير رحمه الله تعالى ما نصه قال شيخ مشائخنا احمد الصباغ السكندري بعد ان ذكر ذلك عن شيخه سيدي عبد الله البصري ما نصه انظر مرتبة هذا الحديث ومن خرجه من اهل الكتب المعتبرة فاني ذهبت ان اسأل استاذي عنه في وقت اخذه ونسيت لعله مع حرصي على السؤال عنه منذ اخذته - ام اقول ذكروا ان هذه المبالغات

پڑھا - اور جس نے پانچ کی ضیافت کی اس نے گویا جس دن سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اس دن سے قیامت تک نماز پنجگانہ باجماعۃ ادا کی - اور جس نے چھ مسلمان کی ضیافت کی گویا اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ساٹھ غلام آزاد کئے - اور جس نے سات کی ضیافت کی اس سے جہنم کے سات دروازے بند ہو گئے - اور جس نے آٹھ کی ضیافت کی اسکے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائینگے - اور جس نے نو کی ضیافت کی اس کے لئے اللہ تعالیٰ - روز اول خلقت سے روز قیامت تک گناہگاروں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھوا تا ہے - اور جس نے دس کی ضیافت کی اسکے لئے اللہ تعالیٰ قیامت تک نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں اور حج اور عمرہ بجالانے والوں کا اجر لکھا تا ہے - ۱۲

اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور باوجود اسکے محدثین اسکو ذکر کرتے آئے ہیں - میرے شیخ ابو الفیض کی سے نظر پایا کہ امام سیوطی نے جمع الجوامع میں ابن جزری سے تین مراتب تک نقل کیا ہے میں کہتا ہوں کہ الحمد للہ کتاب ابن جزری اسنی المطالب میں جس وقت میرے شیخ احمد مکی اسکو مکہ مکرمہ میں ۱۳۲۳ھ میں طبع کرا رہے تھے اور میں اسکی تصحیح کر رہا تھا - حدیث مذکور کو شیخ ابو الفیض کے قول کے مطابق پایا کہ تین مراتب پر اقتصار کیا ہے - واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

من موجبات الطعن خصوصا مع ذكر الملائكة في الضيافة وهم لا يأكلون
ولا يشربون فان صح فهو خارج مخرج الفرض والتقدير اهـ قال شيخنا
ابو الفيض اقتصر على المراتب الثلاث في جمع الجوامع للسيوطي عن ابن الجزري
فانظر في مسند سيدنا علي رضي الله عنه اهـ قلت وقد ظفرت بحمد الله
تعالى على مطالعة كتاب ابن الجزري المسمى باسنى المطالب في مناقب
علي بن ابي طالب بمكة المكرمة حين كنت مصححا له لطبعه مع شيخي العلامة
احمد جمال المكي رحمه الله تعالى فوجدت فيه الحديث المسلسل بالضيافة
كما قال شيخنا ابو الفيض انه اقتصر على المراتب الثلاث الاول-

تک اٹھائیس واسطے ہیں-	الحديث التاسع المسلسل بالتلقيم	اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الاصل في التلقيم الذي يستعمله كثير من اهل الله ما اخرج الطبراني

؎ نویں حدیث مسلسل بالتلقیم ہے یعنے مہمان کو لقمہ کھلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مجھ مسکین تک مسلسل چلا آیا ہے
چنانچہ مجھکو میرے شیخ حبیب حسین حبشی رحمہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے شیرینی کا لقمہ کھلایا اور یہ واقعہ مکہ مکرمہ
میں ۱۳۲۴ھ میں ہوا تھا انکو انکے شیخ سید عیدروس نے لقمہ کھلایا اسی طرح یہ سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا حضرت
علی فرماتے ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقمہ کھلایا- فائدہ تلقیم کی فضیلت میں دو حدیثیں وارد ہیں (۱) رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بھائی کو ایک شیریں لقمہ کھلایا اللہ پاک اسکو موقف قیامت کی تلخیوں سے بچائیگا اخراج کیا اسکو
طبرانی نے (۲) جب تم سے کوئی شخص مہمان کیساتھ کھانا کھائے تو اسکو چاہئے کہ مہمان کو لقمہ کھلائے جس نے ایسا کیا اسکو
ایکسال کے روزوں اور قیام لیل کا اجر ملیگا انتہی ملخصاً عقد الیواقیت الجوہریہ ۱۲

عن يزيد الرقاشي عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقم اخاه لقمة حلوة صرف الله عنه مرارات الموقف يوم القيمة افاد ذلك القرطبي في تذكرته وافاد المناوي في شرح الجامع الصغير في شرح حديث "من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه" حديثا مرفوعا الى النبي صلى الله عليه وسلم عن ابي الدرداء رضي الله عنه من مسند الفردوس بلفظ اذا اكل احدكم مع الضيف فليلقمه فان فعل ذلك كتب له عمل سنة صيام نهارها وقيام ليلها اه كذا في عقد اليواقيت الجوهرية للشيخ شيخنا السيد عيدروس عن السيد عبد الرحمن الاهدل رحمهما الله

فاقول لقمني شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي بيده المباركة لقمة حلوة وذلك في داره بمكة المكرمة في سنة الف وثلثمائة واربعة وعشرين قال لقمني السيد عيدروس بن عمر قال لقمني السيد محمد بن عيدروس قال لقمني الشيخ عبد الرحمن بن سليمان الاهدل قال لقمني ابي قال لقمني السيد احمد بن محمد شريف قال لقمني الشيخ احمد النخلي قال لقمني الشيخ عيسى الثعالبي الجعفري المالكي قال لقمني ابو الصلاح علي بن عبد الواحد الانصاري قال لقمني ابو العباس احمد المقري المالكي قال لقمني عبد الله محمد

ابن احمد المقری قدس سرہ لقمنی ابو عبد اللہ المسعر قدس سرہ لقمنی ابو زکریا المعیادی قدس سرہ

لقمنی ابو محمد صالح قدس سرہ لقمنی ابو مدین قدس سرہ لقمنی ابو الحسن بن حرزھم قدس سرہ لقمنی

ابن العربی قدس سرہ لقمنی الامام الغزالی قدس سرہ لقمنی ابو المعالی قدس سرہ لقمنی ابو طالب المکی قدس سرہ

لقمنی ابو محمد الجریری قدس سرہ لقمنی الجنید قدس سرہ لقمنی السری السقطی قدس سرہ لقمنی

المعروف الکرخی قدس سرہ لقمنی داؤد الطائی قدس سرہ لقمنی الحبیب العجمی قدس سرہ لقمنی

الحسن البصری قدس سرہ لقمنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قدس سرہ لقمنی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تک ستائیس واسطے ہیں۔	الحدیث العاشر المسلسل بوضع الید علی الرأس	اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اخبرنا مولانا الشیخ عبد الجلیل انا الشیخ عبد الغنی انا الشیخ عابد السندی

انا الشیخ صالح الفلانی قدس سرہ انا الشیخ محمد سعید سفر قدس سرہ انا الشیخ تاج الدین

القلعی قدس سرہ انا الشیخ حسن العجیمی انا الشیخ احمد القشاشی انا العارف

؎ ابن العربی ۔ ھذا غیر ابن عربی صاحب الفتوحات فانہ بدون الف ولام حیثما اصطلح علیہ اھل المشرق ...... فرقا بینھما ۱۲ منہ غفر اللہ لہ ؎ یہ حدیث ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر اپنا دست مبارک رکھکر بیان فرمایا اور ہر زمانہ میں ہر راوی نے اسکو اسی طرح سر پر ہاتھ رکھکر بیان کیا اور اسی طرح یہ سلسلہ مجھ تک پہنچا ۱۲ عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

بالله الشيخ احمد الشناوی عن عبد الرحمن بن فهد اجازة عن عمه جار الله عن جده والده عبد العزيز قال انا المشائخ الاربعة سيدی والدی نجم الدين عمر والده جدی تقی الدين محمد بن فهد بقراءتی عليهما والعلامة ابو الفتح المراغی والشيخة ام هانئ بنت ابی الحسن سماعا عليهما مفترقين قال الاولان انا الامام زين الدين عبد الرحمن ابن علی بن يوسف الزرندی وقال الثالث انا الشيخ جلال الدين ابو طاهر احمد بن محمد بن محمد الخجندی وقاضی الاقضية مجد الدين الفيروزآبادی وقالت الرابعة انا القاضی شهاب الدين ابن ظهيرة بن احمد القرشی سماعا قالوا انا به الحافظ العلائی قال الزرندی اجازة ح انا ابو اسحاق ابراهيم بن محمد الطبری ح انا ابو الحسن علی ابن هبة الله الحميری ح انا السلفی ح انا ابو الحسين بن عبد الجبار الصيرفی انا ابو الفتح عبد الكريم بن محمد الحاملی انا ابو بكر بن احمد بن ابراهيم بن شاذان البزاز ثنا محمد بن عيسى الزهری ثنا مالك بن يحيى ثنا علی بن عاصم عن سهيل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم

"ما منكم من احد ينجيه عمله من النار و يدخله الجنة الا
الرحمة من الله عز وجل قالوا ولا انت يا رسول الله قال
ولا انا الا ان يتغمدني الله تعالى برحمته وفضله" ووضع
رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على رأسه و وضع ابو هريرة رضي
الله عنه يده على رأسه و وضع ابو صالح يده على رأسه و وضع سهيل
يده على رأسه و وضع علي بن عاصم يده على رأسه و وضع ابو غسان
مالك بن يحيى يده على رأسه و وضع محمد بن عيسى يده على رأسه
ووضع ابن شاذان يده على رأسه و وضع عبد الكريم يده على راسه ووضع

ف ١ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے عمل کی وجہ سے عذاب جہنم سے نجات پاکر داخل جنت نہ ہوگا۔ جب تک کہ خدائے عز وجل کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں نجاؤ گے۔ فرمایا۔ میں بھی نہ جاؤنگا۔ مگر جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت میں مجھے ڈھانپ لیگا (تو میں جنت میں جاؤنگا) اس حدیث سے اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ کرنے کی سخت ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ خدا کے فضل ورحمت پر بھروسہ کرکے عمل کو چھوڑ دیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ نیک عمل ضرور کریں لیکن اپنے اعمال کیسے بھی زبردست ہوں ان پر تکیہ اور بھروسہ نہ رکھیں بلکہ خدائے عز وجل کے فضل وکرم پر بھروسہ رکھیں کہ بغیر اسکے بیڑا پار ہونا ممکن نہیں۔ اور ہمارے اعمال کا قبول ہونا بھی اسکے فضل وکرم پر منحصر ہے۔ اے ہمارے مالک تو اپنے فضل ورحمت میں ہم کو ڈھانپ لے اور داخل جنت فرما آمین اس حدیث کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے اپنے دست مبارک کو اپنے سر مبارک پر رکھا۔ اور اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسکی روایت کے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اسی طرح یہ سلسلہ میرے شیخ تک پہنچا اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی روایت کرتے وقت اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا ١٢ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ

الصير فی يده علی رأسه و وضع السلفی يده علی رأسه و وضع الحميری
يده علی رأسه و وضع الطبری يده علی رأسه و وضع العلائی يده
علی رأسه و وضع كل من ابن ظهيرة و من الجخندی و الفيروزآبادی
يده علی رأسه و وضع كل من شيوخ عبد العزيز بن فهد يده علی رأسه
و وضع عبد العزيز يده علی رأسه و وضع ولده جار الله بن فهد
يده علی رأسه و وضع و لد اخيه عبد الرحمن يده علی رأسه
و وضع الشناوی يده علی رأسه و وضع القشاشی يده
علی رأسه و وضع العجيمی يده علی رأسه و وضع القلعی يده علی رأسه
و وضع محمد سعيد سفر يده علی راسه و وضع الشيخ صالح يده علی رأسه
و وضع الشيخ عابد يده علی رأسه و وضع الشيخ عبد الغنی يده علی رأسه و وضع شيخی الشيخ
عبد الجليل يده علی رأسه. وهذا الحديث صحيح اخرجه البخاری فی صحيحه عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه

الحديث الحادی عشر المسلسل بوضع اليد علی الرأس عند ختم سورة الحشر

١١

۵۲ یہ گیارہویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے ہر راوی نے اپنے تلمیذ کو سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھتے وقت کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ۔ یہ سلسلہ اسیطرح مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ اور اسکا فائدہ یہ ہے کہ آیات مذکورہ کا اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھکر پڑھا کرنا ہر مرض کیلئے شفا کا موجب ہے۔ اور دیلمی کی روایت میں یوں وارد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تجھے درد سر آئے تو اپنا ہاتھ سر پر رکھکر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھ اھ۔ اس حدیث کے راوی ثقہ و معتبر ہونیکی باوجود محدثین کو اسکی صحت میں کلام ہے واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

اخبرني[1] به مولانا الشيخ عبد الباري اللكنوي دام فيضه[2] قال اخبرني به
الشيخ محمد علي ظاهر الوتري[3] قال اخبرني به العلامة الشيخ عبد الغني[4] عن
محمد عابد عن[5] عمه الشيخ محمد حسين عن[6] الشيخ محمد بن محمد بن عبد الله
الحضرمي عن[7] عبد الله بن سالم البصري عن[8] محمد البابلي عن[9] نور الدين علي
الاجهوري عن[10] عمر بن الجائي عن[11] الجلال السيوطي عن[12] الحافظ
العسقلاني عن[13] عمر بن محمد بن احمد بن سليمان انا[14] العز محمد بن ابراهيم
ابن ابي عمر انا[15] الفخر علي بن البخاري انا[16] ابن طبرزد ابو منصور عبد الرحمن
ابن محمد القزاز انا[17] ابو بكر الخطيب البغدادي قال[18] ابو نعيم احمد بن عبد الله
الانصاري الحافظ انا[19] ابو الطيب محمد بن احمد بن يوسف بن جعفر
المقري البغدادي ثنا[20] ادريس ابن عبد الكريم الحداد قال قرأت[21] على
خلف فلما بلغت هذه الآية "لو انزلنا هذا القران على جبل" قال
ضع يدك على رأسك فاني[22] قرأت على سليم فلما بلغت هذه الآية قال
ضع يدك على رأسك فاني[23] قرأت على حمزة فلما بلغت هذه الآية قال

---

[1] اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ستائیس واسطے ہیں ۱۲ احمد عبد الهادي غفر له

ضع يدك على رأسك فاني[٢٤] قرأت على الاعمش فلما بلغت هذه الآية
قال ضع يدك على رأسك فاني[٢٥] قرأت على يحيى بن ذياب فلما بلغت
هذه الآية قال ضع يدك على رأسك فاني[٢٦] قرأت على علقمة والاسود
فلما بلغت هذه الآية قالا ضع يدك على رأسك فانا[٢٧] قرأنا على عبد الله
ابن مسعود فلما بلغنا هذه الآية قال ضعا يديكما على رؤسكما
فاني[١] قرأت على النبي صلى الله عليه وسلم فلما بلغت هذه الآية قال
ضع يدك على رأسك فان جبرئيل عليه السلام لما نزل بها عليّ قال لي
ضع يدك على رأسك فانها شفاء من كل داء الا السام والسام
الموت؛ قال شيخي الشيخ عبد الباري قال الشيخ الوتري ولما حدثني
شيخي الشيخ عبد الغني قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضا
حتى ختمنا الآيات من قوله تعالى "لو انزلنا الى تمام سورة الحشر"
وهكذا امر كل واحد من الاشياخ لمن حدثه حتى وصل الينا اهـ

---

[١] یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (سورۂ حشر) نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے روبرو پڑھا پس جب آیت مذکورہ (لو انزلنا) پر پہنچا تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام ان آیتوں کو لیکر نازل ہوئے تو مجھے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھنے کو کہا اور کہا کہ یہ آیتیں ہر بیماری کیلئے شفا ہیں۔ سوا موت کے اس حدیث کی تحقیق گزر چکی ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

وقال لما حدث به الشيخ الوتري قال لنا ضعوا ايديكم على رؤسكم ووضع يده على رأسه ايضا انتهى ـ واقول[1] ولما حدثني به شيخي عبد الباري قال لي ضع يدك على رأسك ووضع يده على رأسه ايضا، وهذا الحديث مع روايته عن الائمة الثقات قد تكلم فيه المحدثون ـ قال الشوكاني في الفوائد المجموعة قال الذهبي باطل ورواه الديلمي باسنادين بلفظ يا علي اذا صدع رأسك فضع يدك عليه واقرأ آخر سورة الحشر ولم اعرف كيف حال رجالهما اه والله تعالى اعلم

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحديث الثاني عشر[2] المسلسل بالقبض على اللحية	ستائیس ۲۷ واسطے ہیں ـ

۱۲

اخبرنا[1] الشيخ عبد الجليل المدني ثم اخبرني[2] الشيخ عبد الغني ثم انا[3] الشيخ عابد انا[4] السيد عبد الرحمن بن سليمان الاهدل عن[5] ابيه سليمان بن يحيى عن[6] الشيخ عبد الخالق بن ابي بكر المزجاجي عن[7] محمد بن احمد عقيلة عن[8] حسن العجيمي انا[9] عيسى بن محمد الجعفري عن[10] الاجهوري عن[11] محمد بن

[1] القائل جامع هذه الاوراق المسكين محمد عبد الهادي كان له الله ذو الايادي ۱۲

[2] اس حدیث کا ہر راوی میرے شیخ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت حدیث کے وقت اپنی ریش پر قبضہ کیا تھا ۱۲ عبد الباری

(حاشیہ: ن المدنی الکمال)

الرضی الغزی ثنا [١٢] ابو الفتح محمد بن محمد المزی ثنا [١٣] ابن الجوزی ثنا [١٤] الجمال

محمد بن محمد بن النحاس وابو ہریرۃ عبد الرحمٰن بن الذہبی انا [١٥]

ابو العباس احمد بن عبد الرحمٰن البعلی انا [١٦] محمد بن عبد اللہ بن

اسماعیل بن احمد المرداوی نا [١٧] ابو الفرج یحیی بن محمود الثقفی انا [١٨]

(حاشیہ: ن التیمی)

جدی لامی الحافظ اسماعیل التیمی انا [١٩] ابو بکر احمد بن علی الشیرازی

عن [٢٠] الامام ابی عبد اللہ محمد النیسابوری نا [٢١] الزبیر بن عبد الواحد

الاسد ابادی [١] انا [٢٢] ابو الحسن یوسف بن عبد الاحد القمنی الشافعی

(حاشیہ: ن سعید الآدم)

نا [٢٣] سلیمان بن شعیب الکیسانی [٢] انا [٢٤] سعید بن آدم انا [٢٥] شہاب بن خراش

قال سمعت یزید الرقاشی عن [٢٦] انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یجد [٢٧] العبد حلاوۃ الایمان حتی

یؤمن بالقدر خیرہ وشرہ وحلوہ ومرہ [٣]" قال وقبض رسول اللہ تعا

---

[١] نسبۃ الی اسد اباد بلیدۃ قرب ہمدان ١٢ [٢] نسبۃ الی جدہ کیسان ١٢ عبد الہادی غفر اللہ لہ

[٣] یعنے بندہ مومن جب تک تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان نہ لائے تب تک ایمان کی حلاوت نہ پائیگا یعنے دنیا کی خوشی غمی نفع ونقصان صحت بیماری ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہے بندہ کو چاہیئے کہ ہر حال میں راضی رہے جبتک ایسا نہ ہو ایمان کا ذائقہ حاصل نہ ہوگا۔ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک کو تھامکر فرمایا کہ میں تقدیر کی بھلائی اور برائی اور شیرینی اور تلخی پر ایمان لایا۔ حق تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو تقدیر پر ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

کاتب الحروف محمد ضیاء خان غفر اللہ ذنوبہ

صلى الله تعالى عليه وسلم على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره وشره حلوه
ومره وقبض انس رضي الله تعالى عنه على لحيته فقال آمنت بالقدر
خيره وشره وحلوه ومره وقبض يزيد على لحيته فقال آمنت بالقدر خيره
وشره وحلوه ومره قال وقبض شهاب على لحيته فقال آمنت الخ وقال
وقبض سعيد على لحيته فقال آمنت الخ وقبض سليمان على لحيته فقال آمنت الخ
وقبض يوسف على لحيته فقال آمنت الخ واخذ الزبير على لحيته فقال
آمنت الخ وقال الحاكم بعدما قبض على لحيته وانا اقول عن نية صادقة
وعقيدة صحيحة آمنت الخ وقبض ابو بكر على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض التميمي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الثقفي على لحيته وقال
آمنت الخ وقبض المرداوي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض البعلي
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض كل من ابي هريرة وابن النحاس
على لحيته وقال كل واحد منهما آمنت الخ وقبض ابن الجزري
على لحيته وقال آمنت الخ وقبض ابو الفتح على لحيته وقال آمنت الخ
وقبض الغزي على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الاجهوري على لحيته
وقال آمنت الخ واخذ الشيخ عيسى على لحيته وقال آمنت الخ وقبض العجيمي على لحيته وقال

آمنت الخ وقبض ابن عقيلة على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ عبد الخالق على لحيته وقال آمنت الخ وقبض السيد سليمان على لحيته وقال آمنت الخ وقبض ابنه السيد عبد الرحمن على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ عابد على لحيته وقال آمنت الخ وقبض الشيخ عبد الغنى على لحيته وقال آمنت الخ وقبض شيخنا العلامة عبد الجليل على لحيته وقال آمنت بالقدر خيره وشره وحلوه ومره۔ نسأل الله تعالى ان يثبتنا على ذلك ويجعلنا مؤمنين به آمين بجاه السيد الامين اخرجه ابن عساكر فى تاريخه مسلسلاً وهكذا ۱۲ اخرجه النجم الغيطى فى مسلسلاته وقال عقبه حديث عظيم مسلسل بقبض اللحية وبالايمان بالقدر انتهى مختصراً عجلونى

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث الثالث عشر المسلسل[۱] بقول كل راو كتبته وها هو فى جيبى	وسلم کے درمیان (۳۳) واسطے ہیں۔

۱۳ے

[۱] اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اسکو لکھا اور وہ میرے جیب میں ہے۔ یہ دراصل ایک مستند و معتبر دعا کا سلسلہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ تک پہنچا ہے۔ جب آپکو کسی طرح کا غم وارد ہوتا تو آپ اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دعاء الفرج یعنی خوشی کی دعا ہے۔ اور اس دعا کا ایک عجیب قصہ ہے جو متن کتاب ہٰذا میں مذکور ہے۔ یہاں بغرض افادہ عام اسکا اردو خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس کے راوی اعلیٰ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو جعفر منصور

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ ۱۲

أخبرني العلامة عبد الباري قال أنا محمد طاهر الوتري أنا عبد الغني المجددي المدني عن محمد عابد الانصاري عن السيد عبد الرحمن الاهدل عن ابيه السيد سليمان بن يحيى الاهدل عن السيد احمد بن محمد شريف المقبول الاهدل عن السيد يحيى بن عمر مقبول الاهدل عن السيد ابي بكر بن علي البطاح الاهدل عن السيد يوسف بن محمد البطاح الاهدل عن السيد الطاهر الحسين الاهدل

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۱) مسند خلافت پر متمکن ہوا تو مجھ سے کہا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا لاؤ۔ جب انکے بلانے میں کچھ تاخیر ہوئی تو کہا کہ کیا میں نے جعفر کو بلانیکا حکم نہ کیا تھا۔ تجھکو خدا کی قسم ہے کہ بلا لا انکو ورنہ بہت بری طرح سے تجھکو قتل کرونگا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلا لایا پس جب ہم ہر دو خلیفہ کے دروازے پر پہنچے تو حضرت جعفر کھڑے ہو گئے اور انکے لب کچھ حرکت کرنے لگے پھر اندر داخل ہو کر خلیفہ کو سلام کیا۔ خلیفہ نے جواب ندیا۔ اور نہ انہیں بیٹھنے کو کہا پھر سر اٹھا کر کہا کہ اے جعفر تو ایسا ہے اور ویسا ہے (یعنی شکایت کی) اور ایک حدیث آباء و اجداد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت غدر کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا جائیگا جس سے وہ تمام لوگوں میں پہچان لیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفر کو غدر کرنے والے بنایا۔ گویا حدیث مذکور کا مصداق ٹھہرایا۔ یہ سنکر حضرت جعفر نے بھی اپنے آباء و اجداد سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت عرش کے درمیان سے ایک منادی ندا کریگا کہ جنکی اجرت اللہ تعالیٰ پر ہے وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔ (یہ ندا سنکر صرف بزرگی والے لوگ کھڑے ہونگے۔ بار بار یہی فرماتے رہے حتی کہ خلیفہ کا غصہ تھم گیا اور دل نرم ہو گیا پھر آپ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ بیٹھو اور اونچی جگہ بیٹھو یعنے اعزاز کیا پھر نہایۃ خوشبو دار تیل جسمیں غالیہ ملا ہوا تھا منگا کر خود اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر کے ہاتھ پر ملا پھر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا اور ربیع سے کہا کہ ابو عبد اللہ (یہ حضرت جعفر کی کنیت ہے) کا جائزہ جاری کر دو اور اسکو دو چند کر دو جب حضرت جعفر باہر نکلے تو ربیع نے نہایۃ خلوص و ادب سے پوچھا کہ آپ خلیفہ کے روبرو آنیکے آگے کیا پڑھ رہے تھے کہ میں نے آپکے لب کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھ سے میرے باپ نے اور انکو انکے باپ نے اور انکو انکے دادا نے نقل کی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تھا تو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ یہ خوشی دلانے والی دعا ہے۔ یہ دعا متن کتاب میں آتی ہے ۱۲ عبد الهادی غفرلہ

عن[17] الحافظ عبد الرحمن بن علی الدیبع الشیبانی عن[13] الشمس محمد عبد الرحمن
السخاوی انا[14] ابو اسحاق ابراهیم بن علی انا[15] الامام ابو طاهر المجد الفیروز
آبادی انا[16] محمد بن ابی القاسم الفارقی انا[17] علی بن احمد العراقی انا[18]
ابو الفضل جعفر بن علی الهمدانی انا[19] الشهاب ابو محمد عبد الله بن
عبد الرحمن الدیباجی ثنا[20] ابو عبد الله محمد بن الحسین بن صدقة بن
سلیمان الاسکندری ثنا[21] ابو الفتح نصر ابن الحسین بن القاسم الشاشی
ثنا[22] ابو الحسن علی بن الحسین بن ابراهیم العاقولی الشافعی ثنا[23] القاضی
ابو الحسن محمد بن علی بن صخر الازدی ثنا[24] ابو العباس احمد بن محمد بن
یعقوب الهروی ثنا[25] احمد بن منصور بن محمد الحافظ المؤذن
ثنا[26] ابو الحسن علی بن الحسن بن احمد البلخی القطان ثنا[27] ابو الحسن علی بن احمد بن
محمد البلخی المحتسب ثنا[28] محمد بن هارون الهاشمی ثنا[29] محمد بن یحیی
المازنی ثنا[30] موسی بن سهل عن[31] الربیع[1] قال لما استقلت ای الخلافة
او البیعة لابی جعفر المنصور قال یا ربیع ابعث الی جعفر ای الصادق
ابن محمد فقمت بین یدیه وقلت ای بلیة یرید ان یفعل واوهمته انی

البیضاوی — الحسن — محمد

[1] هو حاجب المنصور ۱۲ محمد عبد الهادی غفر الله له

افعل ثم اتيته بعد ساعة فقال الم اقل لك ابعث الى جعفر بن محمد
فوالله لتاتينى او لاقتلنك شر قتلة فذهبت اليه فقلت يا ابا
عبد الله اجب امير المؤمنين فقام معى فلما دنونا من الباب قام
فحرك شفتيه ثم دخل فسلم فلم يرد عليه و وقف فلم يجلسه ثم رفع رأسه
وقال يا جعفر انت الذى كيت وكيت وحدثنى ابى ربيعة عن
ابيه عن جده عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال "يبعث[1] للغادر
يوم القيمة لواء يعرف به" فقال جعفر بن محمد حدثنى ابى عن
ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم قال "ينادى مناد يوم
القيمة من بطنان العرش الا ليقم من كان اجره على الله تعالى
فلا يقوم من عباده الا المتفضلون" فما زال يقول حتى سكن
ما به ولان له فقال اجلس ابا عبد الله ارتفع ابا عبد الله ثم دعا
بدهن فيه غالية[2] فاراقه عليه بيده والغالية تقطر من بين اناملِ
امير المؤمنين ثم قال انصرف ابا عبد الله فى حفظ الله تعالى

---

[1] اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ [2] غالیۃ خوشبوئی ست معروف مرکب از مشک وعنبر وکافور ودہن البان ام
کذا فی المنتخب وغیرہ ۱۲

ثم قال لی یاربیع اتبع اباعبدالله جائزته واضعفها فخرجت فقلت
یا اباعبدالله تعرف محبتی لك قال انت مناحدثنی ابی عن ابیه
عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال "مولی القوم منهم فقلت
یا اباعبدالله شهدت مالم تشهد وسمعت مالم تسمع وقد
دخلت ورأیتك تحرك شفتیک عند دخولک الیه قال دعاء کنت
ادعو به قلت دعاء حفظته عند دخولك الیه ام شیئ تأثره عن
ابائک الطاهرین قال حدثنی ابی عن[٣٤] ابیه عن[٣٥] جده ان النبی صلی الله
علیه وسلم کان اذا احزنه امر دعا بهذا الدعاء وکان یقول انه دعاء
الفرج وهو اَللّٰهُمَّ[له] احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِي بِرُكْنِكَ (بکنفک)
الَّذِي لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ اَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي فَكَمْ
مِنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِي وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ
اِبْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِي فَيَا مَنْ قَلَّ لَكَ عِنْدَ

له ترجمہ۔ اے میرے اللہ میری نگرانی فرما تیری اس آنکھ سے جو کبھی نہیں سوتی (یعنے میرا کوئی دشمن مجھے ایذا نہ دیسکے) اور بچائے مجھکو اپنے اس رکن کے ذریعہ سے جو قصد نہ کیا جائے (یعنے جسپر کسی کا دسترس نہیں ہے) اور مجھ پر اپنا رحم فرما اپنی اس قدرت سے جو مجھ پر ہے۔ تو ہی میرا بھروسہ اور تو ہی میری امید ہے یعنے میری تمام امیدیں تیری ذات سے والستہ ہیں تو ہی انکو پورا کرنے والا ہے۔ پس تیری بہت نعمتیں مجھ پر مبذول ہوئی ہیں جنکا شکر میں نے کم کیا اور بہت بلیات سے تو نے میری آزمایش کی جن پر میں نے کم صبر کیا۔ پس اے وہ ذات پاک جسکی نعمت پر میرا

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آیندہ)

نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ

وَيَا مَنْ رَآنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؛ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِدُنْيَايَ وَعَلٰى اٰخِرَتِيْ بِالتَّقْوٰى

وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا حَضَرْتُ يَا مَنْ

لَا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ

وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ اِلٰهِيْ اَسْأَلُكَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَصَبْرًا جَمِيْلًا

وَاَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّاَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ

وَاَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ قال الربيع فكتبته عن

جعفر بن محمد و ها هو في جيبي و قال موسى فكتبته عن الربيع

و ها هو في جيبي و هكذا على هذا المنوال الى شيخ شيخنا السيد علي طاهر

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۷۵) شکر کم ہوا پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا اور اے وہ ذات مقدس جس کی بلاؤں پر میرا صبر کم ہوا پھر بھی مجھے رسوا نہ کیا اور اے وہ ذات اقدس کہ جس نے میری خطاؤں کو دیکھ کر بھی میری فضیحت نہ کی۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور انکی آل پر رحمت بھیجے جیسا کہ تو نے درود اور برکت اور رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے میرے اللہ میری دنیا سے میرے دین کی اور تقوے سے میری آخرت کی مدد فرما اور میری حفاظت فرما اس میں کہ میں اس سے غائب رہا اور

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الوتری وکان سماعہ وکتابتہ عن شیخہ عبد الغنی فی سنۃ ۱۲۸۱ الف ومائتین

وواحد وثمانین وقد سمع وکتب شیخنا ومولانا عبد الباری عن شیخہ

الوتری فی الثانی من صفر یوم الثلثاء بالمدینۃ المنورۃ وقد وقع

سماعی وکتابتی عن شیخی وسندی عبد الباری فی الحادی والعشرین

من ذی الحجۃ الحرام سنۃ ۱۳۴۰ اربعین وثلثمائۃ والف یوم الاربعاء

الذی خلق اللہ فیہ النور۔ زادنا اللہ نورا علی نور۔ وحقق

لنا الاجور۔ والحمد للہ علی ذلک فی الاصائل والبکور۔ قال

العلامۃ العجلونی فی ثبتہ قال شیخنا محمد الکاملی ودوا البلاد

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مجھکو میرے نفس کے سپرد مت کراسیں کہ جس میں میں حاضر رہا۔ اے وہ ذات جسکو گناہ کچھ ضرر نہیں دیتے اور جسکو بخشش کچھ گھٹا نہیں سکتی مجھکو عطا فرما کہ وہ تیرا کچھ نہ گھٹا سکیگی اور بخش مجھکو کہ وہ تجھکو ضرر نہ پہنچا سکیگی۔ اے میرے اللہ میں تجھ سے قریب کی کشادگی اور خوبی والا صبر مانگتا ہوں اور ہر طرح کی بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اور عافیت پر شکر گزاری کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور ہمیشہ کے آرام کا سوال کرتا ہوں۔ اور لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہوں۔ اور نہ زور ہے نہ طاقت کسی طرح کی مگر اللہ بلند اور عظمت والے کی مدد سے۔ دعا کا ترجمہ ختم ہوا۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اس دعا کو سنکر لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے موسی نے کہا کہ میں نے اس دعا کو ربیع سے لکھ لیا اور وہ میرے جیب میں ہے اسی طرح میرے شیخ مولانا عبد الباری کے شیخ مولانا سید علی ظاہر وتری تک یہ سلسلہ چلا آیا اور انہوں نے اپنے شیخ عبد الغنی سے ۱۲۸۱ھ میں اس دعا کو لکھ لیا تھا اور مولانا عبد الباری نے مجھکو اسکی تحدیث کرتے وقت فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ وتری سے اسکو لکھ لیا تھا اور وہ میرے جیب میں ہے پھر جیب سے نکالکر مجھکو دی اور میں نے اس دعا کو ۱۳۴۰ھ میں لکھ لیا وللہ الحمد علی ذلک یہ بڑی عمدہ اور مستند دعا ہے اسکا پڑھنے والا شر اعداء و آفات و بلیات سے مامون و محفوظ رہیگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ محمد عبد الہادی کان اللہ لہ فی الدنیا والآخرۃ

الغزی عن والدہ الرضی عن العز بن جماعۃ عن والدہ البدر عن زین الدین
ابن قاضی شہبۃ عن والدہ الشمس عن ابن العطار عن الشیخ محی الدین
النووی بسندہ الی الامام جعفر بن محمد بن زین العابدین بن الحسین
ابن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ الحسین عن ابیہ الامام علی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالٰے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل من
رواہ قال وھا ھو فی جیبی وھو حدیث ودعاء وتمیمۃ ای حرز و
اخرجہ الدیلمی فے مسند الفردوس عن علی بلفظ۔ یا علی اذا احزنک امر
فقل اللھم احرسنی الحدیث واللہ اعلم انتھی۔

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۷) واسطے ہیں۔

الحدیث الرابع عشر المسلسل بمسح الارض بالید[1]

١٤

اخبرنی شیخی وسندی مولانا قیام الدین عبد الباری دام فیضہ الجار
قال اخبرنی شیخی وسندی السید محمد علی بن السید ظاھر الوتری
قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی المدنی المجددی عن الشیخ محمد عابد
عن عمہ الشیخ محمد حسین عن ابیہ الشیخ محمد مراد عن شیخہ محمد ھاشم

[1] اس حدیث کے بیان کرنیکے وقت ہر راوی نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیلا دیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا اسکی تشریح آگے آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

عن[1] الشیخ عبد القادر عن[2] الشیخ حسین العجیمی عن[3] الشیخ احمد القشاشی

عن[11] الشمس محمد بن احمد بن حمزة الرملی عن[12] القاضی زکریا عن[13] الحافظ

ابن حجر عن[14] ابی اسحاق التنوخی عن[15] احمد الحجار عن[16] ابی الفضل جعفر

ابن علی الهمدانی عن[17] القاضی الشریف ابی محمد عبد الله بن عبد الرحمن

العثمانی عن[18] ابی الحسن علی بن المشرف المصری عن[19] ابی القاسم عبد العزیز

ابن الحسن بن اسماعیل الضراب عن[20] ابیه نا[21] ابو جعفر احمد بن اسحاق

ابن البهلول القاضی نا[22] ابی نا[23] ابراهیم بن حمزة عن[24] عبد العزیز بن محمد

هو الدراوردی عن[25] اسید بن ابی اسید هو البراد عن[26] ابیه

قال قلت لابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنہ مالک لا تحدث عن رسول

الله صلی الله علیہ وسلم کما یحدث الناس فقال[27] سمعت رسول الله صلی

الله علیہ وسلم یقول "من[1] کذب علی متعمدا فلیعد لجنبه مضجعا

من النار" فجعل رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول ذلک و یمسح

الارض بیده۔ ومسح ابو قتادة رضی الله تعالیٰ عنہ یده بالارض کما

---

[1] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا وہ اپنے پہلو کیلئے آتش جہنم سے بچھونا تیار کرے۔ پھر فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا گویا جھوٹی حدیث کہنے والے کیلئے جہنم کے ٹھکانے کا اشارہ بتلایا اس حدیث شریف سے جھوٹی حدیث کہنے کی سخت وعید ثابت ہوئی اللّٰھم احفظنا ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ

مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم - ومسح ابو اسيد كما مسح ابو قتادة
وهكذا مسح كل واحد من الرواة يده بالارض لما حدث بهذا
الحديث حتى قال شيخنا مسح الشيخ محمد علي بن ظاهر الوتري يده
بالارض للمحدث به - قلت وهكذا مسح شيخي يده بالارض للمحدث به

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور حضرت	الحديث الخامس عشر المسلسل بوضع اليد على الكتف [۱۵]	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۹) واسطے ہیں۔

لكن ذلك من الامام الجزري فارويه بالسند المذكور مرارا الى
الامام[۱۲] الجزري قال في اسنى المطالب اخبرنا[۱۳] الشيخ المسند الصالح
ابو العباس احمد بن عبد الكريم البعلبكي الصوفي بقرأتي عليه بمدرسة
الحنابلة من مدينة بعلبك المحروسة في ذي الحجة الحرام سنة
اثنتين وسبعين وسبعمائة ويده على كتفي قال[۱۴] اخبرنا القاضي تاج الدين
عبد الخالق بن عبد السلام بن سعيد بن علوان سماعا ويده على كتفي
قال اخبرنا[۱۵] الامام العلامة ابو محمد عبد الله بن احمد بن محمد بن قدامة المقدسي

سلہ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میرے شیخ نے اس حدیث کو سناتے وقت میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور حدیث سنائی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا چنانچہ آگے آتا ہے۔
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ویده علی کتفی اخبرنا[16] ابو الفتح محمد بن عبد الباقی بن سلیمان الحاجب
ویده علی کتفی اخبرنا[17] ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر الحمیدی ویده
علی کتفی حدثنا[18] ابو اسحاق ابراهیم بن سعد بن عبد اللہ النعمانی
ویده علی کتفی حدثنا[19] ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد الحافظ ویده
علی کتفی اخبرنا[20] ابو الحسن احمد بن عیسی الفرضی ویده علی کتفی حدثنا[21] ابو الحسن احمد بن محمد بن موسی
الوکیل المکی ویده علی کتفی حدثنا[22] ابو محمد هلال ابن العلاء بن عمر بن هلال بن العلاء
الباهلی ویده علی کتفی حدثنی[23] ابی ویده علی کتفی حدثنا[24] عبد اللہ بن
عمرو ویده علی کتفی حدثنا[25] زید بن ابی انیسة ویده علی کتفی حدثنا[26]
ابو اسحق السبیعی ویده علی کتفی حدثنی[27] عبید اللہ بن الحارث
ویده علی کتفی حدثنی[28] الحارث الاعور ویده علی کتفی حدثنا[29] علی بن
ابی طالب ویده علی کتفی حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
ویده علی کتفی حدثنی الصادق الناطق رسول رب العلمین و
امینه علی وحیه جبرئیل علیه السلام ویده علی کتفی قال سمعت
اسرافیل یقول سمعت القلم یقول سمعت اللوح یقول سمعت
اللہ عزوجل من فوق العرش یقول[1] للشیئ "کن" فلا تبلغ

[1] یعنی حق تعالیٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہو جا (کن)، یعنی ہو جا تو کاف نون تک نہیں پہنچنے پاتا کہ وہ چیز ہو جاتی ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

الكاف النون حتى يكون ما يكون"

۱۶

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی	الحديث السادس عشر المسلسل بالاخذ باليد	اللہ علیہ وسلم تک اٹھارہ واسطے ہیں۔

ارویہ عن عبد اللہ المحدث القدومی عن عبد الرحمن الكزبری عن ابیہ محمد الكزبری عن احمد العطار عن العلامۃ العجلونی قال فی ثبتہ عن ثبت السید كمال الدين بن حمزۃ انہ قال فیہ اخبرنا شیخنا ابو العباس الشحام واخذ بیدی اخبرنا الكمال محمد بن النحاس والحسن بن محمد بن ابی الفتح واخذ ابیدی قال الاول انبانا احمد بن عبد الرحمن واخذ بیدی وقال الثانی انبانا ابو العباس الجزری اخذ بیدی ثم اخبرنا ابو عبید اللہ خطیب مردا قال كل واحد منهما واخذ بیدی قال اخبرنا ابو الفرج الثقفی واخذ بیدی قال انبانا ابو القاسم التیمی واخذ بیدی ثم اخبرنا محمد السمرقندی واخذ بیدی ثم اخبرنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری واخذ بیدی

۱؎ اس حدیث کا سلسلہ ایسا ہے کہ ہر راوی نے اپنے تلمیذ کا ہاتھ تھام کر اسکو سنایا ہے ۱۲

قال حدثني[١٥] ابو الحسن علي بن محمد السرخسي واخذ بيدي يوم خروجي من مرو

ثم وهذا آخر حديث سمعته منه ثم حدثني[١٦] محمد بن احمد ابي داؤد

واخذ بيدي حدثنا[١٧] عبد الله بن احمد بن سمويه واخذ بيدي ثم حدثنا[١٨]

ابراهيم بن هدبة واخذ بيدي ثم حدثنا[١٩] انس بن مالك رضي الله تعالى

عنه واخذ بيدي ثم حدثنا[١] رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذ بيدي

ثم وجاء رجل من الحرة فقال يا رسول الله متى الساعة قال ماذا اعددت

لها قال لم اعد لها كثير صلوة ولا صيام ولا صدقة الا اني احب الله

ورسوله قال صلى الله عليه وسلم "المرء مع من احب" حديث صحيح

قال ورويناه في مسلسلات التيمي وهو مخرج في الصحيح من غير تسلسل

---

[١] حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اور انہیں سے روایت ہے کہ ایک شخص مقام حرّہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئیگی آپنے فرمایا کہ تو نے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے (جو اسکو پوچھتا ہے) اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کے لئے کچھ زیادہ (نفل) نماز اور (نفل) روزے اور (نفل) صدقہ سے تیاری نہیں کی ہے مگر البتہ اللہ ورسول کے ساتھ (دلی) محبت رکھتا ہوں۔ پس آپ نے فرمایا کہ ہر شخص قیامت میں اسی کے ساتھ رہیگا جسکے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا۔ صحابہ کرام کا گمان تھا کہ رسول کے ساتھ آخرت کی معیت باوجود متابعت کے صرف محبت سے نصیب ہوگی جبتک کہ کثرۃ عبادات وزیادہ ریاضت ومجاہدات حاصل نہ ہو۔ اسی لئے آپ نے اس بشارت کے ساتھ انہیں اطمینان دلایا کہ متابعت کے ساتھ محبت رکھنا حصول معیۃ عقبیٰ کے لئے کافی ہے۔ اور جو معیۃ آیۃ مع الذین انعم اللہ علیہم میں مذکور ہے وہ ایک معیۃ خاصہ ہے کہ جس میں محب ومحبوب کی ملاقات ہوگی۔ اور اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر دو ایک درجہ میں ہونگے۔ کیونکہ یہ بدیہی البطلان ہے اس لئے کہ اہل جنت باہم متفاوت الدرجات ہونگے اسکی تفصیل کتب حدیث وشروح مثلاً مرقاۃ شرح مشکوۃ وغیرہ میں مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ

انتهى اقول ورواه احمد والشيخان والترمذى وغيرهم -

اس حدیث کی سند | الحديث السابع عشر المسلسل بالعد فى اليد | صلی اللہ علیہ وسلم تک
ہیں مجھ سے رسول اللہ | | تینتیس ۳۳ واسطے ہیں۔

الحديث السابع عشر المسلسل بالعد فى اليد

اس حدیث کی سند ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس ۳۳ واسطے ہیں۔

اخبرنا الشيخ العلامة عبد الجليل وعدهن فى يدى انى الشيخ عبد الغنى وعدهن فى يدى انى الشيخ عابد عدهن فى يدى انا السيد عبد الرحمن الاهدل انا الشيخ امر الله بن عبد الخالق المزجاجى قال انا الشيخ محمد بن احمد عقيلة انا الشيخ حسن بن على العجيمى انا امام الوقت عيسى ابن محمد الثعالبى وعدهن فى يدى انا ابو الصلاح على بن عبد الواحد السجلماسى انا الحافظ احمد المغربى القرشى التلمسانى قال انا ابو القاسم ابن محمد الغسانى انا الشيخ احمد بن محمد بابا التنبكتى انا القاضى العاقب ابن عمر انا الفقيه محمد الحطاب وعدهن فى يدى انا ابو عبد الله العلانى وعدهن فى يدى عن شيخه الخيضرى وعدهن فى يدى اخبرنى خالى ابن الحريرى وعدهن فى يدى انا الكمال بن النحاس وعدهن فى يدى انا ابو العباس البعلى وعدهن فى يدى انى الخطيب

ف[1] اس حدیث میں ہاتھ کی انگلیوں پر درود شریف کی گنتی کا سلسلہ ہے پانچ درود پانچ انگلیوں پر گنے جاتے ہیں ۱۲

وعدهن فی یدی انا ابو الفرج الثقفی وعدهن فی یدی انا جدی لامی
ابو القاسم التیمی وعدهن فی یدی انا الشیخ ابو بکر الشیرازی وعدهن
فی یدی انا الحاکم ابو عبد الله وعدهن فی یدی قال عدهن فی یدی ابو بکر بن دارم الحافظ
وقال لی عدهن فی یدی علی بن احمد الحسین العجلی وقال لی عدهن فی یدی حرب
ابن الحسین وقال لی عدهن فی یدی یحیی بن المساور الحناط وقال
لی عدهن فی یدی عمرو بن خالد وقال لی عدهن فی یدی زید بن علی
ابن الحسین وقال لی عدهن فی یدی ابی الحسن علی بن الحسین وقال
لی عدهن فی یدی ابی الحسین بن علی بن ابی طالب وقال لی عدهن
فی یدی ابی علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه وقال لی عدهن
فی یدی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وقال رسول الله صلی
الله تعالی علیه وسلم عدهن فی یدی جبرئیل علیه السلام وقال
هکذا نزلت بهن من عند الله رب العزة جل وعلا اللهم صل علی
محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم انک

الحسن الطحان

---

۵ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں گنے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں گنے حضرت جبریل کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالی کے پاس سے اسیطرح انکو لیکر نازل ہوا ہوں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

حميد مجيد ۵ اللّٰهم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ا
وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد ۵ اللّٰهم وترحم على محمد وعلى آل
كما ترحمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد ۵ اللّٰهم و
على محمد وعلى آل محمد كما تحننت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك
اللّٰهم وسلم على محمد وعلى آل محمد كما سلمت على ابراهيم وعلى آل ا
انك حميد مجيد ۵ رواه القاضي عياض في الشفاء من طريق
عن الحاكم وهكذا هو عند الحاكم في علومه واخرجه ابو نعيم في المع
مسلسلا وكذلك الديلمي وابن مسدى وابن المفضل وابن بشك
وغيرهم من اهل المسلسلات انتهى كذا في حصر الشارد

وعن طريق المروزي والديلمي في مسند الفردوس ۱۲ منه

اس سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الثامن عشر المسلسل بتقليم الاظفار يوم الخميس	عليہ وسلم تک تر... واسطے ہیں۔

اروية عن الشيخ الحبيب الحبشي عن والده عن عمر العطار عن صالح الف
عن محمد بن سنة الفلاني عن الشريف محمد عن بدر الدين الك

سلہ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا
سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح پہنچتا ہے جب سے یہ حدیث راقم مسکین کو پہنچی ہے حتی الامکان
عامل ہے وباللہ التوفیق ۱۲ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ

عن الامام السيوطي عن عمر بن فهد عن الامام الجزري قال في اسنى
المطالب رأيت الشيخ الصالح اباهريرة عبد الرحمن بن الشيخ الامام
حافظ الشام ابي عبد الله محمد بن احمد بن عثمان بن الذهبي يقلم الظفار
يوم الخميس وقال رأيت الشيخ الصالح ابا العباس احمد بن عبد الرحمن
ابن يوسف البعلي يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الشيخ العالم
اباعبد الله محمد بن اسماعيل بن احمد المقدسي الخطيب يقلم الظفار
يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا الفرج يحيي بن محمود الثقفي
يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت جدي ابا القاسم اسماعيل بن
محمد يقلم اظفاره يوم الخميس وقال رأيت الامام المسند ابا محمد
الحسن بن احمد السمرقندي يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت ابا العباس جعفر بن محمد المستغفري
يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت الشيخ محمد بن احمد المكي يقلم اظفاره يوم الخميس
وقال رأيت ابا القاسم ابراهيم بن محمد بن علي بن شاه المروزي يقلم الظفار
يوم الخميس وقال رأيت ابا بكر محمد بن عبد الله النيسابوري
يقلم اظفاره يوم الخميس قال رأيت عبد الله بن موسى يقلم الظفار
يوم الخميس قال رأيت الفضل بن عباس الكوفي يقلم اظفاره يوم الخميس

قال رأيت الحسين بن هارون الضبي يقلم أظفاره يوم الخميس ثم [٢٤] رأيت عمر بن حفص يقلم أظفاره يوم الخميس ثم [٢٥] رأيت أبي حفص بن غياث يقلم أظفاره يوم الخميس ثم [٢٦] رأيت جعفر بن محمد يقلم أظفاره يوم الخميس ثم [٢٧] رأيت محمد بن علي يقلم أظفاره يوم الخميس قال [٢٨] رأيت علي بن الحسين يقلم أظفاره يوم الخميس ثم [٢٩] رأيت الحسين بن علي يقلم أظفاره يوم الخميس ثم [٣٠] رأيت عليا رضي الله عنه يقلم أظفاره يوم الخميس قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقلم أظفاره يوم الخميس۔ ثم قال "يا علي [١] قص الظفر ونتف الابط وحلق العانة يوم الخميس والغسل والطيب واللباس يوم الجمعة انتهى"

اقول [٢] وهذا الحديث وان لم يوجد في كتب الحديث ۔ وقد انكره

---

[١] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز پنجشنبہ ناخن تراشتے دیکھا پھر مجھے فرمایا کہ اے علی ناخن کا کترنا اور بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف کے بال مونڈھنا پنجشنبہ کو چاہئے اور غسل اور خوشبو کا لگانا اور لباس کا بدلنا جمعہ کے روز چاہئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ [٢] میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اگرچہ کتب حدیث میں نہیں پائی جاتی ہے اور امام عبد الرحمٰن شیبانی نے اپنی کتاب تمییز الطیب من الخبیث میں اس بات کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ناخن کے تراشنے اور اسکی کیفیت اور اس کے لئے کسی یوم کے تعین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے اھ لیکن امام عبد الرحمٰن صفوری نے اپنی کتاب نزہۃ المجالس میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص آنکھ کی اور فقر اور برص اور جنون کی حرکات سے مامون رہنا چاہے تو اسکو چاہئے کہ اپنے ناخن پنجشنبہ کے روز بعد عصر تراشے اھ اور در مختار میں ناخن تراشنے کی کیفیت یہ بتلائی ہے کہ اول داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت کا ناخن کاٹے اسکے بعد وسطی کا پھر بنصر کا پھر خنصر کا

باقی حاشیہ بر صفحہ آیندہ

الامام عبد الرحمن بن علی الديبع الشيبانی فی تمييز الطيب من الخبيث
بان حديث قص الاظفار لم يثبت فی كيفية ولا فی تعيين يوم له عن النبی
صلی الله عليه وسلم انتهی لكن قد روی الامام عبد الرحمن الصفوری
فی كتابه النزهة (فی الجزء الاول ۱۲) عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال من اراد ان
يأمن شكاية العين والفقر والبرص والجنون فليقص اظفاره يوم
الخميس بعد العصر انتهی وفی كيفية قص الاظفار وردت روايات
مختلفة اوردها فی الدر المختار والله تعالی اعلم

١٩ ع

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	**الحديث التاسع عشر المسلسل بقول انی احبك فقل اللهم اعنی علی ذكرك وشكرك وحسن عبادتك**	علیہ وسلم کے درمیان انتیس ۲۹ واسطے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸۸ کا) پھر بائیں ہاتھ کی خنصر سے شروع کرکے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اسکے سوا ایک دوسری کیفیت بھی منقول ہے۔ اور پاؤں کے ناخن تراشنے کی کیفیت یہ لکھی ہے کہ داہنے پاؤں کی خنصر سے شروع کرے اور بائیں کی خنصر پر ختم کرے یعنے ترتیب خلال کے مطابق تراشے واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

ـــــہ اس حدیث میں ایک دعا کا سلسلہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کے پڑھنے کا حکم ان الفاظ سے کیا کہ اے معاذ واللہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت ترک کرو۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لیکر میرے شیخ تک ہر راوی نے یہی کہا کہ میں تمکو دوست رکھتا ہوں۔ تم یہ دعا پڑھو حتی کہ میرے شیخ نے بھی مجھے ایسی ہی اجازت دی۔ اسکو مسلسل بالمحبۃ بھی کہتے ہیں چاہیے کہ ہر نماز کے بعد استغفار ۳ بار اور اللھم انت السلام الخ ایک بار پڑھکر اس دعا کو کم از کم ایک بار پڑھ لیا کریں ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال لی شیخی العلامۃ عبد الجلیل المدنی انی احبک فقل اللّٰھم اعنی علی
ذکرک وشکرک وحسن عبادتک فی دبر کل صلوۃ وقال قال
لی الشیخ عبد الغنی انی احبک فقل اللّٰھم الخ وقال قال لی الشیخ عابد
انا احبک فقل اللّٰھم الخ وقال قال لی السید احمد بن سلیمان انی احبک
فقل الخ وقال قال لی الشیخ عبد الخالق المزجاجی انی احبک فقل الخ
وقال قال لی السید یحیی بن عمر مقبول الاھدل انی احبک فقل الخ
وقال قال لی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری انی احبک فقل الخ وقال
قال لی الشیخ محمد ابن علاء الدین البابلی انی احبک فقل الخ وقال قال
لی الشیخ سالم السنھوری انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ محمد بن
عبد الرحمٰن العلقمی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الشیخ ابو الفضل
جلال الدین السیوطی انی احبک فقل الخ وقال قال لی ابو الطیب احمد
بن محمد الحجازی انی احبک فقل الخ وقال قال لی القاضی مجد الدین
اسمعیل بن ابراھیم الحنفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی الحافظ
ابو سعید العلائی انی احبک فقل الخ وقال قال لی احمد بن محمد
الادموی انی احبک فقل الخ وقال قال لی عبد الرحمٰن ابن مکی انی احبک

فقل الخ وقال قال لی ابو طاہر السلفی انی احبک فقل الخ وقال قال لی
محمد بن عبد الکریم انی احبک فقل الخ وقال[19] قال لی ابو علی عیسیٰ بن
شاذان البصری انی احبک فقل الخ وقال[20] قال لی احمد[51] بن سلیمان
النجاد انی احبک فقل الخ وقال[21] قال لی ابو بکر[52] ابن ابی الدنیا انی
احبک فقل الخ وقال[22] قال لی الحسن بن عبد العزیز الجروی انی احبک فقل الخ
وقال[23] قال لی عمرو بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[24] قال لی الحکم بن عبدہ
انی احبک فقل الخ وقال[25] قال لی حیوۃ بن شریح انی احبک فقل الخ وقال[26]
قال لی عقبۃ بن مسلم انی احبک فقل الخ وقال[27] قال لی ابو عبد الرحمٰن الحبلی
انی احبک فقل الخ وقال[28] قال لی الصنابحی انی احبک فقل الخ وقال[29] قال
لی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی احبک فقل الخ وقال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ انی احبک فقل اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ
عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ[53] وفی روایۃ ابی داود

[51] ھو ابو بکر احمد بن سلیمان ابن الحسین
[52] ھو ابو بکر عبد اللہ ابن محمد بن عبید القرشی

[53] اس دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے اللہ تیرا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور تیری اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ گویا یہ جامع دعا ہے جب بندہ حق تعالیٰ کا ذاکر اور اسکی نعمتوں پر شاکر اور اسکی اچھی عبادت (جسکو وہ پسند اور قبول فرمائے) کرنے والا ہو جائے تو بس وہ خدا کا خاص بندہ ہو گیا اور جو خدا کا ہو گیا خدا اسکا ہو گیا من کان اللہ کان اللہ لہ الحدیث۔ سبحان اللہ کیا پیاری دعا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس محبت و شفقت کیساتھ اس کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے اور اسکا سلسلہ بھی کتنا پیارا ہے کہ ہر شیخ نے اپنے تلمیذ کو اپنی محبت کا اظہار کر کے

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ

یامعاذ واللہ انی احبک اوصیک یامعاذ لاتدعن فی دبر کل صلوٰۃ تقول اللھم الخ قال الشیخ عابد رحمہ اللہ تعالیٰ فی حصر الشارد وقد جزم السخاوی بصحۃ متن ھذا المسلسل واسنادہ والحدیث قد اخرجہ النسائی وابو داؤد واحمد والحاکم وغیرھم رحمھم اللہ تعالیٰ انتھی **اقول** وفی روایۃ الامام احمد عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ یوما ثم قال یامعاذ انی لاحبک فقال لہ معاذ بابی انت وامی یارسول اللہ وانا احبک قال اوصیک یامعاذ لا تدعن فی دبر کل صلوٰۃ وذکرہ الی اخر قولہ عبادتک ؛

اس حدیث میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحدیث العشرون[1] المسلسل بالسؤال عن الاخلاص	علیہ وسلم کے درمیان تیئس واسطے ہیں۔

الحدیث العشرون المسلسل بالسؤال عن الاخلاص

(بقیہ حاشیہ صفحہ (۵۹۱ کا) ہوئے پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ اس حدیث کو نسائی وابو داؤد واحمد وحاکم وغیرہم نے روایت کی اور امام سخاوی نے اسکے متن اور سند کی صحت پر جزم کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز معاذ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا کہ اے معاذ میں بلا ریب تجھکو دوست رکھتا ہوں یہ سنکر معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں میں بھی آپکو دوست رکھتا ہوں پس حضرت نے فرمایا کہ اے معاذ میں تجھکو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا مت چھوڑ۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس دعا کا پڑھنا لازم کرے اور اسکی فضیلت سے محروم نہ رہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

[1] اس حدیث میں یہ مسلسل ہے کہ ہر راوی نے اپنے شیخ سے سوال کیا ہے کہ اخلاص کیا چیز ہے اسطرح یہ سلسلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ شانہ سے دریافت کیا کہ اخلاص کیا ہے پس اللہ پاک نے اسکا جو جواب دیا وہ آگے آتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہٗ

سألت شيخنا الشيخ محمد اعبد الباری عن الاخلاص ما هو فقال سألت
شيخنا محمد اعلی الوتری عن حقیقة الاخلاص فقال سألت الشیخ
عبد الغنی المجددی عنها فقال سألت عنها الشیخ محمد اعابد السندی
فقال سألت عنها الشیخ صدیق بن علی المزجاجی فقال سألت
الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی عنها فقال سألت الشیخ
حسن العجیمی عنها فقال سألت الشیخ احمد القشاشی عنها فقال
سألت الشیخ احمد الشناوی عنها فقال سألت والدی الشیخ
علی الشناوی عنها فقال سألت الشیخ عبد الوهاب الشعرانی عنها
فقال سألت الحافظ الجلال السیوطی عنها فقال سألت عائشة بنت
جار الله بن صالح الطبری عنها فقالت سألت ابراهیم بن محمد بن صدیق
عنها فقال سألت ابا العباس الحجار عنها فقال سألت جعفر بن علی
الهمدانی عنها فقال سألت ابا القاسم بن بشکوال عنها فقال سألت
القاضی ابا بکر ابن العربی عنها فقال سألت اسماعیل بن محمد بن الفضل
الاصبهانی عنها فقال سألت ابا بکر احمد بن علی بن خلف عنها
فقال سألت عبد الرحمن السلمی عنها فقال سألت علی بن سعید

التغرائی عنها فقال[23] سألت احمد بن محمد بن زکریا عنها فقال[24] سألت

علی بن ابراهیم الشقیقی عنها فقال[25] سألت محمد بن جعفر الخصاف

عنها فقال[26] سألت احمد بن غسان عنها فقال[27] سألت احمد بن

عطاء الهروی الهجیمی عنها فقال[28] سألت عبد الواحد بن زید عنها

فقال[29] سألت الحسن البصری عنها فقال[30] سألت حذیفة بن الیمان رضی

الله عنه عن الاخلاص ما هو فقال سألت النبی صلی الله علیه وسلم

عن الاخلاص ما هو فقال سألت جبریل علیه السلام عن الاخلاص

ما هو فقال سألت عن رب العزة جل جلاله فقال الاخلاص[1]

سر من اسراری اودعته قلب من احببت من عبادی۔ اللهم

---

[1] یعنے اخلاص کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ اخلاص میرا اسرار میں سے ایک سر ہے کہ اسکو میرے بندوں میں سے جسکے دل میں چاہا ودیعۃً رکھدیا۔ اے اللہ سبکو ہر قول وفعل میں اخلاص نصیب فرما اور ریا وسمعہ وسوء نیت سے سبکو پناہ میں رکھ آمین۔ اخلاص کے متعلق ایک نظم ہدیۂ ناظرین ہے ؎

کسی زمانہ میں تھا سب کا ہمسفر اخلاص ٭ دکھائی دیتا ہے مشکل سے اب کہیں اخلاص ٭ جہاں سے اٹھ گیا اخلاص اس زمانہ میں
کسی کی ذات میں آتا نظر نہیں اخلاص ٭ بیان اسکا کتابوں میں ہم نے دیکھا ہے ٭ مگر زمانہ میں دیکھا نہیں کہیں اخلاص
ہزار غوطہ لگاؤ یہ دُر نہ ہاتھ لگے ٭ ہوا ہے ایسا سمندر میں تہ نشین اخلاص ٭ خوشی کے وقت میں ہر ایک دوست ہوتا ہے
دکھائیں وقت مصیبت میں غمگسین اخلاص ٭ ملے نجات قیامت میں اس ہی سبب کو ٭ کہ جس کے نیک عمل کے رہا قرین اخلاص
ضرور چاہئے اخلاص اہل ایمان کو ٭ یہ مہر خاتم ایمان کا ہے نگین اخلاص ٭ عبث تلاش ہے دنیا میں مل نہیں سکتا
خدا ہی دے تو ملے ہاں وہ مہ جبین اخلاص ٭ یہ پوچھا سرور کونین سے حذیفہ نے ٭ کہ کسکو کہتے ہیں اے عرش کے مکین اخلاص
کہا کہ میں نے یہ جبریل سے سوال کیا ٭ بتایئے کسے کہتے ہیں اے امین اخلاص ٭ کہا کہ میں نے بھی پوچھا خدائے عالم سے
ہے کیا بتا مجھے اے رب عالمین اخلاص ٭ کہا کہ ہے میرے اسرار سے اک ایسا سر ٭ کہ جسکے قلب میں ڈالا ہوا ہے اخلاص
دعا کرو یہ بصد عجز بندۂ مسکین ٭ خدا عطا کرے ہم کو وہ نازنین اخلاص ٭ ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

اسألك الاخلاص في القول والعمل واعوذ بك من الرياء والسمعة و سوء النية۔

نمبر ۲۱

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تیئیس [۲۳] واسطے ہیں۔

الحديث الحادي والعشرون المسلسل باجابة الدعاء في الملتزم [1]

اخبرني العلامة ابو الفيض عبد الستار المكي [1] الأستاذ الوتري [2] والشيخ منظور [2] احمد النقشبندي ح واخبرني [1] عبد الحق المكي قالوا اخبرنا [2] الشيخ عبد الغني [3] اخبرني الشيخ عابد [4] انا عمي محمد حسين [5] انا محمد بن محمد بن محمد المغربي [6] انا عبد الله البصري [7] انا محمد البابلي [8] انا احمد بن خليل السبكي [9] انا النجم الغيطي [10] انا زكريا الانصاري [11] انا ابن حجر [12] انا شرف الدين ابن الجماعة [13] انا يحيى بن فضل الله العمري [14] انا مكي بن علان [15] انا ابو الطاهر السلفي [16] سمعت ابا القاسم حمزة بن يوسف السهمي بجرجان [17] سمعت ابا القاسم عبد الله بن محمد البزار بمصر [18] سمعت محمد بن الحسن الانصاري [19] سمعت ابا بكر محمد بن ادريس المكي [20] سمعت عبد الله الحميدي [21] سمعت سفيان بن عيينة [22] سمعت عمرو بن

[1] اس حدیث میں یہ مسلسل ہے کہ اسکا ہر راوی مجھ مسکین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہی کہتا ہے کہ میں نے مقام ملتزم میں دعا کی اور وہ قبول ہوئی۔ ملتزم وہ مقام مبارک ہے جو باب کعبہ و حجر اسود کے متصل واقع ہے جہاں طواف کے بعد دیوار کعبہ سے ملصق ہو کر کھڑے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ اسکی فضیلت میں جو حدیث وارد ہے آگے آتی ہے ۱۲

محمد عبد الہادی غفرلہ

دینار[۲۳] سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول "الملتزم[۱ہ] موضع یستجاب فیہ الدعاء وما دعی اللہ فیہ عبد دعوۃ
الا استجابہا" قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فواللہ ما دعوت
فیہ قط الا اجابنی ۲ عمرو وانا ما دعوت اللہ فیہ الا استجاب لی
شیئا انا ما دعوت اللہ الخ وھکذا قال کل راو من رواتہ ھذا السند حتی قال شیخنا ابو الفیض
وانا دعوت اللہ تعالی فیہ فاستجیب لی واقول دعوت اللہ تعالی
فیہ فاستجاب لی بفضلہ وکرمہ والحدیث اخرجہ القاضی
عیاض فی الشفاء مسلسلا وقال الحافظ ابو بکر بن مسدی وھذا
حدیث حسن غریب من حدیث عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما تفرد بہ مسلسلا محمد بن ادریس المکی کاتب الحمیدی عنہ۔

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحدیث الثانی والعشرون[۲۲] المسلسل بقول یرحم اللہ فلانا کیف لو ادرک زماننا ھذا	علیہ وسلم کے درمیان (۲۵) واسطے ہیں۔

۲۲

سلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ملتزم ایسا مقام ہے کہ اس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے اس مقام میں کوئی دعا نہ کی۔ مگر اللہ تعالی نے اسکو قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اس مقام میں میری دعا قبول ہوئی اسیطرح ہر راوی نے کہا۔ میں کہتا ہوں کہ مقام موصوف میں میری دعا بھی قبول ہوئی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ سلہ اسمیں میرے شیخ عبد الجلیل رحمہ اللہ سے لیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک ہر راوی نے اپنے شیخ کا نام لیکر کہا ہے کہ اللہ تعالی فلاں پر رحم کرے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے۔ اسکی تفصیل آئندہ آتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

اخبرني الشيخ عبد الجليل قال اخبرني الشيخ عبد الغني قال انى الشيخ
عابد قال انى الشيخ صالح الفلاني قال انى الشيخ محمد بن سنة
قال انى مولاى الشريف محمد بن عبد الله قال انا احمد العجل اليمني
انا الشيخ قطب الدين الحنفي انا شهاب الدين احمد بن عبد الغفار
ثنى به الحافظ السيوطي قال اخبرتني ام هانئ بنت على الهوريني
سماعا قالت انا ابو العباس احمد بن ظهيرة انا به الامام ابو سعيد
خليل بن كيلكدى العلائى انا ابو الفضل سليمان بن حمزة الحاكم بقراءتي
عليه انا جعفر بن على الهمدانى سماعا انا ابو طاهر السلفي انا احمد
ابن على بن بدران انا ابو الحسين محمد بن احمد الابنوسى انا محمد
ابن عبد الرحمن بن حسام الدين الدينوري نا ابو بشر اسماعيل بن
ابراهيم الحلوانى ثنا على بن عبد المؤمن نا وكيع عن هشام بن عروة
عن ابيه عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم " ان من الشعر حكمة " وقالت عائشة رضى الله عنها

۵۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض شعر سرا سر حکمت ہوتا ہے۔ یعنے شعر ہر قسم کا ہوتا ہے مگر بعض بعض شعر حکمت سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لبید (مشہور شاعر عرب) پر رحم فرمائے جو یہ شعر کہتا تھا (جسکا خلاصہ یہ ہے) وہ لوگ گزر گئے جنکی پناہ میں لوگ زندگی کرتے تھے اور میں انکے پیچھے خارشتی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

يرحم الله لبيدا وهو الذي يقول شعر

ذهب الذين يعاش في اكنافهم	وبقيت في خلف كجلد الاجرب
يتأكلون خيانة مذمومة	ويعاب سائلهم وان لم يشغب

وقال عروة قالت عائشة رضي الله تعالى عنها كيف لو ادرك زماننا هذا وقال عروة يرحم الله عائشة كيف لو ادركت زماننا هذا وقال هشام يرحم الله عروة كيف لو ادرك زماننا وقال وكيع يرحم الله هشاما كيف لو ادرك زماننا هذا وقال علي يرحم الله وكيعا كيف لو ادرك زماننا هذا وقال ابو بشر يرحم الله ابا البشر كيف ادرك زماننا هذا وقال ابو الحسين يرحم الله ابن حسام كيف لو ادرك زماننا هذا قال ابن بدران يرحم الله ابا الحسين كيف لو ادرك زماننا هذا قال السلفي يرحم الله ابن بدران كيف لو ادرك زماننا

[illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۷ کا) کھال کے مانند باقی رہ گیا اب لوگ مذموم خیانت کا مال کھاتے ہیں۔ اور ان کا سائل عیب لگایا جاتا ہے اگرچہ وہ شور نہ کرے۔ عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لبید نے اپنے زمانہ کا حال دیکھ کر یہ کہا تو اگر ہمارے زمانہ کو پاتا تو نہ معلوم کیا کہتا۔ پھر عروہ نے کہا کہ اللہ تعالی عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے اس زمانہ کو پاتیں تو نہ معلوم کیا کہتیں۔ اسی طرح ہر راوی نے کہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ـــه وقال السخاوي رحمه الله تعالى يتحدثون مخافة وملالة ۱۲ محمد عبد الهادي غفر له

هذا قال الهمدانى يرحم الله السلفى كيف لو ادرك زماننا هذا قال ابو الفضل
سليمان يرحم الله جعفر الهمدانى كيف لو ادرك زماننا هذا قال
العلائى يرحم الله سليمان كيف لو ادرك زماننا هذا قال ابن ظهيرة
يرحم الله العلائى كيف لو ادرك زماننا هذا قال الحافظ السيوطى
يرحم الله امرهانى كيف لو ادركت زماننا هذا قال قطب الدين
يرحم الله شيخنا احمد بن عبد الغفار كيف لو ادرك زماننا هذا
قال الشيخ احمد العجل يرحم الله قطب الدين كيف لو ادرك زماننا
هذا قال مولاى الشريف يرحم الله احمد العجل كيف لو ادرك
زماننا هذا قال الشيخ محمد بن سنة يرحم الله مولاى الشريف
كيف لو ادرك زماننا هذا قال الشيخ صالح يرحم الله الشيخ محمد بن
سنة كيف لو ادرك زماننا هذا قال الشيخ عابد يرحم الله شيخنا الشيخ
صالح الفلانى كيف الخ قال الشيخ عبد الغنى يرحم الله الشيخ عابد السندى
كيف الخ قال شيخنا الشيخ عبد الجليل برادة المدنى يرحم الله شيخنا عبد الغنى
كيف الخ قال الشيخ فى ثبته وقد جزم العلائى وغيره بصحة تسلسله اه

علیہ وسلم تک چھبیس[٢٦] واسطے ہیں۔	# الحديث الثالث[٢٣] والعشرون المسلسل بالاتكاء	اس حدیث کی سندیہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

وبالسند الى الحافظ السيوطي[ط] قال في الجياد اخبرني[١١] ابو حامد بن ابي الخير الفخري[ي] سماعا عليه بمكة الشريفة شرفها الله تعالى وهو متكئ ثم اخبرني[ني] ابو الخير محمد بن محمد المقرئ وهو متكئ ثم اخبرنا[١٣] محمود بن خليفة المنبجي وهو متكئ ثم اخبرنا[١٤] ابو محمد عبد المؤمن بن خلف الدمياطي وهو متكئ ثم اخبرنا[١٥] ابو محمد بن رواج وهو متكئ ثم اخبرنا[١٦] ابو طاهر السلفي وهو متكئ ثم قرأت[١٧] على ابي الفتح بن ديان بن مسعود بن الغزنوي باصبهان هو متكئ ثم قرأت[١٨] على ابي الحسن علي بن محمد بن نصر اللبان الدينوري وهو متكئ ثم قرأت[١٩] على ابي القاسم حمزة بن يوسف السهمي بجرجان وهو متكئ ثم قرأت[٢٠] على ابي الحسن علي بن احمد بن محمد بن احمد بن الحسين القزويني بالبصرة وهو متكئ ثم قرأت[٢١] على ابي الحسن بن الحجاج بن غالب الطبراني بالمحلة بمصر هو متكئ ثم قرأت[٢٢]

الغزنولی

---

١ یہ حدیث ایسی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے فرمانے کے وقت ٹیکہ لئے ہوئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی اسکو ٹیکہ لئے ہوئے فرمایا اسیطرح امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ تک یہ سلسلہ پہنچا ہے ہمعبد الہادی غفرلہٗ

على ابى العلا محمد بن جعفر الكوفى بالرملة وهو متكئ ثم قرأت[٢٣] على عاصم بن
على وهو متكئ ثم قرأت[٢٤] على الليث بن سعد وهو متكئ ثم قرأت[٢٥] على بكر
ابن الفرات وهو متكئ ثم قرأت[٢٦] على انس بن مالك رضى الله تعالى عنه
وهو متكئ ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم[١] احسن الله خلق
رجل وخلقه فتطعمه النار،، انتهى قال المحدث العجلونى فى ثبته
والحديث كما فى الجامع الصغير اخرجه الطبرانى فى الاوسط
والبيهقى عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه بهذا اللفظ لكن
بزيادة ابدا فى آخره انتهى

٢٣

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ	الحديث[٢] الرابع[٢٤] والعشرون المسلسل بالضحك والتبسم	وسلم تک پچیس[٢٥] واسطے ہیں۔

اخبرنى[١] شيخى محمد عبد البارى ثم اخبرنى[٢] شيخنا الوترى عن[٣] الشيخ عبد الغنى
المجددى العمرى عن[٤] الشيخ محمد عابد السندى عن[٥] الشيخ صديق بن على
المزجاجى عن[٦] احمد الاشبولى المصرى عن[٧] الشيخ احمد الملوى عن[٨]

[١] یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے جس شخص کی خلقت اور اخلاق ہر دو اچھے کردئے
تو اسکو آتش دوزخ نہ کھائیگی ١٢ محمد عبد الباری غفر اللہ لہ
[٢] اسکے ہر راوی نے اسکی روایت کرتے وقت تبسم کیا ہے ١٢

عبد الله بن سالم البصري عن[9] محمد بن علاء الدين البابلي عن[10] احمد بن محمد الشلبي

عن[11] السيد يوسف بن عبد الله الارميولي عن[12] برهان الدين ابراهيم

ابن علي بن احمد القلقشندي عن[13] الحافظ ابن حجر عن[14] ابي اسحق التنوخي

عن[15] علي بن العز عمر انا[16] ابو الفرج بن ابي عمر عن[17] الكنية بنت علي بن

يحيى بن علي الطراح انا ابي[18] عن[19] جده عن[20] الخطيب البغدادي انا[21]

القاضي ابو العلاء محمد بن علي الواسطي انا[22] ابو الحسن عبد الله بن

محمد السراني سمعت[23] عمار بن علي سمعت[24] احمد بن نصر الهلالي سمعت[25]

ابي[1] يقول[2] كنت في مجلس سفيان بن عيينة فنظر الى صبي دخل

المسجد فكان اهل المسجد تهاونوا به لصغر سنه فقال سفيان

۱ه وهو النضر ۱۲ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ ۲ه احمد بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ نصر سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک روز میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں تھا ایسے میں ایک لڑکا مسجد میں داخل ہوا تو اہل مسجد نے اسکو نظر حقارت سے دیکھا کہ اتنی کم عمری میں بڑے بڑے علما کی مجلس میں آبیٹھا ہے اسپر حضرت سفیان نے فرمایا کہ لوگو اس بچے کی حالت پر اسکی اہانت مت کرو تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑی عمر اور علم کے ساتھ احسان کیا۔ پھر فرمایا اے نصر اگر تو مجھکو اسوقت دیکھتا جبکہ میں دس سال کا تھا میرا قد پانچ بالشت کا تھا۔ میرا چہرہ دینار کے مانند تھا۔ اور میں گویا آگ کا شعلہ تھا اور میرے کپڑے چھوٹے چھوٹے تھے۔ اور میری آستینیں چھوٹی چھوٹی۔ اور میرا دامن کم مقدار کا۔ اور میری جوتی جیسے چوہے کے کان۔ علمائے امصار مثلاً زہری اور عمرو بن دینار کی خدمت میں پھرتا اور انکے درمیان میخ کے مانند بیٹھتا۔ اور میری دوات چھوٹی اخروٹ کے جیسی اور میری قلمدان چھوٹے کیلے کی جیسی اور میرا قلم بادام کے مانند ہوتا تھا۔ پس جب میں مجلس علما میں داخل ہوتا تو کہا جاتا کہ چھوٹے عالم کیلئے جگہ کشادہ کرو۔ یہ کہکر ابن عیینہ ہنسے اور احمد نے کہا کہ میرے باپ نصر بھی ہنسے اور عمار نے کہا کہ احمد نے بھی ایسا ہی تبسم کیا۔ اسیطرح اس کے ہر راوی نے تبسم کیا حتی ان شیخ وتری نے کہا کہ اسی طرح مولانا عبد الغنی اکی

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

كذلك كنتم من قبل فمن الله عليكم ثم قال يا نصر لو رأيتني ولي عشر سنين
طولي خمسة اشبار ٭ ووجهي كالدينار ٭ وانا شعلة نار ٭ وثيابي صغار ٭
واكمامي قصار ٭ وذيلي بمقدار ٭ ونعلي كاذن الفار ٭ اختلف الى
علماء الامصار ٭ مثل الزهري وعمرو بن دينار ٭ اجلس بينهم كالمسمار ٭
ومحبرتي كالجوزة ٭ ومقلمتي كالموزة ٭ وقلمي كاللوزة ٭ فاذا دخلت
المجلس قيل اوسعوا للشيخ الصغير۔ قال ثم تبسم ابن عيينة وضحك
وقال احمد وتبسم ابي نصر وقال عمار وتبسم احمد وضحك وهكذا
قال كل واحد من رواته حتى قال الشيخ الوتري تبسم ايضا الشيخ
عبد الغني لما رواه لنا وقال شيخنا الشيخ عبد الباري وكذا تبسم شيخنا
محمد علي بن الطاهر الوتري لما رواه لنا قلت وهكذا تبسم شيخنا عبد الباري
لما رواه لنا۔

اس سند میں مجھ سے حضرت فاطمہ

الحديث الخامس والعشرون المسلسل بالبكاء

رضی اللہ عنہا تک ۲۵ پچیس واسطے ہیں

۲۵ع

(بقیہ صفحہ گذشتہ) روایت کے وقت ہنسے اور میرے شیخ عبد الباری نے کہا کہ اسیطرح میرے شیخ مولانا وتری اسکی روایت کے وقت ہنسے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے شیخ عبد الباری بھی اسکی روایت کے وقت ہنسے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ۔

۲۵ اس حدیث میں یہ سلسلہ ہے کہ اس کے ہر راوی نے اسکو روتے ہوئے روایت کی ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو سپرد خاک کیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرط غم سے کہا کہ اے انس تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاک ڈالنا کیونکر خوش آیا پھر کہنے لگیں۔ ہائے بابا جان

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

اخبرنی الشیخ المذکور عن الشیخ المسطور قال اخبرنی الشیخ عبد الغنی
المجددی بسندہ الی انس بن مالک بمعنی ما اخرجہ البخاری عنہ
رضی اللہ عنہ قال قالت فاطمۃ رضی اللہ عنہا یا انس کیف طابت
انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب
ثم قالت وا ابتاہ من ربہ ما ادناہ وا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ
وا ابتاہ اجاب ربا دعاہ وا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ قال
انس ثم بکت فاطمۃ رضی اللہ عنہا قال شیخنا لما رواہ لی الشیخ الوتری
بکی قال لما رواہ لی الشیخ عبد الغنی بکی وقال لما رواہ الشیخ محمد عابد
بکی قال لما رواہ لی السید عبد الرزاق البکاری بکی وقال لما رواہ
لی الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی بکی وقال لما رواہ لی السید
یحیی بن عمر مقبول الاھدل بکی وقال لما رواہ لی السید ابوبکر
ابن علی بکی وقال لما رواہ لی السید یوسف محمد بن بطاح

ن
یا ابتاہ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) آپ اپنے رب سے کسقدر قریب ہو گئے - ہائے بابا جان ہم جبرئیل علیہ السلام کو اس بات کی خبر دینگے ہائے
بابا جان آپنے اپنے رب کی دعوۃ کو قبول فرمائی - ہائے بابا جان جسکی فرودگاہ جنت الفردوس ہے - انس رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں - میرے شیخ عبد الباری نے فرمایا کہ شیخ وتری مجھ سے اسکی روایت
کرنے کے وقت روئے انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے شیخ عبد الغنی اسکی روایت کرتے وقت روئے اور کہا کہ مجھ سے میرے شیخ
محمد عابد اسکی روایت کرتے وقت روئے اسی طرح اس کے ہر راوی روئے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

الاهدل بكى وقم[9] لما رواه لى السيد طاهر بن حسين الاهدل بكى و
قم[10] لما رواه الحافظ عبد الرحمن بن على الربيع اليمانى بكى وقم[11] لما رواه لى
الشيخ زين الدين الشرجى بكى وقم[12] لما رواه لى نفيس الدين سليمان بن
ابراهيم العلوى بكى وقم[13] لما رواه لى والدى بكى وقم[14] لما رواه لى الشيخ
ابو الحسن على بن هبة الله الشافعى المصرى بكى وقم[15] لما رواه لى الحافظ
ابو الطاهر احمد بن محمد السلفى بكى وقم[16] لما رواه لى ابو الفتح ايزويار
ابن مسعود بن السماق الغزنوى بكى وقم[17] لما رواه لى ابو الحسن بن على
ابن محمد الدينورى بكى وقم[18] لما رواه لى ابو الحسن محمد بن على بن محمد بكى
وقم[19] لما رواه ابو بكر بن عدى بن زحر المنقيرى بكى وقم[20] لما رواه لى
احمد بن صالح بن عبيد الله الصيدلانى بكى وقم[21] لما رواه لى ابو يحيى جعفر
ابن هشام بكى وقم[22] لما رواه لى عارم هو محمد بن الفضل بن النعمان السدوسى
بكى وقم[23] لما رواه لى حماد بن زيد بكى وقم[24] لما رواه لى ثابت البنانى
بكى وقم[25] لما حدثه انس بن مالك رضى الله عنه بكى قم الشيخ[1] محمد ابن

---

[1] مولانا محمد بن طیب ماسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مدرسہ جانکاہ و دلسوز ایسا ہے کہ اس پر رونا صرف رافضی کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ جو مسلمان اسکو سنے گا وہ بھی روئے گا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الطیب الفاسی ثم المدینی رحمہ اللہ تعالیٰ بل لا یمر ھذا الحدیث بموضع الا بکی

٢٦

الحدیث السادس والعشرون المسلسل بقول اشھد باللہ واشھد اللہ

اس حدیث کی سند میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اننتیس واسطے ہیں

اَرویہ عن السید حسین الحبشی المکی عن والدہ السید محمد عن عمر العطار عن صالح الفلانی عن سلیمان الدرعی عن الشریف محمد بن عبد اللہ عن السراج عمر بن الاکجائی عن الجلال السیوطی عن ابی القاسم عمر بن فہد عن الامام محمد ابن الجزری۔

ح وحدثنی الشیخ عبد الجلیل برادہ المدنی عن احمد منۃ اللہ المصری عن الشیخ محمد البہوتی المالکی عن الشیخ یوسف الشباسی المزہری عن الاستاذ السکندری المعروف بالصباغ عن الشیخ محمد الزرقانی عن ابی الارشاد علی الاجہوری عن النور القرافی عن کمال الدین الطویل عن محمد ابن الجزری قال اشھد باللہ واشھد اللہ لقد اخبرنی ابو علی الحسن بن ھلال الدقاق قال اشھد باللہ واشھد اللہ لقد اخبرنی

---

[1] اس حدیث کے اکثر راوی یہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھتا ہوں کہ فلاں نے مجھ کو یہ خبر دی اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور وہاں سے جبرئیل علیہ السلام تک یہ سند پہنچا ہے ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

ابو الحسن علی بن احمد المقدسی قم ۱۲ اشہد باللہ واشہد اللہ لقد اخبرنی ابو المکارم احمد

ابن محمد اللبان قم ۱۳ اشہد باللہ واشہد اللہ لقد اخبرنی ابو

علی الحسن ابن احمد الحداد قم ۱۵ اشہد باللہ واشہد اللہ لقد انبانا

الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ قم ۱۶ اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد انبانی القاضی علی بن احمد القزوینی قم ۱۷ اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد حدثنی محمد بن احمد بن قضاعة قم ۱۸ اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد اخبرنی القاسم بن علی الہمدانی قم ۱۹ اشہد باللہ واشہد اللہ لقد

حدثنی الحسن بن علی بن محمد بن الجواد بن علی الرضی بن موسی الکاظم بن جعفر

الصادق بن محمد الباقر عن زین العابدین بن علی ابن سید شباب

اهل الجنة الحسین ابن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ

عنہم اجمعین عن ابیہ عن جدہ کل یقول اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد حدثنی ابی علی بن ابی طالب قال اشہد باللہ واشہد اللہ

لقد حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ۱ اشہد باللہ واشہد اللہ

العلاء

سلہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں اور اللہ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ تحقیق مجھ کو حدیث بیان کی جبریل علیہ السلام نے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمیشہ کا شراب پینے والا بت پرست کے مانند ہے نعوذ باللہ من ذلک اس حدیث شریف سے شرابی کی نہایت خرابی ثابت ہوئی سچا مسلمان یہ سننے کے بعد ہرگز اسکا مرتکب نہ ہوگا ۱۲ محمد عبد الباری غفرلہٗ۔

لقد حدثني جبريل عليه السلام قال يا محمد ان مدمن الخمر

كعابد وثن - قال العلامة الامير الكبير في ثبته ناقلا عن ابن الجوزي

هذا حديث جليل القدر من رواية هؤلاء السادة الاخيار والال

الاطهار - رواه الحافظ ابو نعيم في كتاب حلية الاولياء وفي

مسلسلاته وقال هذا حديث ثابت روته العترة الطاهرة الطيبة

عليهم السلام ورواه الشيرازي في الالقاب انتهى -

اس حدیث کی سند میں مجھ سے صحابی رسول	الحديث السابع والعشرون[1] المسلسل بقول كل راو اشهد بالله لسمعت فلانا يقول	حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ تک محمد حسین اسکو

ع ۲۷

وبالسند[ب] الى الامام السيوطي قال في جياد المسلسلات اشهد بالله لسمعت

ام هاني بنت ابي الحسن الهورينية تقول اشهد بالله لسمعت ابا العباس

ابن ظهيرة يقول اشهد بالله لسمعت الحافظ ابا سعيد العلائي

يقول اشهد بالله لسمعت ابا الفضل سليمان بن حمزة يقول

ا؎ یہ ستائیسویں حدیث ہے اس میں یہ مسلسل ہے کہ ہر راوی کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق میں نے فلاں کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن یہ تسلسل امام سیوطی سے آخر تک ہے اور روایۃ مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

ع؎ یہ حدیث اسی سند سے مجھے پہنچی ہے جو اس کے آگے مذکور ہوئی جو سیوطی تک پہنچتی ہے ۱۲

اشهد بالله لسمعت جعفر بن علی المالکی یقول[١٧] اشهد بالله لسمعت
الحافظ ابا طاهر السلفی یقول[١٨] اشهد بالله لسمعت ابا علی الحسن
ابن احمد الحداد یقول[١٧] اشهد بالله لسمعت ابا سعد اسمعیل بن علی
السمان یقول[١٨] اشهد بالله لسمعت ابا عبد الله بن جعفر المیدانی
یقول[١٨] اشهد بالله لسمعت الحسن بن سیرین یقول[١٩] اشهد بالله لسمعت
احمد بن عاصم یقول[٢٠] اشهد بالله لسمعت محمد بن الصفی الحمصی
یقول[٢١] اشهد بالله لسمعت الاصبغ بن سلام یقول[٢٢] اشهد بالله
لسمعت عفیر بن معدان یقول[٢٣] اشهد بالله لسمعت سلیم بن عامر
یقول[٢٤] اشهد بالله لسمعت ابا امامة رضی الله عنه یقول[٥١] ان هذه

الاٰیة نزلت فی القدریة ان المجرمین[٥٢] فی ضلال وسعر
قال العلائی غریب من هذا الوجه وفی اسناده لین ولیس بالواهی
قلت اخرجه ابن عدی فی الکامل وقال عفیر لیس بشیئ وقد روی

[٥١] ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ آیت (ان المجرمین الخ) فرقہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی ١٢
[٥٢] ترجمہ بیشک مجرم گمراہی میں ہیں (دنیا میں) اور عذاب نار میں ہیں (آخرت میں)، تفسیر شیر منی میں ہے کہ بعض مفسرین کا قول ہے کہ آیت مذکورہ قدریہ کے حق میں نازل ہوئی اور وہ بھی مجرم ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے آیۃ ان المجرمین میں لیا ہے ١٢ عبد الهادی غفر اللہ لہ۔

من اوجه اخرى قوية اھ وفی السراج المنير للشربيني وقال بعض المفسرين ان هذه الاٰية نزلت فی القدرية وهم المجرمون الذين سماهم الله تعالیٰ فی قوله ان المجرمين الخ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الثامن والعشرون المسلسل بقول كل راو سمعت فلانا يقول	علیہ وسلم تک اکیس (۲۱) واسطے ہیں۔

٢٨ء

وبالسند الى الحافظ السيوطي قال فی الجياد سمعت ام الفضل بنت محمد المقدسي تقول سمعت ابا العباس احمد بن الحسن السويداوي وابا المعالي الازهري يقولان سمعنا ام الخير تقول سمعت ابا الطاهر ابن عزون وابا العباس الدمشقي يقولان سمعنا ابا القاسم البوصيري يقول سمعت ابا عبد الله النحوي يقول سمعت ابا عبد الله القاضي يقول سمعت عبد الرحمن بن عمر الصفار يقول سمعت ابن الاعرابي يقول سمعت ابا رفاعة هو عبد الله بن محمد العدوي يقول سمعت ابن عائشة يقول سمعت علقمة بن وقاص يقول

---

[۱] اس حدیث میں ایسا سلسلہ ہے کہ ہر راوی لفظ سمعت کے ساتھ روایت کرتا ہے یعنی میں نے اس حدیث کو فلاں سے سنا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

سمعت عمر بن الخطاب يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول - انما الاعمال بالنيات - الحديث -

٢٩ع

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ	الحديث التاسع والعشرون المسلسل بالسلام من نبينا محمد سيد الانام على امته الى يوم القيام عليه افضل الصلوة والسلام	وسلم تک ستائیس (٢٧) واسطے ہیں -

اخبرني الشيخ اسعد الدهان عن الشيخ حسين الجسر عن علاء الدين عابدين عن والده محمد امين عابدين شارح الدر المختار عن الشيخ احمد بن عبيد العطار عن العلامة العجلوني قال في ثبته اجازني به شيخنا يونس المصري الكفراوي عن الشيخ سلطان المزاحي عن ابراهيم اللاقاني عن جماعة من اجلهم ابو النجا سالم السنهوري عن جماعة من اجلهم النجم محمد بن احمد الغيطي قال في مسلسلاته اخبرني شيخ الاسلام زكريا الانصاري انا ابو الفضل المرجاني اجازة

سلہ یعنے سوا اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں - یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس درجۂ اعتبار نہیں پاتا یا مقبول نہیں ہوتا مگر نیک نیت کے ساتھ - ١٢ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہٗ

سلہ یہ بہت عظیم الشان حدیث ہے - اس میں یہ سلسلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جو قیام قیامت تک آنے والی ہے بکمال شفقت سلام فرمایا اور ہر راوی نے اسکو اپنے شاگرد تک پہنچایا جسکا سلسلہ مجھ مسکین تک پہنچا ہے ١٢ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہٗ -

انبانا ابو هريرة عبد الرحمن ابن الحافظ ابی عبد الله الذهبی انبانا

ابی انبانا احمد بن اسحاق انبانا عبد السلام بن سمحل انبانا احمد بن

عمر بن البیع انبانا حمید بن میمون انبانا ابو بکر احمد بن عبد الرحمن

الشیرازی انبانا ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب حدثنا محمد بن

الحسن بن الصباح حدثنا سمحل بن عبد الله التستری عن محمد بن

سوار عن الاشعث بن طلیق عن الحسن العرنی عن مرة الهمدانی

عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالے عنه

قال جمعنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیت میمونة

رضی الله تعالی عنها ونحن ثلاثون رجلا فودعنا وسلم

علینا ودعا لنا ووعظنا وقال اقرؤا علی من لقیتم

من امتی بعدی السلام الاول فالاول الی یوم القیمة

ف۱ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (اپنے مرض موت میں) بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع فرمایا اور ہم تیس آدمی تھے پس آپ نے ہمکو وداع فرمایا اور سلام کیا اور ہمارے لئے دعا اور نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرے امتیوں میں سے جو کوئی تم سے ملے لعل عالے اول والونکو (بعد والے بعد والوں کو) اسیطرح قیامت تک میرا سلام پہنچاؤ۔ سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسقدر شفقت امت پر تھی کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس سے محروم نہیں رہ سکتا ماشاء اللہ کیسی شاندار حدیث ہے کہاں ہم اور کہاں زمانہ رسول اتنی صدیوں کے بعد آپکا شفقتانہ سلام ہمکو پہنچ رہا ہے الحمد للہ اٹھائیس واسطوں سے مجھکو یہ سلام پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

قال الهيثمي حديث حسن باعتبار تعدد طرقه وثقة رجاله سوى الحسن العرني لكنه توبع عن مرة من غير وجه والاسانيد عن مرة متقاربة كما قاله البزار انتهى۔

ع ۳۰

الحديث الثلثون[۱] المسلسل برواية نبينا محمد سيد الانام عن سيدنا ابراهيم خليل الرحمن عليهما الصلوٰة والسلام باقرائه لهذه الامة السلام واخباره بغراس دار السلام ففيه فضيلة عظيمة باتصال سندنا بالخليل ونبينا محمد السيد الجليل وقد من الله تعالىٰ به على هذا العبد الذليل فجعل لي سندا متصلا بخليله ابراهيم عليه الصلوٰة والتسليم

اخبرني العلامة الشيخ عبد الله القدومي النابلسي[۲] اخبرني الشيخ

سلہ[۱] یہ تیسویں حدیث نہایت عظیم الشان ہے اس میں وہ مبارک سلسلہ ہے کہ شب معراج میں جب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ملاقات ہوئی تو آپنے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا کر یہ پیام سناؤ کہ زمین جنت میں درخت لگائیں (اسکی تشریح آگے آتی ہے) سبحان اللہ یہ کیسی پیاری اور کتنی فضیلت والی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سلام پھر معراج شریف میں کہا ہوا سلام ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے آپکی امت کو پہنچ رہا ہے۔ اور اللہ پاک کا لاکھوں شکر ہے کہ ایسا مبارک سلام سند متصل صحیح کے ساتھ مجھ مسکین تک پہنچا ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات تک اکتالیس واسطے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

عبد الرحمن الكزبري عن ابيه محمد الكزبري الدمشقي عن احمد بن عبيد
العطار الدمشقي عن العلامة العجلوني محدث الشام عن محمد بن علي
المكاملي الشافعي عن محمد البطنيني عن المحقق الشمس محمد الميداني
عن احمد الطيبي الكبير عن السيد كمال الدين الحسيني عن جمال الدين
ابن جماعة عن البرهان الشامي عن ابن العطار عن الامام
محي الدين النووي قال في تهذيبه اخبرنا ابو محمد عبد الرحمن
ابن ابي عمر محمد بن احمد بن قدامة المقدسي انبانا ابو حفص ابن طبرزد
انبانا ابو الفتح الكرخي انبانا القاضي ابو عامر انبانا ابو محمد الجراحي انبانا
ابو العباس المحبوبي انا ابو عيسى الترمذي انا عبد الله بن ابي زياد
انبانا سيار انبانا عبد الواحد بن زياد عن عبد الرحمن بن اسحاق
عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابن مسعود رضي الله تعالى

سه ۱ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے (آسمان ہفتم میں) میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنی امت کو میری جانب سے سلام فرمائے اور انہیں اس بات کی خبر دیجئے کہ جنت کی زمین پاک اور عمدہ (مشک و زعفران کی) اور اسکا پانی نہایت شیریں (اور لذیذ) ہے۔ اور وہ زمین ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کا پڑھنا اس میں درخت بٹھانا ہے یعنی جو مسلمان جتنے مرتبہ یہ کلمات پڑھیگا اتنے ہی درخت اسکے لئے جنت کی اس زمین میں بٹھائے جائیں گے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنت کی تمام زمین خالی پڑی ہے اور ہم سے اعمال صالحہ صادر ہونے کے بعد اس میں درخت وغیرہ لگینگے۔ اسلئے کہ وہ تو اپنی تمام نعمتوں اور درختوں اور حور و قصور کیساتھ اب بھی تیار اور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنات تجری من تحتها الانهار۔ بلکہ مطلب اسکا یہ ہے کہ جنت میں موجودہ باغات کے علاوہ کچھ خالی زمین بھی ہے تاکہ مومنین اپنی حسب خواہش تسبیح و تحمید وغیرہ پڑھنے سے اس میں درخت بٹھائیں اور وہاں جانے کے بعد انکے پھل پائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو نصیب فرمائے آمین ۱۲ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہٗ

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقيت ابراهيم ليلة اسرى بي فقال يا محمد اقرأ امتك مني السلام واخبرهم ان الجنة طيبة التربة عذبة الماء وانها قيعان وان غراسها سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ـ قال الترمذي حديث حسن انتهى تلت روى ابن ماجه والحاكم والطبراني عن ابي هريرة رض

٣١ع

اس حدیث کا سلسلہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اکتیس (۳۱) واسطے ہیں۔

الحديث الحادي والثلثون[٣١] المسلسل بالاذان في اذن الحزين لدفع الحزن[١]

وبالسند السابق الى الامام الجزري قال في اسنى المطالب اخبرنا[١١] شيخنا الامام المحدث جمال الدين يوسف بن محمد بن مسعود السرمري رحمه الله مشافهة اخبرنا[١٢] شيخنا الامام ابو الثناء محمود بن محمد بن محمود المقرئ اخبرنا[١٣] شيخنا ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابي الجيش انا[١٤] ابو محمد يوسف بن عبد الرحمن بن علي بن محمد بن الجوزي

[١٥] ١ اکتیسویں حدیث اس میں رنجیدہ وغمزدہ کا رنج وغم دفع ہونے کے لئے اس کے کان میں اذان دینے کا سلسلہ مذکور ہے۔ اس کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو غمگین دیکھکر فرمایا کہ اے علی اپنے گھر والوں سے کسی کو کہو کہ تمہارے کان میں اذان کہے اس لئے کہ وہ غم کی دوا ہے پس حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو میرا غم زائل ہوگیا پس حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا پس اسکو صحیح پایا اسی طرح اس کے اکثر راوی کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

أنا والدي أنا محمد بن ناصر الحافظ أنا أبو بكر محمد بن أحمد بن
علي بن خلف أنا أبو عبد الرحمن السلمي أنا عبد الله بن موسى السلمي
أنا الفضل بن عباس الكوفي حدثنا الحسن بن هارون الضبي ثنا
عمر بن حفص بن غياث عن أبيه عن جعفر بن محمد عن أبيه عن علي
ابن الحسين عن أبيه عن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهم
قال رآني النبي صلى الله عليه وسلم حزينا فقال يا ابن أبي طالب
أراك حزينا قلت هو كذلك قال فمر بعض أهلك يؤذن
في أذنك فانه دواء للهم قال ففعلت فزال عني۔
قال الحسين رضي الله تعالى عنه جربته فوجدته كذلك قال
علي بن الحسين جربته فوجدته كذلك قال محمد بن علي جربته
فوجدته كذلك قال جعفر بن محمد جربته فوجدته كذلك
قال حفص بن غياث جربته فوجدته كذلك قال عمر بن حفص جربته
فوجدته كذلك قال الحسن بن هارون جربته فوجدته
كذلك قال الفضل جربته فوجدته كذلك قال عبد الله بن موسى
جربته الخ قال ابو عبد الرحمن جربته الخ قال ابو بكر جربته الخ قال

عبد الرحمن بن الجوزی لم اسمع ابن ناصر یقول فیہ شیئا بلی جربتہ انا فوجدتہ کذلک قال قال ابو محمد یوسف جربتہ فوجدتہ کذلک قال عبد الصمد جربتہ الخ قال ابو الربیع جربتہ الخ قلت ولم اسمع شیخنا السرمری[١] یقول فیہ شیئا ولکن جربتہ الخ ھذا حدیث حسن التسلسل لم ار فی رجالہ من تکلم فیہ بقدح واللہ تعالی اعلم

اس سلسلہ میں جزری	الحدیث الثانی والثلثون المسلسل بالقنوت فی صلوة الصبح	علیہ وسلم تک
رسول اللہ صلی اللہ		چھبیس واسطے ہیں

٣٢

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب رأیت شیخنا الامام العالم الزاھد المقرئ المحدث ابا محمد محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد النسائی وکان یقنت فی صلوة الصبح ح رأیت الامام شیخنا المحدث سعید الدین محمد بن مسعود الکازرونی وکان یقنت فی صلوة الصبح ح اخبرنا شیخنا ظهیر الدین اسمعیل بن المظفر بن محمد ورأیتہ یقنت فی صلوة الصبح ح اخبرنا ابو بکر عبد اللہ بن

ف١ یہ بتیسویں حدیث ہے اور اسکا ہر راوی امام جزری سے حضرت علی تک یہی کہتا ہے کہ میں نے اپنے فلاں شیخ کو دیکھا کہ وہ نماز صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔

نزد احناف وتر کے سوا اور نماز و میں قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں البتہ نوازل میں ثابت ہے اسکی تحقیق آگے آتی ہے ١٢

محمد عبد الہادی عفی عنہ

محمد بن شابور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا[١٥] ابو المبارك
عبد العزيز بن محمد بن منصور ورأيته يقنت في صلوة الصبح اخبرنا[١٦]
ابو مسعود سليمان بن ابراهيم بن محمد بن سليمان ورأيته يقنت الخ[١٧]
اخبرنا ابو صالح احمد بن عبد الملك النيسابوري ورأيته يقنت الخ حدثنا[١٨]
ابو الحارث محمد بن عبد الرحيم بن الحسن بن سليمان ورأيته يقنت الخ
حدثنا[١٩] ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن حمويه ورأيته يقنت الخ
ثم سمعت[٢٠] السيد ابا جعفر محمد عبد الله بن علی بن عبد الله بن الحسن
ابن علی بن ابی طالب رضی الله تعالے عنه ورأيته يقنت الخ يقول[٢١]
صليت خلف ابی عمران ورأيته يقنت فی الركعة الثانية من صلوة الصبح
وحدثنی[٢٢] ان اباه كان يفعل ذلك قال[٢٣] حدثنی ابی وقد رأی اباه عليا
يفعل ذلك ثم حدثنی[٢٤] ابی عبد الله بن الحسن ان اباه كان يفعل ذلك
ثم حدثنی[٢٥] ابی الحسن بن علی وكان يذكر عن[٢٦] ابيه ان
رسول الله صلی الله عليه وسلم لم يدع القنوت فی الركعة
الثانية من صلوة الصبح حتی توفی صلی الله عليه وسلم
هذا حديث غريب بهذا السياق وهذا[١]

الاسناد وله[ف] شاهد من حديث انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يزل يقنت في الصبح حتى فارق الدنيا رواه الحاكم في الاربعين الكبرى له وقال حديث صحيح انتهى قال الجامع المسكين هذا الحديث وغيره من الاحاديث الواردة في قنوته صلى الله عليه وسلم في الفجر وغيره كلها محمولة على قنوت النوازل قال العلامة القاري في شرح مسند الامام الاعظم واما ما رواه الدار قطني وغيره عن انس رضي الله تعالى عنه ما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت في الصبح حتى فارق الدنيا فمعارض بان شبابة روى عن قيس بن ربيع عن عاصم بن سليمان قال قلنا لانس بن مالك ان قوما يزعمون ان

ف امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی روایت کے بعد فرماتے ہیں کہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس حدیث کی شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی اس حدیث کو حاکم نے اپنی کتاب اربعین کبری میں روایت کی ہے اھ بندہ مسکین کہتا ہے کہ یہ حدیث اور اسکے سوا اور جتنی احادیث نماز فجر میں قنوت پڑھنے کے متعلق وارد ہیں وہ سب کی سب قنوت نوازل پر محمول ہیں علامہ علی قاری نے شرح مسند امام اعظم میں فرمایا ہے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ جسکو دار قطنی وغیرہ نے روایت کیا ہی وہ انس رضی اللہ عنہ کی دوسری ایک حدیث کی معارض ہے جسکو شبابہ نے قیس سے انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک جماعت اسبات کا زعم کرتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے پس حضرت انس نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ کہا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک ماہ قنوت پڑھی

بقیہ بر صفحہ (٦٢٠)

النبی لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول اللّٰہ صلی
اللّٰہ علیہ وسلم شھرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاء المشرکین وروی
الطبرانی عن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس شھرین فلم یقنت
فی صلوٰۃ الغدوۃ اھ وقال شیخ مشائخنا العلامۃ عابد السندی
فی شرحہ لمسند الامام الاعظم واما ما فی البخاری عن ابی ھریرۃ
رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ انہ کان یقنت فی الرکعۃ الاخرۃ من
صلوٰۃ الصبح بعد ما یقول سمع اللّٰہ الخ فیدعو للمؤمنین ویلعن
الکفار فمحمول علی قنوت النوازل کما اختارہ بعض اھل
الحدیث انہ علیہ السلام لم یزل یقنت فی النوازل وھو وجہ
ظاھر للجمع بین الروایات ویدل علیہ ما اخبرہ ابن حبان بسند

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۹) جس میں قبائل مشرکین پر بد دعا فرماتے تھے۔ اور طبرانی نے غالب بن فرقد طحان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو ماہ رہا لیکن انہوں نے صبح میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ اور علامہ عابد سندی شرح مسند امام اعظم میں لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صبح کی دوسری رکعت میں سمع اللہ کے بعد قنوت پڑھتے تھے اور اس میں مومنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے تھے وہ قنوت نوازل پر محمول ہے جیسا کہ بعض محدثین نے اختیار کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوازل میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے اور روایات میں تطبیق دینے کے لئے یہ وجہ ظاہر ہے۔ اور ابن حبان کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے جس کو انہوں نے سند صحیح کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعا یا بد دعا کرتے تو پڑھتے تھے انتہی مختصراً۔ پس حاصل یہ ہے کہ ہمارے پاس نماز صبح میں دائماً قنوت کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ سوا ترکے نماز لہ کے وقت نماز فجر میں

بقیہ حاشیہ صفحہ (۶۲۱) پر

صحيح عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقنت في صلوة الصبح الا ان يدعو لقوم او على قوم انتهى مختصرا

فالحاصل ان القنوت لم يثبت عندنا دائما في صلوة الصبح الا في الوتر الا في النوازل فانه يشرع القنوت في الفجر وغيره كما يثبت من الروايات الصحيحة وقد اوردتها وبحثت على هذه المسئلة وبسطتها في الدرر الساطعة في المسائل النافعة وفي رسالة القنوت في النوازل

ثبت

٢٣

صلی اللہ علیہ وسلم تک (۲۹) واسطے ہیں۔	الحديث الثالث والثلثون المسلسل بقرأة اية الكرسي عند النوم	اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ

اخبرني العلامة الشيخ عبد الباري اخبرني مولانا السيد علي ظاهر الوتري انا الشيخ عبد الغني عن الشيخ محمد عابد عن صالح الفلاني عن محمد بن سنة عن مولاي الشريف محمد بن عبد الله عن النور علي الزيادي عن السيد يوسف بن عبد الله الارميوني عن الجلال السيوطي عن التقي بن فهد عن الامام الجزري اخبرنا الامام العالم المحدث الكبير

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۰) بیشک مشروع ہے۔ اور میں نے اس مسئلہ کو درر ساطعہ اور رسالہ قنوت فی النوازل میں خوب شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے جس کا جی چاہے وہاں دیکھے ۱۲

[1] یہ تینتیسویں حدیث ہے اس میں سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کا سلسلہ مذکور ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفراللہ لہ

ابو المظفر یوسف بن محمد السرمری الحنبلی رحمہ اللہ تعالی مشافہۃ منہ
لی بمنزلہ من المدرسۃ الحنبلیۃ داخل دمشق المحروسۃ فی الثالث
عشر من ذی الحجۃ سنۃ ست وستین وسبع مائۃ انا[۱۴] ابو الثناء
محمود بن محمد الدقوقی انا[۱۵] ابو احمد عبد الصمد بن احمد بن ابی الجیش
البغدادی انا[۱۶] ابو محمد یوسف ابن الامام ابی الفرج عبد الرحمن
ابن علی بن الجوزی البکری انا[۱۷] والدی انا[۱۸] محمد بن ناصر الحافظ انا[۱۹]
محمد بن علی بن میمون انا[۲۰] محمد بن علی العلوی حدثنا[۲۱] محمد بن عبد اللہ
ابن المطلب ثنا[۲۲] عبد اللہ بن ابی سفیان القرشی ثنا[۲۳] ابراهیم بن
عمر السکسکی ثنا[۲۴] محمد بن شعیب بن شابور حدثنی[۲۵] عثمان بن ابی العاتکۃ
الهلالی عن[۲۶] علی بن یزید انہ اخبرہ[۲۷] ان ابا عبد الرحمن القاسم بن عبد الرحمن
اخبرہ عن[۲۸] ابی امامۃ[ف۱] الباهلی انہ سمع[۲۹] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
یقول ما اری رجلا ادرک عقلہ الاسلام او ولد فی الاسلام یبیت

ف۱ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر مسلمان عاقل کو یا فرمایا کہ جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اسکو شب میں آیۃ الکرسی پڑھے بغیر سونا مناسب نہیں سمجھتا ہوں پھر فرمایا کہ اگر تم جان لیتے کہ وہ آیت کیا چیز ہے یا فرمایا کہ اسکے پڑھنے میں کیا فائدہ ہے تو کسی حال میں اسکا پڑھنا ترک نہ کرتے تحقیق مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے کے خزانہ سے ملی ہے اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد میں نے کبھی اسکا پڑھنا ترک نہیں کیا ...

بقیہ بر صفحہ (۶۲۳)

ليلة حتى يقرأ هذه الآية الله لا اله الا هو الحي القيوم الى آخرها
ثم قال لو تعلمون ما هي او قال ما فيها لما تركتموها على حال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اخبرني قال "اعطيت آية الكرسي من كنز
تحت العرش ولم يؤتها نبي كان قبلي" قال علي فما بت
ليلة قط منذ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقرأها ولا تركتها
منذ سمعت هذا الخبر من نبيكم صلى الله عليه وسلم قال ابو امامة ما تركت قرأتها منذ سمعت
هذا من علي رضي الله عنه قال القاسم وانا ما تركت قرأتها كل ليلة منذ
حدثني ابو امامة بفضلها حتى الآن قال علي بن يزيد واخبرك
اني ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ حدثني القاسم بفضلها قال
ابن ابي العاتكة وانا فما تركت قراءتها في كل ليلة منذ بلغني فضل
قرأتها قال ابن شابور وانا ما تركت قرأتها في كل ليلة منذ بلغني
فضل قرأتها قال ابراهيم وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا
الحديث ثم عبد الله بن ابي سفيان وانا فما تركت قرأتها منذ كتبت

× بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۲ تک اسکو نہ پڑھ لیا ہرگز نہ سویا۔ ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی جب سے حضرت علی سے یہ سنا اسکا پڑھنا نہ چھوڑا۔ اسی طرح اسکا ہر راوی کہتا ہے حتیٰ کہ میرے شیخ مولانا عبد الباری تک یہ سند پہنچا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ۔

هذا الحديث فی فضل قرأتها قال ابن المطلب وانا بحمد الله فما ترکت
قرأتها منذ کتبت هذا الحدیث قال العلوی وما ترکت قرأتها فی
کل لیلة قبل المنام وفی دبر کل صلوة مفروضة منذ بلغنی فضل قرأتها
ثم ابن میمون وما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث واقرأها بعد
کل صلوة ثم ابن ناصر ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم عبد الرحمن
بن الجوزی وانا فما ترکت قرأتها عقیب الصلوات منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم ابو محمد وکذا وانا ما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا
الحدیث ثم عبد الصمد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث
ثم ابو الثناء وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث ثم الامام
السرمری وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال الجزری
وانا فما ترکت قرأتها کل لیلة منذ بلغنی هذا الحدیث ولا ترکت
قرأتها عقیب الصلوات المکتوبات منذ بلغنی حدیث فضلها قال
ابن فهد وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السیوطی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال السید الارمیونی
وانا فما ترکت قرأتها منذ بلغنی هذا الحدیث قال علی الزیادی و

انا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال مولاني الشريف وانا ما تركت
قرأتها منذ بلغني هذا الحديث قال محمد بن سنة وانا فما تركت قرأتها
منذ بلغني هذا الحديث قال الفلاني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني
هذا الحديث قال محمد عابد وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الشيخ عبد الغني وانا فما تركت قرأتها منذ بلغني هذا الحديث
قال الوتري واما انا فما تركت قرأتها غالبا عقيب المكتوبات وعند ارادة
النوم منذ بلغني هذا الحديث قال مولانا الشيخ عبد الباري واني
بحمد الله كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني هذا الحديث ولا تركت
قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني هذا الحديث وما تركت
بعده قلت واني بحمد الله تعالى كنت مواظبا عليها قبل ان بلغني
هذا الحديث ولا تركت قرأتها عقيب الصلوات المكتوبات منذ بلغني
هذا الحديث وما تركت بعده قال الجزري في اسنى المطالب
(حديث) صالح الاسناد رواه ابن ابي شيبة في مصنفه باسناد
حسن ولفظه ما ادري احدا يعقل دخل في الاسلام فينام حتى يقرأها
وروى نحوه ابن مردويه في تفسيره من حديث علي رضي الله عنه

ایضا من حدیث المغیرة ابن شعبة وجابر وآما حدیث قرأتها عقیب

الصلوات المکتوبة فاخبرنا به الحسن ابن احمد بن هلال الدقاق

مشافهة عن علی بن احمد المقدسی اخبرنا ابو المکارم اللبان فی

کتابه اخبرنا ابو علی الحداد اخبرنا ابو نعیم الحافظ اخبرنا ابو الشیخ

ابن حبان حدثنا الولید ثنا محمد بن الحسین بن یونس ثنا کثیر بن یحیی

ثنا حفص بن عمر الرقاشی حدثنا عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علی

ابن ابی طالب عن ابیه عن جده الحسن بن علی بن ابی طالب رضی الله

عنهم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ آیة الکرسی فی

دبر الصلوة المکتوبة کان فی ذمة الله الی الصلوة الاخری

(واخبرنا) ابو علی الحسن بن جبل الصالحی فیما قرئ علیه واجازنیه اخبرنا

علی بن احمد کذلک اخبرنا محمد بن ابی زید فی کتابه اخبرنا محمود

ابن اسمعیل الصیرفی اخبرنا احمد بن محمد بن فاذشاه انا سلیمان

ابن احمد الحافظ ثنا محمد بن الحسن بن کیسان ثنا الحسین بن بشر

الطرسوسی عن محمد بن حمیر عن محمد بن زیاد الالهانی عن ابی

سلہ جو شخص نماز فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے وہ دوسری نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں رہتا ہے ۱۲

امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ[٥١] آية الكرسي

دبر كل صلوة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت

هذا حديث حسن صحيح الاسناد رواه الطبراني في معجمه ورواه

ابن مردويه في تفسيره من هذا الطريق ورواه النسائي في اليوم

والليلة عن الحسين بن بشر به واخرجه ابن حبان في صحيحه من طريق

محمد بن حمير وهو الحمصي من رجال البخاري عن محمد بن زياد

الالهاني الحمصي وهو ايضا من رجال البخاري وهذا اسناد على

شرط البخاري ـ والعجب من ابن الجوزي كيف ادخله في كتاب

الموضوعات انتهى ـ

٣٤

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ تک[٢]	الحديث[٥٢] الرابع والثلثون[٣٤] المسلسل بالسماع في يوم العيد	(٢٣) یا (٢٥) واسطے ہیں ـ

حدثني[١] الحافظ المحدث الشيخ شعيب المغربي بمكة المكرمة في يوم عيد الفطر[٢]

[٥١] دوسری حدیث میں اسطرح آیا ہے جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے اسکو داخل جنت ہونے کیلئے موت کے سوا کوئی چیز مانع نہیں ہے ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

[٥٢] یہ چونتیسویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عید کے روز سنا اسیطرح یہ سلسلہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے روز سنی ہے ـ الحمد للہ میں نے بھی اسکو متعدد اشیاخ سے عید کے روز سنا ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ـ

ثم سمعت العلامة سليم البشري كذلك ثم سمعت احمد منلا كذلك عن الامير الصغير عن والده عن علي العدوي عن محمد عقيلة عن حسن العجيمي عن البابلي ح وحدثني العلامة المحدث الحبيب حسين في يوم عيد الفطر ح واجازني به العلامة ابو الفيض الصديقي في يوم عيد الاضحى قالا سمعناه من العلامة محمد بن الفاسي في يوم عيد عن محمد بن علي الحبشي المصري عن محمد السلولي العثماني عن محمد صالح البخاري عن رفيع الدين في يوم عيد عن محمد بن عبد الله في يوم عيد عن البصري مثله عن البابلي عن سالم السنهوري عن الشمس محمد العلقمي عن الجلال السيوطي انا به ابو عبد الله بن مقبل الحلبي عن محمد بن احمد المقدسي عن ابي الحسن بن البخاري عن ابي حفص ابن طبرزد ثم انا ابو المواهب ابن ملوك سماعا في يوم عيد انا القاضي ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا ابو احمد ابن الغطريف بجرجان في يوم عيد ح وقد سمعته كذلك عن العلامة الفقيه محمد عبد الحق النقشبندي في يوم عيد عن مولانا قطب الدين عن مولانا اسحاق عن مولانا عبد العزيز عن والده ثم شافهني ابو طاهر ان لم يكن في يوم عيد

فطلا فاجازة عن احمد النخلي ان لم يكن فعلا بيوم عيد فاجازة ۳

سمعت محمد البابلي بالمسجد الحرام في يوم عيد الفطر عن [۹] ابي النجا

سالم السنهوري عن [۱۰] محمد العلقمي عن [۱۱] الجلال السيوطي انا [۱۲] الحافظ

تقي الدين محمد الهاشمي سماعا عليه في يوم الفطر بين الصلوة والخطبة

انا [۱۳] الحافظ ابو حامد محمد سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا [۱۴] ابو عبد الله

محمد الانصاري سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا [۱۵] الحافظ ابو عمرو عثمان

النوزري سماعا عليه في يوم عيد الفطر انا [۱۶] ابو الحسن علي الجميزي سماعا

عليه في يوم عيد فطر انا [۱۷] الحافظ ابو طاهر السلفي سماعا عليه في يوم

عيد انا [۱۸] ابو محمد عبيد الله بن علي بن الابنوسي ببغداد في يوم عيد

اضحى انا [۱۹] القاضي ابو الطيب الطبري في يوم عيد انا [۲۰] ابو احمد بن الغطريف

بجرجان في يوم عيد انا [۲۱] ابن خاهب الوراق في يوم عيد ثنا [۲۲] ابو عبد الله

احمد بن محمد في يوم عيد نا [۲۳] ابن جريج في يوم عيد ثنا [۲۴] عطاء بن رباح

في يوم عيد ثنا [۲۵] ابن عباس رضي الله تعالى عنهما في يوم عيد قال [۱] شهدت

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عيد فطر او اضحى فلما فرغ

ـــہ ۱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الضحی

کے موقعہ نماز عید کے لئے حاضر ہوا۔ بقیہ بر صفحہ آئندہ

من الصلوٰۃ اقبل علینا بوجہہ فقال "ایہا الناس قد اصبتم خیرا فمن احب ان ینصرف فلینصرف ومن احب ان یقیم حتی یسمع الخطبۃ فلیقم" قال السیوطی غریب بہذا السیاق وفی اسنادہ مقال وقد اخرجہ ابوداؤد وابن ماجہ والنسائی من حدیث الفضل بن موسی الشیبانی عن ابن جریج عن عطاء نحوہ ولفظ ابن ماجۃ وصلی[۵] بنا العید ثم قال قد قضینا الصلوٰۃ فمن احب ان یجلس للخطبۃ فلیجلس ومن احب ان یذہب فلیذہب۔ وللحدیث طرق اخر مسلسلۃ من حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ وفیہا ضعف شدید قالہ ابن الطیب وخرجہ الحاکم من حدیث یوسف وقال انہ صحیح علی شرطہما والدیلمی ایضا فی مسندہ مسلسلا قالہ ایضا ابن الطیب

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ لوگو تم نے بھلائی کو حاصل کر لیا پس اب جو جانا چاہے جائے اور جو سماعت خطبہ کے لئے ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہرے ۱۲

[۵] ابن ماجہ کی روایت میں اسطرح وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز عید پڑھانے کے بعد فرمایا کہ ہم نے نماز تو ادا کر لی پس اب جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے جائے ۱۲

محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

عـ ۳۵

اس میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھبیس ۲۶ واسطے ہیں۔

الحدیث الخامس والثلثون المسلسل بالسماع فی یوم عاشورا

سمعت[۱] الحافظ العلامة المحدث الشیخ شعیب المغربی فی یوم عاشوراء ثم سمعت[۲] السید علی البیلاوی المصری فی یوم عاشوراء ثم سمعت[۳] الامیر الصغیر فی یوم عاشوراء ثم سمعت[۴] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ح وسمعت[۱] العلامة الامام بالمسجد الحرام مفتی الاحناف وشیخ العلماء بمکة المکرمة مولانا صالح کمال والعلامة الفهامة[۲] مولانا المحدث ابا الخیر الشیخ احمد جمال المکیین فی یوم عاشوراء قالا[۲] سمعنا السید علی طاهر الوتری یوم عاشوراء ثم سمعت[۳] احمد منة الله المصری یوم عاشوراء ثم سمعت[۴] الامیر الکبیر یوم عاشوراء ثم سمعت[۵] عن الشیخ ابی الحسن علی السقاط یوم عاشوراء سمعت[۶] الشیخ محمد الزرقانی یوم عاشوراء ح والبیلاوی[۲] ایضا عن[۳] ابراهیم السقا یوم عاشوراء عن[۴] الشیخ مصطفی المبلط یوم عاشوراء عن[۵] محمد

---

[۱] یہ ۳۵ ویں حدیث ہے۔ اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے شیخ سے عاشوراء کے دن سنا اسی طرح یہ سلسلہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور بحمد اللہ میں نے بھی اسکو کئی شیخ سے بروز عاشوراء سنا ۱۱۲۸ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ۔

الزرقانی یوم عاشوراء سمعت[٧] والدی الشیخ عبد الباقی یوم عاشوراء
سمعت[٨] الشیخ علی الاجهوری یوم عاشوراء سمعت[٩] الشیخ سالم السنهوری
یوم عاشوراء سمعت[٩] الامام النجم الغیطی یوم عاشوراء سمعت[١٠]
امین الدین محمد بن ابی الجواد بن النجار یوم عاشوراء سمعت[١١]
فخر الدین محمد السیوطی یوم عاشوراء بقراءة عثمان الدیمی سمعت[١٢]
ابا الفرج ابن الشیخ یوم عاشوراء سمعت[١٣] ابا الحسن علی بن اسمٰعیل بن قریش فی یوم
عاشوراء سمعت[١٤] عبد العظیم المنذری یوم عاشوراء سمعت[١٥] عن ابی حفص عمر بن
طبرزد یوم عاشوراء سمعت[١٦] عن ابی بکر محمد بن عبد الباقی الانصاری یوم عاشوراء
انبانا[١٧] ابو محمد علی بن الحسن الجوهری یوم عاشوراء انبانا[١٨] ابو الحسن
علی بن محمد بن احمد بن کیسان یوم عاشوراء انبانا[١٩] یوسف بن یعقوب
القاضی یوم عاشوراء انبانا[٢٠] ابو الربیع یوم عاشوراء انبانا[٢١] حماد بن
زید یوم عاشوراء عن[٢٢] غیلان بن جریر یوم عاشوراء عن[٢٣] عبد الله
ابن معبد الزمانی بالمیم یوم عاشوراء عن[٢٤] ابی قتادة قال ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال "صیام[١] یوم عاشوراء انی احتسب
علی الله عزوجل ان یکفر السنة التی قبلها" هذا حدیث صحیح

[١] ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز عاشورہ کے روزے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گے۔ گناہوں سے مراد

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

انفرد به مسلم وقال كل واحد من الرواة سمعته في يوم عاشوراء قلت والمراد بالذنوب الصغائر لان الكبيرة لا يكفرها الا التوبة وان لم يكن الصغائر يرجى التخفيف من الكبائر كذا قاله الامام النووي في شرح مسلم

٣٦

الحديث[١] السادس والثلاثون المسلسل بالسادة الاشراف في غالبه وهي اربعون حديثا بسند واحد

[illegible]

[illegible]

ارويه عن[١] العلامة الحبيب حسين بن السيد محمد الحبشي عن[٢] والده عن[٣] السيد طاهر بن حسين بن طاهر عن[٤] السيد عبد الرحمن ابن علوي مولى البطيحاء عن[٥] السيد عبد الرحمن بن عبد الله بلفقيه عن[٦] الشيخ ابراهيم الكردي انا[٧] الامام زين العابدين بن عبد القادر الطبري عن[٨] والده محي الدين عبد القادر بن محمد بن يحيى عن[٩] جده يحيى بن مكرم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صغیرہ ہیں کیونکہ گناہ کبیرہ سوا توبہ کے نہیں بخشے جاتے اور اگر صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں کے عذاب میں تخفیف ہونیکی امید ہے۔ امام نووی رحمہ نے شرح مسلم میں ایسا ہی لکھا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[١] یہ ۳۶ ویں حدیث ایسے سلسلہ کی ہے کہ اس کے اکثر راوی سادات ہیں یعنی ایک سید دوسرے سید سے راوی ہے اور یہ ایک ہی سند سے چالیس حدیثیں مروی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

ابن محمد محب الدين الاخير بن محمد رضى الدين الاخير بن محمد محب الدين
الاوسط بن شهاب الدين احمد بن رضى الدين الكبير عن[١٠] جده المحب
الاخير عن[١١] عم ابيه الامام ابي اليمن محمد عن[١٢] ابيه الشهاب احمد عن[١٣]
ابيه الامام رضى الدين ابراهيم بن محمد بن ابراهيم بن ابي بكر بن محمد بن
ابراهيم بن ابي بكر بن علي بن فارس الحسني الطبري المكي قال[١٤] انا به الثقة الصدوق
ابو القاسم عبد الرحمن بن ابي حرمي المكي في الحرم الشريف قال[١٥] انا به السيد شرف
بقية السادة ببلخ فخر الدين ابو جعفر احمد بن محمد بن جعفر الحسيني قال[١٦] انا بها
الامام الاوحد سراج الدين محمد بن علي بن ياسر الانصاري قال[١٧] حدثنا
بها السيد الاطهر بقية السادة ببلخ شرف الدين ابو محمد الحسن بن
علي بن الحسن بن عبيد الله بن علي بن الحسن بن الحسين بن جعفر الحجة بن
عبد الله بن الحسين الاصغر بن علي زين العابدين بن الحسين السبط
ابن علي كرم الله وجهه ورضي عنهم قال حدثنا[١٨] والدى علي يعني ابن ابي
طالب سنة ٤٦٢ حدثني[١٩] والدى ابو طالب الحسن النقيب سنة ٤٢٢ حدثني[٢٠]
والدى عبيد الله ثني[٢١] والدى محمد ثني[٢٢] والدى عبيد الله ثني[٢٣]
والدى علي ثني[٢٤] والدى الحسن ثني[٢٥] والدى الحسين وهو اول من دخل

بلخ ق ثنی والدی جعفر الملقب بالحجة ثنی والدی عبد الله هو الاعرج
ثنی والدی الحسین الاصغر ثنی والدی علی زین العابدین قال ثنی
والدی الشهید احد الریحانتین الحسین ق حدثنی والدی امیر المومنین
علی بن ابی طالب کرم الله وجهه ق رسول الله صلے الله علیه وسلم
"لیس الخبر کالمعائنة" وبهذا الاسناد قال "الحرب
خدعة" وبه الیه ق "المسلم مرأة المسلم" وبه الیه ق "المستشار
مؤتمن" وبه الیه ق "الدال علی الخیر کفاعله" وبه الیه
قال "استعینوا علی الحوائج بالکتمان" وبه الیه قال
"اتقوا النار ولو بشق تمرة" وبه الیه ق "الدنیا سجن
المؤمن وجنة الکافر" وبه الیه ق "الحیاء خیر کله"

ـــــــــ

۵۱ سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی کی جیسی نہیں ہو سکتی یعنے دیکھی ہوئی چیز پر جسقدر یقین ہوتا ہے اسقدر یقین سنی ہوئی بات پر نہیں ہوتا مثل مشہور ہے ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ * مگر بعض خبریں اس سے مستثنیٰ ہیں ۱۲ ۵۲ جنگ کرہے ۱۲ ۵۳ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آئے تو دوسروں کے روبرو اسکو ظاہر نکرے بلکہ صرف اسی شخص پر ظاہر کرے کہ جس میں وہ عیب نظر آیا ہے یہی صفت آئینہ کی ہے کہ جسکے چہرہ میں کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے وہ عیب فقط اسی پر ظاہر کرتا ہے ہر مسلمان اس صفت کو اختیار کرنا چاہئے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ مثال اور خوب نصیحت ہے حق تعالےٰ سب مسلمانوں کو اسپر عمل نصیب فرمائے ۱۲ ۵۴ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے یعنے کوئی شخص جب کسی سے مشورہ لینا چاہے تو اس سے اپنی مخفی باتیں اور دلی بھید ظاہر کرتا ہے پس مستشار کو چاہئے کہ اسکی باتوں کو بطور امانت محفوظ رکھے یعنے کسی دوسرے پر ظاہر نکرے ۱۲ ۵۵ نیک کام کیجانب رہنمائی کرنیوالا اسکے کرنیوالے کے مانند ہے یعنے اس رہنمائی کرنے والیکو بھی اس نیک عمل کا ثواب ملیگا ۱۲ ۵۶ اپنی حاجتوں کے برآنے کے لئے پوشیدگی سے مدد لو ۱۲ ۵۷ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے یعنے زیادہ خیرات نکر سکو تو کوئی حقیر اور قلیل چیز مثلاً کھجور کا ٹکڑا ہی سہی راہ خدا میں دیکر اپنے کو عذاب جہنم سے بچاؤ۔ اس حدیث سے صدقہ وخیرات کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ ۵۸ دنیا مومن کے لئے قیدخانہ اور کافر کیلئے جنت ہے ۱۲ ۵۹ حیا سب کی سب اچھی ہے ۱۲

وبہ الیہ قم "عدة[10] المؤمن كاخذ الكف" وبہ الیہ قم "لا[11] يحل
لمؤمن ان يهجر اخاه فوق ثلاثة ايام" وبہ الیہ قم "ليس[12]
منا من غشنا" وبہ الیہ قم "ما[13] قل وكفى خير مما كثر والهى"
وبہ الیہ قم "الراجع[14] في هبته كالراجع في قيئه" وبہ الیہ قم
"البلاء[15] موكل بالمنطق" وبہ الیہ قم "الناس[16] كاسنان المشط"
وبہ الیہ قم "الغنى[17] غنى النفس" وبہ الیہ قم "السعيد[18]
من وعظ بغيره" وبہ الیہ قم "ان[19] من الشعر لحكمة وان
من البيان لسحرا" وبہ الیہ قم "عفو[20] الملوك ابقاء للملك"
وبہ الیہ قم "المرء[21] مع من احب" وبہ الیہ قم "ما[22] هلك امرأ

---

[10] مومن کا وعدہ گویا ہاتھ پکڑ لینا ہے ۱۲ [11] کسی مومن کو اپنے مومن بھائی سے تین روز سے زیادہ (کینہ کے ساتھ) جدا رہنا حلال نہیں ۱۲ [12] جسنے ہمکو دھوکہ دیا وہ ہم سے نہیں ہے ۱۲ [13] لہو یعنی کھیل میں ڈالنے والی بہت چیز سے کفایۃ کرنیوالی تھوڑی چیز بہتر ہے ۱۲ [14] کسیکو دیدی ہوئی چیز واپس لینے والا گویا اپنی قے کی ہوئی چیز واپس نگلتا ہے ۱۲ [15] بلا باتوں کے سپرد کی گئی ہے یعنے زیادہ باتیں کرنیوالے کی زبان سے غالباً ایسی باتیں نکلجاتی ہیں جو وبال جان ہوتی ہیں لہذا زبان کی حفاظت ضرور ہے [16] لوگ گویا کنگھی کے دانت ہیں [17] توانگری دل کی توانگری ہے [18] نیک بخت وہ ہے جو غیر کی حالت سے عبرت ونصیحت اختیار کرے [19] بیشک بعض شعر حکمت اور بیشک بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں ۱۲ [20] بادشاہوں کی بخشش ملک قائم رہنے کا باعث ہے ۱۲ [21] آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہیگا اسکی تشریح سولہویں مسلسل حدیث کے حاشیہ میں گزر چکی ہے ۱۲ [22] اپنی قدر کو پہچاننے والا ہلاک نہیں ہوتا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ۔

عرف قدرہ" وبہ الیہ ۲ "الولد[۲۳] للفراش وللعاهر الحجر" و

بہ الیہ ۲ "الید[۲۴] العلیا خیر من الید السفلی" وبہ الیہ ۲ "لا[۲۵] یشکر

اللہ من لا یشکر الناس" وبہ الیہ ۲ "حبک[۲۶] الشیئ یعمی و یصم"

وبہ الیہ ۲ "جبلت[۲۷] القلوب علی حب من احسن الیها و بغض

من اساء علیها" وبہ الیہ ۲ "التائب[۲۸] من الذنب کمن

لا ذنب لہ" وبہ الیہ ۲ "الشاهد[۲۹] یری ما لا یری الغائب"

وبہ الیہ ۲ "اذا[۳۰] جاء کم کریم قوم فاکرموہ" "الیمین[۳۱] الفاجرة

تدع الدیار بلاقع" وبہ الیہ ۲ "من[۳۲] قتل دون مالہ فھو شهید"

ف ۲۳ بچہ عورت کو ملیگا اور زانی کو پتھر۔ یعنے سنگسار۔ یا یہ مطلب ہے کہ اسکو خاک پتھر ملیگا یعنے کچھ نہ ملیگا ۱۲ ف ۲۴ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ یعنے صدقہ وغیرہ دینے کے وقت دینے والے کا ہاتھ بلند اور لینے والے کا پست ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اس حدیث میں صدقہ دینے کی ترغیب ہے ۱۲ ف ۲۵ جو آدمیوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا بھی شکر نہیں کرتا یا یہ معنی کہ لوگوں کا ناشکر در حقیقت اللہ تعالیٰ کا ناشکر ہے ۱۲ ف ۲۶ کسی چیز کی تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے یعنے کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ شخص اس چیز کے عیوب کو نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے۔ بلکہ اسکے عیب اسکو ہنر دکھائی دیتے ہیں حتی کہ اگر کوئی شخص اسکے عیوب جتلائے بھی تو وہ نہیں سنتا ۱۲ ف ۲۷ لوگوں کے قلوب احسان کرنے والے کی محبت اور برائی کرنے والے کی نفرت پر مجبول ہیں یعنے انسان کی یہ فطرتی بات ہے کہ بلا ساختہ دل میں احسان کرنے والے کی محبت اور بدی کرنے والے سے بغض پیدا ہوتا ہے ۱۲ ف ۲۸ گناہ سے توبہ کرنے والا گویا گناہ کیا ہی نہیں ۱۲ ف ۲۹ حاضر شخص وہ چیز دیکھتا ہے جو غائب شخص نہیں دیکھتا ۱۲ ف ۳۰ کسی قوم کا بزرگ تمہارے پاس آجائے تو تم اسکا اکرام کرو ۱۲ ف ۳۱ جھوٹی قسم ملک کو ویران اور تباہ کر دیتی ہے یعنے باعث فقر ہوتی ہے اور اس سے رزق کی برکت جاتی اور ملک خیر سے خالی ہو جاتا اور جمعیت و اتفاق میں خلل پڑ جاتا ہے ۱۲ ف ۳۲ جو شخص اپنے مال کے پاس یعنے اپنے مال کی حفاظت میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے

وبہ الیہ قہ "الاعمال[۳۳] بالنیۃ" وبہ الیہ قہ "سید[۳۴] القوم خادمہم" وبہ الیہ قہ "خیر[۳۵] الامور اوسطہا" وبہ الیہ قہ "اللہم[۳۶] بارک لامتی فی بکورہا یوم الخمیس" وبہ الیہ قہ "کاد[۳۷] الفقر ان یکون کفرا" وبہ الیہ قہ "السفر[۳۸] قطعۃ من العذاب" وبہ الیہ قہ "المجالس[۳۹] بالامانۃ" وبہ الیہ قہ "خیر[۴۰] الزاد التقوی" فہذہ اربعون حدیثا بسند واحد وغالب متونہا من الاحادیث الشہیرۃ التی ہی من جوامع کلم خیر البریۃ واسنادہ ظاہر علیہ لوائح الصدق والقبول واللہ تعالی اعلم۔

ف۳۳ اعمال نیت کے ساتھ ہیں۔ یعنے عملوں کا دارومدار نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہے تو عمل اچھا ہے ورنہ برا ۱۲ ف۳۴ قوم کا سردار انکا خادم ہے ۱۲ ف۳۵ درمیانی کام اچھے ہیں یعنے افراط و تفریط سے جو کام بچے ہوئے ہوں وہ بہتر ہیں۔ سبحان اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ایک بہترین میزان ہمکو دیدی کہ جس سے بہت امور اختلافیہ نہایت آسانی کے ساتھ انفصال پا سکتے ہیں۔ قول باری عزاسمہ (وابتغ بین ذلک سبیلا) اسی کی تائید کرتا ہے ۱۲ ف۳۶ اے میرے اللہ میری امت کو انکے صبح کے اوقات میں پنجشنبہ کے دن برکت عطا فرما ۱۲ ف۳۷ قریب ہے کہ تنگدستی کفر ہوجائے ۱۲ ف۳۸ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے ۱۲ ف۳۹ مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں ۱۲ ف۴۰ بہترین توشہ سوال سے بچنا ہے۔ یعنے سفر میں زاد راہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بہتر زاد راہ یہ ہے کہ لوگوں سے سوال نہ کرے۔ بعض حضرات جو لوگوں سے مانگ کر حج وغیرہ کا سفر کرتے ہیں اس حدیث شریف سے اسکی قباحت ثابت ہوتی ہے۔ یہ چالیس[۴۰] صحیح حدیثیں ایک ہی سند سے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم سے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

کتبہٗ محمد فیاض خان غفر اللہ لہٗ

۳۷

اس حدیث کے سلسلے میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سینتیس[۳۷] واسطے ہیں

الحدیث[۱] السابع والثلثون المسلسل بالسادة الحنفیة رحمهم الله تعالی الی الامام الهمام نعمان بن ثابت رضی الله عنه

فاقول ارویه عن[۱] العلامة الشیخ اسعد الدهان الحنفی عن[۲] الحسین الجسر الطرابلسی الحنفی عن[۳] علاء الدین عابدین الحنفی عن[۴] ابیه محمد امین عابدین الحنفی صاحب رد المحتار وارویه ایضا عن[۱] ابی الفیض عبد الستار الحنفی عن[۲] الشیخ ادریس الحنفی عن[۳] محمد امین ابن عابدین صاحب رد المحتار عن[۴] ابی الفضل محمد شاکر الحنفی عن[۵] فقیه الشام المنلا علی الترکمانی الحنفی عن[۶] الامام المعمر عبد الرحمن المجلد الحنفی عن[۷] المفتی علاء الدین الحصکفی الحنفی عن[۸] خیر الدین الرملی الحنفی عن[۹] محمد بن السراج الحانوتی الحنفی عن[۱۰] احمد بن یونس الشهیر بابن الشلبی[۲] الحنفی عن[۱۱] ابراهیم الکرکی الحنفی صاحب الفیض عن[۱۲] امین الدین یحیی بن محمد الاقصرائی الحنفی عن[۱۳]

---

[۱] یہ سینتیسویں[۳۷] حدیث ہے۔ مجھ سے حضرت امام اعظم حنفی رحمۃ اللہ علیہ تک اسکا ہر راوی حنفی ہے ۱۲

[۲] بکسر فسکون وتقدیم اللام علی الباء الموحدة ۱۲ رد المحتار۔ محمد عبد الباری کان الله تعالی له

محمد بن محمد البخاری الحنفی عن[14] حافظ الدین محمد بن محمد الطاہر الحنفی
عن[15] صدر الشریعۃ عبید اللہ بن مسعود الحنفی عن[16] جدہ تاج
الشریعۃ محمود الحنفی عن[17] والدہ صدر الشریعۃ احمد الحنفی عن[18]
ابیہ جمال الدین عبید اللہ بن ابراہیم المحبوبی الحنفی عن[19] محمد
ابن ابی بکر البخاری الحنفی عن[20] شمس الائمۃ ابی بکر بن محمد الزرنجری
الحنفی عن[21] شمس الائمۃ عبد العزیز بن احمد الحلوانی[1] الحنفی عن[22] القاضی
ابی علی الحسین النسفی الحنفی عن[23] ابی بکر محمد بن الفضل البخاری
الحنفی عن[24] عبد اللہ بن محمد الحارثی الحنفی عن[25] ابی حفص محمد
البخاری الحنفی عن[26] والدہ ابی حفص الکبیر احمد بن حفص الحنفی
عن[27] الامام الربانی محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی عن[28] الامام الہمام
سراج اللہ الملک العلام امام الائمۃ وسلطان ہذہ الامۃ ابی
حنیفۃ النعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کل حنفی عن[29]

---

[1] الحلوانی۔ اتفقوا علی انہ نسبۃ الی بیع الحلواء واما النسبۃ الی حلوان اسم بلد بالعراق فغلط وفی ضبط ہذا اللفظ ثلثۃ اقوال۔ بفتح الحاء المہملۃ وبالہمزۃ فی آخرہ وبفتح الحاء وآخرہ نون۔ وبضم الحاء مع النون یشیر الیہ کلام صاحب القاموس فی القاموس والحلوان ایضا مصدر من الحلواء انتہی مختصراً ملخصاً من مقدمۃ عمدۃ الرعایۃ

محمد عبد الباری غفر اللہ لہ

سلیمان ۱۲ مسلم

حماد[۳۰] عن ابراهیم النخعی عن علقمة[۳۱] بن مرثد عن عبد الله[۳۲] بن بریدة

عن[۳۳] ابیه قال - کان[۱] رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث جیشا

او سریة اوصی الی صاحبها بتقوی الله فی نفسه خاصة واوصی

لمن معه من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا بسم الله وفی سبیل

الله وقاتلوا من کفر بالله اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا

ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا واذا لقیت عدوک من المشرکین

فادعهم الی ثلث خصال فایتهن ما اجابوک فاقبل منهم

وکف عنهم ثم ادعهم الی الاسلام فان اجابوک

فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعهم الی التحول عن دارهم

الی دار المهاجرین واخبرهم انهم ان فعلوا ذلک فلهم

ما للمهاجرین وعلیهم ما علی المهاجرین فان ابوا ان

---

[۱] حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی لشکر کو بغرض جہاد ہمراہ لیجاتے یا کسی صحابی کے ساتھ روانہ فرماتے تو افسر لشکر کو خاص طور پر تقویٰ کی اور باقی لشکریوں کو بھلائی کی وصیت فرماتے۔ پھر ارشاد فرماتے کہ جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اسکی راہ میں۔ اور قتال کرو تم کفار سے جنگ کرو اور چوری نکرو (یا خیانت نکرو) اور بیوفائی مت کرو اور مُثلہ مت کرو اور کم سن بچوں کو قتل مت کرو۔ اور جب مشرکین میں سے تیرا کوئی دشمن تجھکو ملجائے تو انکو تین باتوں سے ایک بات کی دعوت دے اگر انمیں سے کسی ایک بات کو مان لیں تو تو ان سے اپنا ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اسلام کیطرف دعوت دے اگر قبول کرلیں تو ان سے ہاتھ روک لے۔ پھر انکو اپنے دار الحرب سے دار مہاجرین کی طرف منتقل ہونیکا حکم کر اور انہیں خبر دیدے کہ اس صورت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

يتحولوا منها فأخبرهم أنهم يكونون كأعراب المسلمين يجري
عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم
في الغنيمة والفيئ شيئ إلا أن يجاهدوا مع المسلمين
فإن هم أبوا فسلهم الجزية فإن أجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فإن هم أبوا فاستعن بالله وقاتلهم فإذا حاصرت
أهل حصن وأرادوك أن تجعل لهم ذمة الله وذمة
نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم
ذمتك وذمة أصحابك فإنكم أن تخفروا ذمتكم وذمة
أصحابكم أهون من أن تخفروا ذمة الله وذمة رسوله

(بقیہ صفحہ گزشتہ) میں انکے ساتھ مہاجرین کے معاملہ کے مساوی معاملہ کیا جائیگا۔ اگر وہ اس سے انکار کریں تو انکو خبر دیدے کہ وہ اعراب مسلمین کے جیسے ہیں۔ کہ انپر اللہ تعالی کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوگا اور انکو مال غنیمت سے کچھ نہ ملیگا البتہ اگر وہ مسلمانوں کیساتھ ہو کر جہاد کریں تو ملیگا۔ اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اگر دیں تو قبول کر اور ان سے ہاتھ روک لے ورنہ اللہ سے مدد چاہ کر ان سے جہاد کر۔ پھر جب تونے کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کیا اور انھوں نے تجھ سے اپنے لئے اللہ و رسول کا ذمہ چاہا تو انکو اللہ و رسول کا ذمہ مت دے مگر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے اس لئے کہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑنا۔ اللہ و رسول کے ذمہ کو توڑنے سے آسان تر ہے۔ اور جبکہ تو کسی اہل قلعہ کا محاصرہ کرلیا پھر انہوں نے تجھ سے انکو حکم خداوندی پر اتارنے کی خواہش کی تو انکو حکم الہی پر مت اتار مگر اپنے حکم پر اتار اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ ان کے حق میں حکم الہی کو سمجھنے میں تو مصیب ہوگا یا نہیں یعنے جب تجھے اسباب کا علم نہیں کہ انکے حق میں حق تعالی کیا حکم نافذ فرمائیگا۔ پھر تو اپنی جانب سے کوئی حکم کرے اور وہ حکم الہی کے خلاف ہو تو اسکا وبال تجھ پر ہوگا ١٢ محمد عبد الهادی غفر اللہ لہ۔

واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدري اتصيب حكم الله فيهم ام لا۔ هذا الحديث اخرجه مسلم واصحاب السنن من طرق متعددة۔

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحديث الثامن والثلثون[۳۸] المسلسل كذلك	علیہ وسلم تک چونتیس[۳۴] واسطے ہیں۔

ارويه عن[۱] الشيخ صالح كمال الحنفي عن[۲] والده صديق كمال الحنفي عن[۳] عبد الله سراج الحنفي شيخ الاحناف والعلماء بمكة المكرمة عن[۴] عمر بن عبد الكريم الحنفي عن[۵] مفتي الاحناف عبد الملك بن عبد المنعم القلعي الحنفي عن[۶] والده عبد المنعم الحنفي عن[۷] ابيه تاج الدين الحنفي عن[۸] الشيخ حسن العجيمي الحنفي عن[۹] عبد الغني النابلسي الحنفي قال ثنا[۱۰] شيخنا عبد الباقي الحنبلي ح حدثنا[۱۱] الشيخ موسى الحنفي ح[۱۲] انا الشيخ زين الدين بن سلطان الحنفي ح[۱۳] انا شمس الدين الحنفي انا[۱۴] قاضي القضاة لسان الدين الحنفي انا[۱۵] والدي سري الدين عبد البر ابن

ف۵ اس حدیث میں بھی وہی سلسلہ ہے جو اس کے آگے کی حدیث میں مذکور رہا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشحنة الحنفی انا[16] زین الدین ابن قطلوبغا الحنفی انا[17] امین الدین
الحنفی انا[18] قوام الدین محمد الاکفانی الحنفی انا[19] عز الدین الحنفی
انا[20] حافظ الدین محمد الحنفی انا[21] محمد بن عبد اللہ الحنفی انا[22] بدر الدین
عمر بن عبد الکریم الحنفی انا[23] عبد الرحمن الکرمانی الحنفی انا[24] القاضی
محمد بن الحسن الحنفی انا[25] القاضی ابو زید الدبوسی الحنفی انا[26] القاضی
ابو جعفر الحنفی الفقیہ علی النسفی انا[27] ابوبکر بن محمد بن الفضل
الحنفی انا[28] ابو محمد عبد اللہ السبذمونی انا[29] ابو حفص الصغیر
الحنفی انا[30] والدی ابو حفص الکبیر احمد الحنفی انا[31] الامام محمد
ابن الحسن الشیبانی الحنفی انا الامام الاعظم ابو حنیفۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن عبد اللہ بن ابی حبیبۃ الانصاری الصحابی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یقول کنت ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال[1]

---

[1] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک روز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھوڑے پر سوار تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اے ابو درداء جسنے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔ ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ پس آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسی جملہ کا اعادہ فرمایا پھر میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ حضرت نے فرمایا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ چاہے اس میں ابو الدرداء کی
(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ)

"يا أبا الدرداء من شهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله وجبت له الجنة" قلت وإن زنى وإن سرق قال فسار ساعة فعاد لكلامه فقلت وإن زنى وإن سرق قال صلى الله عليه وسلم "وإن زنى وإن سرق وإن رغم أنف أبي الدرداء" فكان أبو الدرداء رضي الله تعالى عنه يحدث بهذا الحديث كل جمعة عند منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ويضع أصبعه على أنفه ويقول وإن رغم أنف أبي الدرداء وأخرج البخاري نحوه في كتاب الاستيذان عن أبي ذر رضي الله تعالى عنه بقصة طويلة

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث التاسع والثلثون المسلسل بالفقهاء الشافعيين رحمهم الله تعالى إلى الإمام الشافعي رضي الله عنه	علیہ وسلم تک تینتیس (۳۳) واسطے ہیں۔

۳۹

أخبرني الحبيب حسين الحبشي الشافعي عن والده السيد محمد الشافعي

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) رسوائی ہی کیوں نہ ہو (یعنے وہ اس بات کو برا ہی کیوں نہ مانے) پس جب ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جمعہ میں اس حدیث کو منبر رسول کے پاس بیان فرماتے تو اپنی انگلی ناک پر رکھتے اور بطریق فخر کہتے وان رغم انف ابی الدرداء۔ ظاہر حدیث مذکورہ اس بات پر دال ہے کہ بمجرد شہادت توحید و رسالت دخول جنت واجب ہوجاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص اس سے دہوکہ نہ کھائے کیونکہ حدیث ابی ذر میں (جسکو بخاری نے کتاب اللباس میں روایت کیا ہے) ثم مات علی ذلک یعنے اسی کلمہ پر موت پانے کی قید موجود ہے ۱۲ سلسلہ انچالیسویں[۳۹] حدیث۔ اسکا ہر راوی امام شافعی علیہ الرحمۃ تک شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ و لوالدیہ

عن السيد عبد الرحمن بن نفيس الدين سليمان بن يحيى بن عمر مقبول
الاهدل الشافعي عن ابيه نفيس الدين سليمان بن يحيى الشافعي
عن احمد بن محمد شريف مقبول الاهدل الشافعي عن احمد بن احمد
ابن حمزة الرملي الشافعي عن شيخ الاسلام زكريا الانصاري الشافعي
عن الحافظ ابن حجر الشافعي عن الزين العراقي عن العلاء ابن
العطار عن مرحج المذهب محي الدين النووي الشافعي عن الكمال
ابن سلال الاربلي الشافعي عن محمد بن محمد صاحب الشامل
الصغير عن عبد الغفار القزويني عن ابي القاسم الرافعي الشافعي عن محمد
ابن الفضل الشافعي عن محمد بن يحيى النيسابوري عن الامام حجة
الاسلام محمد بن محمد الغزالي الشافعي عن امام الحرمين ابي
المعالي عبد الملك بن عبد الله بن يوسف الجويني الشافعي عن
ابيه ابي محمد عبد الله الجويني الشافعي عن عبد الله بن احمد القفال المروزي
عن ابي زيد محمد بن احمد المروزي عن ابراهيم بن احمد المروزي عن ابراهيم
ابن شريح الباز الاشهب عن ابي العباس عثمان الانماطي عن
ابراهيم المزني عن امام المسلمين ناصر سنة سيد المرسلين محمد

ابي القاسم

ابن ادریس ابی عبداللہ بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب القرشی المطلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کل شافعی عن[٢٨] مسلم بن خالد الزنجی عن[٢٩] ابن جریج عن[٣٠] عمرو بن یحیی المازنی عن[٣١] محمد بن یحیی بن حبان عن[٣٢] عمہ واسع بن حبان عن[٣٣] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم[له]

انہ کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ۔

اس حدیث میں حرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ۴۲ شافعی واسطے ہیں۔

الحدیث الاربعون[٢] المسلسل کذالک

٤٠

اخبرنا[١] شیخنا السید عمر شطا الشافعی عن[٢] السید احمد دحلان الشافعی عن[٣] عبد الرحمن الکزبری الشافعی عن[٤] احمد بن عبید العطار الشافعی عن[٥] الامام العجلونی الشافعی عن[٦] مفتی الشافعیۃ بدمشق الشیخ احمد الغزی الشافعی عن[٧] والدہ الشیخ عبد الکریم الشافعی عن[٨] جدہ النجم الغزی الشافعی عن[٩] البدر الشافعی عن[١٠] الجلال الشافعی قال فی الجیاد اخبرنی[١١] علم الدین البلقینی

له ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز ختم فرماتے تو) اپنے داہنے اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے ۱۲ ٢ه یہ چالیسویں حدیث ہے اسکا بھی ہر راوی شافعی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

الشافعی اجازۃ عن[۱۳] والدہ سراج الدین الشافعی قال[۱۴] اخبرنا تقی الدین السبکی الشافعی ثنا[۱۴] اخبرنا شرف الدین الدمیاطی الشافعی ثنا[۱۵] اخبرنا عبد العظیم المنذری الشافعی ثنا[۱۶] اخبرنا العلامۃ علی بن المفضل المقدسی الشافعی ثنا[۱۷] انا ابو طاہر السلفی الشافعی ثنا[۱۸] اخبرنا الکیا الھراسی الشافعی ثنا[۱۹] اخبرنا امام الحرمین الشافعی ثنا[۲۰] اخبرنا والدی الجوینی الشافعی[۲۱] اخبرنا ابوبکر الحیری الشافعی[۲۲] اخبرنا ابو العباس الاصم الشافعی[۲۳] اخبرنا الربیع بن سلیمان الشافعی[۲۴] اخبرنا الامام الشافعی عن[۲۵] الامام مالک عن[۲۶] نافع عن[۲۷] ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال[۵۱] المتبایعان

کل واحد منھما بالخیار علی صاحبہ مالم یتفرقا الا بیع الخیار

اخرجہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی من طرق عن مالک بہ اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	**الحدیث[۲] الحادی[۱] والاربعون المسلسل بالفقھاء المالکیۃ رحمھم اللہ تعالی الی الامام مالک رضی اللہ تعالی عنہ**	علیہ وسلم تک چھبیس[۲۶] واسطے ہیں

[۵۱] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص خرید و فروخت کریں تو ہر ایک اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں سوا بیع خیار کے ۔ اس مسئلہ میں امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا اختلاف ہے ۔ یہ حدیث امام شافعی رح کی دلیل ہے اور امام اعظم کی دلیل آیات قرآنی اور ترمذی کی حدیث ہے ۔ اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق ہدایہ و در مختار و شرح وقایہ وغیرہا میں مذکور ہے ۱۲ [۵۲] اکتالیسویں حدیث ۔ اسکا ہر راوی مالکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ۱۲

[۵۲]

فنقول حدثنا شيخنا الشيخ شعيب المحدث المالكي عن الشيخ سليم
البشري المالكي عن احمد منة الله المالكي ح وحدثنا ايضا شيخنا
عبد الجليل المالكي عن احمد منة الله المالكي عن محمد الامير المالكي
عن علي بن محمد بن علي السقاط المالكي عن السيد محمد الزرقاني
المالكي عن والده السيد عبد الباقي المالكي قال اخبرنا الشيخ
ابراهيم اللقاني المالكي اخبرنا سالم السنهوري المالكي اخبرنا ناصر
الدين اللقاني المالكي انا ابو السعادات محمد بن عبد المعطي
المالكي انا جدي محي الدين بن عبد القادر المالكي انا محمد
ابن عيسى المالكي انا زين الدين بن خلدون المالكي انا ابو القاسم
عبد الرحمن بن محمد المالكي انا علم الدين محمد بن الحسين المالكي (هو صاحب التاريخ الشهير ١٢)
انا عبد العزيز بن عبد الوهاب المالكي انا جدي اسمعيل المالكي
انا محمد بن الوكيل المالكي انا سليمان بن خلف الباجي المالكي
انا يونس بن عبد الله المالكي انا يحيى بن عبد الله الليثي المالكي
انا عبيد الله بن يحيى المالكي انا والدي يحيى بن يحيى المالكي
اخبرنا الامام ابو عبد الله مالك بن انس امام كل مالكي عن

ابن شہاب عن[٧١] انس رضی اللہ عنہ قال "کنا نصلی العصر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یذھب الذاھب الی قباء فیاتیھم والشمس مرتفعۃ" حدیث متفق علیہ مسلسل بالفقہاء المالکیۃ۔

٤٢

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیس[٢] واسطے ہیں۔

الحدیث[١] الثانی والاربعون[٤٢] المسلسل بالصوالحۃ وبالحنابلۃ فی اکثرہ

اروِیہ عن شیخی المحدث عبد اللہ القدومی النابلسی الحنبلی عن[٢] الشیخ حسن بن عمر الشطی عن[٣] مصطفی الرحیبانی عن[٤] احمد البعلی حدثنا[٥] ابو المواھب الحنبلی حدثنا[٦] والدی عبد الباقی الحنبلی حدثنی[٧] محمد شمس الدین المیدانی حدثنا[٨] شہاب الدین احمد الطیبی الکبیر حدثنا[٩] ابو البقاء السید کمال الدین ابن حمزہ اخبرنا[١٠] ابو العباس احمد بن عبد الہادی الصالحی الحنبلی انبانا[١١] الصلاح بن ابی عمر الصالحی الحنبلی

ے١ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز عصر نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ساتھ (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کوئی قبا کو جانے والا ایسے وقت وہاں پہنچتا کہ آفتاب بلند رہتا۔ اس حدیث کے متعلق بڑی طویل بحث ہے جسکے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔ کتب حدیث مثلاً شرح معانی الآثار و مؤطا امام محمد وغیرہا میں مذکور ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ١٢

ے٢ بیالیسویں حدیث۔ اس کے اکثر راوی صالحی اور حنبلی ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ۔

أخبرنا[١٤] ابو حفص بن طبرزد الحنبلي انبانا[١٤] ابو بكر محمد بن عبد الباقي الحنبلي حدثنا[١٥] ابو اسحق ابراهيم بن عمر البرمكي الحنبلي انبانا[١٦] ابو محمد عبد الله بن ابراهيم بن ايوب بن راسي أخبرنا[١٧] ابو مسلم ابراهيم ابن عبد الله التيمي حدثنا[١٨] محمد بن عبد الله الانصاري حدثنا[١٩] سليمان التيمي عن[٢٠] انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم "من[٥١] **كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار"** وهذا الحديث صحيح ورد بالفاظ مختلفة عن انس وغيره وهو من ثلاثيات البخاري وقد اتفق الشيخان على اخراجه واخرجه ايضا احمد وابو داؤد والترمذي والنسائي وغيرهم بل هو متواتر كما صرح به المحدثون۔

اس حدیث میں حضور اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے	**الحديث الثالث والاربعون المسلسل بالائمة الحنابلة رحمهم الله تعالى الى الامام احمد رضي الله تعالى عنه في غالبه**	درمیان بیس[٥٢] واسطے ہیں۔

[٥١] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اسکو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالینا چاہیے۔ یعنی ایسا شخص دوزخی ہے ١٢

[٥٢] تینتالیسویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی حنبلی ہیں ١٢ محمد عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

آروية عن[1] شيخي العلامة المحدث الفهامة الشيخ عبد الله القدومي النابلسي الحنبلي عن الشيخ عمر المعروف بالشطي عن[3] الشيخ مصطفى الرحيباني عن[4] الشيخ احمد البعلي حدثنا[5] ابو المواهب الحنبلي حدثنا[6] والدي عبد الباقي الحنبلي حدثنا[7] عبد الرحمن البهوتي الحنبلي حدثنا[8] تقي الدين ابن النجار الفتوحي الحنبلي حدثنا[9] والدي احمد القاضي الحنبلي حدثنا[10] بدر الدين الصفدي القاهري الحنبلي حدثنا[11] ابو البركات احمد الحنبلي حدثنا[12] ابو علي الحنبل بن عبد الله الرصافي الحنبلي حدثنا[13] ابو القاسم هبة الله بن محمد الحنبلي حدثنا[14] ابو علي الحسن بن علي الحنبلي حدثنا[15] ابو بكر احمد بن جعفر الحنبلي حدثنا[16] عبد الله بن الامام احمد الحنبلي حدثنا[17] ابي احمد بن محمد بن حنبل امام كل حنبلي عن[18] ابي عدي عن[19] حميد عن[20] انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم[1] اذا اراد الله بعبد

خيرا استعمله قالوا كيف يستعمله قال يوفقه لعمل صالح

[1] یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کیساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے

(بقیہ بر صفحۂ آئندہ)

قبل موته" ولنا حديث ثلاثي بهذا السند عن الامام احمد عن
ابن عيينة عن ابي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ولموضع سوط[۵۱]
احدكم في الجنة خير من الدنيا وما فيها۔

۴۴

الحديث الرابع والاربعون المسلسل بالحفاظ[۵۲]

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تینتیس واسطے ہیں[۳۳]

ارويه بالاجازة العلامة اخبرني العلامة الحافظ الشيخ شعيب
المحدث المغربي عن الحافظ الشيخ سليم البشري عن الحافظ
احمد منة الله الازهري عن الحافظ الامير الكبير المصري
ح وارويه عاليا بدرجة عن المفسر المحدث الحافظ محمد بن
سليمان حسب الله المصري عن الحافظ عبد الغني الدمياطي

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) تو اسکو استعمال میں لاتا ہے صحابہ کرام نے یہ سنکر عرض کیا کہ اللہ پاک اسکو کسطرح استعمال میں لاتا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ اسکو اسکی موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق عطا فرماتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک جسکو اپنے کام میں لاتا ہے یعنے عمل نیک کی توفیق دیتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ حق تعالیٰ اسکے ساتھ بھلائی کا قصد رکھتا ہے ۱۲

سلہ[۵۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک کوڑے کی مقدار کا مقام دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ کوڑے کی مثال اس لئے دیگئی کہ سوار کا دستور ہے کہ جس مقام پر نیچے دل کا قصد کرتا ہے ایں اپنا کوڑا ڈالدیتا ہے تا کہ دوسروں کو اس بات کا علم ہوجائے اور اسپر کوئی سبقت کرنے نہ پائے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

سلہ[۵۲] چوالیسویں حدیث اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی حافظ الحدیث ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر

عن الحافظ الامير الكبير عن الحافظ علي بن احمد الصعيدي عن
الحافظ محمد عقيلة عن الحافظ حسن العجيمي عن الحافظ احمد
العجل عن الحافظ البدر محمد الغزي عن الحافظ الامام السيوطي
ح وارويه اعلى منه عن العلامة المحدث الحافظ الحبيب حسين
الحبشي عن والده الحافظ محمد الحبشي عن الحافظ الشيخ عمر العطار
عن الحافظ الشيخ صالح الفلاني عن الحافظ محمد بن سنة
عن الحافظ شريف محمد عن الحافظ بدر الدين الكرخي عن
الحافظ السيوطي قال في الجياد اروي هذا الحديث اجازة عامة ان
لم تكن خاصة ولم اره وعنه غير هذا الحديث ـ اخبرني حافظ
العصر ابو الفضل ابن حجر اخبرني الحافظ علم الدين صالح البلقيني
عن والده الحافظ ابي حفص عمر البلقيني قال اخبرنا الحافظ ابو
الحجاج المزي قال اخبرنا الحافظ محمد ابن عبد الخالق بن طرخان
قال اخبرنا الحافظ ابو الحسن المقدسي قال حدثنا الحافظ ابو طاهر
السلفي قال اخبرنا الحافظ ابو الغنائم الزينبي قال اخبرنا الحافظ
ابو نصر ابن ماكولا قال حدثنا الحافظ ابو بكر الخطيب قال حدثنا

الحافظ ابو حازم العبدری قال حدثنا ابو عمرو بن مطر الحافظ قال
حدثنا ابراهیم بن یوسف الھسنجانی منسوب الی قریۃ بالری تسمی
ھسنجان قال حدثنا الفضل بن زیاد صاحب احمد بن حنبل
قال حدثنا احمد بن حنبل حدثنا زھیر بن حرب قال حدثنا یحیی بن
معین قال حدثنا علی بن المدینی قال حدثنا عبید اللہ بن معاذ
قال حدثنا ابی قال حدثنا شعبۃ عن ابی بکر بن حفص عن ابی سلمۃ
عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت "کن[1] ازواج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یأخذن من رؤسھن حتی یکون
کالوفرۃ" اخرجہ مسلم عن عبید اللہ بن معاذ اھ

(حاشیہ: ابی حفص)

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ	الحدیث الخامس[2] والاربعون المسلسل بالقضاۃ	علیہ وسلم تک (۲۸) واسطے ہیں۔

(حاشیہ: ۴۵)

وبالسند الی الامام الجزری قال فی اسنی المطالب اخبرنا

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سروں کے بال اسطرح لیتی تھیں کہ سر ذفرہ کے مانند ہوجاتا تھا جب سر کے بال کان کی لو تک نکالدئے جائیں تو اسکو وفرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپکی بیبیوں نے ترک زینت کی غرض سے اپنے سر کے بال کم کرنا اختیار کیا تھا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اسی بات کی خبر دیتی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

[2] اس میں یہ سلسلہ ہے کہ اسکا ہر راوی قاضی ہے اور اسکے راوی اعلی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے قاضی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

الامام العلامة شرف الدين احمد بن الحسن بن قاضی الجبل
رحمه الله تعالى فيما شافهنی به[١٢] عن الشيخ الامام القاضی تقی
الدين سليمان بن حمزة الحنبلی عن[١٣] عم ابيه القاضی الامام شيخ
الاسلام ابی الفرج عبد الرحمن بن شيخ الاسلام ابی عمر ح
اخبرنا[١٤] الامام الحافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی
القاضی فی فنه كتابة اخبرنا[١٥] علی بن يحيى المدبر القاضی اخبرنا[١٦]
القاضی ابو بكر محمد بن عبد الباقی اخبرنا[١٧] القاضی هناد بن
ابراهيم اخبرنا[١٨] القاضی ابو البحر زيد بن سعد بن محمد الحافظ
حدثنا[١٩] القاضی ابو بكر محمد بن علی بن عبد العزيز المصری حدثنا[٢٠]
القاضی ابو الحسن علی بن محمد بن الحسن الشافعی اخبرنا[٢١] القاضی
ابو عمر محمد بن يوسف بن يعقوب حدثنا[٢٢] ابی القاضی يوسف
ابن يعقوب حدثنا[٢٣] القاضی اسمعيل بن اسحق حدثنا[٢٤] القاضی
محمد بن مسلمة حدثنا[٢٥] القاضی مالك بن انس حدثنا[٢٦] القاضی
سليمان بن ابی ربيعة حدثنا[٢٧] القاضی شريح حدثنا[٢٨] امير المؤمنين
اقضى الامة علی بن ابی طالب رضی الله تعالى عنه قال **قال**

رسول الله صلى الله عليه وسلم "شمّوا النرجس ولو في اليوم
مرة ولو في الشهر مرة ولو في السنة مرة ولو في الدهر
مرة فان في القلب حبة من الجنون والجذام والبرص
لا يقطعها الا شم النرجس" هذا الحديث رويناه هكذا
مسلسلا بالقضاة من هذا الطريق بهذا اللفظ انتهى قلت
وللمحدثين في هذا الحديث كلام بل صرح بعضهم انه موضوع والله
تعالى اعلم

اس حدیث کے سلسلہ میں میرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (۲۴) واسطے ہیں

٤٦

الحديث[52] السادس والاربعون[46] المسلسل بالثقات

اخبرني الشيخ عبد الجليل برادة المدني وكان ثقة قال اخبرني
السيد اسمعيل البرزنجي وكان ثقة قال اخبرني صالح الفلاني وكان

---

[51] حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (گل) نرگس کو سونگھو۔ اگرچہ دن میں ایک مرتبہ ہو اگر نہ ہو سکے تو ماہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایکبار۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایکبار کیونکہ قلب میں جنون اور جذام اور برص کا ایک دانہ ہوتا ہے۔ کہ بجز نرگس سونگھنے کے کوئی چیز اسکی قاطع نہیں یعنی یعنے ازالہ مرض مذکورہ کا ازالہ گل نرگس ہی کے سونگھنے سے ہوتا ہے اور نزہۃ المجالس میں علامہ صفوری رحمہ اللہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نرگس کا پھول سونگھو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جسکے سینے اور دل کے درمیان برص یا جنون یا جذام کی ایک شاخ نہ ہو۔ اسکی دوا صرف نرگس کا سونگھنا ہے اھ اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لہذا اسپر عمل کرنے والے اسکو صحیح حدیث سمجھکر عمل نہ کریں واللہ تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

[52] یہ چھیالیسویں حدیث ہے اور اس میں ثقاۃ کا مسلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی ثقہ ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

ثقة اخبرنا محمد بن سنة الفلاني وكان ثقة [٣] اخبرنا الشريف محمد بن عبد الله وكان ثقة [٤] اخبرنا السراج عمر بن الجائي [٥] اخبرنا الحافظ السيوطي وكان ثقة [٦] اخبرنا ابو القاسم عمر ابن فهد وكان ثقة [٧] اخبرنا الامام الجزري وكان ثقة [٨] في اسنى المطالب [٩] اخبرنا شيخنا الامام محمد بن احمد قراءة عليه وكان ثقة [١٠] اخبرنا شيخنا ابو الحسن بن احمد سماعا وكان ثقة [١١] اخبرنا ابو على البغدادي وكان ثقة [١٢] اخبرنا ابو القاسم الشيباني وكان ثقة [١٣] اخبرنا الحسن بن محمد التميمي وكان ثقة [١٤] اخبرنا ابن مالك وكان ثقة [١٥] حدثنا عبد الله بن احمد بن محمد وكان ثقة [١٦] حدثني ابي وكان ثقة [١٧] حدثنا وكيع وكان ثقة [١٨] حدثنا مسعر وسفيان (الثوري) وكانا ثقتين [١٩] عن عثمان ابن المغيرة الثقفي [٢٠] عن على بن ربيعة الوالبي [٢١] عن اسماء ابن الحكم الفزاري [٢٢] عن على رضى الله تعالى عنه [٢٣] قال كنت اذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا نفعني الله بما شاء منه واذا حدثني غيره استحلفته ـ فاذا حلف لي صدقته

وان ابابكر حدثني وصدق ابوبكر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال وو ما من رجل يذنب ذنبا فيتوضأ فيحسن الوضوء (وقال مسعر) فيصلي (وقال سفيان) ثم يصلي ركعتين فيستغفر الله الا غفر له،، هذا حديث حسن صحيح الاسناد رواه ابوداود وسكت عليه والترمذي وقال حسن والنسائي وابن ماجه

عـ ٤٧

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ۳۲ بتیس واسطے ہیں۔

الحديث السابع والاربعون المسلسل بالسادة الصوفية نفعنا الله بهم

اروية عن اشياخنا الثلاثة العلامة محمد حسب الله والعلامة عبد الجليل والعلامة محمد عبد الحق الصوفيين كلهم عن الشيخ عبد الغني الصوفي عن الشيخ عابد الصوفي عن عمه محمد

ـــــــــــــــــــــ

[۱] یعنے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو میں اس سے منتفع ہوا کرتا اور جب کوئی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی غیر سے سنتا تو اس سے قسم طلب کرتا جب وہ قسم کھاتا تو میں اسکی تصدیق کرتا۔ لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بغیر حلف کے میں نے اس حدیث کی تصدیق کرلی کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہوجائے اور اسکے بعد وہ شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھکر اللہ پاک سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالی اسکو بخشدیتا ہے ۱۲ [۲] سینتالیسویں حدیث۔ اسمیں یہ سلسلہ ہے کہ ایک صوفی دوسرے صوفی سے روایت کرتا ہے ۱۲ عبد الہادی غفرلہ

حسين الصوفی عن[٥] محمد السمان الصوفی عن[٦] عبد الله بن
سالم البصری الصوفی عن[٧] الشیخ البابلی الصوفی عن[٨] الزین بن
عبد الله بن محمد النحریری الحنفی الصوفی عن[٩] الجمال یوسف
ابن شیخ الاسلام زکریا الانصاری الصوفی عن[١٠] ابیه شیخ الاسلام
زکریا الصوفی عن[١١] شرف الدین المراغی الصوفی عن[١٢] الزین
عبد الرحیم العراقی الصوفی عن[١٣] صلاح الدین خلیل بن کیکلدی
المقدسی الصوفی عن[١٤] الجمال داود العطار الصوفی باجازته عن[١٥]
محی الدین النووی الصوفی بروایته عن[١٦] الشیخ الاکبر محی الدین
ابن عربی الحاتمی الصوفی عن[١٧] البرهان ابی الفتوح نصر بن محمد
الحضرمی الصوفی عن[١٨] القطب الربانی السید عبد القادر
الجیلانی الصوفی بسماعه علی[١٩] ابی الفتح محمد عبد الباقی المعروف
بابن البطی الصوفی باجازته من[٢٠] رزق الله بن عبد الوهاب
الیمنی الصوفی عن[٢١] شیخ الصوفیة بخراسان ابی عبد الرحمن
محمد بن الحسین بن موسی الازدی السلمی الصوفی حدثنا[٢٢] عبد الواحد
ابن علی السیاری الصوفی انا[٢٣] خالی بن القاسم السیاری الصوفی

الحضرمی

انا[٢٤] احمد بن عباد بن مسلم نا[٢٥] محمد بن عبيدة الصوفي انا[٢٦] عبد الله ابن عبيد العامري الصوفي انا[٢٧] سورة بن شداد الصوفي عن[٢٨] سفيان الثوري عن[٢٩] ابراهيم بن ادهم الصوفي عن[٣٠] موسى بن يزيد الراعي الصوفي عن[٣١] اويس القرني عن[٣٢] علي رضي الله عنه قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم[٥٠] ان[٥١] لله تعالى تسعة وتسعين اسما مائة غير واحد ما من عبد يدعو بهذه الاسماء الا وجبت له الجنة انه وتر يحب الوتر هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس - الى الصبور

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ	الحديث[٥٢] الثامن[٥٣] الاربعون المسلسل بالصوفية[٥٤] ايضا قدس الله اسرارهم	صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تینتیس واسطے ہیں۔

٤٨

٥١ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی کے ننانوے نام ہیں (ایک کم سو) یعنی اللہ پاک کے بے حساب نام ہیں لیکن قرآن مجید میں جو بندہ کو رہیں وہ ایک کم سو نام ہیں جو بندہ ان ناموں سے اللہ پاک کو پکارے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جس نے ان ناموں کو یاد کر لیا وہ داخل جنت ہوگا بیشک وہ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے وہ نام هو الله سے صبور تک ہیں ۱۲

٥٢ اڑتالیسویں حدیث اسکا بھی ہر راوی صوفی ہے ٥٣ استاذ کبیر شیخ ابوالغیث ابن جمیل رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا کہ صوفی کسکو کہتے ہیں فرمایا من صفی سره عن الكدر وامتلى قلبه من العبر وانقطع الى الله عن البشر واستوى عنده الذهب والمدر یعنے صوفی وہ ہے کہ جسکا باطن کدورت

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حدثني[1] عبد الجليل برادة الصوفي عن[2] احمد منة الله المصري الصوفي عن[3] احمد بن عبيد العطار الصوفي عن[4] العلامة العجلوني الصوفي قال في ثبته حدثنا اجازة شيخنا الملا الياس الكوردي الصوفي عن[5] ابراهيم الكوراني ثم المدني الصوفي عن[6] شيخه العارف احمد القشاشي الصوفي عن[7] ابي المواهب احمد بن علي الشناوي الصوفي عن[8] والده العارف نور الدين علي بن عبد القدوس الصوفي عن[10] الشيخ العارف عبد الوهاب الشعراني الصوفي عن[11] شيخ الاسلام زكريا بن محمد الصوفي عن[12] العارف شرف الدين ابي الفتح محمد بن زين الدين الاموي المراغي ثم المدني الصوفي عن[13] شرف الدين اسمعيل بن ابراهيم الهاشمي الزبيدي الجبرتي الصوفي باجازته العامة عن[14] المسند المعمر ابي الحسن علي بن عمر الواني الصوفي باجازته العامة عن[15] العارف بالله سيد محي الدين ابن العربي الصوفي عن[16]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) سے صاف اور قلب عبرتوں سے بھرا ہوا ہو اور لوگوں سے منہ پھیر کر متوجہ الی اللہ ہو گیا ہو اور اسکے پاس سونا اور رضاک ہردو برابر ہوں۔ اور ابوعلی رودباری رح سے پوچھا گیا تو فرمایا من لبس الصوف علی الصفا وسلک طریق المصطفی واطعم الهوی ذوق الجفا وکانت الدنیا منه علی قفا یعنے صوفی وہ ہے جو بے کدورت ہو کر صوف پہنے اور طریق رسول پر چلے اور ہوائے نفس کو جفا کا مزا چکھائے اور دنیا کو پس پشت ڈالدے اھ الزہر الباسم من روض السید قاسم صفحہ ۱۲۵

جمال الدین یونس بن یحیی الهاشمی الصوفی عن[۱۷] ابی الوقت
عبد الاول السجزی الصوفی عن[۱۸] ابی اسمٰعیل عبد اللہ بن محمد
ابن مت الانصاری الہروی الحافظ الفقیہ المفسر المحقق
الصوفی انہ قال فی کتابہ منازل السائرین اخبرنا[۱۹] حمزۃ
ابن محمد الحسینی الصوفی اخبرنا[۲۰] ابو القاسم عبد الواحد بن احمد
الہاشمی الصوفی ثم سمعت[۲۱] ابا عبد اللہ علان بن زید
الصوفی بالبصرۃ ثم سمعت[۲۲] جعفر الخالدی الصوفی قال سمعت[۲۳] الجنید
الصوفی ثم سمعت[۲۴] السری بن مغلس السقطی الصوفی عن[۲۵] معروف
الکرخی الصوفی عن[۲۶] جعفر بن محمد الصادق الصوفی عن[۲۷] ابیہ محمد الباقر
الصوفی عن[۲۸] ابیہ علی عن[۲۹] ابیہ الامام الحسین بن علی عن[۳۰] علی عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "طلب[۵] الحق غربۃ" قال
الکورانی فی مسالک الابرار نقلا عن الہروی حدیث غریب
قال فہو من روایۃ جعفر الصادق عن الباقر عن ابیہ عن الامام

---

[۵] یعنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق بات کی طلب نادر ہے یا طلب حق نادر ہے یعنے حق کے طالب بہت کم ہوتے ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

الحسين عن علي رضي الله عنه رفعه اھ ورواه السيوطي في جياد المسلسلات بلفظ اٰخر من طريق اٰخر عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال "طلب[1] الحق فريضة" وقال فيه قال السلفي هذا حديث غريب المتن عزيز الاسناد وحسن من رواية الصوفية الزهاد اھ

اس حدیث کے سلسلہ میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث التاسع والاربعون[2] المسلسل بالصوفية ايضا نفعنا الله بهم	تک انتیس ۲۹ واسطے ہیں۔

٤٩

وبالسند الى العلامة العجلوني الصوفي قال اجازنا به شيخنا محمد ابو الطاهر الصوفي عن والده الشيخ ابراهيم الكوراني الصوفي عن شيخه العارف احمد بن محمد القشاشي الصوفي بسنده السابق فيما قبله الى العارف بالله تعالى الشيخ محي الدين محمد بن العربي الصوفي عن الزاهد عبد الوهاب بن علي البغدادي الصوفي بقرأته على ابي الفضل احمد بن طاهر الصوفي

---

[1] دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ حق کی طلب فرض ہے ۱۲

[2] یہ انچاسویں حدیث ہے اسکی روایت میں بھی صوفیہ کا سلسلہ ہے ۱۲

بحق اجازته من الشیخ ابی بکر احمد بن علی الشیرازی الصوفی
عن[19] شیخ الصوفیة بخراسان محمد بن الحسین السلمی الصوفی[20] قال اخبرنا
ابو الحسن منصور بن عبد اللہ الذہبی تی ببغداد[21] اخبرنا ابو عمر و
عثمان بن حجرة الکازرونی بہا حدثنا[22] احمد بن الحسین المصری
الصوفی المعروف بابن الحمصی ثنا[23] علی بن جعفر البغدادی الصوفی
ثنا ابو موسی[24] الدبیلی حدثنا[25] ابو یزید البسطامی الصوفی حدثنا[26]
ابو عبد الرحمن السدی الصوفی عن[27] عمر بن قیس الملائی
الصوفی عن[28] عطیة العوفی الصوفی[29] عن ابی سعید الخدری رض
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[1] ان من ضعف
الیقین ان ترضی الناس بسخط اللہ وان تحمدهم
علی رزق اللہ وان تذمهم علی ما لم یؤتک اللہ
ان رزق اللہ لا یجره حرص حریص ولا یرده کره

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ بات ضعف یقین سے ہے کہ تو اللہ تعالی کی ناخوشی کے ساتھ لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالی کے عطا کیے ہوئے رزق پر لوگوں کا شکر ادا کرے اور اللہ تعالی کی نہ دی ہوئی چیز پر یعنے کسی چیز کے نہ دینے سے لوگوں کی مذمت کرے۔ بیشک اللہ پاک کا رزق ایسا ہے کہ اسکو کسی حریص کی حرص نہیں کھینچ لاسکتی اور کسی ناخوش کی ناخوشی اسکو روک نہیں سکتی۔ تحقیق اللہ پاک اپنی حکمت وجلال سے آسائش اور فرحت کو رضامندی میں اور رنج اور غم اور خوف کو شک اور ناخوشی میں گردانتا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

كاره ان الله بحكمته وجلاله جعل الروح والفرح في الرضى وجعل الهم والخوف في الشك والسخط"

وله شاهد من وجه آخر على خرجه ابو نعيم عن ابن مسعود رفعه "لا ترضين احدا بسخط الله ولا تحمدن احدا على فضل الله ولا تذمن احدا على ما لم يؤتك الله فان رزق الله تعالى لا يسوقه اليك حرص حريص ولا يرده عنك كره كاره ان الله تعالى بقسطه وعدله جعل الروح والفرح في الرضى واليقين وجعل الهم والحزن والشك في السخط"، وله شاهد ايضا عن ابن مسعود ايضا اخرجه ابن ابي الدنيا عنه بلفظ "ان الروح والفرح في اليقين والرضى وان الغم والحزن في الشك والسخط" انتهى مختصرا۔

اس حدیث میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الخمسون المسلسل بالصوفية ايضا	علیہ وسلم تک جتنے واسطے ہیں

ف ٥٠

سا۔ ٥١ اس حدیث کا بھی مطلب تقریباً قریب وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث میں گزرا صرف الفاظ کا فرق ہے ١٢

سا۔ ٥٢ یہ پچاسویں حدیث ہے اسکے بھی راوی صوفیائے کرام ہیں ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

وبالسند الی الشیخ محی[18] الدین بن العربی عن[19] ابی الخیر احمد ابن اسمعیل الطالقانی عن[17] ابی عبد اللہ محمد بن الفضل الفراوی عن[18] ابی بکر البیہقی اخبرنا[19] علی بن احمد بن عبدان[20] اخبرنا احمد ابن عبید الصفار حدثنی[21] محمد بن الفضل بن جابر حدثنا[22] الہیثم بن خارجۃ ومہدی بن حفص قالا حدثنا[23] اسمعیل عیاش عن[24] المطعم بن المقدام عن[25] نصیح العنسی عن[26] رکب المصری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"طوبٰی[1] لمن تواضع من غیر منقصۃ (وفی روایۃ فی غیر منقصۃ) وذل فی نفسہ من غیر مسئلۃ وانفق مالا جمعہ فی غیر معصیۃ ورحم اھل الذل والمسکنۃ وخالط اھل الفقہ والحکمۃ طوبی لمن ذل نفسہ وطاب کسبہ وصلحت سریرتہ وصلحت علانیتہ

[1] یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اس شخص کیلئے جس نے بغیر منقصت کے تواضع اور اپنے نفس میں بغیر خواری ہونیکے ذلت اختیار کی اور اپنے جمع کئے ہوئے مال کو غیر معصیت میں خرچ کیا اور ذلت و خواری والوں پر رحم کیا۔ اور فقہ اور حکمت والوں کی صحبت میں رہا۔ خوشی ہے اس کے لئے جسکا نفس ذلیل اور کسب پاک اور باطن درست اور ظاہر صلاحیت والا ہو اور لوگوں سے اسکا شر علیحدہ رہا۔ اور خوشی ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنے فضول یعنے حاجت سے بچے ہوئے مال کو نیک کاموں

(بقیہ بر صفحہ آیندہ)

(وفي رواية) وكرمت علانيته (بدل صلحت علانيته) وعزل عن الناس شره وطوبى لمن عمل بعلمه وانفق الفضل من ماله وامسك الفضل من قوله " قال العلامة العجلوني عن الامام الكوراني انه ذكر في مسالك الابرار ان الحديث حسن وان ركب المصري كندي صحابي. اجمعوا على ذكره في الصحابة وان كان غير مشهور فيهم اه وهو بفتح الراء وسكون الكاف آخره موحدة انتهى

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ستائیس ۲۷ واسطے ہیں۔

الحديث الحادي والخمسون المسلسل بالنحاة وانا بفضل الله تعالى ماهر في النحو

۵۱

فاقول حدثني شيخي العلامة عبد الجليل برادة النحوي عن احمد منة الله المصري النحوي عن العلامة احمد بن عبيد العطار الدمشقي النحوي عن العلامة محدث الشام مولانا اسمعيل العجلوني النحوي حدثنا شيخنا اجازة ابو المواهب النحوي عن والده عبد الباقي الحنبلي النحوي حدثنا الشيخ موسى النحوي اخبرنا زين الدين بن سلطان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٦٧) میں خرچ کیا اور اپنے فضول کلام یعنی بے ضروری باتوں کو اپنی باتوں سے روک رکھا۔ مطلب یہ ہے کہ مال فضول میں انفاق اور کلام فضول میں امساک کیا۔ سبحان اللہ کیا عمدہ نصائح والی حدیث ہے اللہ پاک مجھ عاصی کو اور سب مسلمانوں کو اس پر عمل نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر لہ

۵۱ اکاونویں حدیث۔ اسکا ہر راوی نحوی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی۔

النحوی اخبرنا الشیخ شمس الدین بن طولون النحوی انبانا المحب
محمد بن عبد الرحمن بن جمال الدین الانصاری النحوی انا التقی
احمد الشمنی النحوی اخبرنا سراج الدین عمر بن رسلان البلقینی
النحوی انا الامام ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی النحوی
انا ابو محمد عبد الله بن هارون النحوی انبانا ابو القاسم بن
محمد الطیلسان النحوی اخبرنا ابو جعفر احمد بن یحیی الادیب النحوی
قلت له احدثک ابو عبد الله جعفر بن محمد بن مکی النحوی
قرأة فاقر به قال انبانا ابو مروان عبد الملک الماهر فی العربیة
انا ابو القاسم بن عبد الله شارح دیوان المتنبی قال انبانا ابی
عبد الله وهو احد الحفاظ النحوی انبانا قاسم بن اصبغ النحوی
انبانا عبد الله بن مسلم بن قتیبة صاحب الغریب النحوی انبانا
احمد بن خلیل البغدادی النحوی انبانا عبد الملک الامام الاصمعی
النحوی اخبرنا ابو هلال محمد بن سلیم النحوی عن عبد الله بن
بریدة النحوی عن ابیه بریدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

حدثنا
حدثنا

وو سيد أدم[1] الدنيا والاخرة اللحم وسيد ريحان

اهل الجنة الفاغية[3]، واخرجه الجلال السيوطي في جياد

المسلسلات بالسند المتقدم بعينه وبلفظ الحديث ثم قال اخرجه

الطبراني في احد معاجمه وابو نعيم في الطب النبوي والبيهقي

في شعب الايمان وابو عثمان الصابوني في المائتين عن ابي هلال

به وقال الطبراني والبيهقي والصابوني ان ابا هلال تفرد به

عن ابن بريدة وابو هلال وثق وفيه لبعض ضعف ۔ قال البيهقي

رواه جماعة عن ابي هلال تفرد به ابو هلال محمد بن سليم

لطيفة ۔ نروي العوينة عن[1] شيخنا العلامة برادة عن[2] احمد منة الله

عن عبيد العطار عن[3] اسمعيل العجلوني عن[5] عبد الجليل عن[6] والده

ابي المواهب عن[7] والده عبد الباقي عن[8] عمر القاري عن[9] البدر

---

[1] یعنے دنیا اور آخرت کے سالنوں کا سردار گوشت ۔ اور اہل جنت کی خوشبوؤں کا سردار فاغیہ ہے ۔ فاغیہ ایک خوشبو کا نام ہے ۱۲

[2] أدم بضم الهمزة والدال المهملة ويجوز اسكانها جمع ادام قيل هو بالاسكان المفرد وبالضم الجمع ۔ وفي صحيح البخاري في باب الأدم فاتي بخبز وادم من ادم البيت الخ [3] فاغية شگوفہ حنا آنکہ شاخ حنا در زمیں واژگوں کارند و شگوفہ کہ از آں ہم رسد و نعایۃ خوشبو بود آں را فاغیہ گویند كذا في المنتخب ۔ وهي نور الحنا اي زهرها ذكره الاصمعي كذا في ثبت الامام العجلوني یعنے فاغیہ حنا کی کلیوں کو کہتے ہیں ۱۲ محمد عبد الهادي غفر الله له ولوالديه

الغزی[١٠] عن الجلال السیوطی عن[١١] الکافیجی عن[١٢] الشمس الحیاری عن[١٣] اکمل الدین الحنفی عن[١٤] اثیر الدین ابی حیان عن[١٥] ابن ابی الاحوص عن[١٦] ابی علی الشلوبین عن[١٧] فخر بن یحیی الرعینی الاشبیلی عن[١٨] ابی الرماک عن[١٩] ابن الاخضر عن[٢٠] ابن طراوة عن[٢١] یونس ابن عیسی الاعلم عن[٢٢] ابی علی القالی عن[٢٣] ابن درستویه عن[٢٤] المبرد عن[٢٥] المازنی عن[٢٦] الاخفش الاوسط سعید بن مسعدة عن[٢٧] سیبویه عن[٢٨] الخلیل بن احمد عن[٢٩] عیسی بن عمر عن[٣٠] ابی عمرو ابن العلاء عن[٣١] نصر بن عاصم عن[٣٢] ابی الاسود الدولی عن علی رضی اللہ عنہ وھو اول من امر ابا الاسود بوضع النحو لما کتب ۔ قال العجلونی ذکرہ السیوطی فی شرح الفیتہ فی النحو وکذا فی الاشباہ والنظائر النحویۃ لہ اھ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک	الحدیث الثانی والخمسون[٥٢] المسلسل بالشعراء	تیئیس (٢٣) واسطے ہیں۔

٥٢ ع

وانا لی شعر فی الجملۃ حدثنا اجازۃ شیخنا العلامۃ عبد الجلیل برادہ ولہ شعر ومن ذلک قولہ ؎

[٥٢] یہ باونویں حدیث ہے۔ جس میں شعرا کا سلسلہ ہے یعنی اسکا ہر راوی شاعر ہے ١٢

ممارأيت من الأنام ومكرهم	اصبحت افرق ان ارى انسانا
واجانب المرآة خوفا ان ترى	عيني بها من عكسها انسانا

لا انظر

ولہ ايضاً

اما رأيت الدهر اخرج شوكته	من رجل شخص عاجز متوان
فاعلم بان مراده من نقشها	ادخالها في عين شخص ثان

ولہ مقطعات تشتمل على معان بديعة * ومقاصد مخترعة غريبة * اوردتها في غير هذا الكتاب - قال حدثنا احمد منة الله ولہ شعر ح حدثنا احمد بن عبيد العطار ولہ شعر ح حدثنا الامام العجلوني ولہ شعر قال في ثبتہ حدثنا اجازة شيخنا العارف عبد الغني النابلسي ولہ شعر ملأ الخافقين مسطر في دواوينہ وغيرها ح حدثنا شيخنا عبد الباقي الحنبلي ولہ شعر ح حدثنا الشيخ موسى الحجادي وكان لہ شعر عن الشيخ زين الدين بن سلطان

وكان يشعر انبانا [٩] الشمس بن طولون وكان شاعرا انبانا [١٠]
ابو الفتح محمد بن محمد المزى الشاعر المغلق اخبرنا [١١] شهاب الدين
ابو الطيب الخزرجى الشاعر اخبرنا [١٢] الحافظ زين الدين عبد الرحيم العراقى
وكان ينظم الشعر قال انبانا [١٣] صلاح الدين خليل بن كيكلدى الصفدى
وكان يشعر اخبرنا [١٤] شرف الدين احمد الخطيب وكان له شعر
انبانا [١٥] ابو الحسن على السخاوى ذو النظم الشهير انبانا [١٦] ابو طاهر
السلفى ذو الشعر الكثير انبانا [١٧] ابو الوفا على بن شهريار الزعفرانى
وكان يشعر اخبرنا [١٨] ابو القاسم عبد الملك ابن المظفر الشاعر
انبانا [١٩] ابو جعفر محمد بن الحسين الزاهد وكان يشعر انبانا [٢٠]
ابو بكر عبد الله بن احمد القارى الشاعر اخبرنا [٢١] ابو عثمان سعيد
ابن زيد الشاعر حدثنا [٢٢] عبد السلام بن عباد الشاعر الشهير
بديك الجن اخبرنا [٢٣] خالى همام بن غالب الفرزدق الشاعر فقال
انشدت النبى صلى الله عليه وسلم بلغنا السماء مجدنا وجدودنا
وفى رواية ذكرها شيخنا عقيلة فى مسلسلاته بلفظ بلغنا السما
مجدا وعزا وسوددا ؛ وانا لنرجو فوق ذلك مظهرا ؛ فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم "این المظہر یا ابالیلی" قلت الجنۃ قال "اجل ان شاء اللہ تعالی[۱]" قال ثم قلت؛ ولا خیر فی حلم اذا لم یکن لہ ؛ بوادر تحمی صفوہ ان یکدرا ؛ ولا خیر فی جہل اذا لم یکن لہ ؛ حلیم اذا ما اورد الامر اصدرا ؛ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لا یفضض اللہ فاک مرتین"

الحدیث الثالث والخمسون[۵۳] المسلسل بانفراد کل راو من رواتہ لصفۃ عظیمۃ فی زمانہ

ارویہ عن مولانا عبد الجلیل المدنی ادیب عصرہ وشاعر دہرہ

---

۵۱ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزدق شاعر کے اشعار سنکر دعا فرمائی کہ اللہ تعالی تمہارے منہ کو نہ توڑے یعنے تمہارے دانت گرنے نہ پائیں جسطرح عباس رضی اللہ عنہ کے اس معروضہ پر دکہ یا رسول اللہ میں آپکی مدح کرنا چاہتا ہوں) اور نابغہ جعدی کے قصیدۂ رائیہ کو سنکر آپ نے یہی دعا دی تھی۔ پس نابغہ ایکسو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور انکا کوئی دانت نہ گرا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپکی مدح وثنا کرنی آپ کی خوشنودی کا باعث ہے مگر تعریف وہی پسندیدہ محبوب ہوتی ہے جو اطاعت کیساتھ ہو اور جو بغیر اطاعت کے صرف تعریف کیجائے تو وہ چنداں معتبر اور موجب خوشنودی نہیں ہو سکتی۔ اللہ پاک ہم سبکو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تعریف کرنی نصیب فرمائے۔ آمین ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ذنوبہ

۵۲ ترپنویں حدیث۔ اسکا سلسلہ ایسا ہے کہ اسکا ہر راوی ایک صفت میں اپنے زمانہ کا یکتا تھا ۱۲

عن[٢] السید اسمعیل البرزنجی زاھد عصرہ عن[٣] صالح الفلانی صوفی
زمانہ عن[٤] محمد بن سنہ الفلانی محدث زمانہ عن[٥] الشریف
محمد بن عبد اللہ نادرہ وقتہ عن[٦] عمر بن الجائی سراج عصرہ عن[٧]
الحافظ السیوطی مجدد زمانہ ومحدث اوانہ عن[٨] عمر بن فہد اوحد
عصرہ عن[٩] الامام الجزری قاری وقتہ ومحدث دہرہ قال اخبرنا[١٠]
الامام جمال الدین محمد بن محمد بن محمد الجمالی زاھد عصرہ
اخبرنا[١١] الامام سعید الدین محمد بن مسعود محدث فارس فی زمانہ
انا[١٢] الشیخ ظہیر الدین اسماعیل بن المظفر بن محمد الشیرازی
عالم وقتہ انا[١٣] ابوطاھر عبد السلام بن ابی الربیع الحنفی محدث
زمانہ انا[١٤] ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن شابور القلانسی شیخ عصرہ
انا[١٥] ابوالمبارک عبد العزیز بن محمد بن منصور الادمی
امام اوانہ انا[١٦] سلیمان بن ابراھیم بن محمد بن سلیمان نادر
دھرہ حدثنا[١٧] ابوصالح احمد بن عبد الملک بن علی النیسابوری
عریب وقتہ حدثنا[١٨] ابوطاھر محمد بن محمد بن محمش الزیادی
نرید دھرہ ثنا[١٩] ابوحامد احمد بن محمد بن ھاشم البلاذری

حافظ زمانہ ثنا محمد بن الحسن بن علی امام عصرہ ثنا ابی الحسن ابن علی السید المحجوب ثنا ابی علی بن موسیٰ الرضی ثنا ابی موسیٰ ابن جعفر الکاظم ثنا ابی جعفر بن محمد الصادق ثنا ابی محمد بن علی الباقر ثنا ابی علی بن الحسین زین العابدین ثنا ابی الحسین ابن علی سید الشہداء ثنا ابی علی بن ابی طالب سید الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم اخبرنی سید الانبیاء محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال "اخبرنی[1] جبرئیل سید الملائکۃ قال قال اللہ سید السادات انی انا اللہ لا الٰہ الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی" قال الامام الجزری فی اسنی المطالب کذا وقع ھذا الحدیث بھذا السیاق من المسلسلات السعدیۃ والعھدۃ علی البلاذری واللہ تعالیٰ اعلم

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو فرشتوں کے سردار جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ تمام سرداروں کے سردار اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ میں ہی معبود حقیقی ہوں میرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے جس نے میری وحدانیت کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ (حفاظت) میں داخل ہو گیا اور میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچ گیا ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

صـ ٥٤

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چوبیس واسطے ہیں

الحديث الرابع والخمسون المسلسل بكون كل راو من بلد

ارويه[1] عن مولانا عبد الجليل المدنى عن[2] منة الله المصرى الازهرى عن[3] عبد الرحمن الكزبرى الدمشقى عن[4] ابن بديري المقدسى عن[5] ابى النصر مصطفى الدمياطى عن[6] ابن عقيلة المكى عن[7] ابى المواهب البعلى عن[8] والده الدمشقى عن[9] احمد الفرغانى البقاعى عن[10] ابن حجر المكى عن[11] زكريا الانصارى عن[12] عمر بن فهد المكى عن[13] الحافظ ابى عبد الله محمد الدمشقى انا[14] ابو عبد الله محمد بن محمد البالسى انا[15] ابو العباس احمد بن ابى طالب الدير مقرنى انا[16] ابو النجا عبد الله بن عمر الحريمى انا[17] ابو الوقت السجزى انا[18] ابو عبد الله محمد بن عبد العزيز الفارسى انا[19] ابو محمد عبد الرحيم بن احمد بن ابى شرح الانصارى الازدى انا[20] ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوى ثنا[21] العلاء بن موسى البغدادى ثنا[22] الليث ابن سعد المصرى عن[23] ابى الزبير المكى

سله[1] یہ چوّنویں حدیث ہے ۔ اسکا ہر ایک راوی ایک ایک شہر کا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

عن جابر بن عبد الله الانصاري المدني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لا يدخل احد ممن بايع تحت الشجرة النار" قال ابن عقيلة وبالسند الى ناصر الدين قال هذا حديث صحيح عال واخرجه الترمذي وغيره

اس سلسلہ میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الخامس والخمسون المسلسل بالمحمدين	علیہ وسلم تک تینتیس ۳۳ واسطے ہیں

۵۵

على ذات نبينا واسمه الصلوة والسلام من ذالك متصل بالبخاري قد يسر الله عز وجل لي روايته بكرم وجوده فلله الحمد على ذلك حق حمده۔

ارويه عن العلامة المفسر محمد بن سليمان حسب الله عن محمد القاوقجي عن محمد العدوي ابن صالح عن محمد الامير عن محمد الحفني عن محمد البديري عن محمد قاسم مقرى الديار المصرية

۵۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے درخت (ببول) کے نیچے (مجھ سے) بیعت کی انمیں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں داخل نہوگا ماشاء اللہ یہ انکے حق میں بڑی خوشخبری ہے ۱۲

۵۵ یہ پچپنویں حدیث اسکا ہر راوی محمد نامی ہے یہ روایت امام بخاری کے طریقہ سے متصل ہے اللہ تعالی نے اپنے جود و کرم سے اسکی روایت مجھپر آسان فرمائی فللہ الحمد علی ذلک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہ

عن محمد بن صلاح الدين البابلي الازهري عن[9] محمد بن عبد الله
حجازي الواعظ عن[10] محمد الغيطي عن[11] محمد بن محمد الدلجي عن[12]
الشمس محمد السخاوي عن[13] محمد بن نجم الدين العلوي المكي انا[14]
الحافظ جمال الدين محمد المخزومي انا[15] الضياء ابو الفضل محمد
ابن عبد الرحمن المالكي انا[16] محمد بن محمد بن علي الطبري انا[17]
ابو عبد الله محمد بن علي انا[18] محمد بن مهاجر الموصلي انا[19] ابو بكر محمد
ابن علي بن ياسر الجياني انا[20] فقيه الحرم ابو عبد الله محمد بن الفضل
ابن احمد الصاعدي الفراوي انا[21] محمد بن علي بن الحسين انا[22]
محمد بن احمد بن عبد الله الحمصي المروزي انا[23] ابو الهيثم محمد
ابن علي بن محمد المكي الكشميهني قال[24] اخبرنا ابو عبد الله محمد بن يوسف
الفربري انا[25] محمد بن اسمعيل البخاري الحافظ حدثنا[26] محمد بن
خالد بن محمد بن يحيى بن عبد الله بن خالد الذهبي ثنا[27] محمد
ابن وهب بن عطية هو الدمشقي ثنا[28] محمد بن حرب ثنا[29] محمد
ابن الوليد الزبيدي ثنا[30] محمد بن شهاب الزهري عن[31] عروة
ابن الزبير عن[32] زينب بنت ابي سلمة عن[33] ام سلمة زوج النبي

رضی اللہ تعالٰی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی بيتها جارية وفی وجهها سفعة[٥١] فقال "استرقوا لها[٥٢] فان بها النظرة"

٥٦

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اٹھائیس ۲۸ واسطے ہیں۔

الحديث السادس[٥٣] والخمسون المسلسل كذلك

ارويه عن[١] الشيخ المذكور محمد بن سليمان عن[٢] محمد القاوقجی قال حدثنی[٣] محمد عابد السندی عن[٤] محمد يوسف بن محمد المزجاجی عن[٥] محمد عبد الخالق المزجاجی عن[٦] محمد عقيلة عن[٧] محمد بن عبد الباقی الحنبلی عن[٨] محمد بن النجم الغزی عن[٩] ابيه محمد البدر[١٠] الغزی عن محمد بن محمد المری السكندری عن[١١] محمد بن محمد الجزری انا[١٢] محمد ابن احمد بن مرزوق التلمسانی مشافهة انا[١٣] القاضی محمد بن

---

٥١ السفعة بفتح السين المهملة وضمها وسكون الفاء بعدها عين مهملة هی صفرة الوجه وفی مجمع البحار ناقلا عن الكرمانی اراد بالسفعة مسة من الجن وعن النهاية قوله فان بها النظرة ای بها عين اصابتها من نظر الجن اھ۔

٥٢ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں ایک لونڈی کو ملاحظہ فرمایا کہ جسکے چہرہ نظر جن کے اثر سے زردی نمایاں تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسپر منتر پڑھاؤ کہ اسکو نظر جن کا اثر ہوا ہے۔ اس حدیث سے جن کا وجود اور انسان پر اسکا اثر ہونا اور اس کے دفعیہ کے لئے منتر کا جواز ثابت ہوا۔ مگر شرع نے جسطرح کے منتر سے منع کیا ہے اس سے احتراز لازم ہے ١٢ محمد عبد الهادی غفرلہ

٥٣ یہ چھپنویں حدیث بھی مسلسل بالمحمدین ہے یعنی اسکے بھی ہر راوی کا نام محمد ہے ١٢ محمد عبد الهادی غفرلہ

احمد الحسینی أنا محمد بن محمد الحصین التلمسانی أنا محمد بن
یوسف البرزالی أنا محمد بن ابی الحسین الصوفی أنا محمد بن محمد
الطائی أنا محمد بن عبد الواحد الدقاق أنا محمد بن علی الکرانی
ثنا محمد بن اسحٰق بن یحییٰ بن مندۃ الاصبھانی العبدی أنا
محمد ابو منصور سعد البارودی کاتب الواقدی أنا محمد
ابن عبد اللہ الحضرمی أنا محمد بن عبد اللہ المثنی أنا محمد
ابن بشر أنا محمد بن عمرو الانصاری ثنا محمد بن سیرین أنا
محمد بن محمد بن عبد اللہ بن جحش أنا ابی عن محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر فی السوق برجل مکشوف فخذہ
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "غطّ فخذک
فانہا عورۃ" قال المسکین قال السیوطی فی جیاد المسلسلات
نقلا عن الحافظ ابن حجر فی امالیہ وھذا حدیث عجیب التسلسل
بالمحمدین لیس فی اسنادہ من نظر فی حالہ سوی محمد بن عمرو
واسم جدہ سہل ضعفہ یحییٰ القطان ووثقہ ابن حبان ولہ
متابع رواہ احمد وابن خزیمہ من طریق العلاء بن عبد الرحمٰن

البارودی

لہ وفی العزیزی صفحہ ۲۳ قالہ لما مر علی جرھد الاسلمی من اھل الصفۃ وھو کاشف فخذہ اھ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بازار میں (اصحاب صفہ میں سے) ایک صحابی جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ) پر گزرے جن کی ران کھلی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا اپنی ران کو چھپا کیونکہ وہ عورت یعنی چھپانے کی چیز ہے ۱۲

عن ابی کثیر اتم منه والحدیث علقه البخاری فی صحیحه اھ
ای عن محمد بن جحش رضی الله عنه قال العجلونی وقال
السخاوی الحدیث حسن وقال شیخ مشائخنا فی مسالک الابرار
قال الحافظ فی فتح الباری لمحمد بن جحش ولابیه عبد الله بن جحش
صحبة وزینب بنت جحش احدی امهات المؤمنین عمته وکان
محمد صغیرا فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وقد حفظ عنه وهذا
بین فی حدیثه هذا فقد وصله احمد والبخاری فی التاریخ والحاکم
فی المستدرک کلهم من طریق اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن
عبد الرحمن عن ابی کثیر مولی محمد بن جحش عنه قال مر النبی
صلی الله علیه وسلم وانا معه علی معمر فخذاه مکشوفتان
فقال رویا[له] معمر غط علیک فخذیک فان الفخذین عورة
رجاله رجال الصحیح غیر ابی کثیر وقد روی عنه جماعة لکن لم
اجد فیه تصریحا بتعدیل انتهی یقول الجامع المسکین قال

[له] یعنے دوسری ایک روایت میں اسطرح آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر صحابی رضی اللہ عنہ پر گزرے
در انحالیکہ انکی ہر دو ران کھلی ہوئی تھی تو آپنے فرمایا کہ اے معمر تیری ہر دو ران چھپا اس لئے کہ رانیں
عورت یعنے چھپانیکی چیز ہے ١٢ محمد عبد الہادی عفی عنہ

العلامة محمد عابد فی ثبتہ ولا یخفی ان شیخنا العارف باللہ الشیخ
یوسف المزجاجی وشیخہ الشیخ عبد الخالق بن ابی بکر المزجاجی
سمی کل واحد منہما عند ولادتہ بمحمد وہذہ عادۃ بیت المزجاجی
یقطعون السرۃ علی اسم محمد تبرکا ثم یسمیہ ابوہ بعد ذلک
بما شاء قالہ الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی فی النزہۃ المستطابۃ
انتہی قولہ فلم یکن فی السند الا عبد اللہ بن جحش۔ و
قد قال العلامۃ القاوقجی فی مسلسلاتہ ویروی ان ولدہ
محمدا روی عنہ وعن سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیکون مسلسلا بالمحمدیین من اولہ الی آخرہ انتہی
وقد مر قول الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ان لمحمد بن جحش ولابیہ
عبد اللہ بن جحش صحبۃ اھ وقال حافظ الغرب ابن عبد البر
فی کتاب الاستیعاب محمد بن عبد اللہ بن جحش یکنی ابا
عبد اللہ کان قد ہاجر مع ابیہ وعمیہ الی ارض الحبشۃ ثم
ہاجر من مکۃ الی المدینۃ مع ابیہ لہ صحبۃ وروایۃ انتہی
فافہم وتدبر

السرار

عث ۵۷

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چھپیس واسطے ہیں۔

الحدیث السابع والخمسون
المسلسل بالاحمدیین

اَروِیه عن مولانا الشیخ احمد المکی عن الشیخ احمد دحلان عن عثمان الدمیاطی عن محمد الشنوانی عن الامام احمد الدردیری بالاجازة العامة عن احمد الملوی واحمد الجوهری عن احمد بن مکی النخلی عن احمد القشاشی عن احمد بن علی بن عبد القدوس الهاشمی بالاجازة العامة عن احمد النهروانی المکی عن والده احمد بن عبد الله عن احمد بن محمد القرشی العدوی عن احمد بن عبد الرحمن المقدسی عن احمد بن شیبان عن ابی عبد الله احمد بن منصور الجوینی عن الحافظ احمد بن محمد السلفی عن ابی بکر احمد بن علی بن عبد الله بروایته عن القاضی احمد بن الحسین محمد بن الدینوری عن احمد بن محمد بن سلیمان المعروف بابن السنی عن الامام ابی عبد الرحمن احمد النسائی نا عثمان هو ابن سعید الحمصی عن شعیب بن

سے ۵۷ ستاونویں حدیث۔ اسکے اکثر راوی کا نام احمد ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

دينار الحمصي عن[٢٣] الزهري حدثني[٢٤] سعيد بن المسيب ان اباهريرة[٢٥] رضي الله عنه اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

"[١] امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله

فمن قالها فقد عصم مني نفسه وماله الا بحقه وحسابه على الله تعالى" قال الجامع اخرجه النسائي في سننه بالسند المتقدم بعينه وبلفظ الحديث واخرجه الشيخان ايضا عن ابن عمر رضي الله عنهما لكن بزيادة بعض الالفاظ

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الثامن والخمسون المسلسل بالمكيين	تک ستائیس[٢٧] واسطے ہیں۔

۵۸

وقد اقمت بمكة المكرمة بفضل الله تعالى ستة عشر شهرا لاغتنام الفيوض من علمائها - ارويه عن الحبيب حسين[١] المكي عن[٢] والده

[١] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ تعالی کی جانب سے مامور ہوں کہ لوگوں سے اسوقت تک جہاد کروں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے یہ کہدیا اسنے مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچالیا۔ مگر حق اسلام سے۔ اور اسکا حساب اللہ تعالی پر ہے۔ اور یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسطرح مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ لوگ جبتک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ کہیں اور نماز پنجگانہ قائم نکریں اور زکوۃ نہ دیں اسوقت تک مجھکو ان سے جہاد کرنیکا حکم ہوا ہے۔ پس جب وہ ان امور مذکورہ پر عامل ہو جائیں تو انکی جانیں اور انکے اموال قتال و لوٹ وغیرہ سے محفوظ ہو گئے۔ مگر حقوق اسلامیہ مثلاً زنا و قصاص و سرقہ وغیرہ کے سبب سے کہ ایسی صورتوں میں وہ محفوظ نہ ہونگے۔ اور اسکے بعد جو کچھ کفر و معاصی پوشیدہ کرینگے اسکا حساب اللہ تعالی لیگا ۱۲ [٢] اٹھاونویں حدیث۔ اسکا ہر راوی مکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ لہ ولوالدیہ

محمد المكی عن الشیخ عمر العطار المکی عن الشیخ محمد طاهر سنبل المکی عن
الشیخ احمد النخلی المکی عن امام المقام زین العابدین بن عبد القادر
ابن محمد بن یحیی بن مکرم الحسین الطبری المکی اجازۃ عن والدہ
عبد القادر امام المقام عن جدہ الامام یحیی بن مکرم بن محمد المحب
الاخیر المکی عن جدہ الامام ابی المعالی محب الدین محمد بن
رضی الدین محمد بن المحب الاوسط محمد المکی عن عم ابیہ الامام
العلامۃ ابی الیمن محمد بن احمد المکی انا والدی الامام شہاب الدین
ابو العباس احمد بن رضی الدین الطبری المکی ثنا انا والدی امام
مقام الخلیل العلامۃ رضی الدین ابراہیم بن محمد بن ابراہیم
ابی بکر بن علی بن فارس الحسینی الطبری المکی وقاضی القضاۃ
نجم الدین ابو احمد محمد بن قاضی القضاۃ جمال الدین محمد بن
الحافظ محب الدین بن عبد اللہ الطبری المکی قال ہو واحمد بن
الرضی ایضا انا بہ الامام عماد الدین ابو محمد عبد الرحمن بن
محمد بن علی بن الحسین الطبری المکی انا بہ الشیخ رکن الدین ابو القاسم
عبد الرحمن بن ابی حرمی فتوح بن بنین الکاتب المکی انا

به الامام الحافظ خطيب مكة ابو حفص عمر بن عبد المجيد القرشي المعروف

بالميانشي المكي سماعا أنا[١٧] به الامام ركن الدين قاضي الحرمين

ابو المظفر محمد بن علي الشيباني الطبري المكي بقرأتي عليه أنا[١٨] جدي

الامام القاضي ابو عبد الله الحسين بن علي بن الحسين الطبري المكي

أنا[١٨] به ابو القاسم خلف بن هبة الله ثنا[١٩] به ابو محمد الحسين بن

احمد[٢٠] بن ابراهيم العبقسي المكي سنة عشرين واربع مائة أنا

به ابو الحسن محمد بن نافع بن احمد المكي وابو بكر احمد بن عبد الله

ابن عبد المؤمن قالا حدثنا[٢١] ابو محمد اسحق بن احمد الخزاعي

المكي مقريها في حدود سنة ست وثلاث مائة أنا[٢٢] به الامام

المؤرخ ابو الوليد محمد بن عبد الله الازرقي المكي ثنا[٢٣] حدثني جدي

احمد بن محمد المكي عن[٢٤] سعيد بن سالم هو ابو عثمان القداح المكي

وسليم بن مسلم المكي عن[٢٥] ابن جريج هو مفتي مكة عبد الملك بن

عبد العزيز المكي عن[٢٦] عطاء بن ابي رباح المكي عن[٢٧] عبد الله بن عباس

رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان[١] ينزل الله تعالى على هذا البيت كل يوم وليلة

[١] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی فضیلت میں یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس (مبارک) مکان پر ہر رات دن میں ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے انمیں سے طواف کرنیوالوں کو ساٹھ اور نماز پڑھنے والوں کو چالیس اور اسپر نظر کرنیوالوں کو بیس رحمتیں ملتی ہیں ۱۲ محمد عبد الباری غفرلہ

عشرین و مائة رحمة ستون منها للطائفین واربعون للمصلین وعشرون للناظرین"

رواه البیهقی فی شعب الایمان والخطیب فی تاریخه والصابونی فی الجزء الثانی من المائتین له۔

تک چھبیس[26] واسطے ہیں	الحدیث التاسع والخمسون[59] المسلسل بالمدنیین فی اکثره	اس حدیث میں محمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

م ۵۹

فاقول وقد قمت بمدینة المنورة لتحصیل الزیارة واغتنام الفیوض من علمائها الکرام۔ حدثنی[1] به شیخنا الفاضل عبد الجلیل براده المدنی عن المعمر مفتی الشافعیة بالمدینة المنورة السید اسماعیل البرزنجی المدنی عن صالح الفلانی المدنی عن محمد سعید سفر المدنی عن محمد ابی طاهر المدنی عن والده ابراهیم الکردی المدنی ثم حدثنی به احمد بن محمد القشاشی المدنی عن ابی المواهب احمد بن علی الشناوی المدنی عن السید غضنفر بن جعفر الحسینی النهروالی المدنی عن عبد الحق السنباطی المجاور بالمدینة عن محمد بن عبد الرحمن

[1] اس حدیث کے اکثر راوی مدنی ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہٗ

السخاوی نزیل المدینة المدفون بالبقیع شمال قبة الامام مالک
رضی الله عنه عن [١٢] ابی الفتح العثمانی المدنی عن [١٣] ابیه قاضی المدینة
وخطیبها زین الدین بن ابی بکر المراغی عن [١٤] شیخ المحدثین بالحرم
المدنی عفیف الدین بن عبد الله بن الجمال المطری عن [١٥] الرضی
ابراهیم بن محمد الطبری عن [١٦] عم ابیه یعقوب الطبری عن [١٧] یحیی
ابن یونس الهاشمی اخبرنا [١٨] ابو الوقت السجزی انا [١٩] ابو الحسن الداودی
انا [٢٠] ابو محمد الحموی السرخسی انا [٢١] ابو عبد الله محمد بن یوسف
الفربری انا [٢٢] محمد بن اسماعیل البخاری المجاور بالمدینة مدة
انا [٢٣] عبد العزیز ابو عبد الله الاویسی هو ابو القاسم المدنی عن [٢٤]
ابن شهاب الزهری المدنی ان عطاء بن یزید اللیثی المدنی
اخبره [٢٥] ان حمران المدنی مولی عثمان اخبره [٢٦] انه رائ عثمان
ابن عفان وهو مکی مدنی دعا باناء فافرغ علی کفیه ثلاث مرات
فغسلهما ثم ادخل یمینه فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل
وجهه ثلاثا ویدیه الی المرفقین ثلاث مرات ثم مسح برأسه
ثم غسل رجلیه الی الکعبین ثلاث مرار ثم قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ نحو وضوئی هذا ثم صلی
رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه[1]
هذا روایة البخاری وفیه ثلاثة من التابعین الزهری وعطاء وحمران

اس حدیث میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الستون[2] المسلسل مثله	تک انتیس (۲۹) واسطے ہیں۔

بهذا السند الی عفیف الدین ابن عبد الله بن الجمال المصری
بسماعه عن[15] عبد المؤمن بن خاف باجازته عن[16] المؤید الطوسی
عن[17] محمد الفراوی عن[18] الغافر الفارسی عن[19] محمد بن عیسی الجلودی
عن[20] ابراهیم المروزی عن[21] الامام مسلم القشیری حدثنا[22]
زهیر بن حرب ای البغدادی حدثنا[23] یعقوب ابن ابراهیم المدنی اخبرنا[24] ابی ابراهیم بن سعد
ابن ابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف الزهری المدنی عن[25] صالح

[1] حمران مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک روز دیکھا کہ انہوں نے پانی کا برتن منگا کر ہر دو ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئے اور کلی تین بار کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی لیا پھر منہ اور ہر دو ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے اور مسح سر کیا اور ٹخنوں تک ہر دو پیر تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کے جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں اسطرح پڑھیں کہ انہیں کوئی خیال دل میں نہ گزرے تو اس کے پچھلے گناہ بخشے جائینگے ۱۲

[2] یہ ساٹھویں حدیث۔ اس میں بھی مدنیین کا سلسلہ ہے ۱۲ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ

ابن كيسان المدنى التابعى ق ٢ م ابن شهاب اى محمد بن مسلم المدنى التابعى عن عروة بن الزبير التابعى يحدث عن حمران المدنى هو مولى عثمان بن عفان قال فلما توضأ عثمان قال والله لاحدثنكم حديثا لولا اٰية فى كتاب الله ما حدثتكموه انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "لا يتوضأ الرجل فيحسن وضوءه ثم يصلى الصلوة الا غفر له ما بينه وبين الصلوة التى تليها" قال عروة الاٰية ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينٰت والهدى الى قوله اللاعنون ٥ هذا حديث صحيح اتفق الشيخان على معناه قال الملا ابراهيم هذا حديث صحيح المتن والتسلسل وقال الامام النووى رحمهم الله القوى هذا اسناد اجتمع فيه اربعة تابعيون مدنيون يروى بعضهم عن بعض اه قال

سلہ حمران رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے جب وضو کیا تو فرمایا کہ بخدا میں تمکو ایک حدیث سناتا ہوں۔ اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص اچھی طرح یعنے موافق سنت وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور اسکے بعد والی نماز کے درمیان جو کچھ گناہ (صغیرہ) ہونگے بخشدئے جائینگے۔ عروہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جس آیت کا اشارہ حضرت عثمان رضہ نے کیا وہ آیت ان الذین سے لاعنون تک ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ ولوالدیہ

شیخ شیخنا محمد القاوقجی فی مسلسلاته وفیه لطیفة اخری وهی روایة الاکابر عن الاصاغر فان صالح بن کیسان اکبر سنا من الزهری اهـ

اس حدیث میں میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحدیث الحادی والستون المسلسل بالدمشقیین الثقات	کے درمیان بائیس (۲۲) واسطے ہیں۔

۶۱

وهو حدیث صحیح عظیم القدر اجتمع فیه جمل من الفوائد منها صحته فی اسناده ومتنه وعلوه وتسلسله وقد نقل عن ابی ادریس الخولانی انه کان اذا حدث به جثا علی رکبتیه اجلالا له۔ کذا فی شرح مسلم للامام النووی رحمه الله تعالی فاقول حدثنی به السید عبد الرزاق البیطار الدمشقی عن والده السید حسن البیطار الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی ح وارویه عالیا بدرجة کما حدثنی به العلامة المحدث عبد الله القدومی النابلسی الدمشقی عن عبد الرحمن الکزبری الدمشقی عن ابیه محمد الکزبری الدمشقی عن احمد بن عبید العطار الدمشقی عن محدث الشام العلامة

لہ ایکسٹھویں حدیث۔ اسکے سب راوی دمشقی ہیں۔ یہ بڑی عظیم القدر صحیح حدیث ہے۔ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالی سے بلا واسطہ جبریل روایت فرماتے ہیں۔ ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں ۱۲
محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

العجلونی الدمشقی حدثنا به مشائخنا الثلاثة ابو المواهب الحنبلی
وعبد الغنی النابلسی الحنفی ومحمد الکاملی الشافعی الدمشقیون
قال کل واحد منهم حدثنا به شیخنا عبد الباقی الحنبلی الدمشقی قال
حدثنا به محمد شمس الدین المیدانی الشافعی الدمشقی قال
ثنا به شهاب الدین احمد الطیبی الکبیر الدمشقی ثم حدثنا به السید
محمد ابو البقا کمال الدین ابن حمزة الحسینی الدمشقی حدثنا ابو العباس
احمد بن عبد الهادی الحافظ الشهیر الدمشقی قال حدثنا
به الصلاح محمد بن ابی عمر احمد الصالحی الدمشقی قال ثنا
به ابو الحسن علی بن احمد فخر الدین الصالحی الدمشقی ثنا به عمی محمد
ابن عبد الله ضیاء الدین المقدسی الدمشقی ثنا به ابو المجد
الفضل بن الحسین البانیاسی الدمشقی اخبرنا ابو القاسم
المؤذن الدمشقی ثنا ابو بکر عبد الرحمن بن القاسم الهاشمی
الدمشقی ثنا ابو مسهر عبد الاعلی بن مسهر الغسانی الدمشقی
ثنا سعید بن عبد العزیز الدمشقی حدثنا ربیعة بن یزید الدمشقی
حدثنا ابو ادریس عائذ الله بن عبد الله الخولانی الدمشقی

٢٢ حدثنا ابو ذر جندب بن جنادة الغفاري رضي الله عنه

وقد دخل ايضا دمشق عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

فيما روى عن الله تبارك وتعالى انه قال "يا عبادي انى

حرمت الظلم على نفسي وجعلته بينكم محرما فلا تظالموا

يا عبادي كلكم ضال الا من هديته فاستهدوني اهدكم

يا عبادي كلكم جائع الا من اطعمته فاستطعموني

اطعمكم يا عبادي كلكم عار الا من كسوته فاستكسوني

اكسكم يا عبادي انكم تخطئون بالليل والنهار وانا

اغفر الذنوب جميعا فاستغفروني اغفر لكم يا عبادي

انكم لن تبلغوا ضرى فتضروني ولن تبلغوا نفعي فتنفعوني

له "ترجمہ" اے میرے بندو تحقیق میں نے میری ذات پر ظلم کو حرام کرلیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسکو حرام کر دیا ہے پس تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر میں نے جسکو ہدایت دی۔ یعنے مبعث رسول سے پہلے سب کے سب گمراہ تھے۔ اللہ پاک نے بذریعۂ رسول جسکو ہدایت دی وہ ہدایت پر آئے ورنہ سب گمراہ رہتے۔ پس تم مجھ سے طلب ہدایت کرو میں تمکو ہدایت کرونگا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا۔ پس تم مجھ سے طلب طعام کرو میں تمکو کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا۔ پس تم مجھ سے طلب لباس کرو میں تمہیں کپڑے پہناؤنگا۔ اے میرے بندو یقیناً تم شب و روز خطا کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں۔ پس تم مجھ سے طلب مغفرت کرو میں تمہیں بخشونگا۔ اے میرے بندو تحقیق تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نقصان پہنچاؤ اور ہرگز مجھے نفع نہیں پہنچا سکتے ہو تاکہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام

(بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

یا عبادی لو ان اولکم و اٰخرکم و انسکم و جنکم کانوا علٰی
اتقٰی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذٰلک فی ملکی شیئًا
یا عبادی لو ان اولکم و اٰخرکم و انسکم و جنکم کانوا علٰی افجر
قلب رجل واحد منکم ما نقص ذٰلک من ملکی شیئًا یا
عبادی لو ان اولکم و اٰخرکم و انسکم و جنکم قاموا فی
صعید واحد فسألونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ
ما نقص ذٰلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا
ادخل البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا
علیکم[1] ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیرا فلیحمد اللّٰہ ومن

(بقیہ حاشیہ سابقہ) انس و جن تم میں کے سب سے بڑے متقی (یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک میں کچھ اضافہ نہ ہو جائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولین و آخرین اور تم تمام انس و جن تم میں سے سب سے بڑے نافرمان (یعنے ابلیس علیہ اللعنہ) کے برابر ہو جائیں تو بھی میرے ملک سے کچھ گھٹ نجائیگا۔ اے میرے بندو اگرچہ تمہارے اولیں و آخریں اور انس و جن ایک زمیں میں کھڑے ہو کر یعنے سب کے سب اکٹھے ہو کر مجھ سے سوال کریں۔ پھر میں ہر شخص کو اسکی مطلوبہ چیز عطا کروں تو بھی میرے خزانہ میں سے اسیقدر کمی ہو گی جسقدر سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کی کمی ہو گی۔ یعنے اسقدر بے حساب عطا کرنے پر بھی میرے خزانہ میں کسی طرح کی کمی واقع نہ ہو گی۔ اے میرے بندو میں تمہارے کل اعمال کو ضرور گن رکھتا ہوں پھر تمکو ان کے موافق پوری جزا دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو پائے تو وہ اللہ پاک کی حمد کرے اور جو اسکے خلاف پائے تو وہ محض اپنے ہی نفس کو ملامت کرے نہ کہ اور کسی کو ۱۲ محمد عبد الہادی غفراللہ لہ

[1] کذا فی الاصول المعتمدۃ وھو المناسب للمقام ووقع فی اصل ابن حجر لکم وقال وفی نسخۃ علیکم ۱۲ مرقاۃ بحذف یسیر ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

وجد غير ذلك فلا يلومن الا نفسه" هذه رواية مسلم في صحيحه۔

اس حدیث کے سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ	الحديث الثاني والستون المسلسل بالمصريين[1]	علیہ وسلم کے درمیان چھبیس واسطے ہیں۔

عـ ۶۲

ارويه عن الشيخ العلامة محمد حسب الله المصري عن الشيخ احمد منة الله المصري عن الامير الكبير المصري عن شيخ الاسلام علي الصعيدي المصري عن محمد السلموني المصري وعبد الله اللباني المصري كل منهما عن محمد الخرشي وعبد الباقي الزرقاني المصريين كلاهما عن ابي الامداد برهان الدين ابراهيم بن علي الحسني العلوي المصري عن الشيخ السنهوري المصري عن محمد الغيطي المصري عن قاضي مصر نور الدين علي بن ليس عن محمد السخاوي المصري ثنا الحافظ احمد بن حجر العسقلاني المصري حدثنا ابو محمد عبد الله بن عمر بن علي السعودي المصري حدثنا ابو محمد بن ابراهيم بن علي المصري حدثنا ابو الحسن

[1] اس حدیث کے سب راوی مصری ہیں ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

يحيى القرشي المصري حد[17] ثنا ابو عيسى عبد الله بن عبد الواحد المصري ثنا[18] ابو القاسم هبة الله بن علي البوصيري المصري ثنا ابو صادق مرشد ابن يحيى المدني المصري ثنا[19] ابو الحسن علي بن عمر الحراني الصواف المصري ثنا[20] ابو القاسم حمزة بن محمد الكناني الحافظ المصري ثنا[21] عمران بن موسى المصري ثنا[22] يحيى بن عبد الله المصري ثنا[23] الليث بن سعد المصري ثنا[24] عامر بن يحيى المغافري المصري ثنا[25] ابو عبد الرحمن الحبلي المصري ثنا[26] عبد الله بن عمرو ابن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ود يصاح برجل من امتي على رؤس

الخلائق يوم القيمة فينشر له تسعة وتسعون سجلا كل سجل منها مد البصر ثم يقول الله تعالى له أتنكر من هذا شيئا فيقول لا يا رب فيقول الله تعالى ألك عذر وحسنة فيقول لا يا رب فيقول الله عز وجل بلى ان

۵۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے روبرو دربار الٰہی میں پکارا جائیگا پس اسکے اعمال نامہ کے بڑے بڑے ننانوے دفتر کھولے جائینگے۔ ہر ایک کی درازی مدِ بصر تک ہوگی۔ پھر اسکو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ اے بندے، کیا تو ان اعمال میں سے کسی کا منکر ہے وہ کہیگا کہ نہیں اے رب میرے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ آیا تیرا کوئی عذر یا تیری کوئی نیکی ہے کہیگا کہ نہیں اے رب میرے (بقیہ صفحہ آئندہ)

لك عندنا حسنات وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج الله

تعالى له بطاقة فيها اشهد ان لا اله الا الله واشهد

ان محمدا عبده ورسوله فيقول يا رب ما هذه

البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك لا تظلم

فتوضع السجلات فى كفة والبطاقة فى كفة فطاشت

السجلات وثقلت البطاقة" قلت وفى رواية

بقدر الانملة فيها شهادة ان لا اله الا الله الخ"

وفى رواية الترمذى "ولا يثقل مع اسم الله تعالى شيئ"

قال السخاوى هذا حديث جيد الاسناد عظيم المواقع مسلسل

بالمصريين الى منتهاه وصحابيه سكن مصر مع ابيه واقام بعده

(بقیہ حاشیہ گزشتہ) پس اللہ تعالی فرمائیگا کہ (اے بندے) کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس تیری نیکیاں ہیں۔ اور آج تجھ پر کسیطرح ظلم نہ ہوگا۔ (یہ فرماکر) اللہ پاک ایک چھوٹا ٹکڑا نکالیگا جس میں کلمۂ شہادت مرقوم ہوگا (بندہ یہ دیکھکر) پوچھیگا اے میرے رب ان دفتروں کے مقابلہ میں یہ ذرا سا ٹکڑا کیا (حقیقت رکھتا) ہے پس اللہ تعالی فرمائیگا کہ تجھ پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا۔ پس وہ تمام دفاتر میزان کے ایک پلّے میں اور وہ ٹکڑا ایک پلّے میں رکھا جائیگا۔ پس وہ دفاتر ہلکے اور وہ ٹکڑا بھاری ہوجائیگا۔ راقم آثم کہتا ہے کہ دوسری ایک روایت میں یہ جملہ زیادہ ہے کہ وہ ٹکڑا ایک انگل کے مقدار کا ہوگا جس میں کلمۂ شہادت لکھا ہوا ہوگا اور ترمذی کی روایت میں آخری میں اس جملہ کی زیادتی ہے کہ اللہ تعالی کے نام مبارک کیساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی۔ یہ حدیث شریف جید الاسناد اور عظیم الشان ہے ۱۲ محمد عبد الہادی کان لہ اللہ ذو الایادی

مدة يسيرة ثم تحول منها ورواه الحاكم فی صحيحه وهو صحيح علی شرط
مسلم كذا فی ثبت الامير الكبير وحصر الشارد انتهی وفی جياد
المسلسلات ما نصه اخرجه الترمذی وحسنه وابن ماجه والحاكم
وصححه من طرق عن الليث وزاد فيه فيهاب العبد
قبل قوله فيقول لا يارب انتهی

ع ٦٣

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الثالث والستون المسلسل بالمعمرين	تک بیس (۲۰) واسطے ہیں۔

ليس فيهم الا من جاوز الثمانين۔ وبالسند الی الامام السيوطی
قال فی الجياد قرأت علی ام الفضل القدسية ان ابا اسحق
التنوخی اخبرها قال اخبرنا احمد بن ابی طالب قال اخبرنا عبد الله
ابن عمر قال اخبرنا عبد الاول بن عيسی قال اخبرنا محمد بن ابی
مسعود الفارسی قال اخبرنا عبد الرحمن بن احمد الانصاری قال
اخبرنا ابو القاسم عبد الله بن محمد البغوی قال حدثنا العلاء بن
موسی قال حدثنا سفيان بن عيينة عن الاسود بن قيس انه

[ا] یہ ترسٹھویں حدیث ہے جسکے راوی معمرین ہیں یعنے ہر راوی اسّی سال سے زیادہ عمر والا ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

سمع جندب بن عبد اللہ يقول شهدت الاضحى مع رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم فقال لهم "من[1] كان ذبح قبل الصلوٰة فليعد ومن لا فليذبح على اسم اللہ" اخرجه مسلم و ابن ماجه من طريق ابن عيينة به واخرجه الشيخان والنسائى من طريق عن الاسود بن قيس به انتهى

اس حدیث میں مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	الحديث الرابع والستون[64] المسلسل بالحسن	تک ستائیس (۲۷) واسطے ہیں۔

حدثنى الشيخ اسعد بن احمد الدهان الحنفى المكى وخلقه حسن [2] اخبرنا الشيخ حسين الجسر الطرابلسى وعلمه حسن [3] انا علاء الدين عابدين وتقريره حسن حدثنا والدى محمد امين عابدين مؤلف رد المحتار وتاليفه حسن انا الشيخ محمد شاكر وعلمه وخلقه حسن انا المنلا على ابن محمد بن سالم التركمانى الحنفى وفتواه حسن اخبرنا محمد بن عقيلة وعلمه وخلقه حسن ح واخبرنى[1] العلامة الشيخ صالح الكمال

---

[1] حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کی ہے اسکو چاہئے کہ (بعد نماز) دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے اللہ تعالیٰ کے نام پر ۱۲ [2] چونسٹھویں حدیث مسلسل بالحسن ہے ۱۲

ع ۶۴

مفتي الاحناف وشيخ العلماء بمكة المكرمه وخلقه وفتواه حسن
انى[2] الشيخ محمد على بن الظاهر الوترى وتقريره حسن انا[3]
الشيخ العلامة عبد الغنى المجددى وسمته حسن انا[4] العلامة
الحافظ محمد عابد وحفظه وتاليفه حسن انا[5] العلامة السيد
عبد الرحمن بن سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الاهدل وحديثه
حسن انا[6] العلامة امر الله المزجاجي وفقهه حسن انا العلامة
محمد بن عقيلة وهديه حسن اخبرنا[8] شيخنا حسن بن على العجيمي
واسمه وعلمه حسن اخبرنا[9] الشيخ عبد الرحيم الحنفى اجازة وحاله
حسن انا[10] السيد طاهر بن الحسين الاهدل اجازة وخلقه
حسن انا[11] وجيه الدين عبد الرحمن بن على الديبع وحفظه حسن انبانا[12]
خادم السنة الحافظ ابو العباس احمد بن عبد اللطيف الشرجي
وكل حاله حسن اخبرنا[13] شمس الدين محمد الجزرى ووجهه وخلقه
حسن انبانا[14] الحسن بن احمد بن هلال الصالحى فيما شافهني بلفظه
الحسن عن[15] على بن احمد المقدسى ابى الحسن انا[16] الحافظ عبد الرحمن
ابن على الشهير بابن الجوزى صاحب الوعظ الحسن انا[17] ابو نعيم محمد

ابن عبد الباقی ذو الخلق الحسن أنا ابو بکر احمد بن علی الطرشیشی
وسمتہ حسن أنا ابو سعید فضل اللہ بن احمد المیسابوری وحالہ حسن أنا ابو العباس
احمد بن محمد المستغفری بجد حسن أنا ابو العباس بن ابی الحسن جد ثنا ابی احمد عمر الاشبانی
ابو الحسن حد ثنا محمد بن زکریا العلائی وکل حالہ حسن حدثنا الحسن
عن الحسن حدثنی الحسن بن ابی الحسن عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "احسن الحسن الخلق الحسن"
قال العلامۃ العجلونی رحمہ اللہ تعالیٰ فی ثبتہ وذکرہ شیخ مشائخنا
الکورانی فی مسالک الابرار قال فیہ انا شیخنا صفی الدین
احمد بن محمد المدنی القشاشی وجدہ الاعلیٰ اسمہ حسن عن
شیخہ ابی المواهب بن ابی الحسن عن الشیخ محمد بن ابی الحسن
عن والدہ ابی الحسن عن العز بن زکریا الفقیہ الحسن عن الحافظ (الزین)
ابی الفضل احمد بن ابی الحسن باجازتہ العامۃ من ابی حفص
عمر بن حسن عن علی بن البخاری ابی الحسن عن ابی الیمن زید بن

لہ نیک خلقی نیکیوں سے بہترین نیکی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الحسن عن القاضی ابی بکر محمد بن عبد الباقی الفقیہ الحسن
عن القاضی ابی عبد اللہ محمد بن سلامۃ القضاعی القاضی
الحسن حدثنا محمد بن اسماعیل الکیسی (الکشی) وکان ذا خلق حسن
ثنا ابو العباس جعفر بن محمد المستغفری بحدیث حسن ثنا ابو العباس
ابن ابی الحسن ثنا ابی ابو الحسن رضی احمد بن عمر الاشبانی ثنا محمد
ابن زکریا العلائی رجل حدیثہ حسن حدثنا الحسن عن الحسن
عن الحسن ابن ابی الحسن عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم "ان احسن الحسن الخلق الحسن"
قال القضاعی الحسن الاول ھو ابن سھل والثانی ابن دینار
والثالث البصری والرابع ابن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم انتھی

۶۵

اس حدیث کی روایت میں مجھ سے رسول اکرم	الحدیث الخامس والستون المسلسل باثنی عشر ابا فی نسق واحد فی اخرہ یقول سمعت	صلی اللہ علیہ وسلم تک اتنے واسطے ہیں

فاقول حدثنی اجازۃ شیخی القدومی عن عبد الرحمن الکزبری

۱؎ اسکا ترجمہ گزر چکا ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ ۲؎ پینسٹھویں حدیث۔ اس حدیث کا ایسا سلسلہ ہے کہ آخر کے بارہ راویوں سے ہر راوی اپنے باپ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سمعت ابی یعنی میں نے اپنے باپ سے سنا پھر وہ کہتا ہے سمعت ابی اسیطرح آخر تک ۱۲ محمد عبد الہادی غفرلہٗ

عن[3] ابیہ عن[4] احمد العطار عن[5] العجلونی قال فی ثبتہ حدثنا[6] اجازۃ
شیخنا محمد ابو الطاھر المدنی ح[7] حدثنا والدی ابراھیم الکورانی ح[8] حدثنا
صفی الدین القشاشی باجازتہ من الشمس[9] الرملی عن[10] القاضی زکریا
عن[11] الحافظ ابن حجر عن[12] زین الدین العراقی عن[13] صلاح الدین
خلیل بن کیکلدی العلائی اخبرتنا[14] کریمۃ بنت عبد الوھاب
حضورا قالت انبانا[15] القاسم بن الفضل الصیدلانی ومحمد بن علی
الباغبان قالا[16] حدثنا رزق اللہ بن عبد الوھاب التمیمی قال[17]
سمعت ابی ابا الفرج عبد الوھاب یقول[18] سمعت ابی ابا الحسن عبد العزیز
یقول[19] سمعت ابی ابا بکر الحرث یقول[20] سمعت ابی اسد یقول[21] سمعت
ابی اللیث یقول[22] سمعت ابی سلیمان یقول[23] سمعت ابی الاسود
یقول[24] سمعت ابی سفیان یقول[25] سمعت ابی یزید یقول[26] سمعت
ابی الھیثم یقول[27] سمعت ابی اکینۃ یقول[28] سمعت ابی عبد اللہ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول "ما[1] اجتمع قوم
علی ذکر اللہ الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ"

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی ذکر الہی کی مجلس منعقد ہوتی ہے تو (رحمت کے) فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الہی انکو ڈھانپ لیتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ۔

قال العلامة العجلوني فی ثبتہ قال العلائی هذا حدیث غریب التسلسل بهؤلاء الآباء وفيهم جماعة لا يعرفون الا بهذا الطريق انتهى قال المسکین. لکن الحدیث صحیح فقد اخرجہ مسلم فی صحیحہ عن ابی هریرة بلفظ[۱] ما جلس قوم یذکرون الله تعالی الا حفت بهم الملائکة وغشیتهم الرحمة وذکرهم الله فیمن عنده ام

اس حدیث کی رُواۃ میں سے رسول اللہ	الحدیث السادس و الستون المسلسل بحرف العین فی اول اسم کل من رواته	صلی اللہ علیہ وسلم تک سترہ واسطے ہیں

٦٦

اروِیه عن[۱] الشیخ عمر بشطا عن[۲] السید عیدروس عن[۳] والده السید عمر عن[۴] الشیخ عبد الرحمن الاهدل عن[۵] الشیخ عبد الخالق بن علی عن[۶] شیخه عبد الخالق بن ابی بکر ووالده علی بن الزین المزجاجیین قالا اخبرنا[۷] عبد الله الصدیق انا[۸] والدنا عبد الله الزین ابن الصدیق المزجاجی انا[۹] شیخنا عبد الله المدعو یحیی بن محمد الحطاب انا[۱۰]

---

[۱] کوئی قوم والے اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتے ہیں تو ملائکہ رحمت انکو گھیر لیتے ہیں اور رحمت خداوندی انکو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ پاک اپنے مقرب فرشتوں میں انکا ذکر خیر فرماتے ہیں ۱۲ [۲] یہ حدیث مسلسل ہے اسکے ہر راوی کے نام کا سر حرف عین ہے ۱۲ محمد عبد الهادی عفا اللہ عنہ

عبد الحق السنباطی وعبد العزیز بن فهد قالا انا[١١] عبد الرحمن بن محمد الناقوسی انا[١٢] ابو هریرة عبد الرحمن ابن الحافظ شمس الدین الذہبی انا[١٣] عیسی بن عبد الرحمن بن مطعم ثنا[١٤] عبد اللہ بن عمر بن اللتی انا[١٥] عبد الاول بن عیسی السجزی انا[١٦] عبد الرحمن بن محمد الداؤدی انا[١٧] عبد اللہ بن احمد السرخسی انا[١٨] عیسی بن عمر السمرقندی انا[١٩] عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی انا[٢٠] عبد اللہ بن یزید انا[٢١] عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن[٢٢] عبد الرحمن بن رافع عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مر بمجلسین فی مسجدہ قال[١] "کلاهما علی خیر واحدهما افضل من صاحبه اما هؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء فیتعلمون الفقه والعلم ویعلمون الجاهل فهم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس معهم"

[١] ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ایکروز) مسجد نبوی میں دو مجلسوں پر گزرے اور فرمایا کہ ہر دو مجلس خیر پر ہیں اور ان دونوں میں سے ایک افضل ہے (اسکے بعد دعا اور ذکر کی مجلس کو فرمایا) کہ یہ لوگ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں اور اسکی طرف راغب ہیں پس وہ انکو چاہے دے چاہے نہ دے (پھر تعلم و تعلیم کی مجلس کو فرمایا) لیکن یہ لوگ فقہ اور علم سیکھتے اور جاہل کو سکھلاتے ہیں پس یہ افضل ہیں۔ اور میں معلم ہی بھیجا گیا ہوں یعنی سکھلانے والا ہی بنکر آیا ہوں۔ پھر آپنے اپنی شرکت سے اسی مجلس کو حیثیت دسرفرازی بخشی سبحان اللہ اس حدیث سے مذاکرۂ علم و تحصیل فقہ کی کسقدر فضیلت ثابت ہوی اللہ پاک سب مسلمانوں کو اسکی توفیق عطا فرما۔ آمین ١٢ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

قال الجامع المسلين قال شيخ شيخنا العلامة القاوقجي رحمه الله تعالى في مسلسلاته هكذا اخرجه الدارمي في مسنده واخرجه ابن ماجه من طريق بكر بن خنيس عن عبد الله بن زياد عن عبد الله بن يزيد بن عبد الرحمن الحبلي به نحوه فكان الحديث عن ابن زياد عنهما معا عن ابن عمر الا ان شيخنا ذكر احدهما مكان هؤلاء والله تعالى اعلم انتهى وفي ثبت العجلوني رحمه الله تعالى مانصه وقال السخاوي هذا حديث غريب وابن انعم هو الافريقي ضعيف لسوء حفظه ولكن للمتن شواهد اه وذكره شيخنا محمد عقيلة في مسلسلاته عن الشيخ حسن العجيمي قال وسماه شيخه عيسى الجعفري بعيد المؤمن اي ليتم التسلسل فيه بحرف العين وذكر فيها ايضا عن الكاشف للذهبي ان الافريقي ضعفوه وقال الترمذي رأيت البخاري يقوى امره ويقول هو مقارب الحديث انتهى

الجيلي

اس حدیث میں مجھ سے حضرت	الحديث السابع والستون المسلسل بحرف النون في اخر اسم كل راو من رواته وهو اثر عن سيدنا	عثمان رضی اللہ عنہ تک

۶۷

سلہ یہ سڑسٹھویں حدیث ہے اس کے ہر راوی کے نام کا حرف آخر نون ہے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ۔

چھبیس ۲۶	عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	واسطے ہیں۔

حدثنی اجازۃ عبد الجلیل برادہ ادیب الزمان عن[۲] السید اسمعیل البرزنجی زاہد الاوان عن[۳] صالح المنسوب الی الفلان عن[۴] محمد بن سنۃ محدث الزمان عن[۵] الشریف محمد بن عبد اللہ الفائق علی الاقران عن[۶] عمر ابن الجائی سراج العلماء الاعیان عن[۷] الحافظ السیوطی مجدد الزمان قال فی الجیاد اخبرنی[۸] مناولۃ واجازۃ قاضی القضاۃ علم الدین البلقینی فقیہ الزمان عن[۹] والدہ سراج الدین ابی حفص بن رسلان قال[۱۰] اجاز لنا عبد اللہ ابن محمد بن احمد بن عثمان قال[۱۱] اخبرنا ابو الھدی السبتی سنۃ خمس وتسعین وستمائۃ فی شعبان ثنا اخبرنا[۱۲] بشیر بن حامد ابو النعمان ثنا حدثنا[۱۳] محمد بن ھبۃ اللہ باصبھان ثنا اخبرنا[۱۴] والدی وکان کبیر الشان ثنا اخبرنا[۱۵] تمیم بن عبد الواحد بدرب جیلان ثنا اخبرنا[۱۶] ابوبکر بن احمد بن عبد الرحمٰن ثنا حدثنا[۱۷] ابو القاسم الطبرانی واسمہ سلیمان ثنا حدثنا[۱۸] محمد بن جعفر بن سنان ثنا اخبرنا[۱۹] الولید بن الزینبان ثنا حدثنا[۲۰] المعافا بن عمران عن[۲۱] جعفر بن برقان عن[۲۲]

ميمون بن مهران عن[23] حمران بن[24] ابان عن[25] ابان بن عثمان عن[26] عثمان بن عفان رو فى المحرم[1] يدخل البستان و يشم الريحان آخرجه البخارى فى تاريخ بغداد من وجه آخر عن المعافى بن عمران ا هـ

رسول الله صلى الله عليه وسلم تک	الحديث[2] الثامن[98] و الستون المسلسل بالآخرية	اس حدیث میں مجوسی بیس واسطے ہیں[20]

۶۸

و بالسند الى الامام المحدث العجلونى رحمه الله تعالى قال فى ثبته حدثنا[1] اجازة شيخنا محمد عقيلة المكى قال فى مسلسلاته المسمى بالفوائد الجليلة فى مسلسلات محمد عقيلة - اخبرنا شيخنا الشيخ حسن بن على العجيمى و انا آخر من اخبر عنه بالاجازة العامة قال اذن لنا الشيخ المعمر الولى الربانى سيدى ابو الوفا احمد بن محمد بن العجل اليمنى فيما كتبه لى اجازة و انا آخر من حدث عنه عن[2] الامام المسند الكبير يحيى بن مكرم الطبرى الحسنى اجازة وهو آخر من حدث عنه قال اخبرنا خاتمة الحفاظ من المحدثين

ــه۱ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محرم میں باغ کو تشریف لیجاتے اور پھول سونگھتے تھے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

ــه۲ اڑسٹھویں حدیث اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ میں اپنے شیخ کا آخری راوی ہوں یعنی اسکی روایت کے بعد شیخ نے دوسرے کسی کو روایت نہ کی ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

شمس الدين ابو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوي اجازة
مشافهة بعد سماع المسلسل بالاولية منه وهو آخر من حدث
عنه قال[11] انبانا المسند شمس الدين محمد بن احمد بن محمد الدميري
الخليلي وانا آخر من حدث بالاستدعاء الذي اجازنيه قال[12]
اخبرنا ابو الفتح محمد بن ابراهيم الميدومي وانا آخر من حدث
عنه بالخصوص على وجه الارض اخبرنا[13] ابو الفرج عبد اللطيف
ابن عبد المنعم الحراني وهو آخر من حدث عنه بالسماع على وجه
الارض اخبرنا[14] ابو الفرج عبد المنعم بن عبد الواحد بن سعيد بن
كليب وهو آخر من حدث عنه بالسماع قال[15] اخبرنا ابو القاسم علي
ابن احمد بن محمد بن بيان وهو آخر من حدث عنه اخبرنا[16] ابو الحسن محمد بن محمد
ابن اسماعيل الصفار وهو آخر من حدث عنه ثنا[17] ابو علي الحسن بن عرفة بن يزيد
العبدي وهو آخر من حدث عنه بجزئه المشهور حدثنا[18] عمار بن محمد وهو آخر من حدث
عنه عن[19] الصلت بن ثويد[20] الحنفي وهو آخر من حدث عنه قال سمعت
اباهريرة رضي الله عنه يقول والصلت آخر من حدث عنه قال
سمعت خليلي ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول

"لا تقوم الساعة حتى لا تنطح ذات قرن جماء" والحديث ذكره العلائي في مسلسلاته وتلميذه العراقي وحسن (وهي التي لا قرن لها ١٢عبد) اسناده وقال ابن كثير لا بأس باسناده ورواه احمد في مسنده عن عمار بن محمد انتهى قال العلامة ابن حجر المكي رحمه الله تعالى في كتاب مسانيده هذا حديث حسن الاسناد عال عجيب التسلسل بالأخرية ولا ينافي كونه حسنا قول النسائي في الصلت انه منكر الحديث لان ابن حبان وثقه وجزم بكونه من التابعين والضيا فللمتن شواهد انتهى مختصرا

۷۹

اس سلسلہ میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ستائیس واسطے ہیں

الحديث التاسع والستون[79] المسلسل[2] بقول كل راو في العزلة سلامة

اخبرني[1] الشيخ عبد الباري قدس سره اخبرني[2] شيخي الوتري قدس سره انا[3] الشيخ عبد الغني المجددي عن[4] الشيخ محمد عابد عن[5] صالح الفلاني عن[6]

[1] دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے تقوم الساعة حين لا تنطح ذات قرن جماء - ہر دو کا مطلب یہ ہے کہ قریب قیامت میں ایسا ہوگا کہ سینگ والا جانور بے سینگ جانور کو نہ ماریگا جب تک یہ بات ظاہر نہ ہو قیامت نہ آئیگی جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ زمین اپنی برکتوں کو ظاہر کر یگی یہاں تک کہ آدمی کا بچہ اژدہے کیساتھ کھیلیگا اور وہ اسکو ضرر نہ پہنچائیگا اور بھیڑیا بکریوں کی اور شیر گائے کی چرواہی کرینگے لیکن وہ انکو کچھ ضرر نہ پہنچائیگے اور یہ اسوقت ہوگا کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے زمین پر نازل ہونگے ۱۲ محمد عبد الہادی عفا اللہ عنہ

[2] یہ انہترویں حدیث ہے اسکا ہر راوی کہتا ہے کہ تنہائی میں سلامتی ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

محمد بن سنة عن مولائی الشریف عن محمد بن ارکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر انہ قرأ علی ابی عبد اللہ بن سکر بمکۃ انا ابو العباس احمد بن طیبی الخطیب ابو الفتح ابن عبد الکریم القیسی انا الحافظ ابو الحسن بن المفضل انا احمد بن محمد الحافظ انا الحسن بن احمد المقری انا اسمعیل بن علی الحافظ وھو ابو سعید السمان ثنا ابو الفتح ابن ابی العباس المقری لفظا ثنا ابو الفتح ثنا محمد بن علی الصوفی الکوفی بمصر ثنا ابو عبد الرحمن محمد بن الحسین الاخبار ھو السلمی ثنا ابو سلیمان محمد بن محمد بن علی الطالقانی حدثنا ابی ثنا ابو عمران الھیثم بن ایوب السلمی ثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن الدمشقی عن الولید بن مسلم عن ابی جریج عن عطاء عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سلامۃ الرجل فی الفتنۃ ان یلزم بیتہ" و قال ابو موسی رضی اللہ عنہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلۃ سلامۃ فخرجنا وندمنا وقم عطاء صدق رسول اللہ

لہ فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی گھر بیٹھنے میں ہے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی العزلۃ سلامۃ وکذلک قال کل واحد من رجال السند حتی قال شیخنا ونحن نقول کذلک ایضا قلت ونحن نقول فی العزلۃ سلامۃ۔

اس سلسلہ میں مجھ سے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم	الحدیث السبعون المسلسل بختم المجلس بالدعاء[1]	تک اکیس[21] واسطے ہیں۔

عنک

ارویہ عن محمد بن سلیمان حسب اللہ المفسر المکی المصری وکان اذا فرغ من القرأۃ دعا للسامعین وختم المجلس بالدعاء عن احمد منۃ اللہ المصری عن احمد بن عبید العطار عن العلامۃ العجلونی وقد ذکرہ العلامۃ المذکور فی ثبتہ انہ قد ذکرہ الشیخ نجم الدین الغیطی فی مسلسلاتہ بقولہ اخبرنا الامامان شیخ مشائخ الاسلام ابو یحیی زکریا الانصاری وشیخ الشیوخ ابو الفضائل عبد الحق السنباطی الشافعیان اجازۃ وکانا کثیرا ما یختمان مجلسہما بالدعاء قالا انبانا الشیخ العالم القدوۃ شرف الدین ابو الفتح بن العلامۃ زین الدین ابی بکر بن الحسین

[1] سترویں حدیث دجس اس سکین کے احادیث مسلسلات کا خاتمہ ہے) ایسی ہے کہ جس میں مجلس کو دعا پر ختم کرنے کا سلسلہ مذکور ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دعا پر اپنی مجلس کو ختم فرماتے تھے وہ دعا اس روایت کے آخر میں آتی ہے بعد

المراغی المدنی نزیل مکة المشرفة اجازة مشافهة للاول ومکاتبة
للثانی وکان اذا فرغ من القرأة دعا للسامعین وختم المجلس
بالدعاء قالا انبانا الحافظ بهاء الدین ابو محمد عبد الله العثمانی
فیما اجاز لی روایته وکان اذا فرغ دعا للسامعین وختم المجلس
بالدعاء انبانا الاخوان ابو اسحق ابراهیم وابو العباس احمد ولدا
محمد بن ابراهیم الطبری بقرأتی فلما فرغنا من القرأة دعوا لنا
وختما مجلسهما بالدعاء قالا انبانا ابو القاسم عبد الرحمن ابن ابی
حرمی فتوح بن بنین الکاتب فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء اخبرنی جمال الاسلام قاضی الحرمین الشریفین
ابو المظفر محمد بن علی الشیبانی الطبری فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا مفتی الحرمین ابو طاهر یحیی
ابن محمد بن احمد المحاملی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم
المجلس بالدعاء انبانا ابو الحسن جابر بن یسر الحنائی فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء انبانا ابو طاهر محمد بن عبد الرحمن
المخلص فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا

عبدالرحمٰن بن مهدی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس
بالدعاء حدثنا[16] ابوجعفر احمد بن اسحٰق بن بهلول بن حسان
التنوخی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[17] ابی فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء
حدثنا[18] مالک بن انس یعنی امام دار الہجرة فلما فرغ من القرأة
دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[19] محمد بن شہاب الزہری
فلما فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثنا[20] عروة فلما
فرغ من القرأة دعا لنا وختم المجلس بالدعاء حدثتنی[21] عائشة
رضی اللہ تعالی عنہا فلما فرغت من حدیثہا دعت لنا و
ختمت بالدعاء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا فرغ من حدیثہ واراد ان یقوم من مجلسہ یقول[1] اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَأْنَا وَمَا تَعَمَّدْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَمَا اَعْلَنَّا
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ حدیث ضعیف غریب التسلسل بختم

[1] اے ہمارے معبود ہمارے گناہ بخش دے وہ جو ہم سے ہوا کیا ہے اور جو عمداً کیا ہے اور جو پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے
اور جو گناہ کہ تو انکو ہم سے بہتر جانتا ہے ۔ تو ہی مقدم اور تو ہی مؤخر ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے ۱۲ عبد الہادی

المجلس بالدعاء۔ وقد وردت فی هذا الباب ادعیة مختلفة اوردها
المحدثون فی کتبهم ولاسیما ذکر الحافظ ابن حجر فی اواخر فتح
الباری فی حدیث ختم المجلس روایات منها ما اخرجه الترمذی
فی جامعه والنسائی فی الیوم واللیلة وابن حبان فی صحیحه والطبرانی
فی الدعاء والحاکم فی المستدرک کلهم من روایة حجاج بن محمد
عن ابن جریج عن موسی بن عقبة عن سهیل بن ابی صالح
عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم "من جلس فی مجلس فکثر فیه لغطه
فقال قبل ان یقوم من مجلسه ذلك سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ الا غفر له ما کان فی مجلسه ذلك"
هذا لفظ الترمذی وقال حسن صحیح غریب لا نعرفه من حدیث

سلہ احادیث شریفہ میں ختم مجلس پر پڑھنے کی دعائیں مختلف وارد ہوئی ہیں جنکو محدثین نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے منجملہ انکے ایک وہ جو گزری اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی مجلس میں زیادہ چیخ پکار کا اتفاق پڑے اور وہ اس مجلس سے برخاست کرنے کے آگے مذکور دعا یعنی سبحانک اللھم سے واتوب الیک تک پڑھے تو اس مجلس میں جو کچھ لغویات وبکواس ہوئے ہوں وہ سب بخشے جائینگے ۱۲ محمد عبد الہادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ۔

سهيل الامن هذا الوجه وفي الباب عن ابي برزة وعائشة رضي الله عنهما - انتهى مختصراً -

الحمد لله خالق البريات - قد تمت سبعون حديثا من احاديث المسلسلات وقد بقي بعضها ولكن تركته خوفا من التطويل ولئن امهلني العمر لاصنفن في هذا الباب تصنيفا لطيفا بعون الله الجليل ولنختم هذه الحصة الثالثة على زيادات بعون الله علام السر والخفيات -

الزيادة الاولى في المسلسل بالسبحة الى الامام الحسن البصري رضي الله عنه

ناولني السبحة شيخنا العلامة الحبيب حسين الحبشي ثم ناولنيها الشيخ احمد الرفاعي المصري ثم ناولنيها الشيخ ابراهيم الباجوري ثم ناولنيها الشيخ محمد الامير الكبير ثم ناولنيها الشيخ شهاب الدين احمد الجوهري ثم ناولنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصري وقد ناولها له الشيخ محمد بن سليمان المغربي ناولها له ابو عثمان الجزائري عن ابي عثمان المقومي عن السيد احمد حجي عن سيدي ابراهيم التازي عن ابي الفتح المراغي عن ابي العباس احمد بن ابي بكر الرداد عن مجد الدين محمد بن يعقوب بن محمد الفيروزآبادي اللغوي ح وناولنيها الشيخ

المقري

العلامة عبد الجليل برادة المدني قال نا ولنيها الشيخ عبد الغني
نا ولنيها الشيخ عابد نا ولنيها الشيخ يوسف بن محمد بن علاء
الدين المزجاجي نا ولنيها الشيخ عبد الخالق المزجاجي نا ولنيها
الشيخ حيات السندي نا ولنيها الشيخ عبد الله بن سالم البصري
نا ولنيها الشيخ علاء البابلي نا ولنيها ابو النجا سالم بن محمد
السنهوري نا ولنيها الشيخ النجم محمد بن احمد بن علي الغيطي
نا ولنيها شيخ الاسلام زكريا الانصاري نا ولنيها الحافظ ابن
حجر نا ولنيها مجد الدين ابو الطاهر محمد بن يعقوب بن محمد
الفيروزآبادي اللغوي نا ولنيها جمال الدين يوسف بن محمد
الشهرزوري عن تقي الدين بن ابي الثنا محمد بن علي عن مجد الدين عبد الصمد
ابن ابي الجيش المقري عن ابيه عن ابي الفضل محمد بن الناصر
عن محمد بن عبد الله بن احمد السمرقندي عن ابي بكر محمد بن
علي السلامي الحداد عن ابي النصر عبد الوهاب بن عبد الله بن
عمر عن ابي الحسن علي بن الحسن بن قاسم الصوفي قال سمعت ابا الحسن
المالكي وقد رأيته وفي يده سبحة فقلت يا استاذي وانت

عبد الخالق بن ابي بكر

محمد حيوة

محمد بن علاء الدين

ابي محمد عبد الله

الی الاٰن مع السبحۃ فقال کذلک رأیت[۲۴] استاذی الجنید و فی
یدہ سبحۃ فقلت یا استاذی وانت الی الاٰن مع السبحۃ فقال
کذلک رأیت[۲۵] استاذی سری السقطی فقلت لہ کما قلت
فقال کذلک رأیت استاذی معروف[۲۶] الکرخی فقلت لہ
کما قلت فقال کذلک رأیت استاذی بشر الحافی فقلت لہ
کذلک فقال کذلک رأیت استاذی عمر[۲۸] المکی فسألتہ عما سألتنی
عنہ فقال رأیت استاذی الحسن البصری وفی یدہ سبحۃ[۱] فقلت لہ
یا استاذی مع عظم شانک وحسن عبادتک وانت الی الاٰن
مع السبحۃ فقال ہذا[۲] شیئ قد استعملناہ فی البدایات ما کنا

فقال لی کنا

[۱] حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تسبیح کے گیارہ دانوں کی زیارت سے الحمد للہ یہ بندہ مشرف ہوا ہے ۱۲

[۲] انتباہ میں شیخ ابو العباس الرداد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حسن بصری کے اس قول (ھذا شیئ کنا استعملناہ فی البدایات) سے ظاہر ہوا کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں تسبیح موجود تھی۔ اس لیے کہ حسن رض کا ابتدائی زمانہ بلاریب صحابۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کیونکہ آپ نے اسوقت ولادت پائی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دو سال باقی تھے اور آپ نے عثمان وعلی وطلحہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے اور قضیۂ عثمان رضی اللہ عنہ میں یوم الدار میں حاضر تھے اور اسوقت انکی عمر چودہ سال کی تھی۔ اور عثمان وعلی وعمران بن حصین ومعقل بن یسار وابی بکرہ وابی موسیٰ وابن عباس وجابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم اور صحابہ کی بڑی جماعت سے آپ نے حدیث کی روایت کی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپکی روایت میں اختلاف مشہور رہے اھ مسکین کہتا ہے کہ اس باب میں محدثین کرام علی الخصوص امام سیوطی نے اتحاف الفرقۃ بوصل الخرقۃ میں اور علامہ جزری نے اسنی المطالب میں اور علامہ ہیتمی نے کتاب المسانید میں خوب بحث کی اور سماع حسن بصری کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بخوبی ثابت کیا ہے جو موجب علم قطعی ویقینی ہے۔ اور تحقیق سبحہ میں علامہ شامی نے رد المحتار میں اور محقق لکھنوی نے نزہۃ الفکر فی سبحۃ الذکر میں خوب تفصیل لکھی ہے جسکا جی چاہے مطالعہ کرے ۱۲ محمد عبد الہادی عفی عنہ۔

نترکہ فی النہایات انا احب ان اذکر اللہ بقلبی ولسانی ویدی۔

الزیادۃ الثانیۃ فی سند المد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم

یقول العبد الراجی عفو ربہ ذی الایادی ابو سعید محمد عبد الرحمٰن کان اللہ لہ فی العواقب والمبادی۔ الحمد للہ انا صنعت ہذا المد المبارک المشرف بمکۃ المکرمۃ فی سنۃ خمسۃ وعشرین وثلثمائۃ والف علی المد الذی حققہ الشیخ الاکمل والفقیہ الاجل مولانا محمد عبد الحق المکی علی مد مولانا الشیخ عبد الغنی المدنی علی مد مولانا السید احمد بن طاہر مفتی المدینۃ المطہرۃ علی مد مولانا احمد بن علی الادریسی واضعالہ علی مد امیر المومنین ابی الحسین ابن امیر المومنین ابی سعید ابن امیر المومنین ابی یوسف عبد الحق علی مد امیر المومنین ابی یعقوب علی مد الشیخ ابی علی القواس علی مد ابی جعفر احمد بن علی بن غزلون علی مد الفقیہ القاضی احمد بن الاخطل علی مد خالد بن اسماعیل علی مد ابی بکر احمد بن حنبل علی مد سیدنا ومولانا صاحب رسول اللہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وتاریخہ سنۃ الف وصانعہ عبد اللہ

لہ ہکذا مکتوب فی سند المد الذی کتب لی شیخی محمد عبد الحق المکی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۲

تعالیٰ محمد بن جلون کان اللہ لہ آمین وعن[۱] ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً فی حدیث طویل اللّٰھم بارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی مدنا رواہ مسلم وغیرہ۔ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد۔ متفق علیہ

الزیادۃ الثالثۃ فی سلسلۃ الباس الخرقۃ[۲] الصوفیۃ وتلقین الذکر

[۱] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل میں مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت دے اور دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو اور چار یا پانچ مد پانی سے غسل فرماتے تھے۔ مد ایک عربی پیمانہ۔ مکہ مکرمہ کے ربع کیلہ سے کسیقدر چھوٹا ہے جسمیں تقریباً دو رطل گندم سماتی ہے اور رطل کا وزن قریب آدھ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا یعنے تقریباً چار سیر کا اور نصف صاع تقریباً دو سیر کا ہوا خلاصہ یہ کہ صدقۂ فطر کی مقدار اسّی روپیہ سکۂ انگریزی کے حساب سے کچھ کم دو سیر گندم ہوئی اگر پورے دو سیر دیں تو بہتر ہے ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ۔ اور صاع مذہب شافعی کا چار مد کا ہوتا ہے اور صاع حنفی چھ مد کا اگر صدقۂ فطر مد سے دینا چاہیں تو شافعی دو مد اور حنفی تین مد گندم جو لی نکالکر دیں یا اسکی قیمت ادا کریں۔ اور یہ مد مکہ مکرمہ میں میرے شیخ کے مد سے برابر کیا ہوا میرے پاس موجود ہے جس میں سکۂ عثمانیہ (۶۰) روپیہ وزن کی گندم سماتی ہے اسکی سند کا ایک طریقہ تو متن کتاب میں ذکر کیا گیا اور دوسرے طریقہ سے بھی پہلے مجھے پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مد کو مولانا احمد مکی کے مد سے برابر کیا اور انکا مولانا عبدالقیوم کے مد سے برابر کیا گیا اور انکا مد مولانا اسحاق کے مد سے برابر کیا گیا انکا مد مولانا رفیع الدین کے مد سے اور انکا مد مولانا حافظ محمد حیات کے مد سے انکا مد مولانا ابوالحسن بن محمد صادق کے مد سے انکا ابوالحسن بن ابی سعید کے مد سے انکا ابو یعقوب کے مد سے انکا حسین بن یحییٰ کے مد سے انکا ابراہیم بن عبدالرحمٰن کے مد سے انکا منصور بن یوسف کے مد سے انکا احمد بن علی کے مد سے انکا احمد بن اخطل کے مد سے انکا خالد بن اسماعیل کے مد سے انکا احمد بن حنبل کے مد سے انکا ابراہیم بن شنظیر اور ابوجعفر بن میمون کے مدوں سے انکا زید بن ثابت کے مد سے برابر کیا گیا ۱۲ محمد عبدالہادی عفی عنہ

[۲] البسنی الخرقۃ الصوفیۃ مولانا الشیخ عبدالجلیل الحنفی ۲ البسنیھما مولانا عبدالغنی الدہلوی ومولانا السید عمر الجفری الخ۔ والبسنیھما ایضاً مولانا الشیخ صالح کمال الخ ۱۲

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

اخذت الطريقة الچشتية والقادرية والنقشبندية والسهروردية وتلقين الذكر[1] عن مولائى وشيخى وسندى شمس العلماء الفحول مولانا الحاج الفاضل الشيخ غلام رسول وكذلك عن العلامة الجليل المحدث النبيل مولائى وشيخى وسيدى ووسيلة يومى وغدى الصوفى الكامل مولانا الفاضل الحافظ الحاج الشيخ رشيد احمد قدس سرهما وهما عن[2] قدوة العارفين وزبدة السالكين وامام المتقين ذى الكرامات الظاهرة والمكاشفات الباهرة مولانا الحاج الحافظ الشاه امداد الله قدس سره العزيز عن[3] سيدى العارف بالله الشيخ نور محمد الجهنجهانوى رحمه الله تعالى عن[4] سيدى الحاج عبد الرحيم الشهيد الولايتى رحمه الله تعالى عن[5] سيدى عبد البارى الامروهى عن[6] سيدى عبد الهادى الامروهى عن[7] سيدى الشاه عضد الدين[8] عن[9] سيدى الشاه محمد المكى[10] عن[11] سيدى الشاه محمدى

(بقيہ حاشيہ صفحہ گزشتہ) ۳۵ اى تلقين كلمة لا اله الا الله وكيفيته ان يغمض الطالب عينيه ثم يقول الشيخ لا اله الا الله ثلاث مرات والطالب يسمع ثم يقول الطالب مثله والشيخ يسمع ۲ شيخى عبد الجليل المذكور سمعت ذلك الشيخ عبد الغنى وهو سمع عن الشيخ عابد وهو تلقن عن الشيخ السيد عبد الرحمن الاهدل الخ ۱۲

محمد عبد الهادى عفا الله عنه

عن[11] سیدی محب اللہ الاٰلہ اٰبادیؒ عن سیدی ابی سعید الگنگوہی[12]
عن سیدی نظام الدین البلخیؒ عن[13] سیدی جلال الدین التھانیسری
عن[14] سیدی قطب العالم عبد القدوس الگنگوھیؒ عن[15] سیدی محمد عارف الردولوی
عن[16] سیدی عارف بن احمد الردولویؒ عن[17] سید احمد عبد الحق
الردولویؒ عن[18] سیدی جلال الدین البانی پتیؒ عن[19] سیدی
شمس الدین الترک البانی پتیؒ عن[20] سیدی المخدوم علاء الدین
الصابرؒ عن[21] سیدی فرید الدین شکر گنجؒ عن[22] سیدی قطب
الدین بختیار الکاکیؒ عن[23] سیدی امام الطریقۃ معین الدین
حسن السنجریؒ عن[24] سیدی عثمان الھارونیؒ عن[25] سیدی
الحاج الشریف الزندنیؒ عن[26] سیدی مودود الچشتیؒ عن[27] سیدی
ابی یوسف الچشتیؒ عن[28] سیدی ابی محمد المحترمؒ عن[29] سیدی ابی
احمد ابدال الچشتیؒ عن[30] سیدی ابی اسحاق الشامیؒ عن[31] سیدی
ممشاد علو الدینوریؒ عن[32] سیدی ابی ھبیرۃ البصریؒ عن[33]
ابی حذیفۃ المرعشیؒ عن[34] سیدی السلطان ابراھیم بن ادھمؒ
عن[35] سیدی فضیل بن عیاضؒ عن[36] سیدی عبد الواحد بن زیدؒ

(اسمہ سدید الدین ۱۲)

(الکلعی)

عن[٢٧] سيدنا الامام الحسن البصري رح عن[٢٨] سيدنا علی ابن ابی طالب رضی الله عنه۔

۱۔ السلسلة الجشتية النظامية القدوسية

و بالسند الی الشيخ عبد[١٥] القدوس الكنكوهی قدس سره اخذت الطريقة النظامية عن[١٦] الشيخ درويش بن محمد قاسم الاودهی عن[١٧] السيد بدهن بهرائچی عن[١٨] السيد اجل بهرائچی عن[١٩] السيد جلال الدين البخاری مخدوم جهانيان جهان گشت[له] عن[٢٠] خواجه نصير الدين روشن چراغ الدهلوی عن[٢١] سلطان المشائخ الشيخ نظام الدين اوليا بن محمد بن احمد البدايونی عن[٢٢] خواجه فريد الدين شكر گنج الی آخر السند المذكور

۲۔ السلسلة القادرية القدوسية

بالسند الی الشيخ عبد القدوس عن[١٥] الشيخ محمد قاسم الاودهی عن[١٦] السيد بدهن عن[١٧] السيد اجل عن[١٨] مخدوم جهانيان عن[١٩] السيد

له ابن السيد السلطان احمد كبير ابن السيد جلال سرخ بخاری ۱۲ ضياء
عبد ذليل محمد عبد القادر عفی عنه

جلال الدین البخاری عن[۲۰] الشیخ عبید بن عیسی عن[۲۱] الشیخ عبید بن
ابی القاسم عن[۲۲] الشیخ ابی المکارم فاضل عن[۲۳] الشیخ قطب الدین ابی
الغیث عن[۲۴] الشیخ شمس الدین علی افلح عن[۲۵] الشیخ شمس الدین
الحداد عن[۲۶] امام الاولیاء القطب الربانی القندیل النورانی
السید عبد القادر الجیلانی عن[۲۷] الشیخ ابی سعید المخزومی عن[۲۸]
الشیخ ابی الحسن القرشی عن[۲۹] علی الهنکاری عن[۳۰] الشیخ ابی الفرج
الطرطوسی عن[۳۱] عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن[۳۲] الشیخ ابی بکر
الشبلی عن[۳۳] الشیخ جنید البغدادی عن[۳۴] الشیخ سری السقطی
عن[۳۵] الشیخ معروف الکرخی عن[۳۶] الشیخ داؤد الطائی عن[۳۷] الشیخ
حبیب العجمی عن[۳۸] الامام الحسن البصری عن[۳۹] سیدنا امیر المؤمنین
یعسوب المسلمین اسد اللّٰه الغالب ابی الحسن علی بن ابی طالب کرم اللّٰه
وجهہ عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالے علیہ وسلم

الیمنی

السلسلة القادریة القمیصیة

۳۰

بالسند الی الحاج عبد الرحیم شہید الولایتی عن[۱] السید رحم علی
شاہ عن[۲] السید عبد الرزاق عن[۳] السید عبد الحی عن[۴]

السید محمد غوث عن[9] السید ابی محمد عن[10] السید شاہ محمد عن[11]
السید قمیص الاعظم عن[12] السید الیاس المغربی عن[13] السید عبد الحق
المغربی عن[14] السید مولانا المغربی عن[15] السید احمد القادسی عن[16]
السید عبد القادر راسی عن[17] السید عبد الوہاب عن[18] السید موسی
عن[19] السید یحیی زاہد عن[20] السید زین الدین عن[21] السید عبد الرزاق
عن[22] غوث الثقلین السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ العزیز
الی آخر السند المتقدم

السلسلۃ النقشبندیۃ القدوسیۃ

بالسند الی السید[17] اجمل بہرائچی عن[18] الشاہ عبد الحق عن[19] خواجہ
عبید اللہ الاحرار عن[20] مولانا یعقوب الچرخی عن[21] خواجہ علاء الدین
العطار عن[22] خواجہ بہاء الدین نقشبند عن[23] خواجہ السید امیر کلال
عن[24] خواجہ محمد بابا سماسی عن[25] خواجہ علی الرامیتنی عن[26] خواجہ محمود
ابی الخیر فغنوی عن[27] خواجہ محمد عارف ریوگری عن[28] خواجہ عبد الخالق
الغجدوانی عن[29] خواجہ یوسف الہمدانی عن[30] خواجہ ابی علی فارمدی
عن[31] خواجہ ابی القاسم القشیری عن[32] خواجہ ابی علی الدقاق عن[33]

خواجه ابی القاسم النصیر ابادی عن [۳۴] خواجه ابی بکر الشبلی عن [۳۵]
سید الطائفة الجنید البغدادی عن [۳۶] سری السقطی عن [۳۷] معروف
الکرخی عن [۳۸] داؤد الطائی عن [۳۹] حبیب العجمی عن [۴۰] الحسن البصری
عن امیر المومنین وصی النبی الامین علی ابن ابی طالب رضی الله عنه
عن النبی صلی الله علیه وسلم

السلسلة النقشبندیة المجددیة

ے ۵

بالسند الی مولانا میانجیو نور محمد شاه عن [۲] السید احمد شهید
عن [۳] مولانا عبد العزیز المحدث بن العلامة ولی الله المحدث
الدهلوی عن [۶] والده عن ابیه الشاه عبد الرحیم عن [۸] السید عبد الله
عن [۹] السید آدم البنوری عن [۱۰] الامام الربانی الشیخ احمد مجدد
الالف ثانی عن [۱۱] خواجه باقی بالله [۱] عن [۱۲] خواجه امکنگی عن [۱۳]
والده مولانا محمد درویش عن [۱۴] مولانا محمد زاهد عن [۱۵] خواجه
عبید الله الاحرار الی آخر السند المذکور

له و فی القول الجمیل محمد باقی و الله تعالی اعلم ۱۲ محمد عبد الهادی عفا الله عنه

السلسلة النقشبندية الآفاقية

اخذها شيخ شيخنا القطب الفرد الكامل مولانا الشاه امداد الله قدس سره عن مولانا نصير الدين الدهلوی عن الشاه محمد آفاق الدهلوی عن خواجه ضياء الله عن خواجه محمد زبير عن خواجه حجة الله محمد نقشبند الثانی عن خواجه محمد معصوم عن مجدد الالف الثانی الى آخر السند المتقدم

الطريقة السهروردية القدسية

بالسند الى الشيخ عبد القدوس عن السيد اجمل بهرائچی عن السيد جلال الدين البخاری عن الشيخ ركن الدين ابی الفتح عن والده صدر الدين عن والده الشيخ بهاء الدين زكريا الملتانی عن امام الطريقة الشيخ شهاب الدين السهروردی عن الشيخ ضياء الدين ابی النجيب السهروردی عن الشيخ وجيه الدين عبد القاهر السهروردی عن الشيخ ابی محمد بن عبد الله عن الشيخ احمد الدينوری عن الشيخ ممشاد عُلُو[1] الدينوری عن

[1] علو بكسر العين و سكون اللام و واو موقوف بعدها بمعنى الاعظم و اهل العرب و العراق يعبرون العظماء و الفضلاء بهذا الاسم و دينور اسم قصبة ۱۲ ملفوظات الشاه عبد العزيز الدهلوی

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

سید الطائفة جنید البغدادی عن معروف الکرخی الی اٰخر السند

السلسلة الکبرویة[1] القدوسیة

بالسند الی الشیخ جلال الدین البخاری عن الشیخ حمید الدین السمرقندی عن شمس الدین ابی محمد بن محمود بن ابراھیم بن ادھم عن الشیخ عطاء الخالدی عن الشیخ احمد بابا کمال نجندی عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن ابی النجیب السہروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن ابی بکر النساج عن ابی القاسم الجرجانی عن خواجہ ابی عثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن الشیخ علی الرودباری عن الجنید البغدادی الی اٰخر السند۔ والطریقة الشطاریة منسوبة الی الشیخ عبد اللہ الشطار من اولاد شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ وسلسلتہ تصل الی نجم الدین الکبری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الدِینَوری بکسر الدال المہملة وقال السمعانی بفتحہا وسکون الیاء المثناة من تحتہا وفتح النون والواو وبعدہا راء ہذہ النسبة الی دینور وہی بلدة من بلاد الجبل عند قرمیسین خرج منہا خلق کثیر ۱ھ ابن خلکان۔ ۱۲

[1] الکبرویة طریقة منسوبة الی الشیخ نجم الدین الکبری رضی اللہ عنہ المتوفی سنة ۶۱۸ھ من حاشیة افضال رحمانی۔

٩

السلسلة المدارية

بالسند الى السيد اجمل عن صاحب هذه الطريقة الشاه بديع الدين ... بديع الزمان شاه مدار عن صيفور الشامي عن عين الدين الشامي عن يمين الدين الشامي عن حامل العَلَم الامام عبد الله عن اميري المؤمنين ابي بكر الصديق وعلى رضي الله تعالى عنهما عن خاتم الانبياء والمرسلين حبيب رب العالمين سيدنا ومولانا وشفيعنا يوم الدين محمد صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين

١٠

واخذت الطريقة العلوية العيدروسية والخرقة وتلقين الذكر

عن شيخنا[١] العلامة الفهامة العارف بالله الحسيب النسيب مولانا الحبيب حسين بن الحبيب محمد الحبشي وهو عن[٢] والده عن[٣] السيد طاهر ابن حسين بن طاهر عن[٤] السيد حسن بن السيد الجليل عبد الله الحداد وهو عن[٥] والده السيد عبد الله بن علوي الحداد رح

واخذ شيخنا[١] الحبيب حسين الطريقة والخرقة عن[٢] العلامة الحبيب

---

[٥] توفي رحمه الله سنة ١١٣٢هـ عن ١٢٢ سنة ودفن بمكن نو...صا كما ...ي الحاشية فضا...

عيدروس بن عمر صاحب عقد اليواقيت الجوهرية عن مشائخه
المذكورين فيها منهم والده العلامة السيد عمر وعمه العلامة
السيد محمد ابنا عيدروس وهما عن الحبيب عمر وعلوي ابنا احمد
ابن حسن الحداد وهما لبسا الخرقة واخذ التلقين عن جدهما
الحسن بن عبد الله الحداد وهو عن والده السيد عبد الله الحداد
ومنهم العلامة السيد احمد بن عمر بن زين بن سميط وهو اخذ
عن الحبيب حامد بن عمر بن حامد المنفر باعلوي عن والده
عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم السيد محمد بن عبد الرحمن
ابن محمد بن حسين بن محمد بن عبد الله الحداد وهو عن السيد
عمر بن طه بن عمر البار عن والده طه عن والده السيد عمر البار
عن السيد عبد الله الحداد ومنهم السيد عمر بن محمد بن عمر بن
سميط عن السيد عبد الله بن جعفر مدهر عن الحبيب احمد
ابن زين بن علوي الحبشي عن الحبيب عبد الله الحداد ومنهم
العلامة الشيخ عبد الله باسودان وهو اخذ عن الشيخ الجامع
الحبيب عمر بن عبد الرحمن البار عن عمه العارف بالله السيد

حسن بن عمر البار عن ابيه القطب العارف عمر بن عبد الرحمن البار
عن السيد عبد الله الحداد ح واخذ شيخنا العلامة ايضا الطريقة
والخرقة عن العلامة السيد محسن بن علوي بن سقاف وهو
اخذ ولبس الخرقة عن العلامة السيد حسن بن صالح البحر عن الحبيب
شيخ بن محمد الجفري عن السيد حسن بن عبد الله الحداد عن
والده السيد عبد الله الحداد والسيد عبد الله الحداد اخذ
الخرقة وتلقن الذكر عن شيخه السيد عقيل بن عبد الرحمن بن محمد
ابن علي بن عقيل بن احمد بن الشيخ ابي بكر السكران وهو عن والده السيد
عبد الرحمن بن محمد عن السيد محمد بن علي بن عبد الرحمن السقاف
عن والده السيد علي بن عبد الرحمن السقاف عن القاضي الفاضل
السيد محمد بن حسن عن السيد احمد بن علوي باحجدب والسيد
محمد بن علي خرد وهما عن الشيخ عبد الرحمن بن علي بن ابي بكر السكران
ابن الشيخ عبد الرحمن السقاف ح والشيخ عبد الله الحداد اخذ الطريقة
ولبس خرقة التصوف ايضا عن الشيخ عمر بن عبد الرحمن العطاس
عن الشيخ الامام السيد حسين بن ابي بكر بن سالم عن اخيه

السید عمر بن ابی بکر عن والدهما السید ابی بکر بن سالم عن الشیخ
شہاب الدین احمد بن عبد الرحمن عن والدہ الشیخ عبد الرحمن بن
الشیخ علی بن ابی بکر السکران بن الشیخ عبد الرحمن السقاف
عن ابیہ السید علی بن ابی بکر عن عمہ السید عمر المحضار
عن ابیہ القطب العارف السید عبد الرحمن السقاف ح والسید
عبد اللہ الحداد اخذ ایضا عن السید محمد بن علوی نزیل مکۃ
المکرمۃ عن السید عبد اللہ صاحب الوہط عن السید
شیخ بن عبد اللہ العیدروس صاحب العقد النبوی عن والدہ السید
عبد اللہ بن شیخ العیدروس وھو اخذ عن عمہ القطب السید
ابی بکر بن عبد اللہ العیدروس صاحب عدن عن والدہ السید
عبد اللہ بن ابی بکر عن والدہ السید ابی بکر السکران عن والدہ
الشیخ عبد الرحمن السقاف عن والدہ السید محمد المعروف بمولی
الدویلۃ عن عمہ السید عبد اللہ باعلوی عن والدہ ابی عبد اللہ
السید علوی بن الفقیہ المقدم السید محمد عن الامام شیخ الاسلام شعیب
ابن حسین الشہیر بابی مدین بواسطۃ الشیخین العارفین الشیخ عبد اللہ بن علی

المغربی عن عبد الرحمن المقعد بن محمد الحضرمی المغربی وهو اخذ الطریقة و لبس
الخرقة عن جمع کثیر من اهل الطریقة منهم الشیخ الامام ابو بکر
الطرطوشی عن الشیخ ابی بکر الشاشی عن الشبلی و اخذها ایضا
عن شیخه الشیخ الکبیر العارف بالله تعالی ابو یعزی وهو اخذ
الخرقة عن جمع کثیر من اهل الطریقة منهم الشیخ ابو یعقوب السائب
عن عبد الجلیل عن ابی الفضل الجوهری عن والده عبد الله عن
ابی الحسین النوری عن السری و منهم الشیخ ابو البرکات عن
ابی الفضل البغدادی عن احمد الغزالی بسنده و اخذها ایضا
عن الشیخ الامام نور الدین علی بن حرزهم بکسر الحاء المهملة
واسکان الراء وهو اخذ الخرقة عن الامام الکبیر الشیخ الشهیر
ابی بکر محمد بن عبد الله بن العربی المعافری بفتح المیم والعین
المهملة وکسر الفاء عن الامام ابی بکر الشاشی بسنده واخذها
ایضا عن شیخه الامام الفرد الجامع حجة الاسلام الغزالی
الطوسی وهو اخذ الخرقة عن جملة من الاشیاخ منهم ابو بکر
النساج عن ابی علی الفارمدی بسنده الی رویم ثم الی ابی یزید

ومنهم الشيخ الكبير امام الائمة في زمانه ابو المعالي عبد الملك
ابن ابي محمد الجويني الملقب بامام الحرمين وهو اخذ الخرقة
عن جماعة منهم الشيخ ابو القاسم القشيري بسنده الى
الجنيد ومنهم والده جسما وروحا ورضيع لبانه تربية و
فتوحا الشيخ ابو محمد عبد بن يوسف بن عبد الجويني وهو اخذها
عن الشيخ بحر المعارف والعلوم قدوة الاولياء الكرام وزبدة
العلماء الاعلام ابي طالب المكي محمد بن علي بن عطية الحارثي
الواعظ وهو اخذ الخرقة عن عدة اشياخ منهم ابو عثمان المغربي
عن ابي عمر محمد بن ابراهيم الزجاجي عن الجنيد ومنهم
شيخ الشيوخ استاذ الاكابر قدوة ارباب البصائر فخر الدين
ابو بكر دلف بن جحدر الشبلي وهو لبس الخرقة عن سيد الطائفة
الصوفية ابي القاسم الجنيد بن محمد وهو اخذ الخرقة عن جماعة
من المشائخ منهم جعفر الحداد عن ابي عبد الله عمرو الاصطخري
عن ابي تراب عسكر النخشبي عن حاتم الاصم عن ابي شقيق
البلخي عن ابراهيم بن ادهم عن ابي عمران موسى بن زيد الراعي

عن سید التابعین اویس بن عمران القرنی عن امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهما۔
واخذ الخرقة الجنید ایضا عن محمد بن علی القصار بسنده
الی کمیل بن زیاد وعن ابی سعید الخراز بسنده الی الامام موسی
الکاظم وبسنده ایضا الی الفضیل بن عیاض باسناده الی سیدنا
ابی بکر الصدیق رضی الله عنه وعن ابی یزید البسطامی عن
علی الرضا واخذها الجنید ایضا عن ابی الخیر محمد بن اسمٰعیل
النساج بسنده الی معروف الکرخی واخذها الجنید عن الحارث
المحاسبی بسنده واخذها ایضا عن شیخه وخاله الشیخ الکبیر العارف
بالله الشهیر ابی الحسن السری بن المغلس بضم المیم وفتح الغین
وکسر اللام المشددة وبعدها سین مهملة السقطی عن جماعة
منهم الامام جعفر الصادق عن الامام علی الرضا ومنهم الشیخ معروف
ابن فیروز الکرخی وهو اخذ الخرقة عن الامام علی الرضا واخذ
ایضا عن الشیخ الامام احد الابدال حبیب بن عیسی العجمی الخراسانی
وهو اخذ عن الامام علم التابعین وزبدة الشیوخ ابی سعید

الحسن البصري عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله وجهه و
عن رسول رب العلمين و خاتم الانبياء والمرسلين سيدنا
محمد صلى الله عليه و آله وسلم عن الروح الامين عن رب العلمين
ح والاستاذ الاعظم الفقيه المقدم اخذ الخرقة وتربي وتادب
بابيه الشيخ علي وعمه علوي وهما تادبا بابيهما محمد صاحب مربال و
هو تادب بابيه الشيخ علي خالع قسم وهو تادب بوالده علوي بن
محمد وهو تادب بابيه محمد بن علوي وهو تادب بابيه علوي
ابن عبيد الله وهو تادب بابيه عبيد الله بن احمد وهو تادب
بابيه الشيخ المهاجر احمد بن عيسى وهو تادب بابيه الشيخ عيسى
ابن محمد وهو تادب بابيه محمد بن علي وهو تادب بابيه علي بن الامام
جعفر الصادق وباخيه موسى الكاظم بن جعفر الصادق والامام
جعفر تادب بوالده الامام محمد الباقر وهو تادب بوالده الامام
زين العابدين ابن الحسين وهو تادب بوالده وعمه سبطي الرسول
ونجلي البتول الحسن والحسين وهما تادبا بابيهما الامام علي بن ابي
طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وعلى رضي الله تعالى عنه

تادب بالنبی صلی الله علیه وسلم والنبی صلی الله علیه وسلم یقول ادبنی ربی فاحسن تادیبی ۔

١١ــ

طریقة اخری للسادة العلویة

واخذ شیخ شیخنا السید عیدروس الطریقة العلویة عن الشیخ عبدالله ابن احمد باسودان وهو عن الحبیب جعفر بن محمد بن علی بن حسین ابن عمر العطاس عن الشیخ الامام علی بن حسن بن عبدالله بن حسین ابن عمر العطاس عن جد ابیه الحسین بن عمر بن عبدالرحمن عن والده الحبیب عمر العطاس عن السید حسین بن ابی بکر بن سالم الی اخر السند المتقدم

١٢ــ

طریقة اخری واخذ الشیخ عبدالله باسودان عن الحبیب عمر بن عبدالرحمن البار عن الشیخ احمد بن قاطن الصنعانی عن السید یحیی بن عمر مقبول الاهدل عن الشیخ حسن العجیمی عن الشیخ صفی الدین عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیه الشیخ علی بن عبدالقدوس عن الشیخ عبدالوهاب الشعرانی عن الحافظ السیوطی عن الشیخ عبدالکبیر بن محمد بن احمد الحضرمی عن الشیخ عبدالرحمن السقاف

عن والده السيد محمد المشهور بمولى الدويلة الى آخر السند المتقدم

۱۳ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر الطريقة العلوية ايضا عن الشيخ العارف المكين الحبيب عبد الله بن علي بن شهاب الدين وهو عن الشيخ المعلم عمر بن عبد الله باغريب عن الحبيب عبد الرحمن بن الحبيب مصطفى العيدروس عن جده العلامة السيد مصطفى شيخ بن مصطفى عن السيد العلامة علي زين العابدين ابن السيد عن والده السيد مصطفى بن علي زين العابدين بن عبد الله بن شيخ عن والده السيد علي زين العابدين عن والده السيد عبد الله ابن شيخ عن والده السيد شيخ بن عبد الله عن والده عن عمه القطب السيد ابي بكر العدني الى آخر السند الذي مر۔

۱۴ طريقة اخرى واخذ السيد عيدروس بن عمر ايضا عن شيخه السيد عبد الله بن الحسين بن عبد الله بلفقيه عن والده السيد حسين عن خاله العلامة السيد عيدروس بن الامام الشيخ الوجيه السيد عبد الرحمن بن العلامة السيد عبد الله بلفقيه عن والده السيد عبد الرحمن وهو عن والده

السيد عبد الله بلفقيه عن الشيخ الجامع للعلوم السيد ابو علوى
محمد بن ابي بكر بن احمد الشلى عن والده السيد ابي بكر عن السيد
الامام احمد بن عمر العيدروس عن والده السيد عمر بن عبد الله
عن والده السيد عبد الله بن علوى عن والده السيد علوى بن
الشيخ عبد الله العيدروس وهو عن اخيه السيد ابي بكر العدنى
الى اخر السند

وأخذ الفقير الجامع الخرقة الفقرية ايضا عن العلامة
العارف مولانا الحافظ عبد العزيز الادهونوى عن مولانا المنشى
محمد يس عن الشاه هداية الحق الاورنگابادى عن الشاه
عبد الله حسين البيجافورى عن الشاه محمد الغوث الثانى عن
وجيه الدين الثانى عن الشاه مرتضى حسين عن الشاه برهان
الدين عن الشاه داد اشاه هاشم دستگير البيجافورى عن الشاه
عبد الله حسين احمد ابادى عن الشاه وجيه الدين الگجراتى عن
الشاه محمد غوث الگواليارى عن الشاه ظهور عن ابى الفتح شاه
هداية الله عن الشاه علاء الدين القاضى القادرى عن

الشاہ عبد الوہاب عن الشاہ عبد الرؤف عن الشاہ محمود القادری
عن الشاہ عبد الغفار عن الشاہ محمد القادری عن الشاہ علی
القادری عن الشاہ جعفر عن احمد شاہ عن ابراھیم الحسینی
عن الشاہ عبد اللہ الحسینی عن السید الشاہ عبد الرزاق
عن السید القطب عبد القادر الجیلانی عن الشیخ ابی سعید
مبارک المخزومی عن ابی الحسن الشیخ علی الهنکاری عن الشیخ یوسف
الطرطوسی عن الشیخ عبد الواحد التمیمی الصدیقی عن الشیخ
عبد العزیز الیمنی عن الشبلی عن جنید البغدادی عن السری السقطی
عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن الحبیب العجمی عن
الحسن البصری عن علی رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم اجمعین
واعلموا یا اخوانی ان لی اسانید کثیرۃ عن ائمۃ شہیرۃ
لکن قصدی الاختصار والایماء الی ما یحصل بہ الاستبصار
ولنختم بما کان یختم بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما رواہا
عبد اللہ بن عمرو بن العاص وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما انہما قالا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو

بهذه الدعوات ونختم بها وهي - اللهم اصلح ذات بيننا واهدنا
سبل السلام واخرجنا من الظلمات الى النور وعافنا في اسماعنا
وابصارنا وازواجنا وذرياتنا ومعاشنا وتب علينا انك انت
التواب الرحيم - اللهم اجعلنا منيبين لنعمتك شاكرين لها يا
ارحم الراحمين - هذا ما اردنا ايراده في اخر هذا الكتاب - والله
تعالى اعلم بالصواب - والحمد لله اولا واخرا ونرجو مولانا
سبحانه وتعالى ان يحسن اخلاقنا ويرزقنا النظر الى وجهه الكريم -
في دار الجزاء والنعيم - مع احبابنا وعلائقنا وسائر المسلمين -
برحمته وهو ارحم الراحمين - وصلى الله تعالى وسلم على سيدنا
محمد الداعي الى النهج القويم - المبعوث متمما لمحاسن الاخلاق
وانه لعلى خلق عظيم - وعلى اله واصحابه ازكى الصلوات وانمى
التسليمات والحمد لله رب الارضين والسماوات -

واوصي نفسي واولادي وسائر الاحباب الاطياب - والاصحاب
ذوي الالباب - وكافة المسلمين بتقوى الله تعالى وطاعته في
كل وقت وحال وحين - وامتثال اوامره واجتناب نواهيه

ولزوم خشیتہ فی السر والاعلان۔ والمواظبۃ علی تلاوۃ
القرآن مع آدابہ وترتیلہ وکمال تدبرہ بخلوص الجنان۔ فانہا
من اعظم القربات وافضل المثوبات لاہل الایمان۔ واوصیہم
ایضا بملازمۃ السنۃ السنیۃ۔ ومہاجرۃ البدعۃ الشنیعۃ۔ و
مطالعۃ کتب التفسیر والحدیث والفقہ والرقائق مثل احیاء
علوم الدین للامام صاحب الحقائق الشیخ العلامۃ الغزالی۔ نفعنا اللّٰہ
بہ وبعلومہ وببرکاتہ مادامت الایام واللیالی۔ وینبغی للمؤمن
ان یجاہد فی تحصیل العلوم النافعۃ ویکون تابعا لآثار السلف
الصالح وملازما السنۃ والجماعۃ وملتزما الصحبۃ المشائخ الکاملین
ومجتنبا عن الصوفیۃ الجاہلین۔ ولا یترک الصلوات الخمس
بالجماعۃ۔ ولا یکون طالبا للشہرۃ ففیہا آفات۔ بل یکون
کاحد من الناس ولا یکون مقیدا بمنصب ووظیفۃ ولو کان
محمودا کالقضا والفتوی ولا یکون کفیل احد ولا وصیۃ
ویکون علی حذر بان یکون مصاحبا للملوک والامراء والمرد
والنساء والمبتدع والعوام فانہم کالہوام ویکون قلیل الکلام

والطعام والمنام وقليل الاختلاط مع الانام عن ابن عباس رضي الله عنهما

اذا كثر الكلام فسكتوني	فان الدين يهدمه الكلام
اذا كثر الطعام فحذروني	فان القلب يفسده الطعام
اذا كثر المنام فنبهوني	فان العمر ينقصه المنام

ولقائل رحمه الله تعالى

لقاء الناس ليس يفيد شيئا	سوى الهذيان من قيل وقال
فاقلل من لقاء الناس الا	لطلب العلم او اصلاح حال

ويكون ملتزما للخلوة واكل الحلال ولا يضحك كثيرا لان كثرة الضحك تميت القلب ولا ينظر الى احد بالتحقير ولا يجادل مع الخلق ولا يسئل عن احد ولا يأخذ احدا لخدمته ويخدم المشائخ بالبدن والمال ولا ينكر على افعالهم الا بقصد الاصلاح ولا يغتر بالدنيا واهلها وينبغي ان يكون قلبك محزونا ومغموما وبدنك مريضا وعينك باكية وعملك خالصا ودعاؤك متضرع ولباسك خلقا ورفيقك الفقراء وبضاعتك الفقه ومولنسك الحق واوصيهم باجتناب الهوى

قال تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى
فان الجنة هي الماوى فعلم منه ان تارك الهوى فى روضة
من رياض الجنة واوصيهم ان لا يتركوا قرأة سورة يس لاسيما
بعد صلوة الفجر ففي ذلك الكفاية من المضار ودفع المكاره
ورد الحديث انها قلب القرآن وسورة الملك كل ليلة قبل النوم
والواقعة فانها امان من الفاقة ويقرأ دبر كل صلوة سورة الاخلاص
عشر مرات ففي الدر المنثور عند مسند ابي يعلى انه اخرج عن
جابر ابن عبد الله رضي الله عنه قم قم رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث خصال من جاء بهن مع الايمان دخل الجنة من اى
باب شاء وتزوج مع الحور العين حيث شاء وذكر منها من
قرأ في دبر كل صلوة مكتوبة قل هو الله احد عشر مرات اهم والازم
الصلوة والسلام على سيد الانام فهو يكفي الهموم وتغفر به الذنوب
والآثام
والحاصل انى اجزت بهذا الكتاب لمن ادرك حياتى من العلماء
العاملين لينفع الله به الاقطار ونظم به خصائص السنة

فی القری والامصار وبیر و واعنی جمیع ماذکرته فی هذه الورقات
وکذا غیرہ مما یجوز لی روایته بشرطه المعتبر عند ائمة الحدیث
والاثر من مقروء ومسموع ومجاز اجازة خاصة وعامة ومناولة
ومکاتبة ومراسلة من منقول ومعقول وفروع واصول
ومن تالیف وتخریج وتصنیف وجمیع کتب القرأت والتفسیر
والحدیث والفقه للائمة الاربعة رضی الله تعالی عنهم وغیر ذلک
من کل العلوم وسائر الفنون والمسلسلات مما اخذته ودریته
او وجدته او رویته نعوذ بالله من شرور انفسنا وسیئات
اعمالنا وطهر الله قلوبنا من النفاق واعمالنا من الریاء وجعل سعینا
مشکورا وعملنا مبرورا وذنبنا مغفورا انه علی ما یشاء قدیر
وبالاجابة جدیر

وههنا فوائد وافادات تنشط بسمعها الآذان و تفرح بالاطلاع علیها الاذهان

فائدة عظیمة فی ذکر اسماء الاعلام الذین اجاز والمؤدک
حیاتهم اولاهل عصرهم

(۱) العلامة ابن حجر المكي المتوفى سنه ۹۹۵ او سنه ۹۷۰ - قال فی آخر مسانیده والحاصل انی اجزت لمن ادرک حیاتی من المسلمین علی مذهب من یری ذلک من ائمة المحدثین المتقدمین والمتاخرین المشهور ذلک والعمل به فیما بینهم فی القدیم والحدیث انتهی

(۲) الامام الجلال السیوطی المتوفی سنه ۹۱۱ قال ابن حجر المکی فی مسانیده ما نصه شیخ مشائخنا بالاجازة الخاصة وشیخنا بالاجازة العامة لانه اجاز لمن ادرک حیاته وانی ولدت قبل وفاته بنحو ثلاث سنین فکنت ممن شملته اجازة حافظ عصره باتفاق اهل مصره الجلال السیوطی رح انتهی

(۳) الامام محی الدین محمد بن علی بن عربی الحاتمی رح -
قال فی اجازته التی کتبها لبعض ملوک وقته ما نصها بسم الله الرحمن الرحیم وبه ثقتی الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین - اقول وانا محمد بن علی بن العربی الحاتمی وهذا لفظی استخرت الله تعالی واجزت السلطان الملک المظفر بهاء الدین غازی ابن الملک العادل المرحوم انشاء الله تعالی

ابي بكر بن ايوب واى لاده ولمن ادرك حياتى الرواية عنى من جميع ما رويته عن اشياخى الخ ثم ذكر اسماء اشياخه - نقله العياشى فى النصف الاول من كتاب رحلته -

(٤) الامام القاضى زكريا المتوفى سنه ٩٢٦ - وقد اجاز من ادرك حياته كتابة وتلفظها - قال العياشى رحمه الله تعالى فى النصف الاول من رحلته -

(٥) العلامة الشيخ مصطفى زين الدين ابو البركات ابن محمد بن رحمة الله بن عبد المحسن الايوبي الانصاري الحنفي الدمشقى المتوفى سنه ١٢٠٥ اجاز لاهل عصره ولمن ادرك جزءا من حياته بجميع مروياته كما قاله العلامة ابن عابدين فى ثبته وقد رأيته فى اجازة منه للسيد محمد كمال الدين الغزى مفتى الشافعية بدمشق -

(٦) العلامة الشمس محمد بن احمد الرملى - تلميذ الشيخ زكريا الانصارى -

(٧) العلامة الشيخ على البشر املسى - يروى عن الرملى

بالاجازة العامة فان الرملی اجاز اهل عصره وکان اذ ذاک عمر الشبراملسی اربع سنین

(۸) العلامة الشیخ عابد السندی شیخ مشائخنا

(۹) العلامة الشیخ السید عبد الرحمن الاهدل مفتی زبید

(۱۰) العلامة الشیخ مصطفی فتح اللہ البیروتی

(۱۱) العلامة الشیخ ابراهیم الکورانی - ممن اجاز اهل عصره - ذکره العلامة ابن عابدین فی ثبته ناقلا من القول السدید باتصال الاسانید ثبت الشیخ احمد المنینی فانه قال فیه وقد اخبرنی باذنه لاهل عصره الشیخ محمد بن الطیب المغربی نزیل المدینة المنورة وهو ثقة ثبت واللہ اعلم اه

(۱۲) العلامة الشیخ فالح المدنی - صاحب حسن الوفا لاخوان الصفا

(۱۳) العلامة الشیخ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل ابن محمد ناصر الدین النبهانی صاحب التصانیف الکثیرة والتالیف المفیدة الشهیرة -

(۱۴) العلامة الشیخ محمد عثمان بن عبد السلام المدنی الداغستانی

(۱۵) العلامة الشیخ السید عبد الحی بن السید عبد الکبیر

الكتانی الفاسی المغربی المالکی۔

(١٦) العلامة الشیخ محمد بن ناصر شیخ حسین بن محسن الانصاری اجاز لمن ادرک حیاته وللاولاد الصغار نقله شیخی احمد جمال المکی فی معجمه النفح المسکی ص٢٣

فائدة عزیزة ۔ فی ذکر اسماء الاثبات التی ذکر فیها العلماء الاعلام اسانیدهم واسماء اشیاخهم واتصالاتهم الی النبی علیه الصلوة والسلام غیر الاسماء التی ذکرتها فی آخر الحصة الثانیة من هذا الکتاب

(١) برکة الدنیا والاخری فی الاجازة الکبری ۔ للسید عبد الرحمن الاهدل ۔

(٢) ریاض الجنة فی اسانید الکتاب والسنة ۔

(٣) الارشاد لمهمات الاسناد للعلامة ولی الله المحدث الدهلوی

(٤) حسن الوفا لاخوان الصفا ۔ للعلامة فالح ابن محمد السنوسی المالکی الظاهری المدنی ۔

(٥) مدارج الاسناد ۔ للعلامة القاضی ارتضا علیخان الصفوی تلمیذ الشیخ عمر بن عبد الکریم ۔

(۶) فتح القوی للصراط المستوی الی اسانید العلامۃ الحبیب الحسین العلوی للعلامۃ الحافظ عبد اللہ بن محمد غازی الحنفی المکی

(۷) مقالید الاسانید - ثبت الشیخ عیسی المغربی -

(۸) صلۃ الخلف بموصول السلف ثبت الشیخ محمد بن سلیمان الرودانی المغربی المکی المتوفی بدمشق سنہ ۱۰۹۴ھ

(۹) ثبت الشیخ عبد الباقی البعلی الدمشقی المقری الحنبلی والد الشیخ محمد ابی المواہب الدمشقی المتوفی سنہ ۱۱۲۶ھ

(۱۰) منتخب الاسانید - ثبت الشیخ البابلی

(۱۱) اتحاف الفرقۃ الفقریۃ الوفیہ - باسانید الخرقۃ الصوفیہ للشیخ العجیمی -

(۱۲) کنز الرواۃ المجموع من جواہر المجاز و یواقیت المسموع ثبت الشیخ ابی مہدی عیسی الثعالبی الجعفری المتوفی بمکۃ سنہ ۱۰۸۰ھ

(۱۳) ثبت الشبراوی - للشیخ العلامۃ عبد اللہ بن محمد الشبراوی

(۱۴) الامداد بمعرفۃ علو الاسناد - للشیخ المحدث عبد اللہ بن سالم البصری المکی المتوفی بہا سنہ ۱۱۳۴ھ

(١٥) لقط اللآلي من الجواهر الغوالي - للشيخ امام اللغة والحديث السيد محمد بن محمد مرتضى الزبيدي الحنفي وهو في اسانيد شيخه محمد

(١٦) واسطة العقد الفريد - المنظوم مما تناثر من فرائد جواهر الاسانيد للشيخ عباس بن محمد بن احمد ابن العلامة السيد رضوان المدني الشافعي -

(١٧) ثبت العلامة الحافظ احمد جمعة الشافعي البجيرمي - شيخ حسن ابن درويش القويسني الشافعي الازهري البصير بقلبه

(١٨) الدرر السنية فيما علا من الاسانيد الشنوانية - ثبت الشيخ محمد بن علي الشنواني المدرس بالجامع الازهر شيخ الشيخ مصطفى المبلط المصري -

(١٩) المنح البادية في الاسانيد العالية - للشيخ محمد بن عبد الرحمن الفاسي شيخ ابراهيم بن عبد القادر الرياحي

(٢٠) ثبت الشيخ احمد بن عبد الفتاح الملوي الشافعي الازهري -

(٢١) شميم البارق من ديم المهارق - ثبت الشيخ صالح بن محمد السنوسي المالكي المذكور في حسن الوفا ثبته ايضا الكبير - اختصره من هذا الثبت

(۲۲) ثبت الشیخ احمد بن الحسن الجوهری الخالدی الشافعی الازہری

(۲۳) اعلام ائمۃ الاعلام واساتیذہا بما لنا من المرویات واسانیدہا للعلامۃ الشریف جعفر ابن الشریف ادریس الکتانی المالکی الحسنی الفاسی المدنی۔

(۲۴) اسعاف المریدین باسانید الصحبۃ والمشابکۃ والتلقین۔ للشیخ العجیمی۔

(۲۵) ثبت الشیخ محمد بن عبد الرحمن الکزبری۔

(۲۶) ثبت الشیخ عبد الرحمن الکزبری۔

(۲۷) اصح الاسانید للشیخ محمد گل الکابلی المراد آبادی۔

(۲۸) منحۃ الفتاح الفاطر باسانید السادات الاکابر للعلامۃ السید عیدروس بن عمر۔

(۲۹) ثبت العلامۃ محمد ہاشم بن عبد الغفور التتوی شیخ الشیخ مراد بن یعقوب الانصاری۔

(۳۰) اتحاف الاکابر باسناد الدفاتر للامام القاضی الشوکانی

(۳۱) الدر الفرید فی معرفۃ الاسانید للشیخ حسن بن علی النظیر النعمانی

القدوسی الگنگوهی (صغیر)

(۳۲) بغیة الطالبین - ثبت الشیخ احمد بن محمد النخلی المکی المتوفی بها سنة ۱۱۳۰ھ -

(۳۳) ثبت الشیخ محمد سعید المدراسی مفتی المحکمة العالیة فی الحیدرآباد الدکن (صغیر جدا)

(۳۴) اتحاف الاخوان باسانید مولانا فضل الرحمٰن للعلامة الشیخ احمد جمال المکی (صغیر)

(۳۵) المعجم المفهرس والجامع المؤسس - للامام ابن حجر العسقلانی

فائدة جلیلة - فی ذکر بعض اسماء کتب السلاسل والمسلسلات

(۱) اسنی المطالب فی مناقب سیدنا علی بن ابی طالب - للامام الجزری -

(۲) الانتباه فی سلاسل اولیاء الله

(۳) القول الجمیل - کلاهما لولی الله المحدث الدهلوی -

(۴) ضیاء القلوب لمولانا شیخ المشائخ الحافظ الحاج امداد الله

(۵) مسلسلات الشیخ محمد بن عقیلة المسماة بالفوائد الجلیلة

(۶) جیاد المسلسلات للامام السیوطی۔

(۷) مسلسلات العلامۃ القاوقجی الطرابلسی۔

(۸) مسلسلات الامام السخاوی۔

(۹) مسلسلات العلامۃ الکورانی۔

(۱۰) الروضۃ المکللۃ فی الاحادیث المسلسلۃ للشیخ عبید اللہ بن القاضی صبغۃ اللہ المدراسی۔

(۱۱) نظام الزبرجد فی اربعین المسلسلۃ باحمد للشیخ ابراھیم۔

(۱۲) مسلسلات العلامۃ النجم الغیطی تلمیذ شیخ الاسلام زکریا۔

(۱۳) مسلسلات الشیخ عز الدین بن فھد المسمی بالعقود الغوالی

(۱۴) المواھب السنیہ فی مسلسلات امام الحنفیہ۔

(۱۵) اتحاف النفوس الزکیہ فی سلاسل السادۃ القادریہ۔

(۱۶) نشر الروائح الذکیۃ بسلاسل السادۃ الاحمدیہ للشیخ حسن العجیمی

(۱۷) اتصال الرحمات الالھیہ فی المسلسلات النبویہ۔

(۱۸) نشر المعطار فی اسانید جملۃ من الاحزاب والاذکار للشیخ العجیمی۔

(۱۹) بھجۃ السنیہ فی آداب الطریقۃ النقشبندیۃ للخانی۔

خاتمة

الحمد لله الذی هدٰنا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدٰنا الله۔ واشکره شکرا جمیلا علی اختتام هذا الثبت المبارک۔ اللّٰهم لک الحمد بقدر عظمة ذاتک حمدا یلیق لذاتک۔ اسئلک بوجهک الکریم ان تصلی وتسلم علی قائد رکب الانبیاء المکرمین وافضل الخلق اجمعین۔ حامل لواء الاعلی ومالک ازمة المجد الاسنی روح جسد الکونین وعین حیات الدارین الجلیل الاعظم والحبیب الاکرم سیدنا محمد وعلی اٰله واصحابه بقدر عظمة ذاتک وعدد معلوماتک ومداد کلماتک فی کل وقت وحین واعطه الوسیلة واجزه عنا ما انت اهله وما هو اهله اٰمین واٰخر دعوانا ان الحمد لله رب العٰلمین

حصل الفراغ من تبییضه مستقبلاً بالقبلة الشریفة۔ یوم الجمعة المبارک سید الایام۔ وذالک لیلتین مضتا من النصف الاول من الشهر الثانی من العام الخامس من العشر السادس من المائة الرابعة من الالف الثانی من هجرة من هو دینی وایمانی

كتبه فقير عفو ربه ذي الايادي خادم العلم والسنة ابو سعيد محمد عبد الهادي ابن الحاج محمد عبد الكريم بن الشيخ احمد المدراسي وطناً والحيدرابادي مسكناً والحنفي مذهباً والماتريدي معتقداً والطفيلي على بساط كرم المولى محتقراً ذليلاً عفى الله عنه وعن مشائخه وعن والديه وعن جميع المسلمين برحمته وهو ارحم الراحمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليماً والحمد لله رب العلمين

يا خالق الخلق طوراً بعد اطوار	يا عالم السر من جهر واضمار
اغفر لكاتبه ايضاً فمالكه	والمستعير له ان ردّ والقاري
وارزق مرتبه يا رب مغفرة	يوم الحساب ولا تحرقه بالنار

تقريظ العلامة الفهامة فقيه الزمان شيخي المتورع مولانا الحاج محمد عبد الرحيم ناظم المدرسة المسماة بالمفيد عام الواقعة بوانمبادي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی جعل الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء فی الدین المتین ۔ والصلوٰة والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ ومن تبعهم اجمعین باحسان الی یوم یجمع اللہ تعالیٰ فیہ الاولین والآخرین اما بعد فانی طالعت کتابا فی علم الاسناد الذی الفہ وجمعہ ورتبہ الشیخ الحافظ العالم الواعظ مولانا الحاج الفقیہ النبیل الحبر الجلیل المولوی محمد عبد الهادی ادام اللہ تعالیٰ فیضہ الی یوم التناد فوجدتہ محتویا حافلا فی اسناد العلوم لاسیما فی اسناد کتب علوم الدین الذی خصہ اللہ تعالیٰ هذہ الامۃ مرحومۃ وانی اظن مؤلفہ قد سعی فی هذا الباب سعیا جمیلا موفورا واللہ تعالیٰ اسأل ان یجعل سعیہ المنیف سعیا مشکورا ۔ قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ العبد الضعیف

محمد عبد الرحیم عفی عنہ سنہ ۱۳۵۵ھ

تقريظ العلامة عمدة الزمان الفائق بين الاقران الفاضل الاوحد الاديب المفرد مولانا المفتي محمد تميم ابن محمد المدراسي ادام الله افاضاتهم العلية وافاداتهم السنية

بسم الله الرحمن الرحيم

لقد جمع الاسناد عمدة حافظ
وزبدة وعاظ وكان عليما

بعلم وتجويد القراءة جيدا
وذا في مجال الوعظ بان فخيما

وقد حج بيت الله زار نبيه
وفي مكة قد كان ذاك مقيما

وقد اخذ الاسناد من اهل مكة
ومن طيبة بالجد جاء سليما

له من نظام الملك سلطان دكن
وظائف وعظ دائما ونعيما

وذا عبد هاديا ونافع قومنا
بيوم وليل ناصحا وكليما

كتابا جميلا بل جليلا لانه
حوى كل اثبات فصار ضخيما

جزى الله عنا كل من كان نافعا
جزاء جميلا وافرا وعظيما

قطعہ تاریخ طبع کتاب تقریب المراد طبعزاد شاعر بلاغت نہاد نیّر برج لیاقت گوہر دُرج فصاحت حضرت اُستاذی مولانا جلیل صاحب نواب فصاحت جنگ بہادر دام مجدہٗ استاد اعلیٰ حضرت حضور پُر نور نظام خلد اللہ ملکہٗ الیٰ یوم القیام

کیا مقدس ہے کتاب لاجواب — جسپہ قدسی کرتے ہیں آنکھوں سے صاد
ہیں مصنف اسکے فخر الواعظیں — پاک دل پاکیزہ سیرت خوش نہاد
عبد ہادی عالم فقہ و حدیث — مصحفِ باری تعالیٰ جنکو یاد
حاجی و قاری بھی خوش آواز بھی — انکسار طبع اس پر مستزاد
ان کی یہ تصنیف ہو مقبول عام — یا خدائے ذو المنن رب العباد
فیض سے اس کے وہ پھیلے روشنی — جس سے ہوں پُر نور امصار و بلاد
مصرع تاریخ لکھ روشن جلیل — ہے سراج دین یہ تقریب المراد

جناب یسین - جے عبدالغفور صاحب تاجر پارچہ بھیواڑہ
جناب نواب نور اللہ صاحب ملاجی قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ ہمشیر جناب شیخ محمود صاحب صوفی یلندہ
جناب حاجی شیخ ابراہیم صاحب وکیل بیدر
جناب نور الدین صاحب قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ زوجہ حاجی بسم اللہ خانصاحب چورا ہانسی
جناب حاجی محمد یوسف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی محمد منیر صاحب سوداگر جام باغ حیدرآباد
جناب ابو محمد سیٹھ صاحب تاجر پارچہ کادم پیٹ
جناب حاجی محمد یٰسین صاحب سوداگر عثمان گنج حیدرآباد
جناب محمد اکبر صاحب انجمن ڈرائیور بھیواڑہ
جناب شیخ حسین صاحب تاجر روغن گاز عثمان گنج حیدرآباد
جناب حاجی محمد عبدالعزیز صاحب [illegible] کاچی گوڑہ 〃
جناب عبدالکریم خانصاحب توپخانہ گوشہ محل 〃
جناب سعید الدین صاحب چشتی تھوری
جناب عبدالرحمٰن صاحب تاجر چرم بڑی مٹ مدراس
جناب سید ولی اللہ حسینی صاحب [illegible] چک پیٹ
جناب محمد بسم اللہ خانصاحب تحصیلدار توپخانہ گوشہ محل
جناب شیخ محمود صاحب صوفی چشتی یلندہ
جناب عبدالغفار صاحب منشی مدرس بسنت نگر

جناب حکیم حبیب اللہ صاحب سہروردی سلطان بازار حیدرآباد
جناب حاجی ابلے صاحب سوداگر بیگم بازار 〃
جناب محمد اسمعیل صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
محترمہ ہمشیرہ مولوی محمد عبدالصمد خانصاحب چورا ہانسی
جناب حاجی محبوب علی صاحب سابق کارکن کوتوالی 〃
جناب افضل حسین صاحب توپخانہ گوشہ محل 〃
جناب نور الدین صاحب [illegible] بازار نور خان 〃
جناب شیخ میراں صاحب یلندہ
جناب منشی عبدالوہاب صاحب ناندیڑ
جناب محمد اسحق صاحب منتظم مسجد [illegible] حیدرآباد
جناب غالب خان صاحب یلندہ
جناب محمد عبدالحکیم صاحب برادر جناب محمد قاسم صاحب 〃
جناب عبدالعلیم صاحب 〃
جناب ڈاکٹر عظیم خانصاحب بڑی مٹ مدراس
محترمہ ہمشیرزادی جناب محمد قاسم صاحب یلندہ
جناب عبدالرحیم صاحب شادی [illegible] تاجر قطبی گوڑہ حیدرآباد
محترمہ والدہ مولوی عبدالصمد خانصاحب [illegible] حیدرآباد
محترمہ والدہ جناب سید صمد صاحب [illegible] حیدرآباد
جناب سید علی اکبر علی خان صاحب کاغذی گوڑہ حیدرآباد
جناب غلام رسول صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد

جناب محمد حنیف صاحب سوداگر بیگم بازار حیدرآباد
جناب حاجی قاری محمد علی خانصاحب توپخانہ گوشہ محل 〃
جناب محمد خاں صاحب 〃 〃
جناب ڈاکٹر حاجی سید عبداللطیف صاحب کاچیگوڑہ 〃
جناب حافظ سید اکبر حسین صاحب امام مسجد یلندہ
جناب محمد مخدوم صاحب منشی محمد قاسم صاحب 〃
جناب افضل خان صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد
جناب کپتان صاحب 〃 〃
جناب سید برہان الدین صاحب انسپکٹر ریلوے 〃
جناب کریم الدین صاحب ڈاکٹر اسپاں رسالہ [illegible] 〃
جناب حاجی محمد قدرت خانصاحب شکر کوٹھا 〃
جناب سید قاسم الدین صاحب سر امین کوتوالی 〃
جناب محمد عبدالقوی صاحب طالب العلم [illegible] چورا ہانسی
جناب ابو محمد خانصاحب توپخانہ گوشہ محل حیدرآباد
جناب شہاب الدین صاحب چڑی بازار 〃
جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب امام مسجد عثمان گنج 〃
جناب احمد اللہ صاحب فرزند جناب محمد قاسم صاحب یلندہ
محترمہ ہمشیرزادی جناب شیخ محمود صاحب صوفی 〃
جناب منشی محمد اکبر صاحب جام باغ حیدرآباد
محترمہ زوجہ فرزند غالب خانصاحب یلندہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

کتاب ہادی المسترشدین الی اتصال المسندین

تالیف و تصنیف حضرت حاجی حافظ قاری مولانا عبید الہادی صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ زمناً طویلاً

یہ علم الاسناد کی ایک جامع کتاب ہے۔ یہ وہ اہم ترین فن شریف ہے کہ جس پر تمام اسلامی روایات کا دارومدار ہے۔ خصوصاً علم حدیث سے اس کا گہرا تعلق ہے کیونکہ بغیر اس (سند) کے کوئی روایت قبول نہیں کی جا سکتی۔ اور یہی وہ فن جلیل ہے کہ جس نے حدیث اور غیر حدیث میں امتیاز پیدا کر دیا۔

مولانا مدظلہ نے یہ کتاب کیا تالیف فرمائی گویا کہ پھر از سر نو علماء سلف کی یاد تازہ کر دی۔ جنہوں نے اس فن لطیف کی تحصیل میں نہایت تن دہی اور انہماک کے ساتھ حصہ لیا۔ اور اس فن کی اہمیت کا انہوں نے جس قدر احساس کیا اس کا ثبوت اس سے مل سکتا ہے کہ انہوں نے ایک جید سند کی تحصیل میں دور و دراز مقامات کے دشوار گزار راہ کو طے کر کے مسافرت کی تکالیف شاقہ اٹھائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فن اسلامی تعلیم کی ان خصوصیات میں سے ہے جس کو دنیا کی کوئی متمدن قوم کا سلسلۂ تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔

لیکن جب سے علوم اسلامیہ کو تنزل ہوا اور لوگوں کا وہ علمی شغف نہ رہا تو یہ علم بھی بالکل نسیاً منسیاً ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مشکل سے ایسے افراد نکلیں گے وہ بھی علماء جو علم الاسناد سے واقف ہوں یا کوئی مسلسل مرفوع روایت سنا سکیں۔ افسوس کہ آج مسلمان اپنے ذاتی مفاد اور دیگر اقوام کی کورانہ تقلید کا قلادہ پہن کر اپنی خصوصیات اور اپنی ان اسلامی روایات کو جس میں انکی تمدنی اور معاشی زندگی کے ہر شعبہ پر اصولاً روشنی ڈالی گئی تھی بھلا بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ترقی کا راز اگر مضمر ہے تو صرف اپنی خصوصیات کے تحفظ اور اپنی تعلیم کے ابقاء میں ہے چنانچہ بیدار و روشن [illegible] کیلئے ہو رہا ہے کہ ظاہر بین وہ مسلمان جنہوں نے زمانہ کی نیرنگیاں اور موجودہ سوسائٹی کے ماحول سے متاثر ہو کر زمانہ کا ساتھ دیا اور اپنے اسلاف کے کارناموں اور اپنی اسلامی خصوصیات سے منہ موڑا انہوں نے کیا ترقی کی۔ بخلاف اسکے وہ غیر مہذب قومیں جو تہذیب کے نام سے بھی ناآشنا تھیں اور [illegible] کبھی انکے کانوں میں بھی نہ پہونچی تھیں انہوں نے اسلامی تعلیم اور مسلمانوں کے اسلاف کے سبق سیکھ کر جو ترقی کی وہ ظاہر ہے کہ آج بہت سی چیزوں میں ہم سے سبقت لے گئیں۔ مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے گم گشتگان طریق ہدایت کیلئے اسلامی خصوصیات میں سے ایک نمونہ پیش کر کے موجودہ مسلمانوں کے لئے ایک شمع راہ ہدایت قائم کر دی جس کی روشنی میں وہ اپنی خصوصیات سے کسی قدر واقف ہو [illegible] اس نسخہ کی مختصر اور اجمالی کیفیت یہ ہے کہ تین مضامین پر مشتمل ہے۔ (۱) سب سے پہلے مولانا موصوف نے روایت کے مسلسل و مرفوع کرنے کی غرض سے اپنے ان اشیاخ اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے جن سے علم کی دولت حاصل کی اور انکے ضروری اور دلچسپ مختصر واقعات لکھ کر دور حاضرہ کے مذاق کے لحاظ سے اور بھی اس کا حسن دوبالا کر دیا۔ (۲) تفسیر و حدیث و مذاہب اربعہ کی مشہور مستند معتبر کتابوں کا اتصال سند ان کے مصنفین تک پہنچا دیا ہے (۳) ان تمام اشیاخ شریفہ کا ذکر فرمایا ہے جو عالی اور جید سند رکھتے ہیں اور انکا سلسلہ آنحضرت صلعم یا صحابی تک مسلسل پہنچتا ہے [illegible] اس حصہ میں [illegible] مسلسل احادیث [illegible] مثلاً ایک حدیث کی روایت اپنے حنفی شیخ سے کی ہے تو تمام سند میں حنفی ہی کی [illegible] اور اگر شافعی [illegible] تو آخر سند تک تمام راوی شافعی ہیں اسی طرح مالکی و حنبلی [illegible] حنبلی ہی [illegible] [illegible] اس کا [illegible] خصوصیت کیساتھ طالبان و شیفتگان علوم مذہبیہ کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے کہ وہ علم حدیث کی تحصیل کیساتھ علم الاسناد کی اہمیت کو بھی پہچانیں اور متصل و مسلسل مرفوع روایتیں یاد کریں تاکہ ان کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف درست ہو جائے۔ واللہ الموفق والمعین۔ فقط

شیخ محمد عفا اللہ عنہ و عن والدیہ مہتمم مطبع عنایت دکن حیدرآباد صانہا اللہ عن الشر والفساد۔